قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ (مسلم حدیث نمبر 2278)

غرض آپ ﷺ جیسے نبی الامۃ ہیں ویسے ہی نبی الانبیاء بھی ہیں۔ (تحذیر الناس ص ۴)

عالم اسلام کے عظیم راہنما، تحریک ختم نبوت کے عظیم امام اور مجدد
اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ عَقِیْدَةِ خَتْمِ النُّبُوَّةِ
حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کی شانِ رسالت ﷺ
عقیدہ ختم نبوت کی خدمات کے تعارف پر مشتمل کتاب

حضرت نانوتوی رحمہ اللہ
خدماتِ ختمِ نبوت

پاسبانِ حق

پسند فرمودہ

امام اہل سنت شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ متعنا اللہ بطول حیاتہ

جمع و ترتیب

مولانا محمد سیف الرحمٰن قاسم

فاضل جامعۃ اُمّ القریٰ (مکہ مکرمہ)

غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ

ناشر جامعۃ الطیبات للبنات الصالحات

گلی نمبر 4 محلہ کنور گڑھ کالج روڈ گوجرانوالہ

☎ 055-4220696
0333-8150675

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قَالَ النَّبِیُّ ﷺ

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ [مسلم حدیث نمبر ۲۲۷۸]

غرض آپ جیسے نَبِیُّ الْاُمَّۃ ہیں ایسے ہی نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء بھی ہیں [تحذیر الناس ص ۴]

عالم اسلام کے عظیم راہنما تحریک ختم نبوت کے مظلوم مجاہد حضرت
مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی شان رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کی خدمات کا تعارف

حضرت نانوتویؒ

اور

خدمات ختم نبوت

﴿ پسند فرمودہ ﴾

امام اہل السنۃ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر
مَتَّعَنَا اللّٰہُ بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ

جمع وترتیب

احقر عباد اللہ تعالیٰ: محمد سیف الرحمٰن قاسم عفی عنہ
فاضل جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ

جامعۃ الطیبات للبنات الصالحات
گلی نمبر ۲ محلہ کنور گڑھ کالج روڈ گوجرانوالہ
0333 8150875

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نام کتاب : حضرت نانوتویؒ اور خدمات ختم نبوت

جمع وترتیب: محمد سیف الرحمٰن قاسم فاضل جامعہ ام القریٰ مکہ مکرمہ

طبع اول: ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ، دسمبر ۲۰۰۸ء

تعداد: ۱۱۰۰

ناشر: جامعۃ الطیبات للبنات الصالحات

پسند فرمودہ

امام اہل السنۃ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر

مَتَّعَنَا اللّٰہُ بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

CENTRAL MOSQUE GUJRANWALA

KHATEEB: ABU AMMAR ZAHID-UR-RAASHIDI

مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

خطیب : ابو عمار زاہد الراشدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی منتخب عبارات اور ان کی توضیح و تشریح پر مشتمل مولانا سیف الرحمٰن قاسم کی کتاب کا مسودہ حضرت امام اہل سنت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم کی خدمت میں پیش کیا گیا اور انہیں اس کے مندرجات سے آگاہ کیا گیا۔

حضرت مولانا نے [illegible] مصنف کی اس محنت پر مسرت کا اظہار کیا ہے اور ان کے لیے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دیں اور ان کی اس محنت و کاوش کو قبولیت و ثمرات سے نوازیں۔ آمین یا رب العالمین

ابو عمار زاہد الراشدی
خطیب مرکزی جامع مسجد
گوجرانوالہ
(۱۹ دسمبر ۲۰۰۸ء)

الوالد ابو محمد سرفراز عفی عنہ
بہ سنہ ۲۱ ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ
بمطابق ۲۰ دسمبر ۲۰۰۸ء

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اظہار مسرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب نبی اکرم ﷺ کی عظمت اور عقیدۂ ختم نبوت

کے بارے میں

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

کی منتخب عبارات اور ان کی توضیح وتشریح پر مشتمل مولانا سیف الرحمٰن قاسم کی کتاب کا مسودہ

حضرت امام اہل سنت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم

کی خدمت میں پیش کیا گیا اور انہیں اس کے مندرجات سے آگاہ کیا گیا۔

حضرت مدظلہ نے مصنف کی اس محنت پر

مسرت کا اظہار

کیا ہے اور ان کیلئے دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دیں اور ان کی اس محنت وکاوش کو قبولیت وثمرات سے نوازیں۔ آمین یارب العالمین

دستخط

ابو عمار زاہد الراشدی

خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

۲۰۰۸/۱۲/۱۹ء

(دستخط حضرت شیخ مدظلہ)

ابو الزاہد محمد سرفراز عفی عنہ

ہفتہ ۲۱ ذوالحجہ ۱۴۲۹ھ

بمطابق ۲۰ دسمبر ۲۰۰۸ء

(دستخط مولانا منہاج الحق راشد صاحب مدظلہ)

احقر منہاج الحق عفی عنہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تقریظ حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ
شیخ الحدیث مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

نَحْمَدُهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ، وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ ، اَمَّا بَعْدُ !

قادیانیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو دجل وفریب کے ذریعہ ثابت کرنے کی کوشش میں جن اساطین امت رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى کی عبارات کو سیاق وسباق سے الگ کر کے اور توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے ان میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قَدَّسَ اللّٰهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ بانی دارالعلوم دیوبند بھی شامل ہیں، حالانکہ حضرت نانوتویؒ نے جناب نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت کے زمانی مکانی اور رتبی پہلوؤں کو اپنے مخصوص فلسفیانہ انداز میں جس خوبی سے واضح کیا ہے وہ اہل علم کیلئے سرمہ بصیرت کی حیثیت رکھتا ہے [دیکھئے تحذیر الناس ص ۸،۹ مطبع قاسمی دیوبند۔ راقم] مگر قادیانیوں نے اِسی بحث کی بعض عبارات کو بنیاد بنا کر یہ کہا کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نبی اکرم ﷺ کی ختم نبوت زمانی کے قائل نہیں ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کو ختم نبوت کے منافی نہیں سمجھتے۔

قادیانیوں کے اِسی استدلال کی پیروی کرتے ہوئے بعض دیگر معاندین نے بھی حضرت نانوتویؒ کے خلاف فتوی بازی کا بازار گرم کر دیا، اور یہ مشق ستم ابھی تک جاری ہے جبکہ اِنہی عبارات کے حوالہ سے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی زندگی میں بعض اہل علم نے جب اپنا اشکال علمی انداز میں پیش کیا تو انہوں نے اپنے موقف کی "مناظرہ عجیبہ" کی صورت میں وضاحت کر دی تھی جس میں وہ فرماتے ہیں کہ:

"اپنا دین وایمان ہے بعد رسول اللہ ﷺ کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں" [دیکھئے مناظرہ عجیبہ ص ۱۴۴۔ راقم]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نیز یہ فرمایا کہ

''خاتمیت زمانی اپنا دین وایمان ہے ، ناحق کی تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں''

[دیکھئے مناظرہ عجیبہ ص ۵۶۔راقم]

اسی طرح رسالہ ''قاسم العلوم'' میں وہ اپنا عقیدہ یوں بیان کرتے ہیں کہ

''ملائکہ اور کتب منزلہ اور رسل مرسلہ پر ایمان رکھتا ہوں پر زمین وزمان، کون ومکان، میں عرش سے لے کر فرش تک اور تَحتِ الثَّریٰ سے لے کر فَوقَ السَّمٰوٰات تک کسی کو رسول اللہ ﷺ کے برابر نہیں سمجھتا۔ نہ پہلے کوئی ہوا نہ بعد میں کوئی ایسا ہوگا بلکہ سلسلہ نبوت آپ کے زمانہ پر ختم ہوگیا، جو بعد آپ کے کوئی شخص کسی کی نسبت نبوۃ کا خیال کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں'' [دیکھئے قاسم العلوم تالیف مولانا نورالحسن راشد کاندھلوی ص ۵۵۵ بحوالہ ردقول فصیح]

مگر ستم ظریفی کی انتہا یہ ہے کہ خود متکلم موصوفؒ کی اِس دوٹوک وضاحت کے باوجود نہ صرف یہ کہ قادیانی حضرات، حضرت نانوتویؒ کی ان عبارات کو متکلم کی منشا اور وضاحت کے علی الرغم مسلسل پیش کئے جارہے ہیں، بلکہ اس پر حضرت نانوتویؒ کے خلاف فتویٰ بازی کا شوق پورا کرنے والے اور انہیں نعوذ باللہ گستاخ رسول ثابت کرنے کے خواہشمند معاندین بھی اپنا مشغلہ بدستور جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ہمارے فاضل دوست حضرت مولانا سیف الرحمٰن قاسم حفظہ اللہ تعالیٰ نے اِسی پس منظر میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی کئی کتابوں کا تفصیل سے مطالعہ کرکے ان میں سے ایسی عبارات کو زیر نظر کتاب میں پیش کیا ہے جن میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ومدحت اور اُن کے منصب ختم نبوت کے بارے میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے جذبات واحساسات اور عقیدہ وایمان کی قوت وحرارت کا اندازہ ہوتا ہے، اور بلاشبہ حضرت نانوتویؒ کا یہ جذبہ ایمانی اور اِس کا والہانہ اظہار ہم جیسے لاکھوں مسلمانوں کیلئے ایمان میں اضافے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اور قوت کا باعث ہے۔

مولانا سیف الرحمٰن قاسم اس علمی کاوش پر ہم سب کی طرف سے تبریک وتشکر کے مستحق ہیں اور ہم دعا گو ہیں کہ اللہ رب العزت ان کی اس محنت کو قبولیت وثمرات سے نوازیں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کیلئے استفادہ وراہنمائی کا ذریعہ بنائیں۔ آمین یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

دستخط

(مولانا) ابوعمار زاہد الراشدی

خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

۱۹ دسمبر ۲۰۰۸ء

تقریظ حضرت مفتی عبدالقدوس مدظلہ بن مفتی عبدالشکور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

احقر ناکارہ کو کتاب مستطاب ''حضرت نانوتویؒ اور خدمات ختم نبوت'' مؤلفہ حضرت مولانا سیف الرحمٰن قاسم زِیْدَ مَجْدُھُمْ کا مسودہ دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ بے حد خوشی ہوئی کہ اس کتاب لاجواب میں حجۃ الاسلام حضرت اقدس نانوتویؒ قُدِّسَ سِرُّہٗ کے حوالہ سے عقیدۂ ختم نبوت اور شان رسالت سے متعلق مضامین کو بڑے جامع انداز میں یکجا کر دیا گیا ہے۔ یہ عالی قدر مضامین حضرت اقدس نانوتویؒ کی مختلف کتب ورسائل میں منتشر تھے، جناب مؤلف نے سب کو ایک لڑی میں پرو کر بڑی خدمت انجام دی ہے جس پر وہ مبارکباد کے مستحق ہیں

هَنِيْئًا لَهُ الْعِلْمُ وَجَزَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى خَيْرَ الْجَزَاءِ ۔

ختم نبوت کے عظیم اور اہم عنوان پر حضرت نانوتویؒ نے اپنی کتب میں بہت سے مقامات پر کلام فرمایا ہے اور خاص اس موضوع پر ''تحذیر الناس'' بھی تحریر فرمائی ہے اس کتاب میں ان کتب ورسائل ومضامین کے جامع پُر مغز، مختصر تعارف کے ساتھ ''تحذیر الناس'' کی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

عبارات کو بھی بڑے سہل انداز میں پیش کر دیا گیا ہے۔

کتاب دیکھنے سے واضح ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے حضرت اقدس نانوتویؒ کی خدمات برصغیر کی تاریخ میں اساس اور بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں آپ کے بعد اس موضوع پر جو کچھ لکھا گیا اور جو خدمات سرانجام دی گئیں وہ سب آپ کی مرہون منت ہیں کتاب دیکھنے سے یہ حقیقت بلاتردد آشکارہ ہو جاتی ہے فَلِلّٰهِ دَرُّ الْقَائِلِ وَالْمُؤَلِّفِ۔

اپنے اکابر کے علوم و فیوض، ان کی بیش بہا تالیفات اور مضامین سے استفادہ کیلئے جہاں علوم و فنون میں مہارت کی ضرورت ہے وہیں مدارس کے مروجہ اندازِ تدریس میں اکابر کے تعارف اور ان کی کتب و رسائل کے اقتباسات کو شامل کرنے کی اشد ضرورت ہے، تاکہ مدارس میں پڑھنے والے طلبہ اور پڑھانے والے اساتذۂ کرام کو بھی اپنے اکابر کی خدمات کا علم ہو اور وہ ان سے بھرپور استفادہ کرتے رہیں۔

حضرت اقدس والدِ ماجد قُدِّسَ سِرُّہٗ فرماتے تھے کہ ہمیں حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی کتب و رسائل و مضامین کا تعارف کنز الدقائق پڑھنے کے زمانہ میں حضرت شیخ الہندؒ کے تلمیذِ رشید حضرت مولانا محمد مبین صاحب خطیبؒ نے کرایا تھا، اور انہی کے متوجہ کرنے پر ہمیں حضرتؒ کی کتب پڑھنے کا موقع ملا اور پھر ''تحذیر الناس'' کی عبارت پر پنجاب کے ایک مشہور سجادہ نشین سے کامیاب مناظرہ ہوا۔ یہ سب اِسی کی برکت تھی کہ طالب علمی کے زمانہ سے اِن عبارات کو خوب سمجھا ہوا تھا'' اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ '' امید ہے کہ حضرات اہل علم اِس کتاب کی قدر فرمائیں گے اور اپنے تدریسی طریقہ کار میں اسے بھی جگہ دیں گے۔

فقط

احقر عبد القدوس ترمذی غفرلہ

جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

۱۴ ذوالحجہ سنہ ۱۴۲۹ھ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

ایک مرتبہ اس عاجز نے معماروں کے ساتھ کام کرنے والے ایک مزدور سے پوچھا کہ تم معماروں کے ساتھ کام کرتے رہتے ہو وہ جو کچھ کرتے ہیں تمہارے سامنے کرتے ہیں۔ سالہا سال اُن کے ساتھ کام کرنے کے باجود تم مزدوری کر کے تھوڑے پیسے کماتے ہو تم معمار بن کر کام کیوں نہیں کرتے عزت بھی ہو کمائی بھی۔ وہ کہنے لگا ہمارے کچھ ساتھی بطور معمار کے کام کرتے ہیں مگر ان کے کام میں شکوہ رہتا ہے پھر اُس نے بتایا کہ معمار کے ساتھ رہنے اور ان کے کام کو دیکھنے سے کام نہیں آتا اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہم کسی معمار سے بات کر کے اس کی شاگردی میں آئیں اس کو کوئی کام ملے گا وہ کہے گا ہم دو مستری کام کریں گے دو مستریوں کی اجرت صرف استاد کو ملے گی شاگرد کو کچھ نہ ملے گا اس طرح ایک عرصہ ساتھ رہ کر کام کریں تب کہیں یہ مستری اپنے راز بتاتے ہیں، اپنے گُر سمجھاتے ہیں۔ پھر صحیح کام آتا ہے

اس مزدور کی بات سن کر میں نے کہا واقعی نبی کریم ﷺ نے سچ فرمایا: اِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ (بخاری ج ا ص ۱۶ تخریج کیلئے فتح الباری دیکھیں) ترجمہ: علم تو سیکھ کر ہی آتا ہے۔

دین کی قدر کریں:

آج دنیا میں ہر ہنر اور فن کو سیکھنے کیلئے شاگردی کی جاتی ہے مگر دین سیکھنے کیلئے دنیا کی تعلیم یا اپنے اقتدار یا اپنی سرمایہ داری کو کافی جان لیتے ہیں اس میں دین کی بڑی ناقدری ہے۔ محض اپنے مطالعہ پر اعتماد کر کے دین کو سمجھنا فتنے سے خالی نہیں ایسے لوگ عموماً گمراہ ہو جاتے ہیں۔

قاضی کوٹ ضلع گوجرانوالہ کا ایک غیر مقلد قاضی ضیاء الدین ۱۸۸۵ء میں قادیان گیا مرزا کا مرید بنا، اور اپنی آل اولاد کو بھی مستقل قادیان لے گیا وہ اور اس کے ذریعے قادیانی بننے والے بارہ آدمی وہ ہیں جو قادیانی کے خاص تین سو تیرہ مریدوں میں شامل ہوئے (اصحاب احمد ص ۲۱) یہ شخص اپنے مطالعہ پر اعتماد کرنے سے گمراہ ہوا اس کے ماننے والوں نے لکھا ہے کہ قاضی صاحب کو عربی اور علوم دینیہ میں کافی مہارت تھی اور انہوں نے زیادہ تر علم اپنے گھر میں رہ کر اور مطالعہ کے ذریعے حاصل کیا ہوا تھا (اصحاب احمد ص ۲۲)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اساتذہ سے علم حاصل کرنے کا فائدہ:

ایک مرتبہ اس عاجز نے سوچا کہ سکول وکالج اور مدارس میں تعلیم کا یہ فرق کیوں ہے کہ سکولوں کے فضلاء کو دین میں شبہات آتے ہیں جبکہ دینی مدارس کے طلبہ جواب دیتے رہتے ہیں حالانکہ سکولوں میں شبہات پڑھائے نہیں جاتے اور مدارس میں ان کے جوابات سکھائے نہیں جاتے پھر یہ بات سمجھ آئی کہ نسبت کا فرق ہے ایک کی نسبت اساتذہ کے واسطے سے نبی کریم ﷺ تک جاتی ہے دوسرے کی نسبت اپنے اساتذہ کی وساطت سے یہود و نصاریٰ پروفیسروں کی طرف ہے۔ جو شخص ایمان کی حفاظت چاہے وہ اپنا تعلق اس نسبت کے ساتھ نبی ﷺ سے جوڑ لے۔

الحمد للہ اس عاجز کو اللہ تعالیٰ نے اساتذہ اور مشائخ کی وساطت سے یہ نسبت عطا کی ہے۔ راقم کے ساتذہ میں دو حضرات کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ انہوں نے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے علوم کے پھیلانے اور ان کے دفاع میں خصوصی کردار ادا کیا ہے امام اہل السنہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے کتاب بانی دار العلوم لکھی عبارات اکابر اور اتمام البرہان وغیرہ کتابوں میں حضرت نانوتویؒ کا دفاع کیا اور مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب سواتی رحمہ اللہ تعالیٰ بانی مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ نے حضرت کی کتاب حجۃ الاسلام کا عربی ترجمہ کیا نیز حضرت کی ایک اور نایاب کتاب اجوبہ اربعین پر مقدمہ لکھ کر بہت اعلیٰ معیار کے ساتھ شائع کیا۔ راقم الحروف نے دورۂ حدیث کے سال ان دونوں حضرات سے حضرت نانوتویؒ کی کتابوں کی اجازت حاصل کی۔ اس مناسبت سے یہ عاجز اس کتاب ''حضرت نانوتویؒ اور خدمات ختم نبوت'' کا

انتساب

اپنے ان دونوں اساتذہ کی طرف کرتا ہے اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کی طرح اکابر کے ساتھ جوڑے رکھے۔ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِیْنَ آمین فقط

بندہ محمد سیف الرحمٰن قاسم عفی عنہ

جامعۃ الطیبات للبنات الصالحات گوجرانوالہ

پانچ بج کر ۱۵ منٹ بعد از عصر بروز اتوار ۵ شوال ۱۴۲۹ھ ۵ را کتوبر ۲۰۰۸ء

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ، اَمَّا بَعْدُ !

اہلِ اسلام کے ہاں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے آخری نبی ہونے کا عقیدہ اتنا ہی ضروری ہے جتنا آپ ﷺ کے نبی ہونے کا عقیدہ۔ کسی زمانے میں بھی اس بارے میں مسلمانوں کی دو رائے نہیں ہوئیں۔ مسلمان تو مسلمان غیر مسلم بھی اس بات کو جانتے ہیں کہ مسلمان آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کے آنے کو نہیں مانتے اور جو شخص آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مسلمان بن کر ایک چیلنج نما اشتہار دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ قادرِ مطلق کی طرف سے اصلاح خلق کیلئے مامور ہوا ہے اور یہ کہ مجھے من جانب اللہ یہ حکم ہوا ہے کہ غیر مذہب والوں کو اسلام کی دعوت دوں اور جو شخص میرے پاس ایک سال تک قادیاں میں رہے اور آسمانی نشان اور خوارق عادات دیکھ کر مسلمان نہ ہو تو اسے دو سو روپیہ ماہوار کے حساب سے ہرجانہ یا جرمانہ ادا کروں گا (رئیس قادیاں حصہ اول ص ۹۰،۹۵) اس کے چیلنج کو ایک پنڈت لیکھرام نے قبول کرلیا اور اس بارے میں مرزا سے خط و کتابت شروع کی اس کے نام ایک خط کے اندر مرزا قادیانی لکھتا ہے مجھے کچھ معلوم نہیں کہ کیا کچھ ظاہر ہوگا ہم صرف بندۂ مامور ہیں ہمیں کچھ معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ کس طور کا نشان ظاہر کرے گا۔ (رئیس قادیاں حصہ اول ص ۹۶) اس ہندو پنڈت نے مرزا قادیانی کو غیر مسلم کہتے ہوئے مسلمانوں کا ترجمان تسلیم کرنے سے انکار کردیا۔

<u>عقیدہ ختم نبوت غیر مسلموں کی نظر میں:</u>

پنڈت لیکھرام لکھتا ہے کہ اس کلمہ سے کہ ہم صرف بندۂ مامور ہیں اور زیادہ تر آپ کے اشتہار کی پہلی اور دوسری سطر سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے اور حضرت

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

عیسیٰ کا نام مبارک لکھ کر ان کے برابر آپ کو ظاہر کیا ہے اس موقع پر بیجا نہ ہوگا کہ اگر ہم حضرات علماء اسلام کو متوجہ کریں کیونکہ خاص و عام اہل اسلام پر اظہر من الشمس ہے کہ حضرت رسالت پناہ ختم المرسلین ہیں پس ایسے دعویدار پر تعزیر شرعی کا فتویٰ کیوں نہیں لگاتے کیونکہ خانگی دشمن سخت خرابی لاتے ہیں اور گھر کا بھیدی لنکا ڈھاتا ہے (رئیس قادیاں حصہ اول ص ۹۷ بحوالہ لیکھرام از آریہ سماج امرتسر ۵ اگست ۱۸۸۵ھ) دیکھا کہ ایک پنڈت بھی اس کا اقرار کرتا ہے کہ تمام اہل اسلام کے ہاں نبی کریم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا اظہر من الشمس ہے۔ گویا ختم نبوت کا عقیدہ اَجْلَی الْبَدِیْھِیَّات (اسلام کے انتہائی ٹھوس عقائد) میں سے ہے۔ یہ واقعہ اس دور کا معلوم ہوتا ہے جب مرزا قادیانی کے عقائد علماء اسلام کے ہاں کھل کر سامنے نہیں آئے تھے اور علماء اس کی باتوں کی تاویل کر کے کفر کا فتویٰ دینے سے گریز کرتے تھے۔

قادیانیوں کی حماقت:

قادیانیوں کے کفر کی ایک بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کو خدا تعالیٰ کا آخری نبی نہیں مانتے عجیب بات یہ بھی ہے کہ مرزائی مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کو نبی نہیں مانتے اس کے برخلاف مرزا قادیانی کو نہ صرف یہ کہ نبی مانتے ہیں بلکہ اس بے ایمان کا دفاع بھی کرتے ہیں اور مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش میں بھی لگے رہتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی بے شک یہ دونوں جھوٹے تھے مگر مرزا قادیانی جھوٹ بولنے میں ان دونوں سے بہت بڑھا ہوا تھا۔

سبب تالیف:

گذشتہ دنوں راقم الحروف کی نظر سے مرزائیوں کا ایک کتابچہ گزرا جس کا نام ہے ''احمدیت پر اعتراضات کے جوابات'' یہ ایک مطبوعہ تقریر ہے جو قاضی محمد نذیر مرزائی نے ۱۹۷۰ء کو مرزائیوں کے سالانہ جلسے میں کی تھی۔ اس کتابچے میں اُس مرزائی نے نبی کریم ﷺ کے بعد

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نبوت کے جاری رہنے پر بعض کتابوں کی عبارتیں بے سوچے سمجھے نقل کی ہیں اکثر کتابیں عربی زبان میں ہیں جن کا اس نے اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے۔اس موقع پر اس ظالم نے حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ المتوفی ۱۲۴۸ھ کی کتاب تحذیر الناس ص ۲۸ کی ایک عبارت بھی پیش کی ہے۔

بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہ آئے گا (احمدیت (۱) پر اعتراضات کے جوابات ص ۱۰)

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی شخصیت پاک و ہند کے مسلمانوں میں بہت مشہور اور مسلمہ شخصیت ہے۔ان کی کتاب تحذیر الناس اگر چہ اردو میں ہے مگر خاصی علمی اور پیچیدہ کتاب ہے اس لئے مرزائی اس کتاب کی وجہ سے کم علم مسلمانوں کو الجھاتے ہیں۔چنانچہ شہباز احمد چشتی (ایم اے) نے تحذیر الناس سے حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی ایک عبارت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ایسی ناقص تحریروں کا سہارا لے کر ہی مرزا غلام احمد قادیانی نے ختم نبوت محمدی کا انکار کیا (ضیاء الامت وتحفظ ختم نبوت ص ۱۲) مطلب یہ ہے کہ حضرت ملا علی قاریؒ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور دیگر مستند علماء کرام کی جو عبارتیں مرزائی اجراء نبوت کے لئے پیش کرتے ہیں وہ بھی ناقص ہوتی ہیں۔مرزائی کامل عبارتیں پیش نہیں کرتے سیاق وسباق کو نہیں دیکھتے اسی طرح حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی جن عبارتوں کو مرزائی پیش کرتے ہیں وہ بھی ناقص ہیں۔کامل عبارتوں کو لیا جائے تو معاملہ کھل کر سامنے آجائے اور پتہ چل جائے گا کہ مرزائی ان کے فتوے سے بھی کافر ہی ٹھہرتے ہیں۔

اس کے بعد شہباز احمد لکھتا ہے کہ جب ۷ ستمبر ۱۹۷۳ء کو پاکستان قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کیلئے دلائل دیئے جا رہے تھے تو قادیانیوں کے نمائندہ مرزا ناصر نے اپنے مسلمان ہونے کے دفاع میں تحذیر الناس کی مذکورہ بالا عبارت ہی کا حوالہ دیا تھا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تحریک تحفظ ختم نبوت میں حضرت نانوتویؒ کا کردار:

راقم الحروف کو حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی کتابوں کے ساتھ کافی عرصہ سے دلچسپی ہے زمانہ طالب علمی میں بھی ان کتابوں کو دیکھا اور بعد میں بھی پڑھا اللہ کے فضل وکرم سے سنہ ۱۹۸۰ء میں دار العلوم دیوبند جانے کا موقعہ ملا، دیوبند سے حضرت کی کتابوں کو بالخصوص خرید کر لایا۔ یہ تو حقیقت ہے کہ حضرتؒ کی کتابیں عام کتابوں سے مشکل ہیں مگر ایک بات ان کی کتابوں کو پڑھنے سے بآسانی سمجھ آجاتی ہے کہ حضرت نے مسلمان تو مسلمان غیر مسلموں کو بھی اسلام کے بنیادی عقائد توحید و رسالت کو سمجھانے کے لئے شدید محنت کی ہے بالخصوص آپ ﷺ کی عظمت اور ختم نبوت کو ثابت کرنے کے لئے جتنا کام حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے کیا اور جس انداز سے عقلی نقلی دلائل سے اس عقیدے کو ثابت کیا اور غیر مسلموں کے ساتھ تقریری وتحریری مباحثوں کے دوران اس کو منوایا۔ راقم الحروف کے ناقص مطالعہ میں تاریخ اسلام میں کوئی عالم اس طرح کا نہیں گزرا۔

حضرت نانوتویؒ پر الزام:

مرزائیوں نے حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے کلام کا غلط مطلب بیان کیا تا کہ ان کو اپنا ہمنوا ثابت کریں مرزائیوں کے برخلاف کچھ لوگوں نے یہ افتراء باندھا کہ حضرت نانوتویؒ نے ختم نبوت کا انکار کر دیا اور جو نبی کریم ﷺ کو آخری نبی نہ مانے وہ کافر ہے لہٰذا حضرت نانوتویؒ معاذ اللہ کافر ہیں اور یہاں تک کہہ دیا کہ جو ان کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔ اور اس الزام تراشی کو عقیدۂ ختم نبوت کی خدمت قرار دیا آپ اپنی عقل کو کام میں لا کر عدل وانصاف سے بتائیں کہ ایسے عمل کو عقیدۂ ختم نبوت کی خدمت کہا جائے یا اس حرکت کو مجاہد تحریک تحفظ ختم نبوت کا قتل قرار دیا جائے۔ کیا اس کی مثال ایسے نہ ہوگی جیسے کسی بے گناہ آدمی پر چوری کا الزام لگا کر ہاتھ کاٹا جائے اور فخر سے کہا جائے کہ ہم نے حد نافذ کرنے کا ثواب حاصل کر لیا حالانکہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حدیث پاک میں ہے کہ قاضی حد کے معاف کرنے میں غلطی کر لے یہ اس سے بہتر ہے کہ حد کے نفاذ میں غلطی کر لے (مشکوۃ طبع بیروت ج ۲ ص ۱۰۶۱)

حضرت نانوتوی تحریک تحفظ ختم نبوت کے بانی:

مرزا قادیانی کا فتنہ مولانا کی وفات کے کئی سال بعد شروع ہوا مولانا کی وفات ۱۲۹۷ھ کو ہوئی اور مرزا قادیانی پر سب سے پہلے کفر کا فتویٰ ۱۳۰۱ھ میں دیا گیا اور یہ فتویٰ علماء لدھیانہ نے دیا تھا (رئیس قادیان ج ۲ ص ۱) اس کے بعد علماء نے اس فتنے کے رد کو اپنا مقصد بنالیا اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے زندگیاں وقف کر دیں۔ اس موضوع پر کتابیں لکھیں دلائل جمع کئے اشکالات کے جوابات دیئے۔

حضرت نانوتویؒ کا ایک کمال یہ ہے کہ انہوں نے اِس موضوع پر اُس زمانے میں کام کیا جب ہندوستان میں خود کو مسلمان کہنے والا کوئی شخص ختم نبوت کا منکر نہ تھا۔ اگر ان کی زندگی میں یہ فتنہ اٹھتا تو خدا جانے وہ کیا کچھ کر گزرتے۔ ان کی تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ختم نبوت کے اعلان اور اس کے اظہار کے لئے بہانے کی تلاش میں رہتے تھے قبلہ نما، انتصار الاسلام اور مباحثہ شاہجہانپور وغیرہ (جن کے مفصل حوالہ جات آرہے ہیں) کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ اور کتاب تحذیر الناس کا تو موضوع ہے ہی شان رسالت اور ختم نبوت کا بیان۔ اس اعتبار سے مولانا کو ہندوستان میں تحریک تحفظ ختم نبوت کا بانی کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔

تحریک ختم نبوت کا مظلوم مجاہد:

نہایت دکھ افسوس اور حیرت ہوتی ہے کہ کائنات میں جس عالم دین نے سب سے بڑھ کر ختم نبوت کا پرچار کیا اور نہایت ٹھوس بنیادوں پر اس کام کو اٹھایا۔ الزام لگانے والوں نے اس کو بھی نہ بخشا۔ اس سے بڑھ کر اور ظلم کیا ہوگا کہ ایسی ہستی پر انکار ختم نبوت کا الزام لگایا اُن پر کفر کے فتوے دیئے ان کے خلاف کتابیں لکھیں تقریریں کیں مقالے پڑھے اور شائع کئے اور عوام

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الناس کوان کے خلاف ابھارا۔ کسی پاکدامن پر تہمت لگانے پر حد قذف لگتی ہے عام مسلمان کو کافر کہنے سے انسان لعنت کا حق دار ٹھہرتا ہے تو بتائیں کہ ختم نبوت کے اتنے بڑے مجاہد پر یہ الزام کتنا بڑا اصریح ظلم ہوگا؟ حضرت نانوتویؒ کو اس حوالے سے اگر

﴿تحریک ختم نبوت کا مظلوم مجاہد﴾

کہا جائے تو بالکل بجا ہے۔

علماءِ حق نے حضرت نانوتویؒ پر الزامات کا دفاع کیا راقم الحروف بھی متعدد کتابوں میں اِس پر کچھ نہ کچھ لکھتا رہا ہے مگر راقم کے خیال میں یہ دفاع کافی نہیں بلکہ اُن کی روحانی اولاد کی ذمہ داری ہے کہ اُن کے فیوضات کو پھیلائے عوام کو بھی پتہ چلے کہ مولانا کیا تھے؟ اور لوگوں نے ان کو کیا سمجھ لیا؟ ''شواهد ختم النبوة من سيرة صاحب النبوةﷺ'' اور'' آیات ختم نبوت'' کے بعد اس سلسلہ کی ایک کڑی یہ کتاب ہے جس کا نام ہے ''حضرت نانوتویؒ اور خدمات ختم نبوت''۔ یہ بھی پہلی دو کتابوں کی طرح کتاب ''نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ﷺ'' کا حصہ ہے۔ اس کتاب میں حضرت کی مختلف کتابوں سے بالخصوص ان عبارتوں کا انتخاب کیا گیا ہے جن میں انہوں نے نبی کریم ﷺ کی شان کو یا آپ کے آخری نبی ہونے کو بیان کیا ہے بعض کتابیں تحذیر الناس کے بعد کی ہیں۔ آخر میں تحذیر الناس کی عبارات کا حل بھی دیا جائے گا۔ امید ہے کہ اس کے بعد ان شاءاللہ کوئی منصف مزاج شخص اُن کو ختم نبوت کا منکر کہنے کی جرات نہ کرے گا باقی ضد کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔

﴿چند علمی نکات﴾

پہلا نکتہ:

راقم الحروف کی عادت ہے کہ علم النحو پڑھاتے وقت تصغیر کی بحث میں طلبہ وطالبات کو ایک نکتہ ایمانیہ ذہن نشین کرانے کی کوشش کرتا ہے وہ نکتہ یہ ہے کہ تصغیر میں چھوٹائی یا حقارت کے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

معنی ہوتے ہیں کتاب سیبویہ میں اس کا نام تحقیر بھی ہے (کتاب سیبویہ ج ۳ ص ۴۱۵، ۴۲۳) نحو و صرف کے علماء نے لکھا ہے کہ عظمت والے ناموں سے تصغیر نہیں آتی (شذا العرف ص ۱۱۲، التصریح علی التوضیح ج ۲ ص ۳۱۷) نبی کریم ﷺ کے زمانے میں تین مردوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اسود عنسی مُسَیْلِمَہ اور طُلَیْحَہ۔ اَسْوَد کا معنی ہے کالا۔ اور انسان میں سیاہ رنگت ہمارے ہاں بھی پسندیدہ نہیں اور اہل عرب کے ہاں بھی نہیں۔ مسیلمہ اور طلیحہ تصغیر و تحقیر کے صیغے ہیں۔ مسیلمہ کا معنی ہے چھوٹا مسلمہ اور طلیحہ کا معنی ہے چھوٹا طلحہ۔ کتنی حماقت کی بات ہے کہ جن کے نام میں چھوٹائی، حقارت اور ناپسندیدگی کا معنی ہے وہ سید الرسل اور خاتم الانبیاء کے مقابل نبوت کا دعویٰ کرنے لگے اور اس زمانے کے مسیلمہ پنجاب قادیانی کا نام ہے غلام احمد۔ جس کے نام پر غلامی کا لیبل لگا ہوا ہے اس کو اپنے نام کی بھی حیا نہیں آئی ایسا شخص احمد مجتبیٰ ﷺ کا مدمقابل بن کر کہاں پناہ پائیگا؟

دوسرا نکتہ:

نبی کریم ﷺ نے چالیس سال کی عمر تک نبوت کا دعویٰ نہ کیا اور جب کر دیا پھر کبھی بھول کر بھی اس سے غافل نہ ہوئے [شاید اسی لئے نیند کی حالت میں آپ کی آنکھیں سوتی تھیں آپ کا دل نہیں سوتا تھا (دیکھئے بخاری ج ۱ ص ۱۵۴) کہ سونے کی حالت میں یا نیند سے بیدار ہوتے وقت بھی آپ کی زبان سے خلاف حق کوئی بات نہ نکلے جیسا کہ عام لوگوں سے ایسی غلطی ہو جاتی ہے واللہ اعلم] دوسرے ملکوں کے بادشاہوں کو جو خطوط لکھوائے ان میں بھی یہ لکھوایا ''مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ'' جبکہ قادیانی خط لکھتا تھا یا کوئی کتاب تصنیف کرتا تو اس پر لکھتا خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی (دیکھئے مرزا کی کتاب برکات الدعاء ص ۴۶، ۴۷) اگر وہ نبی ہوتا تو اس منصب کو ہرگز نہ بھولتا۔

تیسرا نکتہ:

اس نکتے کا تعلق اسم منسوب کی بحث سے ہے اور اس میں مرزائیوں کے خودساختہ نام

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کا عجیب وغریب رد بھی ہو جاتا ہے وہ نکتہ یہ ہے کہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے ماننے والوں کو مالکی کہا جاتا ہے جبکہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ جن کا نام ونسب یوں ہے محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع (تذکرۃ الحفاظ ج اص ۳۶۱) ان کے مقلدین کو محمدی نہ کہا گیا بلکہ ان کے دادے کے دادے کی نسبت سے شافعی کہا گیا حالانکہ خود امام صاحب کو بھی شافعی کہا جاتا ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کے ماننے والوں کو احمدی نہ کہا گیا بلکہ باپ کی طرف نسبت کر کے حنبلی کہہ دیا گیا۔ امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو صحیح مسلم کہا جاتا ہے جبکہ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ جن کا نام ہے محمد بن اسماعیل ان کی کتاب کو صحیح محمد نہ کہا گیا صحیح بخاری کہا گیا امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ کا نام ہے محمد بن عیسیٰ ان کی کتاب کو سنن محمد نہ کہا گیا سنن ترمذی کہا گیا امام نسائی کا نام ہے احمد بن شعیب ان کی کتاب کو سنن احمد نہ کہا گیا سنن نسائی کہا گیا۔ ہاں امام احمد بن حنبل کی کتاب کا نام سنن نہیں مسند ہے اس کی نسبت میں ایسا اشتباہ نہ تھا اس لئے اس کو مسند احمد کہہ دیا گیا۔

اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر امام شافعی کے مقلدین کو محمدی اور امام احمد کے مقلدین کو احمدی کہا جاتا تو بادی النظر میں یہ سمجھ آتا کہ یہ محمدی ہیں یعنی حضرت محمد ﷺ کو ماننے والے ہیں، یہ احمدی ہیں یعنی حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ کا ماننے والے ہیں یہ تو مسلمان ہیں اور جو حنفی یا مالکی ہیں یہ محمدی نہیں احمدی نہیں یہ غیر مسلم ہیں حالانکہ تمام صحیح العقیدہ مسلمان کسی بھی امام کے مقلد ہوں مسلم ہیں۔ اس اشتباہ سے بچنے کے لئے دو اماموں کے اصل ناموں کی طرف نسبت نہ کی مالکی اور حنفی ناموں پہ خرابی نہ تھی اس کو استعمال کر لیا۔ دیکھو امام احمد کی طرف نسبت کے باوجود ان کے مقلدین کو احمدی نہ کہا گیا تو ان عقل کے اندھوں کو غلام احمد کی طرف نسبت کر کے احمدی کیسے کہا جائے جبکہ امام احمد کے ماننے والے پکے مسلمان اور غلام احمد قادیانی کے ماننے والے پکے بے ایمان مرتد۔ پھر ان کی ایک اور جرأت دیکھو کہ قادیانی کے مریدوں کو اصحاب احمد کہہ کر صحابہ کرام کے برابر کرنے کی کوشش کی۔ اس لئے ان کیلئے مرزائی کا لفظ استعمال کیا جائے ان

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کو قادیانی کہا جائے۔ احمدی کا لفظ ان کیلئے ہرگز استعمال نہ کیا جائے۔

اس میں غیر مقلدین کے لئے بھی درس عبرت ہے جنہوں نے اپنا نام ''اہل حدیث'' رکھا اور یہ تاثر دیتے ہیں کہ حدیث کو ماننے والے تو یہی ہیں دوسرے لوگ حدیث کے منکر ہیں جبکہ سب مسلمان بفضلہٖ تعالیٰ قرآن وحدیث کو ماننے کی وجہ سے ''اہل قرآن وحدیث'' ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اسلام کی گہری سمجھ عطا فرمائے آمین

﴿سوچنے کی چند باتیں﴾

۱) بعض ازواج مطہرات نے خرچ کی زیادتی کا مطالبہ کیا آنحضرت ﷺ سخت ناراض ہوئے، ایک ماہ بعد سورۃ الاحزاب کی آیت ۲۸، ۲۹ اتریں کہ اگر اللہ کے رسول ﷺ کے نکاح میں رہنا ہے تو دنیا کی چاہت چھوڑنی ہوگی۔ آپ نے باری باری یہ آیت سنائی سب نے دنیا کا مطالبہ چھوڑ کر آپ کے ساتھ رہنے کو پسند کیا۔ (از تفسیر عثمانی ۵۶۰ بخاری ج ۲ ص ۷۰۵) قادیانی نے اپنی پہلی بیوی کو معلقہ بنائے رکھا اور جب مرزا احمد بیگ کی بیٹی سے شادی کو جی للچایا تو اپنی اس معلقہ بیوی سے کہا کہ یہ کام کرواؤ ورنہ تجھے طلاق دوں گا اور بالآخر اس نیک بیوی کو طلاق دے ڈالی (رئیس قادیاں ص ۱۸۷ تا ۱۹۱)

دیکھا آپ نے کہ سچے نبی دنیا طلبی پر سخت ناراض اور جھوٹے شخص نے دنیا کی وجہ سے بیوی کو طلاق دی۔

۲) نبی کریم ﷺ کا اُمیمہ بنت شراحیل سے نکاح کیا تنہائی ہوئی تو کہنے لگی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ آپ نے فوراً اس سے جدائی کر لی اس کے بعد کبھی اس کا ذکر نہ کیا (بخاری ج ۲ ص ۷۹۲) جبکہ مرزا احمد بیگ کی بیٹی کے دوسری جگہ نکاح کے بعد بھی قادیانی اس کا ذکر نہ چھوڑتا تھا یہاں تک کہ ایک اخبار والے نے چھاپا کہ میں عنقریب مرزا کی بیوی نصرت سے شادی کروں گا اور ایک لمبا چوڑا خواب بیان کیا (رئیس قادیاں ج ۱ ص ۱۶۰ ج ۲ ص ۱۴۱) کیا اب کہا جا سکتا ہے کہ قادیانی، نبی کریم ﷺ کا پیروکار تھا؟

۳) حضرت یوسف علیہ السلام کو عزیز مصر کی بیوی نے خود گناہ کی دعوت دی آپ جوان تھے صحت منداور خوبرو تھے گھر بار سے دور، سالہا سال سے اُسی عورت کے گھر میں رہتے تھے، آپ نے جیل جانا پسند کیا مگر خدا کی نافرمانی نہ کی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی اسی طرح معصوم تھے مگر قادیانی بے ایمان اُن پر الزام تراشی سے بھی باز نہ آتا تھا (حوالہ جات کیلئے دیکھئے رئیس قادیاں ج ۱ ص ۱۷۲، ۱۷۳)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿حضرت نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی شخصیت اوران کی دینی خدمات﴾

انگریز کے تسلط سے پہلے ہندوستان میں جابجا دینی مدارس قائم تھے ان مدارس کے اخراجات کیلئے ہندوستان کے امراء وسلاطین نے چھ سوسال کی طویل مدت میں لمبے لمبے اوقاف مقرر کئے تھے سنہ ۱۲۵۴ھ بمطابق ۱۸۳۸ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی حکومت نے ان تمام اوقات کو ضبط کرلیا یہ مدارس بند ہو گئے انگریز نے عیسائیت کی تبلیغ شروع کردی سرکاری ملازمت کیلئے جس تعلیم کوضروری قرار دیا اس میں بے دینی سکھائی جاتی تھی دین کا درد رکھنے والے پریشان ہوئے کہ ہندوستان میں ایمان کو کیسے باقی رکھا جائے ان خطرناک حالات میں سب سے پہلے دارالعلوم دیوبند میدان میں آیا اجتماعی چندے سے چلنے والا سب سے پہلا مدرسہ یہی ہے علی گڑھ یونیورسٹی اور دیگر مدارس اس کی تقلید میں بنے ہیں یقیناً دارالعلوم دیوبند کا ہندوستان کے مسلمانوں پر بڑا عظیم احسان ہے اس دارالعلوم دیوبند کے بانی کو تاریخ میں مولانا قاسم نانوتویؒ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔(انظر تاریخ دیوبند از سید محبوب رضوی ص ۳۰۲ تا ۳۳۵)

مولانا نانوتویؒ شعبان یارمضان ۱۲۴۸ھ (۱۸۳۲ء) میں پیدا ہوئے آپ کا سلسلہ نسب حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ تک جاتا ہے آپ حضرت صدیقؓ کی اولاد سے ہیں (سوانح عمری ص ۳) بچپن ہی سے بڑے ذہین ہوشیار نیک اور بہادر تھے ابتدائی تعلیم دیوبند کے مکتب میں پھر سہارنپور میں حاصل کی بڑی کتابوں کیلئے مولانا مملوک العلی نانوتویؒ کے ساتھ دہلی تشریف لے گئے حدیث کی کتابیں مولانا عبدالغنی مجددیؒ سے پڑھیں ابوداود شریف مولانا احمد علی سہارنپوریؒ کے پاس پڑھی اس کے بعد حاجی امداداللہ مہاجر مکیؒ سے سلوک کی منازل طے کیں اللہ تعالیٰ نے مولانا کوعلم عمل اور اخلاص تینوں میں کمال عطا فرمایا تھا ذیل میں اس سلسلہ میں مولانا کے چند واقعات لکھے جاتے ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۱) زمانہ طالب علمی میں جب طلبہ سے علمی بحث ہوتی آپ سب پر غالب رہتے منطق فلسفہ کی مشکل ترین کتابیں میر زاہد قاضی صدرا شمس بازغہ ایسا پڑھا کرتے تھے جیسے حافظ قرآن منزل سناتا ہے کہیں کہیں کوئی لفظ فرماتے اور ترجمہ تک نہ کرتے تھے استاذ محترم سے بعض طلبہ نے شکوہ کیا کہ حضرت یہ تو کچھ سمجھتے ہی نہیں معلوم ہوتے فرمایا میرے سامنے طالب علم بغیر سمجھے چل نہیں سکتا وہ طرز عبارت سے سمجھ لیتے تھے کہ مطلب سمجھا ہے یا نہیں یہی حال مولانا رشید احمد گنگوہی کا تھا۔ ص ۵

۲) بخاری شریف کے آخری چند پاروں کا عربی حاشیہ مولانا احمد علی سہارنپوری ؒ نے حضرت نانوتوی ؒ سے لکھوایا (سوانح عمری ص ۶) اور یہ حاشیہ آج بھی بخاری شریف پر چھپتا ہے۔ حضرت کی عبارات کے ضمن میں ان شاء اللہ اس کے حوالے بھی آرہے ہیں۔

۳) مولانا مملوک العلی ؒ نے آپ کو سرکاری سکول میں داخل کرایا مدرسہ کے استاد سے کہا میں خود پڑھالوں گا مولانا سے کہا تم خود ہی اقلیدس دیکھ لو اور قواعد حساب کی مشق کرلو چند روز میں آپ دیکھ کر فارغ ہو گئے طلبہ حیران ہوئے پوچھ پاچھ کی آپ کب عاری تھے ہر بات کا جواب درست دیا کسی ماسٹر کے دیئے ہوئے مشکل ترین سوالات لائے آپ نے اس کے ہر سوال کا جواب دیا پھر اس سے چند سوال کئے وہ جواب نہ دے سکا اس پر مولانا کی بڑی شہرت ہوئی جب امتحان سالانہ کے دن آئے تو مولانا نے مدرسہ چھوڑ دیا (سوانح عمری ص ۶) اس لئے کہ ملازمت کرنا یا سرکاری نوکری کرنا تو مقصد نہ تھا۔

مولانا مملوک العلی رحمہ اللہ تعالیٰ یرقان کے مرض میں مبتلا ہوئے باقی شاگرد رات کو سو جاتے مولانا برابر خدمت میں معروف رہتے اور پنکھا جھیلتے رہتے (سوانح عمری ص ۶)۔ آپ تنہائی پسند تھے اکثر ساکت رہتے باوجود خوش مزاج اور ظرافت کے ترش رو اور مغموم جیسی صورت بنائے رہتے بیمار ہوتے تب بھی شدت کے وقت کسی نے جان لیا تو جان لیا ورنہ خبر نہ ہوئی دوا کرنا تو کہاں؟ ص ۷)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فرماتے تھے اس علم نے خراب کیا ورنہ اپنی وضع کو ایسی خاک میں ملاتا کہ کوئی بھی نہ جانتا پرندوں کے گھونسلے ہوتے ہیں میرا تو گھونسلا بھی نہ ہوتا مولانا یعقوب نانوتویؒ فرماتے ہیں اس شہرت پر بھی کسی نے کیا جانا جو کمالات تھے وہ کس قدر تھے کیا ان میں سے ظاہر ہوئے آخر سب کو خاک میں ملا دیا اپنا کہنا کر دکھلایا۔ مسئلہ کسی کو نہ بتاتے حوالہ کسی پر فرماتے فتویٰ پر نام لکھنا اور مہر کرنا تو درکنار اول امامت سے بھی گھبراتے وعظ بھی نہ کہتے تھے۔ (سوانح عمری ص ۸)

دنیا سے بے رغبتی کا یہ عالم تھا کہ کبھی مسجد سے یا مدرسے سے تنخواہ نہ لی مطبع احمدی میں تصحیح کتب کا کام کرتے تھے چار پانچ روپے تصحیح کی خدمت پر لیتے تھے مہمان نوازی مولانا پر ختم تھی جو ملتا خرچ کر دیتے تھے۔ (سوانح عمری ص ۸)

طبیعت میں استغناء اتنا تھا کہ ایک مرتبہ حجامت بنوا رہے تھے کہ ایک رئیس صاحب ملنے کیلئے دیوبند حاضر ہوئے ان کے ہاتھ میں رومال میں بندھے ہوئے بہت سے روپے تھے سلام عرض کیا اور وہ رقم قدموں میں ڈال دی حضرت نے اسے قدموں سے الگ کر دیا تب انہوں نے ہاتھ باندھ کر بمنت قبول فرمالینے کی درخواست کی بالآخر بہت انکار کے بعد انہوں نے تمام روپیہ حضرت کی جوتیوں میں ڈال دیا حضرت جب اٹھے تو نہایت استغناء کے ساتھ جوتے جھاڑے اور سارا روپیہ زمین پر گر گیا پھر مولانا نے حافظ انوار الحق صاحب سے ہنس کر فرمایا حافظ جی ہم بھی دنیا کماتے ہیں اور اہل دنیا بھی دنیا کماتے ہیں فرق یہ ہے کہ ہم دنیا کو ٹھکراتے ہیں اور وہ ہمارے قدموں میں پڑتی ہے اور دنیادار اس کے قدموں میں گرتے ہیں اور وہ انہیں ٹھکراتی ہے اور یہ فرما کر روپیہ وہیں تقسیم فرمایا (ارواح ثلاثہ ص)

مولانا اکثر تقریر کرتے کرتے بیچ میں رک جاتے پھر شروع کرتے اس کی وجہ دریافت کی گئی فرمایا ایک ہی مضمون کے بیسیوں پیرائے اور عنوانات ذہن میں ایک دم آتے ہیں تو طبیعت رک جاتی ہے اور میں اس پر غور کرنے لگ جاتا ہوں کہ کس کو لوں اور کس کو چھوڑ دوں (ارواح ثلاثہ) مولانا کی تصنیفات کو دیکھ کر اس کی صداقت ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت کی اس بات میں

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کوئی مبالغہ نہیں ہے حضرت کی بیشتر تصنیفات میں یہ چیز دیکھنے میں آتی ہے کہ آپ وقت کی تنگی کا شکوہ کرتے ہیں! یہ مضامین بیان کرتے ہیں جو کسی کتاب سے منقول نہیں ہوتے اور نہ ان کے بارے میں کسی کا حوالہ دیتے ہیں مگر اس کے باوجود فرماتے ہیں وقت کم ہے ورنہ میں یہ بھی لکھتا وہ بھی لکھتا۔

ہاں یہ خوش قسمتی کی بات ہے کہ مولانا کی بعض عبارتیں بعض کی وضاحت کرتی ہیں بعض مضامین ایک کتاب میں مجمل دوسری میں مفصل ہیں ایک کتاب میں اس سے پہلوتہی کی گئی ہے دوسری میں اس کو ذکر کر دیا گیا ہے اس لئے حضرت کی کتابوں کو سمجھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ کی مختلف کتابوں کو بار بار پڑھا جائے اور ہمت نہ ہاری جائے۔ حضرت نانوتویؒ کی کتابوں کو پڑھنا شروع میں مشکل ہے مگر ان کتابوں کے پڑھنے سے انسان ذہین سے ذہین تر ہو جاتا ہے۔

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ انتہائی متواضع تھے مگر اساتذہ پر تنقید برداشت نہ کرتے تھے ایک مرتبہ آپ رامپور تشریف لے گئے ایک غیر معروف سرائے میں قیام کیا خدا کی قدرت کسی طرح لوگوں کو پتہ چل گیا آپ شہر تشریف لائے لوگوں نے درخواست کی آپ نے وعظ فرمایا وہاں کے کسی عالم نے آپ کے استاذ مولانا مملوک العلی نانوتویؒ کی کسی کتاب پر اعتراض کئے تھے ان کا جواب دیا اور نہایت جوش میں فرمایا یہ کیا بات ہے کہ لوگ گھر بیٹھے اعتراض کرتے ہیں اگر کچھ حوصلہ ہے تو میدان میں آجائیں مگر ہرگز یہ توقع لے کر نہ آئیں کہ وہ قاسم سے عہدہ برآ ہو سکیں گے پھر فرمایا میں کچھ نہیں ہوں مگر جن کی میں نے جوتیاں سیدھی کی ہیں وہ سب کچھ تھے۔(ارواح ثلاثہ)

دار العلوم دیوبند کی ابتداء تو چھتہ مسجد انار کے درخت کے نیچے ہوئی جب طلبہ زیادہ ہو گئے تو حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مشورہ دیا کہ مدرسہ کیلئے مستقل جگہ ہونی چاہئے جگہ خریدی گئی سنگ بنیاد کے موقعہ پر مختلف شہروں سے لوگ حضرت نانوتویؒ کا وعظ سننے آ گئے مجمع کا اصرار تھا کہ حضرت نانوتویؒ پہلی اینٹ رکھیں مگر آپ نے مولانا اصغر حسینؒ کے نانا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جی میانجی منے شاہ سے پہلی اینٹ رکھوائی ان کی نسبت اور تقویٰ کی وجہ سے کہ وہ سید ہیں اور بزرگ پھر حاجی عابد حسین صاحب سے پھر مولانا گنگوہی سے لوگوں کے اصرار کے بعد چوتھے نمبر پر آپ نے اینٹ رکھی۔ حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ نیکی کے کاموں میں ہمیشہ خود سبقت کے جاتے مگر ظاہری امتیاز اور شہرت سے بچتے تھے خود کبھی آگے نہ ہوتے تھے ۔حب مال اور حب جاہ کا گویا آپ کے ہاں سر کٹا ہوا تھا دارالعلوم دیوبند آپ کی علمی شخصیت کی وجہ سے بنا لیکن جب نئی عمارت کے سنگ بنیاد کا وقت آیا تو باوجود اصرار کے چوتھے نمبر پر آپ نے اینٹ رکھی (ایضا)

تواضع کا یہ عالم تھا کہ ایک جولاہے نے آپ کی دعوت کی اس دن بارش ہوگئی وہ لینے نہ آیا حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ خود اس کے پاس تشریف لے گئے اس نے بارش کا عذر پیش کیا فرمایا تمہارے ہاں جو پکا ہے لے آئیں وہ معمولی سا ساگ لے آیا خوشی سے تناول کر کے فرمایا بس جی تمہاری دعوت ہوگئی (ارواح ثلاثہ ص ۲۹۲)

مولانا متواضع ہونے کے ساتھ ساتھ غیرت مند اور خوددار بھی بہت تھے فرماتے تھے کہ جو شخص ہمیں محتاج سمجھ کر ہدیہ دیتا ہے اس کا ہدیہ لینے کو جی نہیں چاہتا اور جو اس غرض سے دیتا ہے کہ ہمارے یعنی دینے والے کے گھر میں برکت ہو اور ہمارے لے لینے کو ہمارا احسان سمجھے اس کو ہدیہ لینے کو جی چاہتا ہے اگر چہ وہ چار پیسے ہی ہوں (ارواح ثلاثہ ص ۳۴۶)

اپنے علوم اور کمالات کو نبی علیہ السلام اور پھر اپنے اکابر کی برکات کا مظہر سمجھتے تھے اپنی الجواب کتاب قبلہ نما کے آخر میں فرماتے ہیں:

اب میں شکر خداوندی دل و جان سے ادا کرتا ہوں کہ مجھ سے روسیاہ سراپا گناہ نابکار بد اطوار پر خداوند عالم نے فضل فرمایا کہ میری عقل نارسا ان مضامین بلند تک پہنچی یہ طفیل حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ورنہ میں کہاں اور یہ باتیں کہاں؟ (قبلہ نما ص ۱۰۴)

حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ میں عشق نبوی کا کمال درجے کا پایا جاتا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تھا آپ نے جس والہانہ عقیدت ومحبت کا اظہار اپنے قصائد میں فرمایا شاید ہی کسی شاعر نے اپنے محبوب سے ایسی محبت کا اظہار کیا ہو

اس زمانہ میں مختلف ادیان کی تحقیق کے عنوان سے ہندؤوں نے مناظرے رکھے عیسائیوں اور مسلمانوں کو بھی بلایا گیا۔ مسلمانوں نے اسلام کی نمائندگی کیلئے حضرت نانوتویؒ کو بلایا آپ ان مناظروں میں ہمیشہ کامیاب رہے اسلام کی حقانیت کو ثابت کر کے حجت تمام کردی مولانا کی کئی کتابیں اور تقریریں ہندو مذہب کی تردید میں ہیں مثلاً انتصار الاسلام قبلہ نما تحفہ لحمیہ حجۃ الاسلام میلہ خداشناسی مباحثہ شاہجہانپور۔۔

مولانا یعقوب نانوتویؒ نے فرمایا اب مجھے مولانا کی وفات قریب معلوم ہوتی ہے کیونکہ حق تعالٰی نے ان سے جو کام لینا تھا وہ پورا ہو چکا اور وہ یہ تھا کہ تمام مذاہب کے جتھے میں اسلام کی ایک منادی ہوجائے اور اللہ کی حجت بندوں پر پوری ہوجائے (ارواح ثلاثہ ص ۲۵۴) اس لئے مولانا کو حجۃ الاسلام کا لقب دیا گیا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا مولانا کچھ عرصہ بیمار رہ کر جمادی الاولی سنہ ۱۲۹۷ھ کو دار فانی کو چھوڑ گیے اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا کے جانے سے جو خلا پیدا ہوا اس کو بھرنا تو ہمارے بس میں نہیں مگر المیہ یہ ہے کہ مولانا کی کتابوں سے استفادہ نہیں کیا جاتا مولانا کی کتابوں سے استفادے کی صورت یہ ہے کہ ان کی مختلف کتابوں کو بار بار پڑھا جائے بسا اوقات ایک کتاب میں اجمال ہوتا ہے دوسری میں اس کی تفصیل مل جاتی ہے

مولانا نبی کریم ﷺ سے انتہائی عشق ومحبت رکھتے تھے ادب کا یہ عالم تھا کہ حضرت مدنی فرماتے تھے آپ نے سبز رنگ کا جوتا جو اس زمانے میں عام تھا کبھی نہیں پہنا مدینہ منورہ میں باوجود سواری ملنے کے ننگے پاؤں چلے حتی کہ پاؤں زخمی ہو گیے اللہ تعالٰی نے آپ کو حضرت شیخ الہند جیسے شاگرد عطا کیۓ وہ ابھی اتباع سنت میں اپنی مثال آپ تھے۔ ذیل میں حضرت نانوتویؒ کے چند اشعار دیئے جاتے ہیں یہ اشعار قصائد قاسمی میں ہیں اس قصیدے کے کچھ اشعار مولانا مدنی نے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الشہاب الثاقب ص ۴۸، ص ۵۱ میں بھی نقل کیے ہیں شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ نے فضائل درود شریف کا خاتمہ بھی ان کے بعض اشعار پر کیا ہے فرماتے ہیں۔

جہاں کے سارے کمالات تجھ ایک میں ہیں ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

خوشا یہ نصیب کہاں نصیب مرے تو جس قدر ہے بھلا میں اسی قدر برا

یہ سن کے کہ آپ شفیع گناہ گاران ہیں کئے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار

اڑائے خاک میری مشت خاک کو پس مرگ کرے حضور کے روضہ کے آس پاس نثار

حضرت نانوتویؒ کے مسلک کی بنیاد چار اصولوں پر ہے اللہ کی محبت رسول اللہ ﷺ کی محبت قرآن وحدیث اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان اصولوں کو اپنانے کی توفیق دے آمین

☆☆☆☆☆☆

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی خدمات﴾

ریاست بہاولپور کی ایک مسلمان خاتون نے عدالت میں دعویٰ دائر کیا کہ اس کا شوہر مرزائیت قبول کر کے اسلام سے خارج ہوگیا اس لئے اس کا نکاح باقی نہیں رہا یہ صرف ایک خاتون کی آبرو کا معاملہ نہ تھا بلکہ اس مسئلہ کا تعلق اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت سے تھا اور خود سرورِ دو عالم ﷺ کی عزت و ناموس کا سوال درپیش تھا اس لئے اس مقدمہ کو بے پناہ شہرت و اہمیت حاصل ہوئی۔ نواب آف بہاولپور نے مقدمہ ایک جج کے حوالے کر کے شرعی فیصلہ کرنے کا حکم صادر کیا قادیان کی پوری قوت حرکت میں آگئی اور مسلمانوں نے بھی ملک کے چوٹی کے علماء کو بیانات کے لئے مدعو کیا علامۃ العصر سید محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کو دیوبند میں جب پہلی پیشی کی اطلاع ملی تو آپ بہت کمزور تھے مرض بڑی شدت پر تھا اور موسم سخت گرم تھا مدرسہ دیوبند کے بڑے بڑے علماء نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ اس کمزوری اور تکلیف میں سفر نہ فرمائیں ہم میں سے جن کو آپ حکم دیں ہم اس خدمت کیلئے تیار ہیں مگر آپ نہ مانے خود بہاولپور پہنچے جب واپس گئے تو ان علماء سے فرمایا آپ ناراض نہ ہونا کہ میں نے آپ کی بات نہیں مانی میں خود اس لئے گیا ہوں کہ حضور اقدس ﷺ قیامت کے دن میری شفاعت سے انکار نہ فرمادیں کہ میری عزت کا سوال تھا تو نے خود سفر کیوں نہ کیا۔

بہاولپور کی ایک مجلس میں فرمایا تھا کہ شاید یہ بات مغفرت کا سبب بن جائے کہ پیغمبر ﷺ کا جانبدار ہو کر بہاولپور آیا تھا۔ آپ کے عشق رسالت کا اس سے اندازہ کریں کہ آپ نے انتہائی کمزوری اور نقاہت کے باوجود جناب رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت اور اس ضمن میں پیش آنے والے مسائل پر کئی دن مسلسل پانچ پانچ گھنٹے عدالت میں بیان دے کر علم و عرفان کے دریا بہائے اور مرزائیوں کو ہر مسئلہ میں لاجواب کیا آپ کے بیانات نے مقدمہ کی کایا پلٹ دی آپ نے وفات سے کچھ دن پہلے خدام کو فرمایا کہ میری چارپائی اٹھا کر مدرسہ لے چلو وہاں پہنچ کر آپ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نے سب علماء کو جمع کیا اور فرمایا میں بہت کمزور ہوں اٹھ نہیں سکتا ایک بات کہنے آیا ہوں جس کسی کو حضور ﷺ کی شفاعت کی آرزو ہو وہ آپ کی عزت وحرمت کی حفاظت کرے اور فتنہ مرزائیت کے مٹانے اور اس سے مسلمانوں کو بچانے کی کوشش کرتا رہے۔

آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ اگر مقدمہ بہاولپور کے فیصلہ سے پہلے میری زندگی پوری ہو جائے تو میری قبر پر فیصلہ سنا دیا جائے ۱۹۳۳ء میں آپ کا وصال ہوا اور ۱۹۳۵ء میں جج صاحب نے اس تاریخی مقدمہ کا فیصلہ کیا جس میں مدعا علیہ کے ارتداد کی تاریخ سے نکاح کو منسوخ اور مرزائیوں کو کافر قرار دیا۔

حضرت مولانا محمد صادق مرحوم بہاولپور سے دیوبند گئے اور حضرت کی وصیت کے مطابق مزار پر حاضر ہو کر جج صاحب کا فیصلہ بلند آواز سے آپ کو سنایا (بارگاہِ رسالت اور بزرگان دیوبند ص ۲۶ تا ۲۸ از مولانا عبداللہ صاحب مہتمم مدرسہ دارالھدی بھکر)

مولانا محمد انوریؒ فرماتے ہیں کہ علامہ انور شاہ صاحبؒ بہاولپور شہر میں جامع مسجد و دیگر مقامات پر قادیانیت کے خلاف تقریر کرنے کیلئے علماء کو بھیجتے رہتے تھے دو دفعہ احقر کو بھی بھیجا ان ایام میں اس قدر حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کے چہرۂ مبارکہ پر انوار کی بارش ہوتی رہتی تھی ہر شخص اس کو محسوس کرتا تھا حضرت نے بارہا دیکھا کہ اندھیرے کمرے میں مراقبہ فرما رہے ہیں لیکن روشنی ایسی جیسے بجلی کے قمقمے روشن ہوں حالانکہ اس وقت بجلی گل ہوتی تھی بہاولپور جامع مسجد میں جمعہ کی نماز حضرت اقدس رحمہ اللہ تعالیٰ پڑھایا کرتے تھے بعد نماز کچھ بیان بھی ہوتا تھا ہزاروں کا مجمع رہتا تھا پہلے جمعہ میں فرمایا تھا:

''حضرات میں نے ڈابھیل جانے کیلئے سامان سفر باندھ لیا تھا کہ یکا یک مولانا غلام محمد صاحب شیخ الجامعہ کا خط دیوبند موصول ہوا کہ شہادت دینے کیلئے بہاولپور آیئے چنانچہ اس عاجز نے ڈابھیل کا سفر ملتوی کیا ارو بہاولپور کا سفر کیا یہ خیال کیا کہ ہمارا نامہ اعمال تو سیاہ ہے ہی شاید یہی بات میری نجات کا باعث ہو جائے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا جانب دار ہو کر بہاولپور آیا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تھا"۔بس اس فرمانے پر تمام مسجد میں چیخ وپکار پڑ گئی لوگ دھاڑیں مار مار کر پھوٹ کر رورہے تھے خود حضرت پر ایک عجیب کیفیت ووجد طاری تھا ایک مولوی صاحب نے اختتام وعظ پر فرمایا کہ حضرت شاہ صاحب کی شان ایسی اور آپ ایسے بزرگ ہیں وغیرہ حضرت فوراً کھڑے ہوئے اور فرمایا:

حضرات! ان صاحب نے غلط کہا ہے ہم ایسے نہیں بلکہ ہمیں تو یہ بات یقین کے درجہ کو پہنچ گئی کہ ہم سے گلی کا کتا بھی اچھا ہے ہم اس سے گئے گزرے ہیں یعنی وہ اپنی گلی اور محلے کا حق نمک خوب ادا کرتا ہے مگر ہمارے ہوتے ہوئے لوگ ناموس پیغمبر پر حملہ کرتے ہیں (واقعات وکرامات اکابر علماء دیوبند ۲۱۰، ۲۱۱ من جانب ثناء اللہ سعد بحوالہ انوار انوری)

﴿سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا کردار﴾

تقسیم ملک کے بعد حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سیاسیات سے الگ ہوکر جناب رسول اللہ کی ختم نبوت کی حفاظت پر کمر بستہ ہو گئے ملک بھر کے دورے کئے اور ناموس رسول ﷺ کے تحفظ کے لئے مسلمانوں کو بیدار کیا جس کے نتیجہ میں ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلی عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے بے شمار مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا اور ہزاروں نے قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں اسی زمانہ کی بات ہے کہ حضرت حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمہ اللہ تعالیٰ مدینہ طیبہ گئے وہاں خواب میں جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی حضور اقدس ﷺ نے ان کو حضرت امیر شریعت کے نام سلام اور اپنے کام میں لگے رہنے کا پیغام دیا تھا آپ کے اس دور کے چند خطابت پارے ملاحظہ فرمایئے۔

ختم نبوت میرا جز و ایمان ہے جو شخص اس ردا کو چوری کرے گا جی نہیں چوری کا حوصلہ کرے گا میں اس کے گریبان کی دھجیاں پھاڑ دوں گا میں میاں کے سوا کسی کا نہیں نہ اپنا نہ پرایا میں انہی کا ہوں وہی میرے ہیں۔جس کے حسن وجمال کو خود رب کعبہ نے قسمیں کھا کھا کے آراستہ کیا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہو میں ان کے حسن و جمال پر نہ مرمٹوں تو لعنت ہے مجھ پر اور لعنت ہے ان پر جو ان کا نام تو لیتے ہیں لیکن سارقوں کی خیرہ چشمی کا تماشا دیکھتے ہیں۔۔۔۔ آپ کی عشق رسالت میں ڈوبی ہوئی خطابت ہی سے متاثر ہو کر مولانا ظفر علی خان مرحوم نے کہا تھا۔

کانوں میں گونجتے ہیں بخاری کے زمزمے

بلبل چہک رہا ہے ریاض رسول میں

(بارگاہ رسالت اور بزرگان دیوبند ص ۲۶ تا ۲۸ از مولانا عبداللہ صاحب مہتمم مدرسہ دارالھدی بھکر)

﴿حمد و نعت کا تلازم﴾

حضرت مولانا محمد انوریؒ فرماتے ہیں: ایک دفعہ غالباً ۱۹۵۴ء کا ذکر ہے کہ حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ملتان سے لائل پور [یعنی فیصل آباد] تشریف لائے ایک مکان پر ان کی دعوت تھی احقر بھی مدعو تھا۔ احقر بھی حاضر ہوا، ملاقات پر حضرت انور شاہ صاحبؒ کی باتیں ہونے لگیں میں نے عرض کیا کہ حضرت مولانا انور شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں:

قہوۂ حمد راسز دانور　　　دارچینی زنعت مصطفیٰ

[شعر کا مطلب یہ ہے کہ اے انور شاہ کشمیری حمد خداوندی کے قہوہ کیلئے مصطفیٰ ﷺ کی نعت سے دارچینی ضروری ہے]

یہ شعر سنتے ہی مولانا عطاء اللہ شاہ صاحبؒ پھڑک گئے کہ اس سے معلوم ہوا کہ حمد خدا پوری ہی نہیں ہوتی جب تک کہ نعت رسول ﷺ نہ کہی جائے۔ (انوار انوری ص ۲۰۸) اس لئے راقم کہتا ہے کہ ان حضرات کا مسلک چار چیزوں کا مجموعہ ہے: اللہ کی محبت رسول اللہ ﷺ کی محبت قرآن اور حدیث۔ اور جو شخص ختم نبوت کا عقیدہ نہیں رکھتا وہ کبھی موحد نہیں ہوسکتا کیونکہ اگر اس کے دل میں اللہ کی محبت ہوتو اللہ نے جو اپنے نبی ﷺ کو یہ اعزاز دیا وہ کبھی اس کا انکار نہ کرے۔ ختم نبوت کا منکر کبھی اللہ کا دوست نہیں ہوسکتا۔ اللہ کا کوئی دشمن ہی اِس عقیدے کا انکار کرے گا۔

☆☆☆☆☆

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باب اول

﴿خلاصہ تحقیق نانوتوی درشان رسالت وختم نبوت﴾

راقم نے طالبات کو عقائد پڑھاتے وقت حضرت نانوتویؒ کے موقف کی وضاحت کی پھر اس کو قدرے تفصیل کے ساتھ مرتب کرکے کتاب ''اسلامی عقائد'' میں اس کے بعد کتاب ''آیات ختم نبوت'' میں طبع کرایا۔ اِس بحث کو یہاں بھی ذکر کیا جاتا ہے اور کتاب ''نَبِیُّ الْأَنْبِیَاء'' میں ان شاء اللہ مزید وضاحت کے ساتھ لکھا جائے گا۔

اس سے پتہ چلتا ہے جس طرح حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے نبی کریم ﷺ کی شان کو بیان کیا ہے اس طرح اوروں نے بیان نہ کیا اور ساتھ ہی ختم نبوت کا اعلان بھی کرتے گئے۔ حضرتؒ نے درج ذیل وجوہات سے دیگر انبیاء علیہم السلام پر نبی کریم ﷺ کی فوقیت کو ثابت کیا ہے۔

نمبر۱: نبوت کا تفوق:

آپ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی نبوت سورج کی طرح ہے اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی نبوت چاند ستاروں کی طرح ایک جگہ آپ نے لکھا ہے کہ جس طرح آپ ﷺ امت کے نبی ہیں اسی طرح آپ ﷺ انبیاء کے بھی نبی ہیں (تحذیر الناس صفحہ ۳،۴) حضرت کی اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ باقی انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں کیلئے نبی ہیں مگر ہمارے نبی ﷺ کیلئے امتی ہیں آپ ﷺ امت کے بھی نبی اور معراج کی رات انبیاء علیہم السلام کے بھی امام بنے۔ پہلے زمانے میں ایک وقت میں ایک سے زیادہ نبی ہوتے تھے جیسے موسیٰ علیہ السلام ہارون علیہ السلام مگر نبی ﷺ کی شان ہے کہ آپ کے ہوتے ہوئے کوئی اور نبی نہیں اگر بالفرض آپ ﷺ پہلے انبیاء کے زمانے میں تشریف لاتے تو وہ انبیاء علیہم السلام آپ کی اتباع کرتے۔ دوسری جگہ حضرت فرماتے ہیں کہ آپ سب سے اعلیٰ ہیں اس لئے آخر میں آئے کہ جیسے بڑی عدالت میں انسان بعد میں جاتا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے اسی طرح اعلیٰ نبی کو اللہ نے آخر بھیجا (دیکھئے انتصار الاسلام ص ۵۸) حضرت نانوتوی کا منشا یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو نبوت آپ ﷺ کی برکت سے ملی حضرت کی اس بات کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ قیامت کے دن جب تک آپ ﷺ شفاعت نہ کریں گے کوئی اور نبی شفاعت نہ کرے گا جب تک آپ ﷺ گواہی نہ دیں گے اوروں کی گواہی موقوف رہے گی۔

نمبر۲ : معجزات کا تفوق:

حضرت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے معجزات دیگر انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے اعلیٰ ہیں موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ پتھر سے پانی کے چشمے نکلتے ہیں کمال یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی انگشتان مبارک سے پانی کے چشمے نکلتے تھے جس سے لشکر کے لشکر سیراب ہو جاتے تھے گوشت پوست سے پانی کا نکلنا زیادہ عجیب ہے کیونکہ زمین اور پتھر سے تو چشمے نکلا ہی کرتے ہیں مگر انگلیوں سے تو پانی نہیں نکلا کرتا۔ موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ لاٹھی سانپ بن گئی اور عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ گارے سے پرندہ بن گیا مگر نبی ﷺ کا معجزہ کہ سوکھا تنا آپ کے غم میں رونے لگ گیا اور یہ معجزہ ان معجزوں سے زیادہ عظیم ہے اس لئے کہ لاٹھی نے سانپ بن کر وہی کام کیا جو سانپ کیا کرتے ہیں اور گارے سے بنے ہوئے پرندے نے وہی کام کیا جو پرندے کیا کرتے ہیں مگر آپ ﷺ کا معجزہ زیادہ عجیب ہے کہ کھجور کے تنے نے تنا ہوتے ہوئے محبت میں رو کر وہ کام کیا جو ایک سمجھدار اور عقلمند دردِ دل رکھنے والے انسان کا ہوتا ہے (ماخوذ از مباحثہ شاہجانپور ص ۳۵ تا ۴۰، قبلہ نما ص ۱۴، ۱۵)

نمبر۳: آپ کا عقل و فہم میں اعلیٰ و افضل ہونا:

حضرت فرماتے ہیں کہ عقل و فہم میں آپ ﷺ سے ممتاز تھے اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ ﷺ خود امی تھے اور جس ماحول میں پیدا ہوئے ہوش سنبھالا بلکہ عمر گزاری وہ علوم سے یکلخت خالی، نہ علوم دینی کا پتہ، نہ علوم دنیوی کا۔ اس کے باوجود ایسی لاجواب کتاب لائے ایسا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

محکم آئین ایسی واضح ہدایات دے گئے کہ اَن پڑھ لوگوں کو عقائد و عبادات معاملات، اخلاق اور سیاسیات میں بڑے بڑے اہل عقل کا پیشوا بنادیا ان کے کمال پر اہل اسلام کی بیشمار کتابیں شاہد ہیں ایسے علوم بتائیں تو سہی کس قوم اور کس مذہب والوں کے پاس ہیں جس کے فیض یافتہ اور تربیت یافتہ کا یہ حال ہو اُن کے استاد اور مربی یعنی حضرت محمد ﷺ کا کیا حال ہوگا؟ (مباحثہ شاہجہانپور ص ۳۰،۳۱)

نمبر۴: اخلاق میں بلندی :

حضرت فرماتے ہیں آپ ﷺ اخلاق میں سب سے بلند تھے اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ ﷺ نہ کہیں کے بادشاہ تھے نہ بادشاہ زادے نہ امیر نہ امیر زادے نہ تجارت کا سامان نہ کھیتی کے بڑے اسباب نہ میراث میں کوئی چیز ہاتھ آئی نہ خود کوئی دولت کمائی ایسے افلاس میں ملک عرب کے گردن کشوں، جفاکشوں برابر کے بھائیوں کو ایسا مسخر کرلیا کہ جہاں آپ کا پسینہ گرے وہاں اپنا خون بہانے کو تیار ہوں۔

پھر یہ بھی نہیں کہ ایک دو روز کا ولولہ تھا نکل گیا ساری عمر اسی کیفیت میں گزار دی یہاں تک کہ گھر بار چھوڑا زن و فرزند چھوڑے مال و دولت چھوڑی آپ کی محبت میں سب پر خاک ڈالی۔ اپنوں سے آمادۂ جنگ و پیکار ہوئے کسی کو آپ مارا کسی کے ہاتھوں آپ مارے گئے یہ تسخیر اخلاق نہیں تھی تو اور کیا تھی یہ زور شمشیر کس تنخواہ میں آپ نے حاصل کیا ایسے اخلاق کوئی بتائے تو سہی کس میں تھے؟ کسی اور کی نبوت میں شک ہو کہ نہ ہو حضرت محمد ﷺ کی نبوت میں کسی اہل عقل وانصاف کو شک کی گنجائش نہیں بہر حال یہ بات واجب التسلیم ہے کہ آپ ﷺ تمام انبیاء کے قافلہ کے سالار، سب رسولوں کے سردار اور سب میں افضل اور سب کے خاتم ہیں (مباحثہ شاہجہانپور ص ۳۱،۳۲)

نوٹ: یاد رہے کہ کتاب قبلہ نما ایک ہندو پنڈت دیانند سرسوتی کے جواب میں لکھی گئی اور

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کتاب مباحثہ شاہجہانپور عیسائیوں اور ہندؤوں کے ساتھ کئے گئے مناظرہ کی روئیداد ہے ان کتابوں اور ان مباحثوں کے اندر مولانا نے آپ ﷺ کی ختم نبوت کو واضح الفاظ میں ذکر فرمایا ایک موقعہ پر فرماتے ہیں کسی اور نبی نے دعویٰ خاتمیت نہ کیا۔ کیا تو حضرت محمد ﷺ نے کیا چنانچہ قرآن وحدیث میں بتصریح موجود ہے سو آپ کے اگر آپ سے پہلے دعوی خاتمیت کرتے تو حضرت عیسی علیہ السلام کرتے مگر دعوی خاتمیت تو درکنار انہوں نے یہ فرمایا کہ میرے بعد جہان کا سردار آنے والا ہے (مباحثہ شاہجہانپور ص ۳۵)(۱)

کتنے تعجب کی بات ہے کہ وہ شخص جو غیر مسلموں کے مجمعوں میں جا کر کھول کھول کر نبی کریم ﷺ کی خاتمیت کا اعلان کرتا رہا لوگوں نے اس کی نامکمل عبارتوں کو لے کر اس پر ختم نبوت کے انکار کا الزام لگا دیا۔

مسلمانوں سوچو تو سہی اگر وہ شخص ختم نبوت کا منکر تھا تو مسلمانوں نے اسلام کی ترجمانی

---

(۱) انجیل میں حضرت عیسی علیہ السلام کا فرمان مذکور ہے ''اس کے بعد میں تم سے بہت باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں (یوحنا باب ۱۴ آیت ۳۰)

یاد رہے کہ نبی کریم ﷺ کا دعوی نبوت تو بڑا کام ہے ہی مگر ختم نبوت کا دعوی اس سے بھی بڑا ہے کوئی شخص اس زمانے میں نبوت کا جھوٹا دعوی تو کر دیتا ختم نبوت کے جھوٹے دعوی کی جرات نہ کرتا کیونکہ نبی کریم ﷺ سے پہلے ہزار ہا سال سے انبیاء کرام مسلسل آتے رہے نبی ﷺ نے اعلان کیا کہ نبوت کا سلسلہ آپ کے ساتھ ختم ہو گیا اور شجر نبوت آپ کی بعثت کے ساتھ کٹ چکا ہے اس اعلان پر چودہ صدیوں سے زیادہ گزر گئیں مگر کوئی ایسا شخص ظاہر نہ ہوا جو اس دعوی کو توڑ دے۔

تو یہ نبی کریم ﷺ کے سچے ہونے پر ایک بہت بڑی دلیل ہے اگر آپ کا اپنے اعلان کی سچائی کا یقین نہ ہوتا تو اپنی آمد کے ساتھ ختم نبوت کے اعلان کی جرات نہ کرتے کیونکہ ان سے پہلے انبیاء کے طریق کے یہ بات مخالف تھی۔ (دیکھئے بشریۃ المسیح ونبوۃ محمد ﷺ فی کتب العہدین ص ۲۹۱، ۲۹۲)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کیلئے کافروں کے مقابلہ میں اُس کو کیوں چن لیا جنہوں نے آپ پر کفر کے فتوے لگائے اُن کو کیوں نہ بلایا اگر وہ ختم نبوت کا منکر ہوتا تو اِن موقعوں پر اس کو ختم نبوت کے اعلان کی کیا مجبوری۔ تھی اگر وہ ختم نبوت کا منکر ہوتا تو غیر مسلم کہہ دیتے کہ تو تو مسلمانوں کا نمائندہ نہیں۔ یا یہ کہ تو ختم نبوت کا منکر ہے اس موقع پر ختم نبوت کا کس منہ سے کر رہا ہے؟ الغرض حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ پر ختم نبوت کے انکار کا الزام جھوٹ ہے اسی طرح حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ اور دیگر علماءِ حق پر گستاخ رسول ہونے کا الزام نرا جھوٹ ہے اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے آمین۔ (اسلامی عقائد ص ۱۵ تا ۵۵ آیات ختم نبوت ص ۵۹۲ تا ۵۹۶)

۵) آنحضرت ﷺ کی پیشینگوئیاں اور انبیاء سے بڑھ کر ہیں:

جو شخص وقائع آخرت کی خبر دیتا ہے وہ دور تک کی خبر دیتا ہے...... اب دیکھئے کس کی پیشینگوئیاں زیادہ ہیں اور پھر وہ بھی کہاں کہاں تک اور کس کس قدر دور و دراز زمانہ کی باتیں ہیں؟ رہا یہ احتمال کہ آخرت کی پیشگوئیوں کا صدق اور کذب کس کو معلوم ہے؟ اس کا یہ جواب ہے کہ کوئی پیشینگوئی کیوں نہ ہو قبل وقوع سب کا یہی حال ہوتا ہے۔ اگر دو چار گھڑی پیشتر کی ہو تب تو اکثر حاضرین کو معلوم ہوگا ورنہ بیان کسی کے سامنے کی جاتی اور ظہور کسی کے سامنے ہوتا ہے۔

توراۃ کی پیشگوئیوں کو دیکھ لیجئے بعض بعض تو اب تک ظہور میں نہیں آئیں بہر حال پیشگوئیاں اگلے ہی زمانے میں جا کر معجزہ ہو جاتی ہیں یعنی ان کا معجزہ ہونا اگلے زمانے میں معلوم ہوتا ہے.......... بالجملہ ہمارے پیغمبر آخر الزمان ﷺ کی پیشگوئیاں بھی اس قدر ہیں کہ کسی اور نبی کی نہیں کسی صاحب کو دعوی ہو تو مقابلہ کر کے دیکھیں جن میں سے کثرت سے صادق بھی ہو چکی ہیں مثلاً خلافت کا ہونا، حضرت عثمانؓ اور حضرت حسینؓ کا شہید ہونا اور حضرت حسنؓ کے ہاتھ دو گروہ اعظم کا صلح ہو جانا، الخ (حجۃ الاسلام ص ۳۹، ۴۰)

☆☆☆☆☆

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿باب دوم﴾

اس باب میں حضرت نانوتویؒ کی اپنی کتابوں کی عبارات دی جائیں گی ترتیب یوں ہوگی پہلے کتاب کے ٹائٹل کا عکس، اس کے بعد اُس کتاب کا تعارف، پھر عبارات کو رکھا جائے گا ہر عبارت کے ساتھ کتاب کا نام اور صفحہ نمبر بھی دیا جائے گا اور اگر مناسب ہوا تو سطر نمبر بھی دی جائے گی اور جہاں ضرورت ہوئی ان شاء اللہ سمجھانے کے لئے حواشی لگائیں گے۔

اور مرزائیوں کو یہ چیلنج ہوگا کہ حضرت سے انکارِ ختم نبوت کی صریح عبارتیں دکھاؤ اور دوسرے یہ کہ عالم اسلام میں کوئی ایسا شخص پیش کرو جس نے اس انداز میں یہ عقیدہ سمجھایا ہو۔ مولانا اُس زمانے میں جب نہ کوئی نبوت کا دعویدار تھا، اور نہ ختم نبوت کا کوئی منکر تھا ختم نبوت پر اتنا کام کر گئے تو اگر قادیانی اُس زمانے میں نکلتا تو کتنا کام کرتے۔ مولانا کے دِلی جذبات کا فیض تھا کہ آپ کے شاگردوں نے اور شاگردوں کے شاگردوں نے اِس فتنے کی سرکوبی کے لئے خود کو وقف کر دیا۔

حضرت کی ان واضح تصریحات کے آنے کے بعد "تحذیر الناس" کے خلاف لکھی گئی کتابیں کالعدم سمجھی جائیں جس کو مولانا پر کوئی اعتراض کرنا ہو پہلے اِس کتاب کا مکمل جواب دے پھر اُس کی طرف رخ کرے۔ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الحمد لله

[illegible]

صحيح البخاري

[illegible]

المحشى

[illegible]

والأمر المخصوص الزائد

[illegible]

خادم العلماء والمشائخ نور محمد نقشبندی چشتی قادری

ملنے کا پتہ

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ کراچی

الطبع الأول دہلی ١٣٥٧ھ ١٩٣٨ء

الطبع الثانی کراچی ١٣٨١ھ - ١٩٦١ء

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿عبارات حاشیہ صحیح البخاری﴾

مولانا احمد علی سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بخاری شریف پر حاشیہ لکھ کر تصحیح کر کے شائع کرنے کا کام شروع کیا تو مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کو اس کام میں تعاون اور رفاقت کی سعادت نصیب ہوئی بخاری شریف جو ہندو پاک میں چھپتی ہے اس کے تیس پارے بنائے جاتے ہیں حضرت مولانا یعقوب نانوتویؒ فرماتے ہیں کہ بخاری شریف کے آخری پانچ چھ پاروں کا حاشیہ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے لکھا (سوانح عمری ص۶ طبع لاہور) مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی فرماتے ہیں: مولانا نانوتویؒ اس وقت نوعمر تھے (۱۲۶۹ـ۱۲۶۸ھ) مولانا نانوتویؒ کی عمر اس وقت اکیس سال تھی (ولادت ۱۲۴۸ھ) مگر اس کام کیلئے جس دینی علمی شرعی کمالات کی ضرورت تھی وہ مولانا میں بدرجہ اتم موجود تھے چنانچہ حضرت مولانا احمد علی سہارنپوری نے بخاری شریف کے آخری پاروں کے حاشیہ کی تکمیل کا کام مولانا محمد قاسم کے سپرد فرمایا (قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ ص۷۳)

حضرت نانوتویؒ نے بخاری شریف کے کتنے پاروں کا حاشیہ لکھا؟

مولانا یعقوب نانوتوی کہتے ہیں پانچ چھ پاروں کا بعض ساڑھے چار پاروں کا حاشیہ بتاتے ہیں جبکہ مولانا یونس صاحب شیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپور کی تحقیقی رائے یہ ہے کہ مولانا نانوتویؒ کا حاشیہ آخری تین پاروں پر ہے (تفصیل کیلئے دیکھئے قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ ص۷۵تا۷۷)

ہم نے اس کم از کم والے قول کو لے کر سرسری سا مطالعہ کیا تو بھی کئی جگہوں پر نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا اعلان مل رہا ہے۔ اگر حضرت نانوتویؒ کے دل میں خدانخواستہ ایسی کوئی بات ہوتی تو اس عربی تحریر میں ملا علی قاری یا شاہ ولی اللہ کی کوئی مبہم سی عبارت لکھ دیتے جو بعد میں اس کیلئے کام دیتی دیکھیں مرزا قادیانی کے دل میں چور تھا اس نے براہین احمدیہ کے پہلے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حصوں میں جو اپنے خطرناک دعووں سے پہلے تحریر کئے کئی ایسی عبارتیں لکھیں جن کو بعد میں اپنے باطل دعووں کیلئے بطور تائید کے پیش کرتا تھا۔ اب ذیل میں حاشیہ بخاری سے کچھ عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

۱) حضرت نانوتویؒ حاشیہ بخاری میں ایک مقام پر فرماتے ہیں:

صَدَقَ فِیْ زَمَانِہٖ اَنَّہٗ لَمْ یَبْقَ لِاَحَدٍ غَیْرِہٖ نُبُوَّۃٌ فَاِنْ قُلْتَ ھَلْ یُقَالُ لِصَاحِبِ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃِ لَہٗ شَیْءٌ مِنَ النُّبُوَّۃِ قُلْتُ جُزْءُ النُّبُوَّۃِ لَیْسَ بِنُبُوَّۃٍ اِذْ جُزْءُ الشَّیْءِ غَیْرُہٗ اَوْ لَاھُوَ وَلَاغَیْرُہٗ فَلَانُبُوَّۃَ لَہٗ .... وَقَالَ ابْنُ التِّیْنِ مَعْنَی الْحَدِیْثِ اَنَّ الْوَحْیَ یَنْقَطِعُ بِمَوْتِیْ (بخاری ج ۲ ص ۱۰۲۵ حاشیہ نمبر ۵)

ترجمہ: آپ کے زمانہ میں یہ صادق ہے کہ آپ کے علاوہ کسی اور کیلئے نبوت باقی نہ رہی۔ پھر اگر کہا جائے کیا اچھی خواب والے کیلئے کہنا درست ہے کہ اس کو نبوت کا کچھ حصہ حاصل ہے میں کہوں گا نبوت کا جز نبوت نہیں کیونکہ شے کا جز اس کا غیر ہوتا ہے یا نہ وہ عین ہوتا ہے نہ غیر لہذا اچھے خواب دیکھنے والے کو نبوت حاصل نہیں ہے .... ابن التینؒ نے فرمایا حدیث کا معنی یہ ہے کہ وحی میری وفات کے ساتھ ختم ہو جائے گی۔

(☆) اس حاشیہ میں خط کشیدہ تین جگہ ختم نبوت کا اعلان ہے۔

۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِیْمَتَانِ یَکُوْنُ بَیْنَھُمْ مَقْتَلَۃٌ عَظِیْمَۃٌ دَعْوَاھُمَا وَاحِدَۃٌ وَحَتّٰی یُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ قَرِیْبٌ مِنْ ثَلَاثِیْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ الحدیث ترجمہ: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ دو جماعتیں ایسی نہ لڑیں جن میں بڑی لڑائی ہو دونوں کا دعوی ایک ہو اور یہاں تک کہ تیس کے قریب دجال کذاب نکلیں ان میں سے ہر ایک یہ دعوی کرے کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ کے حاشیہ میں حضرت نانوتویؒ لکھتے ہیں

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دَجَّالُوْنَ اَیْ خَلَّاطُوْنَ بَیْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ مُمَوِّھُوْنَ وَالْفَرْقُ بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ الدَّجَّالِ الْاَکْبَرِ اَنَّھُمْ یَدَّعُوْنَ النُّبُوَّۃَ وَھُوَ یَدَّعِی الْاِلٰھِیَّۃَ لٰکِنْ کُلُّھُمْ مُشْتَرِکُوْنَ فِی التَّمْوِیْہِ وَادِّعَاءِ الْبَاطِلِ الْعَظِیْمِ وَقَدْ وُجِدَ کَثِیْرٌ مِّنْھُمْ وَفَضَحَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاَھْلَکَھُمْ (بخاری ج۲ص۱۰۵۴حاشیہ۱۱)

ترجمہ: دجالون کا مطلب ہے حق وباطل کو رلا ملا دینے والے، ملمع سازی کرنے والے (پھر لکھتے ہیں) ان جھوٹے نبیوں میں اور دجال اکبر میں فرق یہ ہے کہ یہ نبوت کا دعوی کریں گے اور دجال اکبر خدائی کا دعوی کرے گا لیکن دھوکہ دینے میں اور بہت بڑے جھوٹ کا دعوی کرنے میں یہ سب شریک ہوں گے ان تیس کذابین میں سے بہت سے پیدا ہو چکے ہیں اللہ نے ان کو ذلیل کیا اور ان کو ہلاک کیا ہے۔

(☆) دیکھئے اس عبارت میں بھی حضرت نانوتویؒ نے نبی کریم ﷺ کے بعد دعوی نبوت کرنے والوں کو کذابین میں شمار کیا ہے۔

۳) ایک اور مقام پر حضرت نانوتویؒ فرماتے ہیں۔

اِنَّ الْاَحَادِیْثَ قَدْ بَیَّنَتْ اَنَّہٗ یَخْرُجُ بَعْدَ اُمُوْرٍ ذُکِرَتْ وَاَنَّ عِیْسٰی یَقْتُلُہٗ بَعْدَ اَنْ یَنْزِلَ مِنَ السَّمَاءِ فَیَحْکُمُ بِالشَّرِیْعَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ............قَوْلُہٗ سَاَقُوْلُ لَکُمْ قَوْلًا لَمْ یَقُلْ نَبِیٌّ لِقَوْمِہٖ قِیْلَ اِنَّ السِّرَّ فِی اخْتِصَاصِ النَّبِیِّ ﷺ بِالتَّنْبِیْہِ الْمَذْکُوْرِ مَعَ اَنَّہٗ اَوْضَحَ الْاَدِلَّۃَ فِیْ تَکْذِیْبِ الدَّجَّالِ اَنَّمَا یَخْرُجُ فِیْ اُمَّتِہٖ دُوْنَ غَیْرِھَا مِمَّنْ تَقَدَّمَ مِنَ الْاُمَمِ وَدَلَّ الْخَبَرُ اَنَّہٗ اِنَّمَا طُوِیَ عَنْ غَیْرِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ کَمَا طُوِیَ عَنِ الْجَمِیْعِ عِلْمُ وَقْتِ قِیَامِ السَّاعَۃِ (بخاری ج۲ص۱۰۵۵حاشیہ نمبر۷)

ترجمہ: بے شک احادیث نے اس کو بیان کیا کہ دجال ان چیزوں کے بعد نکلے گا جن کا ذکر ہوا اور حضرت عیسی علیہ السلام آسمان سے اترنے کے بعد اسے قتل کریں گے پھر شریعت محمدی کے ساتھ حکمرانی کریں گے آپ نے فرمایا میں تمہیں ایک بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کہی۔(یعنی یہ کہ دجال اعور یعنی کانا ہوگا بخاری ج۲ص۱۰۵۵) کہا گیا ہے کہ دجال کے جھوٹا ہونے کے دلائل کو واضح کرنے کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کے بالخصوص اعور والی نشانی کو بتانے میں راز یہ ہے کہ دجال آپ کی امت میں نکلے گا۔آپ سے پہلی امتوں میں دجال نہ آیا۔حدیث پاک سے یہ بھی پتہ چلا کہ اس نشانی کا علم اس امت کے علاوہ اور کسی کو نہ دیا گیا جیسا کہ قیامت آنے کے وقت کا علم سب امتوں سے لپیٹ دیا گیا ہے۔

(☆) اس عبارت سے پتہ چلا کہ حضرت نانوتویؒ اس امت محمدیہ کو آخری امت بتا رہے ہیں وہ اس طرح کہ دیگر امتوں کو نبی ﷺ سے پہلی امتیں کہا ہے۔حضرت یہ بھی بتا گئے کہ قیامت کے وقوع کا علم صرف اور صرف اللہ کو ہے وہ نہ کسی ولی کو نہ کسی نبی کو، نہ کسی انسان کو نہ کسی فرشتے کو۔

☆☆☆☆☆☆

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ (انعام)

اجوبہ اربعین

ردّ روافض

حصّہ اوّل

از حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

واز

حضرت مولانا عبد اللہ انصاریؒ سابق ناظم شعبہ دینیات علی گڑھ کالج

مقدمہ

حضرت مولانا صوفی عبد الحمید صاحب مدظلہ سواتی مہتمم مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿تعارف کتاب اجوبہ اربعین﴾

ہمارے پیشِ نظر اجوبہ اربعین کا وہ نسخہ ہے جو ادارہ نشر واشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ سے شائع ہوا ہے شروع میں استاذ محترم مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبد الحمید صاحب سواتی رحمہ اللہ تعالیٰ کا مقدمہ ہے آپ اس میں لکھتے ہیں:

اجوبہ اربعین کے نام سے ہی ظاہر ہے کہ اس کتاب میں اہل رفض وتشیع کی طرف سے [جو] چالیس اعتراضات اہل سنت والجماعت پر کئے گئے ہیں ان کے دندان شکن اور مسکت جوابات دیئے گئے ہیں ان کا پہلا حصہ حضرت نانوتویؒ نے ایک دن رات میں مکمل کیا ہے اور اس میں ۲۸ اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں حضرت نانوتویؒ کے ساتھ مولانا عبداللہ انصاریؒ (سابق ناظم دینیات مدرسہ علی گڑھ) بھی شریک تھے یہ مولانا عبداللہ صاحب حضرت نانوتویؒ کے داماد تھے اور حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کے چچازاد بھائی دیوبند کے قدیم فضلاء میں سے تھے............

حضرت نانوتویؒ کے ساتھ ہر ایک اعتراض کا ایک ایک جواب حضرت مولانا عبداللہ انصاریؒ نے بھی تحریر فرمایا ہے پہلا جواب حضرت نانوتویؒ کا دوسرا جواب مولانا عبداللہ انصاریؒ کا ہے بعض جوابات نہایت مختصر ہیں اور بعض کافی طویل ہیں زبان اردو قدیم ہے علم عمیق اور فہم دقیق جوابات لاجواب ہیں جن کے پڑھنے اور ان میں غور وفکر اور تدبر کرنے کی ضرورت ہے۔ انصاف شرط ہے...... پہلے حصے میں خلافت کے بارے میں تحقیقات ہیں...... حضرت صوفی صاحبؒ لکھتے ہیں: یہ مسئلہ ایک اہم اور اصولی مسئلہ ہے اور چاروں خلفاء راشدین کی خلافت علی منہاج النبوۃ ہے اور علی الترتیب ان کے مراتب بھی اسی طرح ہیں...... شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں خلافت ان بزرگوں کی ایک اصل ہے اصول دین سے جب تک لوگ اس اصل کو مضبوط نہ پکڑیں گے تو کوئی مسئلہ مسائل شریعت میں سے مضبوط نہ ہوگا (اجوبہ اربعین ص ۲۷ تا ۲۹ مختصراً)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿عبارات کتاب اجوبہ اربعین﴾

ایک جگہ فرماتے ہیں:

اُس زمانے سے لے کر آج تک حضرت ابراہیم علیہ السلام سب انبیاء اور اولیاء کے پیشوا رہے یہاں تک کہ خود حضرت سید المرسلین ﷺ کی نسبت ارشاد ہے ﴿أَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا﴾ جس کے یہ معنی ہیں کہ تم بھی اے محمد ﷺ ابراہیم علیہ السلام کی ملت کی پیروی کرو مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت ابرہیم علیہ السلام حضرت سید المرسلین ﷺ سے افضل ہو جائیں بڑے بڑے امیر بادشاہوں کے آگے راہ کی درستی اور صفائی کے لئے چلا ہی کرتے ہیں اور بادشاہ اس باب میں ان کی پیروی کیا کرتا ہے (اجوبہ اربعین ص ۱۹۶)

[دیکھئے کیسے احسن انداز میں حضرتؒ نے نبی کریم ﷺ کی افضلیت پر ایک اہم شبہہ کا جواب ارشاد فرمایا]

ایک جگہ فرماتے ہیں:

ارواح انبیاء علیہم السلام میں فیض نبوی محمدی ﷺ کا ہونا جملہ خاتم النبیین سے بشرط انصاف وفہم ظاہر وباہر ۔۔۔۔۔۔ اہل فہم وانصاف سے سروکار ہے سو ان کی خدمت میں یہ عرض ہے کہ موافق حدیث إِنَّ لِكُلِّ آيَةٍ ظَهْرًا وَبَطْنًا (ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے) خاتمیت زمانہ کے لئے جواز قسم ظھــر ہے یعنی معنی ظاہری ہے کوئی بطن یعنی معنی باطنی بھی چاہئے سو باعتبار باطن خاتمیت نبوت یہ ہے کہ آپ پر سلسلہ فیض نبوت ختم ہو جاتا ہے یعنی جیسے نور قمر، کواکب فیض آفتاب ہے اور نور آفتاب عالم اسباب میں کسی اور کا فیض نہیں ایسے ہی نبوت انبیاء سابق علیہم السلام تو فیض محمدی ﷺ ہے پر نبوت محمدی ﷺ عالم اسباب میں کسی اور کا فیض نہیں جیسے آفتاب پر سلسلہ نور ختم ہو جاتا ہے اور اس وجہ سے خَاتَمُ الْمُنِيْرَات کہئے تو بجا ہے ایسے ہی روح محمدی ﷺ پر سلسلہ نبوت اختتام پاتا ہے اور اس وجہ سے آپ کو خَاتَمُ النَّبِيِّيْن کہنا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

زیبا ہے۔ (اجوبہ اربعین ص ۲۹۵ سطر ۴ تا ۱۴)

[حضرت کی اس عبارت کو خوب یاد رکھیں اگر یہ بات سمجھ آ گئی تو یقین کریں کی تحذیر الناس حل ہو گئی حضرت نے اسی مضمون کو دوسرے الفاظ میں تحذیر الناس میں بیان کر دیا ہے حضرت نے اس مقام پر یہ بات ارشاد فرمائی کہ خاتم النبیین سے جیسے خاتمیت زمانی سمجھ آتی ہے خاتمیت رتبی بھی سمجھ آتی ہے اور یہی بات وہاں تحذیر الناس میں سمجھائیں گے]

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

اب اہل فہم کی خدمت میں یہ گذارش ہے کہ جب خاتم النبیین کے یہ معنی ہوئے تو آپ کی فضیلت اور سیادت اور تاخر زمانی سب بجائے خود ہوئی۔ افضلیت اور سیادت کا حال تو بے کہے ظاہر ہے رہی خاتمیت زمانی اس کی یہ وجہ ہے کہ مہمان کو اگر متعدد کھانے کھلاتے ہیں اور مختلف قسم کی نعمتیں اس کے سامنے لے جاتے ہیں تو عمدہ اور افضل سب کے بعد دیتے دلاتے ہیں سو ایسے ہی مہمانان دار دنیا کیلئے دین اور کتب دین اور مرد مان دین پرور نعمت خداداد ہیں جن میں سے سب سے افضل اور عمدہ محمد رسول اللہ ﷺ اور یہ قرآن اور یہ دین و ایمان تھا اس لئے سب کے بعد آپ کا ظہور مناسب ہوا اور ظاہر ہے کہ یہی مفاد خاتمیت زمانی ہے۔ (اجوبہ اربعین ص ۲۹۵ سطر ۱۸ تا ۲۹۶ سطر ۲ نیز دیکھئے ص ۳۴۰)

[ان عبارتوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت کے نزدیک نبی کریم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے سے آپ کی افضلیت معلوم ہوتی ہے کیا اس کے بعد یہ کہنا بجا نہ ہوگا کہ حضرت کے نزدیک آیت کریمہ کے ظاہری معنی کے اعتبار سے

[خاتم النبیین = آخری نبی]

اور آیت کریمہ کے باطنی معنی کے لحاظ سے

[خاتم النبیین = اعلیٰ نبی + آخری نبی]

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قاسم العلوم

مع اُردو ترجمہ

انوار النجوم

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بانی دار العلوم دیوبند کے فارسی میں مجتہدانہ علمی خطوط
جو معرفت ربانی اور کشفیات الہامی کا مرقع اور جلوہ
قدرت کا شاہکار ہیں مع اردو ترجمہ و حواشی

مترجمہ
پروفیسر محمد انوار الحسن صاحب شیرکوٹی
۱۲۹۔ ڈی پیپلز کالونی لائلپور

پبلشرز
ناشران قرآن لمیٹڈ۔ ۳۸۔ اُردو بازار۔ لاہور
فون: ۶۸۵۸۱۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿تعارف کتاب قاسم العلوم﴾

یہ حضرت نانوتویؒ کے مکاتیب ہیں حضرت صوفی عبد الحمید صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ فارسی زبان میں دس مکتوبات کا مجموعہ ہے اس کی ترتیب وتبویب اور تسہیل وتحشیہ وترجمہ حضرت مولانا پروفیسر انوار الحسن شیر کوٹی فاضل دیوبند (فیصل آبادی) نے کیا ہے اور لاہور سے طبع ہوا ہے۔ یہ مجموعہ پہلی طباعتوں میں چار حصوں پر مشتمل تھا لیکن اب اس کی ایک ہی جگہ مترجم شکل میں جمع کر کے طباعت کرائی گئی ہے۔ (مقدمہ اجوبہ اربعین ص ۳۷) حضرت مولانا پروفیسر انوار الحسن شیر کوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کے تلامذہ سے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہت بہت جزائے خیر دے انہوں نے بڑے سائز کے ۵۶۰ صفحات میں حضرت نانوتویؒ کے ان مکاتیب کو بڑی محنت شاقہ کے ساتھ شائع کیا شروع میں بڑا وقیع مقدمہ لکھا جا بجا حواشی بھی لکھے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان کی محنت سے یہ نایاب مجموعہ ہماری پہنچ میں آ گیا ورنہ پتہ نہیں ہمیں اس کی زیارت بھی ہوتی یا نہ ۔

حضرت صوفی صاحبؒ فرماتے ہیں:

اس [مجموعہ] میں بعض مکاتیب بہت اہم ہیں مثلاً مکتوب شرح حدیث ابی رزینؓ بہت مشکل اور اہم مکتوب ہے اس کا ترجمہ اور تفہیم ابھی بہت کچھ ناکافی ہے......علوم قاسمیہ کی دقت ان میں نمایاں ہے مکتوب صعب بلکہ اصعب ہے اس پر بہت زیادہ وقت اور محنت کی ضرورت ہے اس کی تبویب وتسہیل ارباب حکمت قاسمیہ کے لئے اہم مقاصد میں سے ہے۔......اسی طرح عصمت انبیاء کا مکتوب بھی بڑی اہمیت رکھتا ہے......باقی مکاتیب بھی علمی نکات سے لبریز ہیں اور ہر ایک مکتوب اپنی جگہ بڑی اہمیت رکھتا ہے اسلام کے بہت سے شرائع وقوانین، احکام کی علل ومصالح اسباب خفیہ اور حکم غامضہ جس طرح ان مکاتیب سے سمجھ آتی ہیں از حد اہم اور لاجواب ہیں۔ (اجوبہ اربعین ص ۳۷، ۳۸)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿عبارات قاسم العلوم مع اردو ترجمہ انوار النجوم﴾

۱) ایک جگہ فرماتے ہیں:

بشنو، در صفت پاک شہ لولاک جائے می فرمایند خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ودر جائے ارشاد ست اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ معنی خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ در نظر ظاہر پرستاں ہمیں باشد کہ زمانہ نبوی ﷺ آخر ست از زمانہ گذشتہ و باز نبی دیگر نخواہد آمد۔ مگر میدانی ایں سخنی ست کہ مدحے ست دراں نہ ذمے باز جملہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ ایں معنی راچہ علاقہ کہ ازاں استدراک فرمودہ فرمودند وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ اگر از من پرسی معنیش ایں است کہ نبوۃ دیگراں مستفاد از حضرت محمدی ست ﷺ و نبوۃ آنحضرت ﷺ در عالم اسباب مستفاد از نبوت دیگراں نیست پس چناں کہ نور قمر از آفتاب است و نور آفتاب از نور دگر نیست بلکہ قصہ استفادہ اختتام یافت ہمچنیں نبوت دیگراں و نبوت نبی آخر الزماں را باید شناخت ﷺ و چوں ایں چنیں باشد آمدن نبی دیگر بعد آں سرور عالم ﷺ خود ممنوع شود بعد طلوع آفتاب تا غروب نور شفق چناں کہ حاجت نور کواکب و نور قمر نیفتہ ہمچنیں بعد طلوع ایں آفتاب نبوت تا بقاء نور کلام اللہ کہ از فیوض اوست و مشابہ نور شفق است حاجت نور دیگراں نباشد (قاسم العلوم ص ۵۵،۵۶)

ترجمہ: سنو! شاہِ لولاک پاک کی صفت میں اللہ تعالیٰ ایک جگہ خاتم النبیین فرماتے ہیں اور ایک جگہ ارشاد ہے کہ نبی (ﷺ) ایمان والوں پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ کے معنی سطحی نظر والوں کے نزدیک تو یہی ہیں کہ زمانہ نبوی ﷺ گذشتہ انبیاء کے زمانے کے آخر کا ہے اور اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ یہ ایک ایسی بات ہے کہ جس میں خاتم النبیین ﷺ کی نہ تو تعریف ہے اور نہ کوئی برائی ہے پھر ''محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں'' کے جملے کو اس معنی سے کیا تعلق کہ اس سے استدراک فرما کر فرمایا ''لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین'' (سب نبیوں کے ختم پر ہیں، بیان القرآن) اگر مجھ سے پوچھتے ہو تو

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اس کے معنی یہ ہیں کہ دوسرے نبیوں کی نبوت حضرت محمد ﷺ کی نبوت سے فیضیاب ہے اور آنحضرت ﷺ کی نبوت دنیا میں دوسروں کی نبوت سے فیضیاب نہیں ہے پس جیسا کہ چاند کی چاندنی سورج سے ہے اور آفتاب کا نور کسی اور نور سے نہیں ہے بلکہ (حضور) کو حصول فیض کسی اور سے حاصل ہونے کا معاملہ ہی ختم ہو گیا اسی طرح دوسروں کی نبوت اور نبوت آخر الزمان کو سمجھنا چاہیے جب صورتحال یہ ہے تو پھر کسی اور نبی کا سرور عالم ﷺ کے بعد آنا خود بخود ممنوع ہو جاتا ہے اور باقی نہیں رہتا جس طرح سورج نکلنے کے بعد نور شفق کے ختم ہونے تک چاند اور ستاروں کی روشنی کی ضرورت نہیں پڑتی اسی طرح اس آفتاب نبوت محمدی ﷺ کے طلوع ہونے کے بعد قرآن شریف کے نور باقی رہنے تک کہ آپ کے فیوض میں سے ہے اور نور شفق کے مشابہ ہے دوسروں کی نبوت کے نور کی ضرورت نہیں رہتی (ایضا)

[چونکہ یہ خط ایک عالم فاضل کے نام ہے اس لئے حضرت نے اس خط میں آیت کریمہ کے باطن کے اعتبار سے خاتم النبیین کے اس معنی کو اور انداز میں کھولا ہے جس کو اجوبہ اربعین کے حوالے سے لکھا جا چکا ہے اور تحذیر الناس میں اس سے بھی زیادہ وضاحت موجود ہے]

۲) ایک جگہ فرماتے ہیں:

ارواح انبیاء پیش خاتم النبیین ﷺ بمنزلہ قمر از پیش آفتاب وارواح این لمۃ بمنزلہ انواز زمین ودیوار (قاسم العلوم ص۶۲) ترجمہ: محمد عربی ﷺ کے سامنے پہلے انبیاء کی روحیں آفتاب کے سامنے چاند کی مانند ہیں اور اس امت کی روحیں زمین اور درودیوار کے انوار کی جگہ ہیں

[حضرت نے یہاں نبی کریم ﷺ کو خاتم النبیین بھی مانا اور سب انبیاء سے افضل واعلیٰ بھی]

۳) ایک اور جگہ نبی ﷺ کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں:

سید الانبیاء ﷺ (قاسم العلوم ص۷۹)

[حضرت کی اس عبارت میں خاتمیت رتبی کا ذکر ہے آپ کو سب انبیاء کا سردار کہا ہے]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۴) ایک جگہ شیعہ پر رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ومیگویند کہ ہر کہ املمۃ امام وقت اعنی امام مہدی علیہ السلام اعتقاد نہ کرد و بدل معتقد نشد اومُر دن جاہلیۃ خواہد مُرد ازیں صاحباں کسی پرسد اگر کسے معتقد امامت شاں شد کدام شمع علم پیش نظرش افروخت واگر معتقد نشد کدام غبار جہل پیش دیدہ بصیرۃ او برخاست فقط انتسابی بیش نیست کہ مادر املمۃِ فلاں بزرگ آمدہ ایم اگر ایں است نبوۃ حضرت خاتم الانبیاء ﷺ چہ کمی دارد کہ باوجود آں ضرورۃ انتساب دیگر افتاد (قاسم العلوم ص ۱۰۹ تا ۱۱۱)

ترجمہ: اور (شیعہ) کہتے ہیں کہ جس شخص نے امام وقت (یعنی جس کو شیعہ امام مہدی کہتے ہیں اس) کی امامت پر اعتقاد نہ کیا اور دل سے معتقد نہ ہوا وہ جاہلیت کی موت مرے گا ان صاحبان سے کوئی پوچھے کہ اگر کوئی ان کی امامت کا معتقد ہوا تو کون سی علم کی شمع اس کی آنکھ کے سامنے روشن ہوگئی اور اگر معتقد نہ ہوا تو کونسا جہالت کا غبار اس کی چشم بصیرت کے سامنے آگیا بس نسبت سے زیادہ کوئی بات نہیں ہے کہ ہم فلاں بزرگ کی امامت میں آگئے ہیں اگر یہ ہے تو حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی نبوت کونسی کمی رکھتی تھی کہ باوجود اس کے کسی دوسرے کا دامن پکڑنے کی ضرورت پیش آگئی (ایضا)

[اگر حضرت کے نزدیک آپ کے بعد کسی نبی کا امکان ہوتا تو اس مقام پر مہدی کے مقابل اس کا ذکر کرتے اس عبارت میں حضرت نے نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے سے شیعہ پر رد کیا ہے]

۵) ایک جگہ فرماتے ہیں:

دراں زمانہ کہ جاہلیۃ کبری اگر آن را تواں خواند حضرت معدن العلوم سرور انبیاء ﷺ برانگیختند والحق دران زمانہ ہمچنیں یگانہ اقلیم عُلِّمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ می بایست نہ آں سرور انبیاء بودے نہ گمراہاں آن زمانہ راازان جہالہ بدر کشیدی چہ "ہر کارے ہر مردے" ایں چنیں جہالت کبری اگر مرتفع مے شود باچنیں علم وسیع مرتفع مے شود نہ بہر قدر کہ باشد پس ازاں ہر قدر کہ جہالت راہ مے یابد باندازہ اش عالمی رامیغر یسند ومردماں را بہدایتش کامیاب میغر مایند (قاسم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

العلوم ص ۱۱۳)

ترجمہ: اُس زمانے میں کہ اُس کو سخت جاہلیت کا زمانہ کہا جاسکتا ہے حضرت معدن العلوم سرور انبیاء ﷺ کو مبعوث فرمایا اور حق یہ ہے کہ اُس زمانے میں دنیا کے یکتا کی (جنہوں نے فرمایا کہ) میں اولین وآخرین کا علم دیا گیا ہوں (حدیث) امتیازی ضرورت تھی نہ وہ نبیوں کے سردار ہوتے نہ اس زمانے کے گمراہوں کو اس جہالت سے باہر نکالتے کیونکہ ہر کام کیلئے ایک مرد ہوتا ہے اگر اُس جیسی سخت جہالت دور ہوسکتی ہے تو اِسی جیسے وسیع علم کے ذریعے دور ہوسکتی ہے معمولی علم سے نہیں زمانہ نبوت کے بعد جسقدر کہ جہالت راہ پاتی ہے اُس کے اندازے کے مطابق کسی عالم کو کھڑا کرتے ہیں اور لوگوں کو اس کی ہدایت سے کامیاب کرتے ہیں (ایضا)

[اس عبارت میں نبی کریم ﷺ کی افضلیت کا واضح الفاظ میں ذکر پایا جاتا ہے]

۶) <u>قاسم العلوم میں ایک مکتوب عصمت انبیاء پر ہے اس میں ایک مقام پر لکھتے ہیں:</u>

[illegible]ت بابرکات حضرت خلاصہ موجودات سرور کائنات عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ اَفْضَلُ ال[illegible] التَّسْلِیْمَاتُ از شائبہ شیطانی مبرا باشد ورنہ اتباع مطلق چگونہ صورت بندد ([illegible]علوم ص ۱۲۷) ترجمہ: حضرت خلاصہ موجودات سرور کائنات علیہ وعلی آلہ افضل الصلوات و اکمل التسلیمات کی ذات بابرکات شیطانی شائبہ سے بالکل پاک اور خالص ہو ورنہ بلاشرط آپ کی پیروی کس طرح ہوسکتی تھی (ایضا)

[اس عبارت میں صاف کہہ دیا کہ امت کو نبی کریم ﷺ کی بلاشرط پیروی کا حکم ہے اور آپ کی اطاعت مطلقہ کا حکم بھی ختم نبوت کی دلیل ہے اس لئے کہ اگر آپ کے بعد کسی اور کو نبی مانا جائے تو اس کی پیروی بھی کرنی ہوگی جبکہ حکم آپ کی کامل پیروی کا ہی ہے]

۷) ایک مکتوب کے شروع میں لکھتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ (قاسم العلوم ص ۱۵۳)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

[اس میں نبی کریم ﷺ کی خاتمیت رتبی کا ذکر کیا ہے]

۸) شیعہ پر رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

نہ بینی کہ وقوع ایں چنیں امامۃ پس از رحلۃ حضرت خاتم النبیین ﷺ منقوض ہمیں وصف خاتمیۃ است چہ امام مصطلح شیعہ اگر غور کردہ شود مرادف نبی است نزد ایشاں وحی براو می آید ونسخ احکام سابقہ می فرماید و نبی زیادہ ازیں چہ می باشد (قاسم العلوم ص۲۱۹) ترجمہ: دیکھتے نہیں کہ اِس جیسی امامت کا حضرت خاتم النبیین ﷺ کی رحلت کے بعد واقع ہونا اِسی وصف ختم نبوت کی وجہ سے ٹوٹ کر رہ گیا ہے کیونکہ شیعوں کا اصطلاحی امام اگر غور کیا جائے تو اُن کے نزدیک وہ نبی کے ہم معنی ہے اُس پر وحی آتی ہے اور پہلے احکام کو وہ منسوخ بھی کرسکتا ہے اور نبی میں اِس سے زیادہ کیا ہوتا ہے؟ (ایضاً)

[حضرتؒ کی اِس عبارت میں واضح طور پر خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہی بنتا ہے اس عبارت میں حضرت نے نہ صرف یہ کہ نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا اعلان کیا بلکہ اس کے ساتھ شیعہ پر رد بھی کر دیا ہے]

۹) ایک مکتوب کے آخر میں حضرتؒ فرماتے ہیں:

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ (قاسم العلوم ص۳۷۲)

[یہاں حضرت نے نبی کریم ﷺ کی خاتمیت رتبی کا ذکر کیا ہے]

۱۰) ایک مکتوب میں فرماتے ہیں۔

آرے تواتر دعوی نبوت محمد رسول اللہ ﷺ و اظہار معجزات وادعاء ختم نبوت بطور احتمال معنی دیگر نماند ایں ہمہ الواث پاک است (قاسم العلوم ص۴۳۰) ترجمہ: ہاں نبوت محمدی کے دعوے کا تواتر اور معجزات اور ختم نبوت کے دعوے کا تواتر اس طریقے پر کہ کسی دوسرے معنی کا احتمال ہی نہ رہے ان تمام برائیوں سے پاک ہے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

[اس مقام پر ختم نبوت سے ختم زمانی ہی مراد ہے کیونکہ متبادر یہی معنی مراد ہوتے ہیں اور ظاہر آیت سے خاتمیت زمانی ہی سمجھ آتی ہے جیسا کہ حضرت کی کتاب اجوبہ اربعین کے حوالے سے گزرا]

11) ایک مکتوب کے شروع میں حضرت فرماتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ (قاسم العلوم ص ۵۴)

[اس میں نبی کریم ﷺ کی خاتمیت رتبی یعنی افضلیت کا ذکر ہے]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہر قسم کی کتب دینیہ ملنے کا پتہ:- مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند یو.پی

تعز من تشاء وتذل من تشاء

الحمد للہ کہ رسالہ مسمی بہ

فیوض قاسمیہ

مصنفہ

حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب بانی دار العلوم دیوبند قدس سرہٗ

جس کو

مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند نے

اپنے

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند سے شائع کیا

قیمت [illegible]

علاوہ اس کے ہر قسم عربی فارسی اردو کتب ہر قسم کی ملتی ہیں
رسالے و تصانیف علماء دیوبند عمدہ و ارزاں ملتی ہیں
مولوی سید احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ دیوبند یوپی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿تعارف کتاب فیوض قاسمیہ﴾

مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب سواتی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

یہ مجموعہ حضرت نانوتویؒ کے کچھ کاتیب پر مشتمل ہے جو مختلف حضرات نے آپ سے دریافت کئے تھے بعض میں شیعہ حضرات کے اعتراضات کے جوابات ہیں اور کچھ اعتراضات وہ ہیں جو حضرات کی کتاب ہدیۃ الشیعہ پر اٹھائے گئے تھے ان کے جوابات دیے ہیں ایک مکتوب جمعہ کی تحقیق پر مشتمل ہے یزید کے ایمان اور عدم ایمان کی بحث نذر لغیر اللہ کی تحقیق علم غیب مختص ذات باری تعالیٰ کے ساتھ ہے سری و جہری قراءۃ کی حکمت بدعت وسنت کی تحقیق تصور شیخ کا مسئلہ اور نفس کی تحقیق وغیرہ پر مشتمل ہے۔(مقدمہ اجوبہ اربعین ص ۴۱)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿عبارات از فیوض قاسمیہ﴾

۱) مکتوب ششم متعلق بحکم جمعہ کے شروع میں فرماتے ہیں۔

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین سیدنا خاتم النبیین محمد والہ واصحابہ وازواجہ اجمعین (فیوض قاسمیہ ص ۲۵)

[دیکھئے اس عبارت میں نبی ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی کتنی واضح شہادت پائی جاتی ہے]

۲) مکتوب دہم متعلق بند ربتاں وغیرہ کی ابتدایوں کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین سید المرسلین محمد والہ واصحابہ اجمعین (فیوض قاسمیہ ص ۳۴)

[دیکھئے اس عبارت میں نبی ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی کتنی واضح شہادت پائی جاتی ہے]

۳) مکتوب سیزدہم در بیان آنکہ کسے نیست کہ آنرا علم غیب باشد سوائے جناب باری تعالیٰ (ص ۴۷ سطر ۷)

ترجمہ: ''تیرھواں مکتوب اس بارے میں کہ جناب باری تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جسے علم غیب حاصل ہو''۔

۴) ایک جگہ لکھتے ہیں:

مرشدوں کی نسبت یہ خیال غلط ہے کہ وہ ہردم ساتھ رہتے ہیں اور ہردم آگاہ رہتے ہیں یہ خدا ہی کی شان ہے۔ گہ وبیگاہ بطور خرق عادت بعض اکابر سے ایسے معاملات ظاہر ہوئے ہیں اُس سے جاہلوں کو یہ دھوکا پڑا ہے۔ تصور میں صورت کا خیال امر فضول ہے جیسے کسی کے تذکرہ کے وقت کسی کا خیال آتا ہے ایسا ہی تصور شیخ میں۔ مگر تصور کرو تو اپنے آپ کو اپنی جگہ اور شیخ کو اپنے وطن میں اور اِس کے ساتھ یہ خیال رہے کہ اُدھر سے (محض اللہ کے حکم سے۔ راقم) کچھ فیض آتا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے۔ اللہ الصمد اور بسم اللہ کو برائے چندے موقوف رکھو اور الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ بہت مختصر ہے مگر رسول اللہ ﷺ کو حاضر و ناظر نہ سمجھنا چاہیئے ورنہ اسلام کیا ہوگا کفر ہوگا بلکہ یوں سمجھئے یہ پیام فرشتے پہنچاتے ہیں والسلام (فیوض قاسمیہ ص ۴۹ سطر ۱۶ تا ۲۳)

[ان عبارتوں کو دینے کا مقصد یہ ہے کہ پتہ چل جائے کہ حضرت نے توحید، شان رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت سب پر کام کیا ہے ایک پہلو کی وجہ سے دوسرے سے غافل نہیں ہو گئے تھے اور انسان وہی کامیاب ہے جو پورے دین پر عمل کرے جو شخص کسی ایک پہلو میں کوتاہی کر لے وہ فتنے سے نہ بچ سکے گا]

۵) <u>ایک جگہ فرماتے ہیں:</u>

خداوند علیم تو عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ اور بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْم ہے پھر اُس کے ساتھ میں لا یضل ولا ینسی خود اپنی شان میں فرماتا ہے جس کے یہ معنی ہوئے کہ نہ بہکے نہ بھولے اس صورت میں غلطی ہو تو کیونکر ہو اور جناب سرور کائنات علیہ وعلیٰ الہ الصلوات والتسلیمات ہر چند بشر تھے پر خیر البشر خدا کے منظور نظر تھے خداوند کریم نے اپنے سب کمالوں سے حصہ کامل ان کو عنایت فرمایا تھا منجملہ کمالات علم جو اول درجہ کا کمال ہے اپنے ہی علم میں سے ان کو مرحمت کیا چنانچہ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰى اس دعوی کیلئے دلیل کامل ہے اس صورت میں آپ کا علم خدا ہی کا علم ہوا اور آپ کا کہا وہ خدا ہی کا کہا نکلا باقی رہا کسی بات کا رہ جانا سو سورۃ نحل میں اس کلام اللہ کی شان میں تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ یعنی بیان کرنے والے ہر چیز کے اُدھر اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا بھی ان احکام دین کے باب میں آیا ہے یعنی پورا کیا میں نے واسطے تمہارے دین تمہارا اور پوری کی اوپر تمہارے نعمت اپنی الخ] (فیوض قاسمیہ ص ۴۳)

[یہاں بھی حضرت نے شان رسالت کو توحید کے ساتھ ساتھ بیان کیا ہے۔ باقی سورۃ النحل کی آیت تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ کی تفسیر کیلئے دیکھئے آیات ختم نبوت ص ۳۹۰ تا ۳۹۲]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما انا قاسم واللہ یعطی

تحفۂ لحمیہ

از افاضات حامی اساطین الموحدین ماحی اساطیر الملحدین حجۃ اللہ علی الخلائق کاشف اسرار المعارف والحقائق مظہر کمالات السلف الصالحین وارث علوم سید الانبیاء والمرسلین جامع الفیوض والبرکات قاسم العلوم والخیرات سیدنا ومولینا محمد قاسم انار اللہ برہانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ

جسکو

(مولوی) سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند نے خاص اہتمام کیساتھ

اپنے

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند سے شائع کیا

ہر قسم کی کتابیں قرآن شریف و تصنیفات علمائے دیوبند و ہر قسم کی درسی وغیر درسی عربی فارسی اردو کتب بکفایت ملنے کا پتہ (مولوی) سید احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ دیوبند

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿تعارف رسالہ تحفہ لحمیہ﴾

حضرت صوفی عبدالحمید صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یہ ایک مختصر سا رسالہ ہے جس میں حضرت نانوتویؒ نے ہنود کے اس رسم باطل کا رد لکھا ہے کہ جانوروں کا ذبح کرنا ظلم ہے اور ان کا گوشت کھانا تعدی ہے حضرت نانوتویؒ نے ثابت کیا ہے کہ حلال جانوروں کا گوشت کھانا اور ان کا ذبح کرنا بالکل فطرت کے مطابق ہے عقل سلیم بھی اس کو تسلیم کرتی ہے عقلی دلائل سے اس مسئلہ کو حضرت نے بین طور پر ثابت کردیا ہے اگر ان کا گوشت کھانا ظلم ہے تو ان کی کھال کا جوتا پہننا اور ان کی ہڈیاں اور دیگر اجزاء کا استعمال کرنا اور ان سے سواری وغیرہ کی خدمت لینا کونسا انصاف ہے؟ (مقدمہ اجوبہ اربعین ص ۳۸، ۳۹)

حضرت نانوتویؒ اس رسالہ میں ایک مقام پر لکھتے ہیں:

بلکہ خدا کے جاہ وجلال اور جمال پر اگر نظر کریں اور اپنی بندگی اور عاجزی کو دیکھیں اور پھر تصور کریں کہ اس نے یہ نعمتیں ہمارے لئے بنائی ہیں تو قطع نظر اس کے کہ ان نعمتوں کا قبول نہ کرنا قلت محبت اور کثرت غرور ونخوت پر بمقابلہ خدا تعالیٰ کے دلالت کرتا ہے اور مضمون بندگی اور فرمانبرداری سے بہت بعید ہے اور قاعدۂ عشق ومحبت سے کہیں دور۔ اندیشہ اس کا ہے کہیں مورد عتاب نہ ہوجائیں۔

ہم پوچھتے ہیں کہ اگر کوئی بادشاہ کسی ادنیٰ سے نوکر کو کچھ مٹھائی یا روٹی وغیرہ عنایت کرے اور فرمائے کہ کھاؤ اور وہ بایں خیال کہ اگر کھاؤں گا تو یہ بادشاہ کی چیز ہے اس کی ہیئت بگڑ جائے گی، ٹکڑے ٹکڑے اور پارہ پارہ ہوکر خراب ہوجائے گی اور پیٹ میں جاکر کچھ کا کچھ بن جائے گا انکار کردے اور نہ کھائے اور غنیمت سمجھ کر سر وآنکھوں پر نہ دھرے بلکہ الٹا پھیر دے تو اس بادشاہ کو کیا اچھا معلوم ہوگا؟ (تحفہ لحمیہ ص ۸)

☆☆☆☆☆☆☆

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿عبارت از رسالہ تحفہ لحمیہ﴾

اللہ تعالیٰ نے چوپاؤں کو ہمارے لئے حلال کیا ہے ہندوستان کے ہندو گوشت کھانے کو ظلم کہہ کر اسلام پر اعتراض کرتے تھے حضرت نانوتویؒ نے ان کے جواب میں اپنا عجیب وغریب رسالہ لکھا جس کا نام ہے تحفہ لحمیہ۔ شاہجہانپور کے مباحثہ کیلئے جو کتاب حجۃ الاسلام لکھی تھی اس کے آخر میں بھی گوشت کھانے کی حلت کو عقلی دلائل سے ثابت کیا تھا۔ تحفہ لحمیہ کے آخر میں حضرت فرماتے ہیں:

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ (تحفہ لحمیہ ص ۱۲)

[دیکھئے اس عبارت میں حضرت نے رسول اللہ ﷺ کا نام لے کر آپ کو ساری کائنات سے افضل مانا ہے]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب

الحمد للہ والمنۃ کہ مکتوبات عالم ربانی حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی مسمے بہ

لطائف قاسمیہ

۱۳۲۶

بار دوم باہتمام احقر انام محمد عبد الاحد غفرلہ الصمد ماہ ذیقعدہ ۱۳۲۶ ہجری

در مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿تعارف کتاب لطائف قاسمیہ﴾

اس میں کئی مکاتیب ہیں ایک مکتوب میں حیات النبی ﷺ کو ثابت کیا گیا ہے دوسرے مکتوب میں تراویح کو عقلی دلائل اور نقلی براہین سے ثابت کیا گیا ہے اس سے اگلا مکتوب علم کی فضیلت کے بیان میں ہے پانچویں مکتوب میں رہن کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیا ہے چھٹا مکتوب مرزا عبد القادر بیگ کے نام ہے جس میں ان کو اپنی بیوہ چچی کے ساتھ احیاء سنت کی نیت سے نکاح کرنے پر مبارکباد دی ہے۔ساتویں مکتوب میں رزق کی وسعت اور قرض کی ادائیگی کے لئے یہ وظیفہ بتایا کہ پانچ پانچ سو دفعہ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ، لَا مَلْجَاً وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ پڑھا کریں اور اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف بھی پڑھ لیا کرو اور پڑھتے وقت یہ دھیان رکھو کہ میں اپنے اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں اور دل و زبان دونوں سے عرض مطلب کر رہا ہوں (لطائف قاسمیہ ص۲۱) آٹھواں مکتوب ہوس دنیا کے علاج میں۔اس میں حضرت لکھتے ہیں: ہر روز گھڑی آدھ گھڑی موت کے تصور میں گذار دیا کرو اور اس وقت اس قسم کا خیال رکھا کرو کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جس قدر انبیاء ہوئے وہ سب مر گئے(۱) جس قدر بادشاہ اس زمانہ سے پہلے ہوئے وہ سب مر گئے (لطائف قاسمیہ ص۲۱،۲۲) نواں مکتوب حکم جمعہ کی تحقیق میں ہے اور یہ مکتوب فیوض قاسمیہ ص۲۵ تا ۳۰ میں بھی مذکور ہے۔حضرت شیخ الہندؒ نے ایضاح الادلۃ میں اس مکتوب کی حوالہ دیا ہے حضرت شیخ الہندؒ فرماتے ہیں:

اور اس آیت کے متعلق حضرت مولانا مولوی محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تحریر ہے جس میں اس امر کو خوب ثابت کر دیا ہے کہ جمعہ کی کل شرائط آیت مذکورہ ہی سے مستفاد ہوتی ہیں اور سب شرائط کی طرف اسی آیت میں اشارہ ہے(ایضاح الادلۃ ص۱۹۷ طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)

---

(۱) اس عبارت سے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر استدلال نہ کیا جائے اس لئے کہ یہ کلام مجمل ہے حضرت نانوتویؒ نے تحذیر الناس ص۳ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا بالخصوص ذکر فرمایا ہے۔معلوم ہوا کہ آپ عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ مانتے ہیں فوت شدہ مانتے تو نزول نہیں احیاء کا لفظ بولتے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿عبارات لطائف قاسمیہ﴾

۱) مکتوب نہم کے شروع میں فرماتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ سَيِّدِنَا خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۔بعد حمد وصلوٰۃ بندۂ کمترین ہیچمدان بے سروسامان محمد قاسم الخ

[دیکھیں اس عبارت میں واضح طور پر نبی کریم ﷺ کے سید المرسلین ہونے کا ذکر ہے اور آپ کے خاتم النبیین ہونے کی بھی شہادت موجود ہے]

۲) لطائف قاسمیہ کے شروع میں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات مصنفہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی غرق دریائے گناہم — تو میدانی وخود ہستی گواہم
گناہ بے عدد را بار بستم — ہزاراں بار توبہ ہا شکستم
حجاب مقصدم عصیان من شد — گناہم موجب حرمان من شد
باں رحمت کہ وقف عام کردی — جہاں را دعوت اسلام کردی
نمیدانم چرا محروم ماندم — رہین این چنیں مقسوم ماندم
گدا خودرا تراسلطان چودیدم — بدرگاہ توا ے رحمان دویدم
دلم از نقش باطل پاک فرما — براہ خود مرا چالاک فرما
بکش از اندرونم الفت غیر — بشواز من ہوائے کعبہ ودیر
درونم را از عشق خویشتن سوز — بتیر ورد خود جان ودلم دوز
دلم را محو یاد خویشتن گردان — مرا حسب مراد خویشتن گردان

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اگر ناکام قدرت تو داری | کہ خار عیب از جانم برآری
گناہم را اگر دیدی نگر ہم | بعفو وفضل خود اے شاہ عالم
بسے بگذشتہ شاہانہ مرادم | بدرگاہت رسیدم ساز شادم
بچشم لطف ای حکم تو برسر | بحال قاسم بیچارہ بنگر (لطائف قاسمیہ ص۲)

حضرتؒ کے یہ اشعار قدرے اضافے کے ساتھ قصائد قاسمی میں بھی ہیں حضرت تھانویؒ نے مناجات مقبول کے آخر میں ان کو دیا ہے ان کو پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ حضرت نانوتویؒ نے نبی کریم ﷺ کی زبانی مدح وثنا ہی نہیں کی بلکہ آپ کی دعوت کو پورا پورا مانا ہے نبی ﷺ نے استغفار کی ترغیب دی توحید کی طرف لوگوں کو بلایا۔ لطائف قاسمیہ کے شروع میں اللہ کو قاضی حاجات کہہ کر اللہ ہی کو حاجت روا مشکل کشا فریاد رس مانا ہے اور یہی توحید ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیں بتایا کہ گناہوں کو بخشا صرف اللہ کا کام ہے چنانچہ حضرت شداد بن اوسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے درج ذیل کلمات یقین کے ساتھ صبح کو پڑھ لئے اور اس کی وفات اسی دن ہوگئی تو وہ جنت میں جائے گا اور اگر شام کو پڑھ لئے اور اسی رات اس کی وفات ہوگئی تو جنت میں جائے گا۔

﴿اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ﴾ (اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور تیرے وعدے پر ہوں جتنی میرے اندر طاقت ہے میں تیری پناہ میں آتا ہوں اپنے اعمال کے شر سے میں اقرار کرتا ہوں اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اور اقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں کا لہذا تو مجھے بخش دے اس لئے کہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخشنے والا نہیں) (بخاری ج۲ ص۹۳۳)

[ان کلمات کے آخر میں تصریح ہے کہ اے اللہ تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ عَبْدًا أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَقَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهُ : أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا فَاغْفِرْهُ فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي إِنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ أَذْنَبَ ذَنْبًا قَالَ رَبِّ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِي فَقَالَ أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ غَفَرْتُ لِعَبْدِي فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ (متفق علیہ مشکوۃ المصابیح ص ۲۰۴)

ایک شخص نے گناہ کیا تو کہا اے میرے رب میں نے گناہ کیا تو اسے بخش دے تو اللہ نے فرمایا کیا میرے بندے کو علم ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ کو بخشتا ہے اور اس پر مواخذہ کرتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر جتنی دیر اللہ نے چاہا وہ بندہ رکا رہا پھر اس نے کوئی گناہ کیا کہا اے میرے پروردگار میں نے گناہ کیا تو اس کو بخش دے تو اللہ نے فرمایا کیا میرے بندے کو پتہ ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ کو بخشتا ہے اور اس پر مواخذہ کرتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر جتنی دیر اللہ نے چاہا وہ رکا رہا پھر اس سے کوئی گناہ ہو گیا اس نے کہا اے میرے رب میں نے ایک اور گناہ کر لیا تو مجھے بخش دے تو اللہ نے فرمایا کیا میرے بندے کو پتہ ہے کہ اس کو ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور اس پر مواخذہ کرتا ہے میں نے اپنے بندے کی بخشش کر دی وہ جو چاہے کرے۔

نکتہ مہمہ:

استاد کی خوشی اور رضامندی اس میں کہ اس کی بات کو مانا جائے تاریخ کا استاد پڑھائے گا کہ پاکستان کا بانی قائداعظم ہے۔ اگر امتحان میں یہ سوال آئے کہ پاکستان کا بانی کون؟ اور شاگرد بجائے قائداعظم کا نام لینے کے لکھ دے کہ پاکستان کے بانی ہمارے استاد جی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہیں تو استاد صاحب کبھی اس سے خوش نہ ہوں گے اسی طرح اگر سوال ہو کہ دو اور دو کتنے ہیں تو کوئی لڑکا اگر کہہ دے کہ

۲+۲=میرے استاد جی۔ تو استاد خوش نہ ہوگا اس طرح کوئی کہے کہ عالم الغیب ہمارے پیر صاحب ہیں تو تو سچا پیر اس سے ہرگز خوش نہ ہوگا بلکہ ایسے عقیدے سے بیزاری کا اظہار کرے گا یا درکھئے کہ نبی کریم ﷺ کی خوشی اس میں کہ ہم کہیں علم غیب صرف اللہ ہی کی صفت ہے۔ گناہوں کو بخشنے والا صرف اللہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فتویٰ متعلقہ

اجرت تعلیم

از حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿تعارف فتویٰ متعلقہ اجرت تعلیم﴾

حضرت صوفی عبدالحمید صاحب سواتی رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی بابت لکھتے ہیں:

جس میں حضرت نانوتویؒ نے دینی تعلیم پر اجرت لینے کے مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر محققانہ طریق پر بحث کی ہے (مقدمہ اجوبہ اربعین ص۴۳)

مولانا نورالحسن راشد اس تحریر کے بارے میں فرماتے ہیں:

پوری کی پوری پڑھنے کے لائق ہے اس تحریر سے خاص طور پر علوم عقلیہ (جس میں جدید سائنسی علوم بھی شامل کئے جا سکتے ہیں) کی تعلیم کے حوالہ سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے نیز اس تحریر میں شعر و شاعری سے دلچسپی اور اس کے مفید اور غیر مفید ہونے (کی) جامع مگر مختصر وضاحت فرمائی گئی ہے۔ افادیت کے اور بھی کئی پہلو اس میں نظر آتے ہیں اس لئے یہ تحریر بطور خاص یہاں پیش کی جارہی ہے (قاسم العلوم ص۶۵۹)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴾عبارت از فتویٰ متعلقہ اجرت تعلیم﴿

مولانا کا یہ فتویٰ ایک سوال کے جواب میں ہے قاسم العلوم کے صفحہ ۶۶۰ میں پہلے وہ سوال دیا گیا ہے پھر اسی صفحہ ۶۶۰ تا ۶۶۷ میں اس کا جواب دیا ہوا ہے۔ سوال کے بعد لکھا ہے:

جواب مولانا محمد قاسم صاحبؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ (قاسم العلوم ص ۶۶۰)

[دیکھئے اس گمنام تحریر کے اندر بھی حضرت نانوتویؒ نے جناب نبی کریم ﷺ کے اعلیٰ اور آخری نبی ہونے کی تصریح کی ہے]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں ۔ وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز ہیں آپس میں مہربان ہیں۔

ہدیۃ الشیعہ

☆ تصنیف لطیف ☆

حجۃ اللہ حجۃ الاسلام، آیت من آیات اللہ، رئیس المتکلمین

استاذ الاساتذہ، منبع الحکمت و معدن العلوم

حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نور اللہ

ضریحہ، و برد مضجعہ (بانی دار العلوم دیوبند)

☆☆☆

بحمد اللہ باہتمام کتب خانہ حقانیہ گارڈن روڈ، پولیس ہیڈ کوارٹر

کراچی ۳ (شائع ہوئی)

قیمت مجلد -/۱۸ روپے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿تعارف کتاب هَدِيَّةُ الشِّيْعَة﴾

مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب سواتی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

۱۲۸۳ھ میں شیعہ کے کچھ اعتراضات کے بارہ میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے ایک خط حضرت نانوتویؒ کی طرف لکھا تھا کہ ان اعتراضات کے جوابات لکھ کر روانہ فرمائیں حضرت مولانا نانوتویؒ نے متفرق اوقات میں ان اعتراضات کے جوابات لکھ کر ماہ صفر ۱۲۸۴ھ یعنی چند ماہ میں اس کو مکمل کیا اور اس کا نام ''ھدیۃ الشیعۃ'' رکھا۔

اس کتاب میں شیعہ حضرات کے تمام اور مابہ الامتیاز مسائل کا ذکر آ گیا ہے خلافت، صحابہ کرامؓ کا ایمان و مقام، شیعوں کا عقیدہ وتقیہ، مباحث فدک، وراثت وغیرہ۔ حضرت نانوتویؒ نے قرآن کریم اور وہ احادیث جو اہل سنت والجماعت کی مسلمہ ہیں اور پھر ان روایات سے بھی جو مسلّم عند الشیعہ ہیں تمام اعتراضات کے ایسے مسکت جوابات دیے ہیں کہ ان کے جواب سے ان شاء اللہ شیعہ ہمیشہ عاجز رہیں گے...... اور اس کتاب میں ضمناً ایسے عجیب وغریب علمی نکات بیان کئے گئے ہیں جن سے اہل علم کو ایقان واذعان نصیب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس عالم برحق کو دین قیم کے بارے میں کتنی عظیم سمجھ عطا فرمائی تھی یہ کتاب اس پر دلیل بین ہے۔ (مقدمہ اجوبہ اربعین ص ۴۳،۴۴)

حضرت نانوتویؒ اس کتاب میں بہت سی نادر علمی ابحاث لائے ہیں مثلاً شیعہ کے عقیدہ بدا کا مدلل رد کیا، اور اِس بات کو ثابت کیا ہے کہ تینوں زمانے مجتمعۃً موجود ہیں فنا نہیں ہوئے (دیکھئے ہدیۃ الشیعہ ص ۱۲۷) اسی طرح لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا، وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِيْنَ کی مفصل بحث کی ہے (دیکھئے ہدیۃ الشیعہ ص ۱۱۸ تا ۱۴۰)

مولانا نور الحسن راشد صاحب فرماتے ہیں:

شاہ صاحب [یعنی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ۔ راقم] نے اپنی کتابوں خصوصاً

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حجۃ اللہ البالغہ میں کتب حدیث کی ایک خاص ترتیب و تقسیم فرمائی ہے جو ہند پاکستان کے دینی علمی حلقوں میں رائج اور معتمد علیہ ہے...... منجملہ ان افادات و اضافات کے ایک نہایت اہم اضافہ اور قیمتی مدلل بحث وہ ہے جو قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے اپنی کتاب ھدیۃ الشیعہ میں (جو شیعہ مجتہدین کے ایک اعتراض کے جواب میں) فرمائی ہے مگر افسوس ہے کہ اس نہایت قیمتی بحث کی ویسی اشاعت اور استفادہ نہیں ہوا جو اس کا حق تھا .... حضرت شیخ الہند کے شاگرد اور تربیت یافتہ مولانا عبید اللہ سندھی اس بحث کے نہایت مداح تھے مولانا سندھی نیز برصغیر کے ایک اور جلیل القدر نامور عالم حدیث، مولانا ظفر احمد صاحب تھانویؒ کا قول ہے کہ یہ بحث کتب حدیث کی تحقیق و تنقید میں حضرت شاہ ولی اللہ کے اصولوں کی جامع ترین تشریح و تنقید ہے۔

ان حضرات کا یہ بھی کہنا ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ کے کتب حدیث کے اصول تنقید کو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب سے بہتر کسی نے نہیں سمجھا (قاسم العلوم ص ۶۳۱)

کتب حدیث کے درجات کی یہ بحث ھدیۃ الشیعہ ص ۲۵۶ تا ص ۲۷۸ میں پائی جاتی ہے۔ مولانا نور الحسن راشد لکھتے ہیں: حضرات علماء کی توجہ اور تصریحات کا تقاضہ ہے کہ کتب حدیث کی ترتیب اور اصول تنقید کے مباحث میں حضرت مولانا نانوتویؒ کی ان افادات سے خاص استفادہ کیا جائے (قاسم العلوم ص ۶۳۳) واللہ الموفق۔ مولانا ظفر احمد تھانویؒ نے یہ بھی فرمایا:

جن لوگوں نے مولانا کی تقریر درس حدیث میں سنی ہے وہ اس کے شاہد ہیں کہ واقعی مولانا اقوال ابی حنیفہ کی تقریر ایسی کرتے تھے جس کے بعد وہ بالکل حدیث کے موافق نظر آتے تھے حدیث کو قول ابی حنیفہ کے مطابق نہیں کرتے تھے کہ اس کا خلاف ادب ہونا ظاہر ہے بلکہ قول ابی حنیفہ کو حدیث کے مطابق کر دیا کرتے تھے (قاسم العلوم ص ۶۳۳)

[کتنی حیرت کی بات ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کی حدیث کا اتنا ادب کرتا تھا اس کو بھی مرزائیوں نے ختم نبوت کا منکر کہہ دیا]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿عبارات از کتاب ہدیۃ الشیعۃ﴾

۱)　شیعہ کا عقیدہ ہے کہ ان کا امام مہدی آئے گا تو احکام شریعت کو بدل دے گا اس پر رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اور ہماری اس صلاح کے ماننے میں فقط ان کا یہی فائدہ نہیں کہ نصاریٰ اور یہود سے جیت جائیں۔نہیں بلکہ لفظ ''خاتم النبیین'' جو سورۃ احزاب میں ہے اس پر بھی ایمان درست ہو جائے گا(۱)۔(ہدیۃ الشیعۃ ص ۳۷)

[اس عبارت میں حضرت نانوتویؒ نے عقیدۂ ختم نبوت کا ذکر کیا ہے]

۲)　آگے لکھتے ہیں:

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی یہ بات میسر نہیں آئی کہ خدا

---

(۱)　حضرت نانوتویؒ کے زمانے میں قادیانی کا فتنہ نہ تھا مگر حضرت کی کتابوں میں اللہ کے فضل سے ایسے اصول ہیں جن میں شیعہ ہی نہیں مرزائیوں کی تردید کا بھی پورا پورا سامان موجود ہے قادیانی نے ایک جگہ لکھا تھا:

میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔مثلاً یہ الہام قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَھُمْ ذٰلِکَ اَزْکٰی لَھُمْ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تیئس (۲۳) برس کی مدت بھی گزر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ ھٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی صُحُفِ اِبْرَاھِیْمَ وَمُوْسٰی یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے۔(اربعین نمبر۴ در روحانی خزائن ص ۴۳۵،۴۳۶ ج ۱۷ بحوالہ رد قادیانیت کے زریں اصول ص ۱۸۲) [اس آیت میں امر کا صیغہ قل موجود ہے لیکن نہی کہاں ہے؟ قادیانی ذرا تلاش کر کے نشاندہی کریں تو اُن کے شکر گزار ہوں گے] قادیانی پر دو طرح رد یوں ہے　(باقی اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نے دین کا مقدمہ ان کے سپرد کردیا ہو بلکہ جو کچھ انہوں نے احکام مقرر کئے سب حسب فرمان خداوندی مقرر کئے حضرت موسی اور حضرت عیسی تو درکنار کلام اللہ سے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ خود سید المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی یہ اختیار نہ تھا (ھدیۃ الشیعۃ ص ۲۷)

[حضرت نے اس عبارت میں ایک تو اس قطعی اسلامی عقیدہ کو ذکر کیا کہ حلال وحرام کرنے کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے اس کے ساتھ ساتھ نبی کریم ﷺ کو سب انبیاء سے اعلیٰ اور ان کا سردار بتایا]

(۳) حضرت نانوتویؒ نے اس کتاب میں جا بجا نبی کریم ﷺ کو ساری کائنات کا سردار بتایا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) تحذیر الناس کی درج ذیل عبارت قادیانی کی اس بات کی پوری تردید کرتی ہے: ''اور انبیاء متاخرین کا دین اگر مخالف نہ ہوتا تو یہ بات ضرور ہے کہ انبیاء متاخرین پر وحی آتی اور افاضہ علوم کیا جاتا ورنہ نبوت کے پھر کیا معنی؟ سو اس صورت میں اگر وہی علوم محمدی ہوتے تو بعد وعدہ محکم ﴿اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ﴾ کے جو بہ نسبت اس کتاب کے جس کو قرآن کہئے اور بشہادت آیہ ﴿وَنَزَّلۡنَا عَلَيۡكَ الۡـكِتٰبَ تِبۡيَانًا لِّـكُلِّ شَىۡءٍ﴾ جامع العلوم ہے کیا ضرورت تھی؟''
(تحذیر الناس طبع جدید ص ۵۲) دوسرے حضرت اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

اور (شیعہ) کہتے ہیں کہ جس شخص نے امام وقت (یعنی جس کو شیعہ امام مہدی کہتے ہیں اس) کی امامت پر اعتقاد نہ کیا اور دل سے معتقد نہ ہوا وہ جاہلیت کی موت مرے گا ان صاحبان سے کوئی پوچھے کہ اگر کوئی ان کی امامت کا معتقد ہوا تو کون سی علم کی شمع اس کی آنکھ کے سامنے روشن ہوگئی اور اگر معتقد نہ ہوا تو کونسا جہالت کا غبار اس کی چشم بصیرت کے سامنے آگیا بس نسبت سے زیادہ کوئی بات نہیں ہے کہ ہم فلاں بزرگ کی امامت میں آگئے ہیں اگر یہ ہے تو حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی نبوت کونسی کمی رکھتی تھی کہ باوجود اس کے کسی دوسرے کا دامن پکڑنے کی ضرورت پیش آگئی (قاسم العلوم مع انوار النجوم ص ۱۰۹ تا ۱۱۱) اس عبارت سے مرزائیوں کا رد یوں ہے کہ نظر کی حفاظت کا حکم جب قرآن پاک میں موجود ہے تو قادیانی کا دامن پکڑنے کی کیا ضرورت رہی؟

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کہیں فرماتے ہیں: جناب سرور کائنات ﷺ اور کہیں فرماتے ہیں: سید الابرار ﷺ کہیں فرماتے ہیں: سرور عالم ﷺ اور کہیں فرماتے ہیں: سرور مرسلین ﷺ کہیں فرماتے ہیں: سید الوریٰ محمد مصطفیٰ ﷺ (نمونے کیلئے دیکھئے ھدیۃ الشیعہ ص ۴۷، ص ۷۱، ص ۳۷ نیز ص ۴۷۰، ص ۴۷۲)

۴) ایک جگہ لکھتے ہیں:

سو چونکہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی نبوت تو اور نبیوں کی نبوت سے بالاتر ہے تو اس امت کے صدیق اکبر کا رتبہ اپنی امت کے صدیقوں کے مرتبہ سے تو بڑھ کر ہی ہے اور امتوں کے صدیقوں کے مرتبہ سے بھی بالاتر ہوگا (ھدیۃ الشیعہ ص ۵۴)

[اس جگہ حضرت نے نبی کریم ﷺ کی نبوت کو سب سے اعلیٰ بتایا]

۵) چاروں خلفاء کی خلافت ثابت کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

اور نیز یہ بھی اہل فہم وانصاف پر روشن ہوگیا کہ اُن کے زمانے میں اُن کے ہاتھوں سے جو کچھ دین کے مقدمہ میں ظہور میں آیا اور اُس نے رواج پایا جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو فدک کا نہ دینا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا متعہ کا منع کرنا اور تراویح کی تاکید اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا جمعہ میں ایک اذان کا بڑھا دینا وہ سب منجملہ دین پسندیدہ اور مصداق مضمون اِرْتَضٰى لَهُمْ ہے (ھدیۃ الشیعہ ص ۶۹)

[خلافت راشدہ کے کاموں میں سرفہرست جھوٹے نبیوں کو کافر ماننا اور ان کو ماننے والوں کی سرکوبی ہے معلوم ہوا کہ ایسے مرتدین سے جہاد بھی پسندیدہ دین سے ہے]

۶) صدہا آیات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ سواء جناب باری تعالیٰ کے کسی کو علم غیب نہیں (ھدیۃ الشیعہ ص ۱۴۸) نیز فرماتے ہیں: ہمارا خدا عالم الغیب ہے ازل سے ابد تک سب اُس کے پیش نظر ہے۔ (ھدیۃ الشیعہ ص ۲۳۷)

[علم غیب کے بارے میں یہ عقیدہ چونکہ نبی کریم ﷺ سے ہی ہمیں ملا ہے اس لئے اس عقیدے کا اظہار بھی نبی کریم ﷺ کی محبت کا حصہ ہے]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۷) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و عنہم کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ان کی خلافت میں البتہ بسبب وفات رسول اللہ ﷺ کے چار طرف سے شور ارتداد اٹھا بہت لوگ ادائے زکوۃ سے جو رکن اسلام ہے مانع آئے سو نہ ابوبکر صدیق ہوں نہ یہ فتنے دبیں ،ان کے برکات اور حسن انتظام اور خوبی خلافت کے باعث جو حضرت امیر کے آنکھوں میں کھبے ہوئے تھے اور شیعہ بھی جی میں تو مانتے ہی ہوں گے زبان سے کہیں یا نہ کہیں حضرت امیر رضی اللہ عنہ اپنے زمانے کے فساد اور فتنوں کو دیکھ دیکھ کر انہیں یاد کرتے ہیں اور تاسف کرتے ہیں اور ایسے زمانے میں ایسا شخص ہونا چاہئے تھا۔

اور کیوں نہ ہو؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ تھے کہ بعد وفات رسول اللہ ﷺ کے جب چار طرف سے مرتدین کا زور ہوا تو اکثر صحابہ گھبرا گئے یہاں تک کہ حضرت عمر جیسے جری اور ذی ہوش اور صاحب رائے کے ہوش بھی ٹھکانے نہ رہے۔ یہ انہیں کی ہمت بندھانے کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا تھا ’’اَجَبَّارٌ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَخَوَّارٌ فِی الْاِسْلَامِ‘‘یعنی اے عمر کیا کفر کے زمانے میں یہ شوراشوری تھی اور اسلام میں یوں بول گئے۔ القصہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی یہ رائے تھی کہ ایسے میں اگر لشکر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نہ بھیجا جائے تو مناسب معلوم ہوتا ہے مبادا مدینہ منورہ لشکر مجاہدین سے خالی ہو جائے اور دشمن تاخت کر بیٹھیں لیکن آفرین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شجاعت اور استقامت پر کہ باوجود ان ہنگاموں کے ہرگز نہ گھبرائے اور یہ فرمایا کہ جس لشکر کی تیاری خود سرور کائنات ﷺ کر گئے ہوں یہ نہیں ہو سکتا کہ اُس کو روانہ نہ کروں اور ایسے ہی مرتدین کے قتال میں جو لشکر کے بھیجنے کا ارادہ فرمایا اور اکثر صحابہ کی رائے اِس باب میں اُن کی رائے کے مخالف ہوئی تو ایسا کچھ فرمایا کہ اگر کوئی نہ جائے گا تو میں تنِ تنہا جا کر لڑوں گا اور اسی طرح زکوۃ سے انکار کرنے والوں کے قتال کے باب میں جب حضرت عمر نے یہ شبہ کیا کہ وہ کلمہ گو ہیں تو ارشاد فرمایا کہ جو نماز اور زکوۃ میں فرق کرے گا نماز کو فرض کہے گا اور اسے فرض نہ سمجھے گا میں اس سے بے تامل لڑوں گا واللہ اگر رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک بکری کا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بچہ لوگ زکوۃ میں دیتے ہوں گے اور اب نہ دیں گے تو میں ان سے جہاد میں دریغ نہ کروں گا ۔الحاصل یہ انہیں کی شجاعت اور فہم وفراست تھی جو یہ رائے صائب سوجھی اور دین کو تھاما۔ ورنہ دین میں وہ فتور پڑے تھے کہ خدا ہی حافظ تھا۔(ھدیۃ الشیعۃ ص ۱۵۳،۱۵۴)

[صدیق اکبر کی محبت بھی تو نبی کریم ﷺ کی محبت کی وجہ سے ہے نیز خط کشیدہ الفاظ سے نبی کریم ﷺ کی عظمت کو بیان کیا ہے]

۸) حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اور خود خلف الرشید حضرت امیر رضی اللہ عنہ، سید الشہداء، شہید کربلاء رضی اللہ عنہ جان نازنین کو نثار راہ خدا کر گئے اگر تقیہ سنت حضرت علی بلکہ فرض خداوندی تھا تو اس سے زیادہ اور کونسا موقع تقیہ کا ہوگا کہ تیس ہزار فوج جرار بر سر کارزار، زن وفرزند ہمراہ، ننگ وناموس کا اندیشہ، نہ کھانا نہ دانا نہ پانی کا سامان، نہ آڑ کیلئے کوئی مکان اور اُس طرف سے فقط اتنی طلبگاری کہ بیعت یزید قبول کرلو پھر جہاں جی چاہے چل دو، بڑے حیف کی بات ہے کہ جان ومال سب برباد ہوگئے زن وفرزند پر جو کچھ گزری سب جانتے ہیں پھر تسپر خاتمہ ہوا تو یوں ہوا کہ فرض مفترض معمول بہ اہل بیت پر عمل نہ کیا۔ بے گناہوں کو مفت کے مظلمہ میں گرفتار کیا۔ اُن کا وبال نعوذ باللہ اپنی گردن پر لیا نعوذ باللہ اگر یہی تقیہ ہے تو ہم جانتے ہیں کہ یہ دوست بدتر از ہزار دشمن بہ نسبت حضرت امام الشہداء نعوذ باللہ عقیدہ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ رکھتے ہیں، واللہ کہ ان الفاظ کے کہتے ہوئے جی ڈرتا ہے مگر خداوند عالم الغیب والشہادۃ خوب جانتا ہے کہ میں تقیہ سے نہیں کہتا کہ یہ سب ردوکد بدولت حضرات مدعیان دروغ فرقہ مسمی بشیعہ کے ہے ورنہ یہ خاکپائے غلامان اہل بیت ان حضرات کو اکابر اولیاء اللہ اور عمدۂ صدیقین اور افسر مخلصین اور خلاصہ محسنین اور زبدۂ متقین اور سر حلقہ محبوبین سمجھتا ہے (ھدیۃ الشیعۃ ص ۱۶۳)

[یہاں ایک تو اس میں یہ بتایا کہ حضرت حسین کے سچے محب اہل سنت ہیں شیعہ نہیں دوسرے یہ کہ نجات کیلئے اہل بیت کی عزت اور ان سے سچی محبت بھی ضروری ہے تیسرے اس میں اللہ ہی کو عالم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الغیب کہا گیا ہے اور یہ سب کچھ رسول اللہ ﷺ کی محبت کی وجہ سے ہے]

۹) [حضرت ابراہیم علیہ السلام کا] یوں کہنا کہ بڑے نے کیا ہے یہ جھوٹ کیا سچ سے زیادہ اصلی مطلب پر دلالت کرتا ہے سب جانتے ہیں کہ یہ جواب کیا تھا ایک چڑانا تھا ایسے میں تو ان کو غصہ آتا تب آیا اور حقیقت میں چھپاتے تو دین کو اس وقت چھپاتے سو چھپانا تو درکنار حضرت نے اول تو ان کو چڑایا اور پھر کیا کیا سوال جواب کئے کہ رستم کا حوصلہ نہیں جو ایسے وقت میں ایسی بات کہے (ھدیۃ الشیعۃ ص ۱۷۷)

[اس عبارت کو لانے کا ایک تو مقصد یہ بتانا ہے کہ مولانا نانوتویؒ سب انبیاء کی عظمت کے قائل تھے اور سب کے دفاع کا اپنی زندگی کا مشن بنایا ہوا تھا، دوسرے یہ کہ تصفیۃ العقائد کی درج ذیل عبارت کی اس سے وضاحت ہوتی ہے: پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضرور نہیں اگرچہ ہمارے پیغمبر ﷺ سب ہی سے محفوظ رہے۔ خط کشیدہ عبارت سے پتہ چلتا کہ یہاں وہ کذب مراد ہے جو سچ سے زیادہ مطلب پر دلالت کرتا ہو]

۱۰) اہل السنۃ کی نشانی یہ ہے کہ وہ صحابہ اور اہل بیت دونوں سے محبت رکھتے ہیں اس کو سمجھاتے ہوئے فرمایا:

اہل بیت رسول اکرم ﷺ تو ہمارے حق میں چشم و چراغ ہیں ہمارے نزدیک اعتقاد اصحاب اور حب اہل بیت دونوں کے دونوں ایمان کے لئے بمنزلہ دو پر کے ہیں دونوں ہی سے کام چلے ہے۔ جیسے ایک پر سے طائر بلند پرواز نصف پرواز تو کیا ایک بالشت بھی نہیں اڑ سکتا ایسے ہی ایمان بھی بے ان دو پروں کے سہارے کے موجب فوز مقصود (جس کی طرف اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ یا فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا وغیرہ میں اشارہ ہے) نہیں ہوسکتا بلکہ ایسا ایمان ایسا ہی ایمان ہے جس کا آیت لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا میں بیان ہے ہاں اگر ہم قدم بقدم حضرات شیعہ ہوتے تو جیسے انہوں نے موافق مثل مشہور غیروں کی بدشگنی کیلئے اپنی ناک کاٹ لی سنیوں کی ضد میں

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اصحاب کرام کو برا کہہ کے اپنے ایمان کا زیاں کیا ہم بھی شیعوں کی ضد میں نعوذ باللہ اہل بیت رسول اللہ ﷺ کو برا کہہ کر مثل خوارج ونواصب اپنے ایمان کو خراب کرتے لیکن ہم کو تو پابندی عقل ونقل سے ناچاری ہے شیعہ تو نہیں کہ مثل شتر بے مہار پراگندہ رفتار جائیں۔

راہ کی بات تو یہ ہے کہ ہم کو دونوں فریق بمنزلہ دو آنکھوں کے ہیں کس کو پھوڑیں؟ جس کو پھوڑیں اپنا ہی نقصان ہے۔(ھدیۃ الشیعۃ ص ۲۲۴)

[حق جماعت کے چار اصول ہیں: نمبر۱: اللہ پاک کی محبت نمبر۲: رسول اللہ ﷺ کی محبت نمبر۳: قرآن پاک نمبر۴: حدیث شریف۔ رسول اللہ ﷺ کی محبت کا تقاضا ہے آنحضرت ﷺ کے صحابہ اور اہل بیت سے محبت رکھنا (مزید تفصیل کیلئے دیکھئے آیات ختم نبوت ۲۷۸ تا ۲۸۰) حضرت نانوتویؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ اور اہل بیت ہمارے لئے دو آنکھوں کی طرح ہیں]

۱۱) شان رسالت کر بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں:

شان نبوت بہت رفیع ہے اور پھر نبوت بھی کس کی نبوت (ھدیۃ الشیعۃ ص ۳۲۱)

[اس میں شان نبوت کی رفعت کا ذکر کیا اور نبی کریم ﷺ کی نبوت کو زیادہ رفیع بتایا]

۱۲) ایک جگہ فرماتے ہیں:

حیات النبی ﷺ، روضہ مبارکہ میں زندہ (ھدیۃ الشیعۃ ص ۳۲۱) نیز فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ بلکہ تمام انبیاء بالیقین قبر میں زندہ ہیں (ھدیۃ الشیعۃ ص ۳۶۰) نیز فرماتے ہیں: انبیاء اپنی قبور میں زندہ موجود ہیں (ھدیۃ الشیعۃ ص ۴۲۷)

[نبی کریم ﷺ کی محبت کا ایک تقاضا ہے کہ آپ کے فضائل کو مانا جائے آپ کے فضائل میں سے ایک قبر مبارک میں زندہ ہونا بھی ہے حضرت نانوتویؒ نے یہاں اسی کا ذکر کیا ہے]

۱۳) ایک جگہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ ہی کلام اللہ اور کلام اللہ کے دقائق کو نہ سمجھیں تو پھر کون سمجھے؟............

یہاں تو یہ صورت ہے کہ اگر اجتہاد بھی ہو تب بھی یہ امر ممکن نہیں کہ آپ غلطی کریں اور پھر متنبہ نہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہوئے ہوں (ھدیۃ الشیعۃ ص ۳۹۰)

[اس مقام پر ایک تو نبی کریم ﷺ کو قرآن کا سب سے بڑا عالم مانا دوسرے آپ کو معصوم مانا]

۱۴) ایک مقام پر فرماتے ہیں:

خود سرور کائنات عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہِ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِیْمَات کو جناب باری تعالیٰ یوں فرماتے ہیں وَاذْکُرْ رَبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ یعنی یاد کر اپنے رب کو جب بھول جایا کرے۔ اس سے صاف امکان نسیان بہ نسبت پیغمبر آخر الزمان ﷺ ثابت ہے بلکہ شان نزول اُس کا یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کفار سے ایک بات کا وعدہ کیا کہ کل بتاؤں گا اتفاق سے ان شاء اللہ کہنا بھول گئے اس پر خدا کی طرف سے یہ نصیحت ہوئی (ھدیۃ الشیعۃ ص ۴۷۰) ایک اور مقام پر نبی کریم ﷺ کے بارے میں فرماتے ہیں پیغمبر آخر الزمان ﷺ (ھدیۃ الشیعۃ ص ۴۷۵)

[ان عبارت میں واضح طور پر نبی کریم ﷺ کے سب سے اعلیٰ اور آخری نبی ہونے کا ذکر ہے]

۱۵) نیز حضرت لکھتے ہیں:

ایک جگہ علاوہ پیغمبر ﷺ کے اوروں کو فرماتے ہیں: وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا [بنی اسرائیل:۸۵] یعنی نہیں دیئے گئے تم علم سے مگر تھوڑا۔ اور پیغمبر خدا ﷺ کے مستثنیٰ ہونے کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ لفظ قُلِ الرُّوْحُ جو اس سے پہلے ہے اس بات پر شاہد ہے کہ رسول اللہ ﷺ بمنزلہ قاصد اس خطاب کے اور اس فرمان کے پہنچانے والے ہیں داخل زمرۂ مخاطبین نہیں ہیں اور بایں ہمہ ہم یہ کب کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بھی قرآن کے دقائق کو خدا کے برابر سمجھتے ہیں لیکن اس میں بھی شک نہیں کہ اوروں سے سب سے زیادہ سمجھتے ہیں (ھدیۃ الشیعۃ ص ۴۷۳)

[اس میں بتایا کہ نبی کریم ﷺ کو اللہ سے باقیوں سے زیادہ علم عطا فرمایا مگر علم غیب یا علم کلی وہ صرف اللہ کے پاس ہے جیسا کہ پہلے حضرت کے حوالے سے بھی گزرا ہے]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

إنما أنا قاسم والله يعطي

بعونہ اللہ والمنۃ کہ رسالہ مفید و عجیب

اسرار الطہارۃ

ازافاضاتِ مبارکہ

حضرت قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم صاحبؒ

بانی دار العلوم نور اللہ مرقدہٗ

(بااہتمام مالکان طبع)

(جناب مولانا قاری محمد طیب صاحب و مولانا قاری محمد طاہر صاحبان)

در مطبع قاسمی واقع دیوبند طبع گردید

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿تعارف رسالہ اسرار الطہارۃ﴾

مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب سواتی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں:

یہ بھی مختصر رسالہ ہے اور اس کو حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب نے حضرت نانوتویؒ کی تحریرات سے حاصل کر کے ان سے مرتب کیا ہے اس میں طہارۃ کے اسرار و حکم اور عجیب و غریب نکات بیان کئے گئے ہیں قہقہہ اور خروج ریح کیسے ناقض وضو ہوتے ہیں اس کی حیرت انگیز تشریح بیان فرمائی ہے اور ایسے حکیمانہ افکار بیان کئے ہیں جن میں حضرت منفرد معلوم ہوتے ہیں (مقدمہ اجوبہ اربعین ص ۴۳)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴾عبارات از رسالہ "اسرار الطہارۃ"﴿

مولانا نور الحسن راشد فرماتے ہیں

رسالہ "اسرار الطہارۃ" کب چھپا اس کی صراحت نہیں ملی، اس کے جو نسخے میری نظر سے گزرے ہیں وہ سب ایک ہی طباعت کے ہیں اور غالباً اس وقت یہی پہلی اور آخری طباعت ہے (قاسم العلوم ص ۴۴۷ موصوف نے قاسم العلوم کے صفحہ ۵۰۶ میں اسرار الطہارۃ کی اس طبع کے ٹائیٹل کا عکس بھی دیا ہے۔ موصوف نے حضرت نانوتویؒ کے اس سلسلہ میں کچھ مکتوبات کا عکس اپنی کتاب میں شائع کیا ہے۔ راقم الحروف نے اس رسالہ۔ کے ٹائیٹل کا عکس بھی قاسم العلوم سے لیا ہے اور عبارات بھی اسی سے نقل کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو ہم سب کی طرف سے بہت بہت جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

۱) حضرت نانوتویؒ ایک مکتوب کے شروع میں لکھتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ (قاسم العلوم ص ۴۵۱)

[دیکھیں اس عبارت میں واضح طور پر نبی کریم ﷺ کے اعلیٰ اور آخری نبی ہونے کی شہادت ہے]

۲) ایک پادری نے طہارت کے مسائل پر اعتراض کئے تھے اس کا اصولی جواب دے کر موجودہ عیسائیت کا بطلان اور ملت محمدیہ کی حقانیت ثابت کرتے ہوئے حضرتؒ فرماتے ہیں:

بعد حمد وصلوۃ یہ گزارش ہے کہ اور مذہبوں والے جب اہل اسلام کے عقائد [جن میں عقیدۂ ختم نبوت بھی شامل ہے۔ راقم] میں مجال دم زدن نہیں پاتے تو اُن کے اعتراضوں کے مقابلہ میں جو وہ اوروں کے عقائد پر کرتے ہیں اہل اسلام کے فروع اور مسائل پر اعتراض کرتے ہیں (۱)

---

(۱) یعنی اہل اسلام دوسروں کے عقائد پر اعتراض کرکے ان کے مذہب کا بطلان ثابت کرتے ہیں اور دوسروں سے اسلام کے عقائد پر اعتراض نہیں ہوتا تو اسلام کے مسائل پر اعتراض کرتے ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حالانکہ اہل عقل کے نزدیک بعد ثبوت عقائد ودرستی اصول اعمال کی وجوہ سے باز پرس کرنی ایسے ہے جیسے بعد اس بات کے معلوم ہو جانے کے۔ کہ ملکہ بادشاہِ ہند ہے اور کلکٹر اس کا مقرر کیا ہوا حاکم۔ قانون سرکاری اور احکام سرکاری میں جو بواسطہ کلکٹر وغیرہ نافذ اور جاری ہوتے ہیں تکرار کیجئے اور ان کے اوپر اعتراض کیجئے جیسے اس قسم کا شخص لائق جواب تو کیا ہوتا الٹا قابل مواخذہ ہوتا ہے ایسے ہی وہ شخص جو فروع پر اعتراض کرے لائق جواب تو کیا الٹا لائق عتاب خداوندی ہے (۱)

القصہ! حکام کی بات میں جیسے چوں چرا مناسب نہیں ہوتی۔ بے دلیل ان کے احکام کا ماننا لازم ہوتا ہے اس سے بڑھ کر خدا کے احکام میں چوں چرا نا مناسب ہے بے دلیل تسلیم کرنا واجب ہے ہاں جیسے حکام کو بوجہ مراعات عدل تنفیذ احکام اور تجویز قوانین میں وجوہ اور حکمتوں کا لحاظ ہوتا ہے گو بوجہ حکومت اس کی ضرورت کچھ نہ ہو ایسے ہی خدائے تعالیٰ کے احکام میں بہ لحاظ عدل حکمتیں اور وجہیں ہوتی ہیں بوجہ حکومت اس کی کچھ ضرورت نہیں ہوتی مگر ہر چہ بادا باد استفسار دلائل و وجوہ احکام بنظر تسلیم سخت گستاخی ہے۔ مگر ہم بپاس ملت محمدی ﷺ اس پر بھی پادری صاحب کے ان چار اعتراضوں کے جواب جو انہوں نے بعض احکام وضو پر وارد کئے ہیں لکھے دیتے ہیں مگر اول پادری صاحب سے یہ التماس ہے کہ آپ اول تثلیث اور کفارہ کی وجہ بتلایئے (۲) جو آپ کے دین کی اصل اصول ہیں۔

---

(۱) مذہب کی بنیاد عقائد پر ہوتی ہے اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب کے عقائد ہی سرے سے باطل ہیں اس لئے ان کے اعمال بھی قابل قبول نہیں جبکہ اسلام کے عقائد کی حقانیت عقل کی رو سے حضرت نانوتویؒ ثابت کرتے رہتے تھے۔ اور دوسروں کو حضرت کے دلائل پر اعتراض کی جرات نہ ہوتی تھی۔ تو جب عقائد ثابت ہو گئے مذہب اسلام سچا ہوا تو مسائل پر اعتراض کرنا اپنی ہلاکت ہے۔

(۲) یعنی ہم اسلام کے مسائل کو بھی ثابت کرتے ہیں پادری صاحب اپنے مذہب کے بنیادی عقائد بھی ثابت نہیں کر سکتے۔ تو اسلام کے مسائل پر کس منہ سے اعتراض کرتے ہیں؟

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تماشا ہے کہ پادری صاحب ایسے نامعقول عقیدے تو تسلیم کئے بیٹھے ہیں کہ جن کو نہ عقل مانے نہ نقل سے ثبوت ہو نہ انجیل میں پتہ ہو نہ توریت میں ذکر ہو۔ نہ پہلے کسی نبی نے ان کی طرف ہدایت فرمائی نہ کوئی کتاب اس کی تائید میں آئی جس کی وجہ سے یہ کہنا لازم آتا ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام سے پہلے جتنے نبی یا ولی یا صلحاء یا شہداء ہوئے سب دولت ایمان سے بے بہرہ رہے عوام تو عوام پادری صاحب آپ کس منہ سے اہل اسلام پر اعتراض کرتے ہیں تین خداؤں کو ایک کہو اور ایک کو تین کہو ایسی محال بات کو مان کر بھی آپ کو ہوسِ اعتراض اہل اسلام پر ہے۔ یہ وہ غلط عقیدہ ہے کہ بت پرستان جاہل بھی اس کو سن کر کانوں پر ہاتھ دھرتے ہیں اول تو کوئی بت پرست خدا کو متعدد نہیں کہتا نہ عرب کے جاہل مشرک نہ ہندوستان کے بیوقوف صورت پرست۔ سب کے سب پیدا کرنے والا ایک ہی کو سمجھتے ہیں گو کسی اور سے اوروں کی بھی عبادت کرتے ہوں دوسرے اس پر طرہ یہ ہے کہ ایک اور محال بھی سر دھرے یعنی تین خداؤں کو پھر ایک کہیے اور وحدت حقیقی اور کثرت حقیقی کو اکٹھا کر دیجیے۔

رہا کفارہ اس کے یہ معنی ہوئے کہ کرے کوئی بھرے کوئی۔ گناہ کریں امتی پکڑے جائیں حضرت عیسی علیہ السلام۔ جو خدا بھی خدا کے بیٹے بھی اس علوشان پر تین دن دوزخ میں رہنے سے تو یہی بہتر تھا کہ بندہ رہتے کہ خدا اور خدا کا بیٹا نہ بنتے بایں ہمہ تثلیث کا تو کہیں پتہ ہی نہیں انجیل میں ہوتا تو ہوتا اس میں بھی نہیں تو پھر کہاں ہو۔ رہا کفارہ اس میں سے اتنی بات تو اس انجیل محرف سے نکلتی ہے کہ تین دن کے بعد قبر میں نعش کا پتہ نہ ملا کہنے والے تو کہہ سکتے ہیں کہ کسی نے نعش نکال لی ہوگی باقی اور کچھ ہی نصرانیوں کا ایجاد بندہ ہے پادری صاحب آپ اول اس کا جواب عنایت فرماویں اور پھر ہمارے جوابات ملاحظہ فرماویں۔ (قاسم العلوم ص ۴۵۱ تا ۴۵۳)

[دیکھا آپ نے حضرت نانوتویؒ نے کس طرح مدلل طریقے سے عیسائیت کو باطل کیا ہے جب عیسائیت باطل ہوئی اور اسلام کی حقانیت ثابت ہوئی تو نبی کریم ﷺ کا سچا ہونا آپ کا آخری نبی ہونا اور نجات کا آپ کی اتباع میں منحصر ہونا خود بخود لازم آ گیا خط کشیدہ الفاظ بتاتے ہیں کہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حضرت احکام خداوندی کے بارے میں حکمتیں پوچھنے کو جائز نہ مانتے تھے ہاں لوگوں کے شکوک دور کرنے کیلئے ان کو بیان کیا کرتے تھے۔]

۳) ایک جگہ فرماتے ہیں:

محبت غیر اللہ کس قدر ناپاک چیز ہے شرک میں اور کیا ہوتا ہے۔یہی محبت غیر ہی تو ہوتی ہے (قاسم العلوم ص ۴۵۷)

[نبی کریم ﷺ کی محبت کا اہم تقاضا یہ ہے کہ آپ کی کامل تصدیق کی جائے شرک سے کامل اجتناب کیا جائے شرک کی سب سے خطرناک قسم اللہ کی محبت میں غیر کو شریک کرنا ہے جس کا حضرت نے اس مقام پر ذکر کیا ہے۔الغرض ایسے مضامین کو لکھنا نبی کریم ﷺ کی محبت اور آپ پر ایمان رکھنے کی وجہ سے ہے]

۴) ایک اور جگہ لکھتے ہیں

صاحبو! دین اسلام پر جو اعتراض ابناء روزگار کے خیال میں آتے ہیں تو بوجہ قصور فہم خیال میں آتے ہیں اور اس لئے مجیب کو یہ دقت پیش آتی ہے کہ قرار واقعی بیان کیجئے تو معترضوں میں مادۂ عقل نہیں اور بات کو الجھے چھوڑ دیجئے تو کام نہیں چلتا مگر بناچاری کچھ نہ کچھ کہنا ہی پڑتا ہے (قاسم العلوم ص ۴۵۹)

[اس سے اندازہ کریں کہ حضرت کو دین اسلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کسی طرح شرح صدر عطا فرمایا تھا اور دین میں اسی کو شرح صدر ہوگا جو نبی کریم ﷺ کو اللہ کا آخری نبی مانتا ہو]

۵) آگے فرماتے ہیں:

علوم شرعیہ اگر اتنے آسان ہوتے جیسے اور علوم تو خداوند عالم ہماری ہی عقل پر چھوڑ دیتا اور اپنی طرف سے معلم یعنی انبیاء کرام کو نہ بھیجتا یہ علوم کچھ دقیق ہی تھے تو یہ انتظام ہوا اور اس دقت ہی کی وجہ سے تو اس علم کا نام منقول ہوا معقول نہ ہوا ورنہ یہ مطلب نہیں کہ علوم نقلیہ سے عقل کو سروکار نہیں (قاسم العلوم ص ۴۵۹، ۴۶۰)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

[حضرت نے اس عبارت میں علوم شرعیہ کو سب علوم سے اہم اور سب سے مشکل بتایا وہ اس طرح کہ دیگر علوم تو انسانی عقل سے حاصل ہوتے ہیں سائنس کے اندر انسان اپنی عقل سے روز بروز ترقی کر رہا ہے مگر علوم شرعیہ کی بنیاد انبیاء کی تعلیمات ہی ہیں۔ چونکہ پہلے انبیاء کی تعلیمات ہمیں صحیح سند سے نہ ملیں اس لئے بھی اب نجات صرف حضرت محمد ﷺ کی اتباع میں ہے]

۶) نیز لکھتے ہیں:

شرک کی کل دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ منصب حکومتِ احکم الحاکمین میں کسی دوسرے کو شریک سمجھے یعنی احیاء واماتت پیدا کرنے اور ناپید کر دینے وغیرہ میں جو تصرفات خاصہ خداوندی میں سے ہیں کسی دوسرے کو شریک سمجھے دوسرے یہ کہ کمال و جمال وغیرہ امور میں جو بناء محبوبیت ہیں کسی دوسرے کو ہمتاءِ ذات یکتا وحدہ لاشریک لہ اعتقاد کرے باقی رہا علم غیب وہ بحیثیت کمال تو دوسری قسم میں داخل ہے اور بایں نظر کہ حکم سے پہلے ارادہ اور ارادہ سے پہلے علم کی ضرورت ہے وہ مبادی حکومت میں سے ہے۔ (قاسم العلوم ص ۴۶۲)

[حضرت نے اس عبارت میں اول شرک کی دو قسمیں کی ہیں پھر یہ بتایا ہے کہ غیر اللہ کیلئے علم غیب کا اعتقاد ایک حیثیت سے شرک کی پہلی قسم میں داخل ہے اور دوسری ناحیت سے شرک کی پہلی قسم میں۔ اور ظاہر ہے کہ توحید کے ایسے نکات کا ذکر اور وہ بھی احکام طہارت کی حکمتوں کے ضمن میں نبی کریم ﷺ کی محبت کی وجہ سے ہے]

۷) ایک جگہ فرماتے ہیں:

اطاعت بوجہ حکومت کیسی ہی اخلاص سے کیوں نہ ہو پھر بوجہ مجبوری ہے اخلاص حکومت اس سے زیادہ اور کیا ہے کہ حاکم کو دل سے حاکم سمجھے اور بایں نظر کہ خداوند عَالِم عَالِمُ الْغَیْب ہے نفاق کو دل سے دور کر دے مگر ہر چہ بادا باد بناء تابعداری مجبوری اور لاچاری پر ہوگی اور وہ اطاعت جو بوجہ محبت ہو اس میں ہرگز وہم جبر و تعدی اور گمان ناچاری نہیں ہوتا وہاں جو کچھ ہوتا ہے تہہ دل سے ہوتا ہے۔ غرض وہ بندگی جو بوجہ محبت ہو وہ اول درجہ میں ہے اس لئے وہ شرک جس

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

میں محبوبیت خاصہ خداوندی میں دوسروں کو شریک کیا جائے اعلیٰ درجہ کا شرک ہوگا اور اس کی ناپا کی اول مرتبہ کی ناپاکی ہوگی۔ (صفحہ ۴۶۲)

اگر اخلاص کے ساتھ اللہ کے ڈر سے اس کی بندگی کی جائے تو بھی قابل قبول ہے مگر اعلیٰ درجہ کی بندگی یہ ہے کہ اللہ کی محبت کی وجہ سے کی جائے۔ تو جیسے اعلیٰ درجہ کی بندگی محبت کی وجہ سے ہے اسی طرح اعلیٰ درجہ کا شرک یہ ہے کہ اللہ کی محبت میں غیر کو شریک کیا جائے

حضرت شیخ الہند ارشاد باری يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ کے تحت لکھتے ہیں:

یعنی صرف اقوال و افعال جزئیہ ہی میں ان کو اللہ تعالیٰ کے برابر نہیں مانتے بلکہ محبت قلبی جو کہ صدور اعمال کی اصل ہے اس تک شرک اور مساوات کی نوبت پہنچا رکھی ہے جو شرک کا اعلیٰ درجہ ہے اور شرک فی الاعمال اس کا تابع (تفسیر عثانی ص ۳۱ ف ۳)

اور ارشاد باری وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ کے تحت لکھتے ہیں:

مشرکین کو جو اپنے معبودوں سے محبت ہے مومنین کو اپنے اللہ سے اس سے بھی بہت زیادہ اور مستحکم محبت ہے کیونکہ مصائب دنیا میں مشرکین کی محبت بسا اوقات زائل ہو جاتی ہے اور عذاب آخرت دیکھ کر تو بالکل ہی تبری اور بیزاری ظاہر کریں گے جیسا کہ اگلی آیت میں آتا ہے بخلاف مومنین کے کہ اُن کی محبت اپنے اللہ کے ساتھ ہر ایک رنج و راحت مرض و صحت دنیا و آخرت میں برابر باقی اور پائیدار رہنے والی ہے اور نیز اہل ایمان کو جو اللہ سے محبت ہے وہ اس محبت سے بہت زیادہ ہے جو محبت اہل ایمان کو ما سوی اللہ یعنی انبیاء و اولیاء و ملائکہ و عباد یا علماء یا اپنے آباؤ اجداد اور اولاد و مال وغیرہ سے رکھتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ سے تو اس کی عظمت شان کے موافق بالاصالہ اور بالاستقلال محبت رکھتے ہیں اور اوروں سے بالواسطہ اور حق تعالیٰ کے حکم کے موافق ہر ایک کے اندازہ کے مطابق محبت رکھتے ہیں۔

گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی

خدا اور غیر خدا کو محبت میں برابر کر دینا خواہ وہ کوئی ہو مشرکین کا کام ہے (تفسیر عثانی ص ۳۱ ف ۴)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۸) اس کے بعد لکھتے ہیں:

اور یہ بھی مسلم ہے کہ کمال ہو یا جمال وہ سب عطاءِ خدا ہے اور پھر وہ عطا بھی از قسم داد و دہش روپیہ و فلوس نہیں یعنی یہ نہیں کہ جیسے یہ چیزیں بعد عطاء معطی کے قبضہ سے نکل جاتی ہیں اور معطی لہ کے قبضہ و تصرف میں چلی جاتی ہیں کمال و جمالِ خداوندی بھی بعد عطاء، خدا میں نہ رہے اوروں میں چلا جائے بلکہ اس کی خوبیاں سب ازلی و ابدی ہیں اس لئے یہ بھی کہنا پڑے گا کہ عطاءِ خداوندی اس قسم کی ہیں جیسے آفتاب سے اوروں کو فیضِ نور ہوتا ہے اور آفتاب میں جوں کا توں رہتا ہے۔ (قاسم العلوم ص ۴۶۲، ۴۶۳)

[مطلب یہ ہے کہ بندے ہر دم اللہ کے محتاج ہیں جیسے بلب بجلی سے جلتا ہے جونہی بجلی بند ہوتی ہے بلب بجھ جاتا ہے۔ اگر اللہ کا فضل و کرم شامل حال نہ رہے تو مخلوق کا کوئی کمال تو کیا اس کا وجود ہی ختم ہو جائے۔ ایسے مضامین کا بیان کرنا علماء ربانی ہی کا حصہ ہے نبی کریم ﷺ کی سچی محبت ہو تو یہ مضامین قرآن پاک سے سمجھ آجاتے ہیں ارشادِ باری ہے'' یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰہِ ج وَاللّٰہُ ھُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ'' (سورۃ الفاطر:۱۵) ترجمہ: ''اے لوگو تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ وہی ہے بے پرواہ سب تعریفوں والا''۔ نیز فرمایا: ''اَللّٰہُ الصَّمَدُ'' (سورۃ الاخلاص:۲) ''اللہ بے نیاز ہے''۔ ان آیات سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ بندہ ہر دم اللہ کا محتاج ہے کسی وقت اس کی رحمت سے بے نیاز نہیں۔]

۹) عیسائی پادری نے ایک اعتراض یہ کیا تھا کہ نیند سے وضو کیوں ٹوٹ جاتا ہے؟ (دیکھئے قاسم العلوم صفحہ ۴۴۱، صفحہ ۵۰۴) اس کے جواب کے دوران حضرتؒ نے انبیاء کرام علیہم السلام کی نیند کے ناقضِ وضو نہ ہونے کی حکمت بھی بتائی اور ساتھ ہی نبی کریم ﷺ کی عظمت اور آپ کی خاتمیت کا اعلان بھی کرتے گئے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

نوم بذاتِ خود ناقضِ وضو نہیں اگر ہے تو بایں نظر کہ اس وقت بوجہ استرخاءِ اعصاب [اعصاب کے ڈھیلے ہونے کی وجہ سے۔ راقم] گمان غالب یہ ہے کہ ریح نکل جائے اور خبر نہ ہو

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اور یہ خوب معلوم ہے کہ اکثر افرادِ بنی آدم کا شکم جیسے ہر وقت کسی قدر نہ کسی قدر بول و براز پر مشتمل رہتا ہے ایسے ہی ریح سے بھی خالی نہیں رہتا اور دوسری وجہ اگر ہو سکتی ہے تو یہ ہو سکتی ہے کہ اصل میں یادِ خداوندی موجب روشنی وصفائی قلب ہے اور غفلت موجب کدورت اصلی۔ اور ظاہر ہے کہ نیند کے وقت سے زیادہ غفلت متصور نہیں مگر جب کدورت ہوئی تو اثر طہارت جو صفائی باطن تھا کہاں رہا؟ اس لئے یوں ہی کہنا پڑے گا کہ طہارت بھی چلتی ہوئی، مگر جہاں وقت خواب [یعنی نیند کے وقت] بھی خدا سے غفلت نہ ہو(۱) وہاں نہ یہ احتمال ہے کہ ریح کے نکلنے کی خبر نہ ہو اور نہ اس کدورت کی کوئی صورت ہے جو بوجہ غفلت وقت خواب پیش آتی ہے (ص ۴۶۶، ۴۶۷)

---

(۱) مقصد یہ ہے کہ جن وجوہات سے عام انسان کا نیند سے وضو ٹوٹتا ہے حضرات انبیاء علیہم السلام کی نیند ان سے پاک ہوتی ہے اس لئے ان کا وضو نیند سے نہیں جاتا۔ فقہاء کی تصریحات اس کی مؤید ہیں۔ چنانچہ ردالمحتار ج ۱ ص ۱۴۱ میں ہے جس شخص کو انفلات ریح کا مرض ہو سونے سے نیند سے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا اس لئے کہ محض نوم ناقض وضو نہیں اور جس کو یہ عذر ہو خروج ریح سے اس کا وضو نہیں جاتا بلکہ وقت کے نکلنے سے جاتا ہے تو نیند میں خروج ریح کے احتمال سے وضو خراب نہ ہوگا۔

فقہ حنبلی میں نواقض وضو میں زوال عقل کو بھی لکھا ہے (مختصر الخرقی مع المغنی ج ۱ ص ۱۶۴) امام ابن قدامہؒ لکھتے ہیں: وَمَنْ لَمْ يُغْلَبْ عَلٰى عَقْلِهٖ فَلَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ (المغنی ج ۱ ص ۱۶۷) جس کی عقل مغلوب نہ ہو اس پر وضو نہیں۔

درمختار میں ہے کہ انبیاء کرام کی نیند ناقض وضو نہیں ردالمحتار میں ہے: عِلَّةُ عَدَمِ النَّقْضِ بِنَوْمِهِمْ هِيَ حِفْظُ قُلُوْبِهِمْ مِنْهُ وَهٰذِهِ الْعِلَّةُ مَوْجُوْدَةٌ حَالَةَ اِغْمَائِهِمْ قَالَ فِي الْمَوَاهِبِ اللَّدُنِّيَّةِ نَبَّهَ السُّبْكِيُّ عَلٰى اَنَّ اِغْمَاءَهُمْ يُخَالِفُ اِغْمَاءَ غَيْرِهِمْ وَاِنَّمَا هُوَ عَنْ غَلَبَةِ الْاَوْجَاعِ لِلْحَوَاسِّ الظَّاهِرَةِ دُوْنَ الْقَلْبِ وَقَدْ وَرَدَ تَنَامُ اَعْيُنُهُمْ لَا قُلُوْبُهُمْ فَاِذَا حُفِظَتْ قُلُوْبُهُمْ مِنَ النَّوْمِ الَّذِيْ هُوَ اَخَفُّ مِنَ الْاِغْمَاءِ فَمِنْهُ بِالْاَوْلٰى (ردالمحتار ج ۱ ص ۱۴۳) ترجمہ: نیند کے ساتھ انبیاء کرام کے وضو نہ ٹوٹنے کی علت یہ ہے کہ ان کے قلوب نیند سے محفوظ رہتے (باقی اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۱۰) ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

فہم وشعور واخلاق از قسم اوصاف ہیں اور اوصاف کی دو قسمیں ہیں جس میں سے ایک کا نام مصدر اور موصوف اصلی یعنی صاحب وصف خانہ زاد ہے اور دوسری کا نام قابل اور مستعیر ہے اور یہ پہلے ثابت ہولیا کہ فردِ اکمل مصدر ہوگا اور باقی قابل۔ اس صورت میں فردِ اکمل ارواح ادراک وشعور اور فہم وفراست وعلم واخلاق حمیدہ کے حق میں مصدر ہوگا اور موافق قرارداد حال اس سے فہم وشعور کا انفصال نہ ہوگا اس لئے اس کی خواب [نیند] اور موت کو اوروں کی خواب [نیند] اور موت کے ہمرنگ اسی طرح نظر آئیں جیسے سورج گہن اور چاند گہن بظاہر ہمرنگ یکدگر ہوتے ہیں، پر حقیقت میں اس کی خواب [نیند] اور موت اوروں کی خواب [نیند] اور موت میں ایسا فرق ہوگا جیسا باعتبارِ حقیقت سورج گہن اور چاند گہن میں فرق ہوتا ہے یعنی جیسے وقت گہن نور آفتاب تو زائل نہیں ہوتا بلکہ چاند کی اوٹ میں ایسے طرح مستور ہو جاتا ہے جیسے وقت گرد وغبار۔ اور چاند کا نور وقت خسوف بوجہ حیلولت زمین ایسی طرح زائل ہو جاتا ہے جیسے آئینہ مقابل آفتاب کا نور کسی چیز کے حائل ہو جانے کے باعث۔ ایسے ہی اُس فردِ اکمل کا فہم وشعور وقت خواب [نیند] وموت ومرگ مستور ہوگا زائل نہ ہوگا۔ اور افرادِ ناقصہ کا فہم وشعور وقت خواب [نیند] وموت زائل ہوگا مستور نہ ہوگا۔ اور اس لئے نہ اُس [فردِ اکمل] کے مال میں میراث جاری ہوگی نہ اس کی ازواج سے اوروں کو نکاح جائز ہوگا۔

مگر فرد اکمل کی خواب [نیند] ومرگ میں اس کا فہم وشعور زائل نہ ہوا (۱) مستور ہوا تو

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) ہیں اور یہ علت اغماء کی حالت میں بھی ہے مواہب لدنیہ میں ہے کہ علامہ سبکی نے اس پر تنبیہ کی ہے کہ انبیاء کرام کا اغماء دوسروں کے اغماء کی طرح نہیں ہوتا انبیاء کرام کے اغماء میں حواس ظاہر پر غلبہ ہوتا ہے دل پر نہیں۔ اور یہ وارد ہے کہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں نہ کہ دل۔ تو جب ان کے دل اس نیند سے محفوظ ہیں جو اغماء سے خفیف ہے تو اغماء سے بدرجہ اولیٰ محفوظ ہوں گے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پھر جیسے نور چراغ۔ اُس وقت جس وقت اس کو کسی ظرف [برتن فیروز اللغات اردو جدید ص ۴۷۴] گلی [مٹی کا بنا ہوا۔ فیروز اللغات اردو جدید ص ۵۷۷] یا مسی [تانبے کا بنا ہوا، فیروز اللغات اردو جدید ص ۱۳۴۲] وغیرہ میں رکھ کر اوپر سے سرپوش ڈھک دیجئے، بایں وجہ کہ ساری شعائیں جو پہلے دور دور پھیلی ہوئی تھیں سب طرف سے سمٹ کر اسی ظرف میں آجاتی ہیں۔ اور بھی شدید ہوجاتا ہے ایسے ہی لازم یوں ہے کہ فردِ اکمل کا فہم و شعور وقت خواب اور بھی تیز ہوجائے مگر یہ ہوگا تو نہ وقت خواب کدورت غفلت جو وقت خواب ہم کو تم کو ہوا کرتی ہے اس کو پیش آئے گی اور نہ یہ احتمال ہوگا کہ ریح نکل جائے اور بوجہ غفلت خواب اس کی خبر نہ ہو۔ (قاسم العلوم ص ۴۷۳، ۴۷۴)

[دیکھا حضرت نانوتویؒ نے کتنے پیارے آسان فہم انداز میں سورج گرہن اور چاند گرہن کی مثالوں سے انبیاء کرام کی نینداور عام آدمی کی نیند کا فرق بتا دیا کہ جیسے سورج گرہن اور چاند گرہن دونوں کو گرہن کہا جاتا ہے مگر حقیقت کا فرق ہے چاند کو گرہن ہو تو روشنی ختم ہو جاتی ہے اور سورج کو گرہن ہو تو روشنی ہم سے چھپ جاتی ہے اسی طرح ہماری نیند میں ہوش حواس ختم ہو جاتے ہیں جبکہ حضرات انبیاء کرام کی نیند میں ہوش و حواس چھپ جاتے ہیں قارئین کرام نیند سے وضو ٹوٹنے کا حکم تو اور علماء بھی لکھتے ہیں مگر ایسے نکات صرف حضرت نانوتویؒ ہی بیان کرتے ہیں]

۱۱) اس کے بعد فرماتے ہیں:

جب یہ مسلم ہو چکا تو اب یہ التماس ہے کہ جو شخص فرد اکمل ہوگا اس پر مراتب کمالات ایسی طرح ختم ہو جائیں گے جیسے بادشاہ پر مراتب حکومت۔ پھر جیسے ہر مرتبہ حکومت کے لئے

---

(۱) نبی کریم ﷺ کا قلب مبارک نیند کی حالت میں بھی بیدار رہتا تھا اس کے برخلاف قادیانی کا دل جاگنے کی حالت میں بھی سویا ہوتا تھا ہوش قائم نہ رہتے تھے۔ دائیں پاؤں کا جوتا بائیں پاؤں میں اور بائیں پاؤں کا جوتا دائیں پاؤں میں ڈالتا تھا۔ (سیرۃ المہدی جلد ا ص ۶۷ بحوالہ دفاع ختم نبوت ص ۴۲۶)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جدے ہی القاب اور جدے ہی آداب ہوتے ہیں کلکٹر کا لقب کلکٹر ہے اور کمشنر کا لقب کمشنر لفٹنٹ کا لقب لفٹنٹ اور گورنر کا لقب گورنر بادشاہ کا بادشاہ۔ ایسے ہی ہر مرتبہ کمال کیلئے خدا کی طرف سے بحیثیت کمال جدے جدے القاب اور آداب ہوں گے اور باعتبار حکومت بھی جدے جدے القاب اور آداب ہوں گے...... الی ان قال.......... سو جس کی شان میں وہ لقب خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے جو اختتام مراتب کمال اور اختتام مراتب حکومت پر دلالت کرے اس شخص کو فردِ اکمل اعتقاد کرنا چاہئے اور اس کی خواب وموت کو ساتر ہوش وحواس وفہم وشعور سمجھنا ضرور ہے اور اُس کی خواب وموت کو مزیل ہوش وحواس وفہم وشعور خیال نہ کرنا چاہئے مگر ایسا شخص جس کی شان میں خدا کی طرف سے وہ لقب آیا جو بنی آدم میں سے اس کے خاتم الکمالات اور خاتم مراتب حکومت ہونے پر دلالت کرے سوائے حضرت محمد رسول اللہ اور کوئی نہیں ہوا نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں اس قسم کا لقب آیا نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام وغیرہم کی شان میں اس قسم کا لقب وارد ہوا اور نہ ان صاحبوں میں سے کسی نے یہ دعویٰ کیا کہ میرے بعد کوئی حاکم نہ آئے گا اور کوئی نبی یا صاحب کمال اعظم ظہور نہ فرمائے گا اس قسم کا دعویٰ اگر کرتے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کرتے اور اس قسم کا لقب آتا تو ان کی شان میں آتا جب انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ مقولہ موجود ہو کہ جہان کا بادشاہ آنے والا ہے(۱)۔ (قاسم العلوم ص ۴۷۵، ۴۷۶)

---

(۱) ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا: کسی اور نبی نے دعویٰ خاتمیت نہ کیا۔ کیا تو حضرت محمد ﷺ نے کیا چنانچہ قرآن وحدیث میں بتصریح موجود ہے سو آپ کے اگر آپ سے پہلے دعوی خاتمیت کرتے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کرتے مگر دعوی خاتمیت تو درکنار انہوں نے یہ فرمایا کہ میرے بعد جہان کا سردار آنے والا ہے (مباحثہ شاہجہانپور ص ۳۵) انجیل میں عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان مذکور ہے "اس کے بعد میں تم سے بہت باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں (یوحنا باب ۱۴ آیت ۳۰)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۱۲) ایک جگہ فرمایا:

مگروہ [دنیا کا سردار جن کی حضرت عیسی علیہ السلام نے بشارت دی۔ راقم] کون ہیں ؟ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں کیونکہ بعد حضرت عیسی علیہ السلام اول تو حضرت محمد رسول اللہ سے پہلے کسی نے دعوی نبوت نہیں کیا اور نہ کوئی نبی ہوا دوسرے آپ کے سوا اور کسی نے دعوی خاتمیت نہیں کیا اور نہ بحوالہ پیغام ووحی خداوندی اس قسم کا لقب اپنی نسبت کسی نے کسی کو سنایا۔ (قاسم العلوم ص ۲۷۷)

[دیکھیں کس طرح مدلل طریقے سے کتب سابقہ کے حوالہ جات کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی نبوت اور خاتمیت کو ثابت کیا جا رہا ہے]

۱۳) اس کے بعد فرمایا:

رہے حضرات حواریین اول تو وہ نبی نہ تھے حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف سے دعوت دین مسیحی کرتے تھے جس کا حاصل یہ ہوا کہ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کے خلیفہ اور ان کے نائب اور ان کے بھیجے ہوئے تھے۔ بے واسطہ خدا کے بھیجے ہوئے نہ تھے اور اگر ان کی نبوت حسب اعتقاد مسیحیاں تسلیم بھی کیجئے تو وہ حضرت عیسی علیہ السلام کے اس مقولہ کے مخاطب نہ تھے اس لئے وہ شخص کوئی اور ہی ہونا چاہئے۔

[عیسائی حضرت عیسی علیہ السلام کے حواریین اور پولس کیلئے نبوت یا رسالت کا اعتقاد رکھتے ہیں اس لئے اناجیل اربعہ کے بعد جس کتاب میں پولس کے کاموں کا ذکر ہے انہوں نے اس کا نام رکھا ہوا ہے ”رسولوں کے اعمال“۔ اس عبارت میں حضرت نے عیسائیوں کے ایک اعتراض کا جواب دیا ہے وہ یہ کہ عیسائی کہتے ہیں کہ انجیل میں مذکور جہان کے سردار سے مراد حواریین میں سے کوئی ہے یا پولس ہے حضرت اس عبارت میں پہلی شق کا جواب دیتے ہیں کہ حواریین حضرت عیسی علیہ السلام کے نائب تھے خود نبی نہ تھے اور اگر عیسائیوں کے عقیدے کے مطابق ان کو نبی مان بھی لیا جائے تب بھی اس کلام کے مصداق نہیں کیونکہ اگر ان میں سے کوئی مراد ہوتا تو اس

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

طرح غائب کے الفاظ سے اس کی خبر نہ دی جاتی]

(۱۴) اس کے بعد لکھتے ہیں:

رہے پولوس مقدس ان کو حواری کہنا بجز بے حیائی اور کیا ہے(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ان کا نام ونشان نہ تھا بایں ہمہ کسی نے ان میں سے نہ دعویٰ خاتمیت کیا (۲) نہ بحوالہ وحی اپنے لئے اس قسم کا لقب بیان کیا۔ (قاسم العلوم ص ۴۷۷، ۴۷۸)

---

(۱) موجودہ عیسائیت کا مدار پولس کی تعلیمات اور تشریحات پر ہے اور پولس یہودی تھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں آپ کے ماننے والوں کو ستاتا رہا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع الی السماء کے بعد اس نے اپنے طور پر عیسائیت کا اعلان کر دیا (دیکھئے رسولوں کے اعمال: باب ۲۲ آیت ۳ تا ۱۲) اور پولس نے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے حواریین سے ملے بغیر ہی اپنے طور پر عیسائیت کا پرچار شروع کیا چنانچہ پولس خود لکھتا ہے: ''اور میں نے یہی حوصلہ رکھا کہ جہاں مسیح کا نام نہیں لیا گیا وہاں خوشخبری سناؤں تا کہ دوسرے کی بنیاد پر عمارت نہ اٹھاؤں'' (رومیوں کے نام پولس رسول کا خط باب ۱۵ آیت ۲۰) پھر پولس نے حسب منشا اس میں تبدیلیاں کر ڈالیں چنانچہ ایک جگہ لکھتا ہے: ''میں یہودیوں کیلئے یہودی بنا تا کہ یہودیوں کو کھینچ لاؤں جو لوگ شریعت کے ماتحت ہیں ان کیلئے میں شریعت کے ماتحت ہوا تا کہ شریعت کے ماتحتوں کو کھینچ لاؤں اگرچہ خود شریعت کے ماتحت نہ تھا بے شرع لوگوں کیلئے بے شرع بنا تا کہ بے شرع لوگوں کو کھینچ لاؤں (کرنتھیوں کے نام پولس رسول کا پہلا خط باب ۹ آیت ۲۰، ۲۱) حضرت فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کو اس پیشگوئی کا مصداق کہنا بجز بے حیائی اور کیا ہے؟

(۲) حواریین یا پولس کو اس بشارت کا مصداق بنانے پر رد اس عبارت میں یوں کرتے ہیں کہ ان حضرات میں سے کسی نے دعویٰ خاتمیت نہ کیا اور نہ ہی ان میں سے کسی کو وحی میں خاتم کہا گیا۔ اس لئے اگر بالفرض ان میں سے کوئی نبی تھا بھی تو خاتم النبیین نہیں۔ جبکہ نبی کریم ﷺ نے دعویٰ خاتمیت کیا پھر قرآن وحدیث میں آپ کی خاتمیت کی منصوص ہے اس لئے اس بشارت کے مصداق آپ ہی ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۱۵) اس کے بعد فرماتے ہیں:

البتہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں لقب خاتم النبیین اور نذیر للعالمین اور رحمۃ للعالمین قرآن شریف میں موجود ہے جن میں سے دو اول سے تو خاتمیت مراتب حکومت بالتصریح اور خاتمیت مراتب کمال بالالتزام نکلتی ہے اور تیسرے لقب سے خاتمیت مراتب کمال تو بالتصریح اور خاتمیت مراتب حکومت بالالتزام نکلتی ہے۔

وجہ اس کی یہ ہے کہ نبی اور نذیر حکومت اور حکمرانی میں نائب خدا ہوتے ہیں جو ان کا خاتم ہوگا اس پر مراتب ماتحتی ختم ہو جائیں گے اس لئے وہ سب پر حاکم ہوگا اور تمام عالم اس کی عملداری میں اسی طرح داخل ہوگا جیسے گورنر کی عملداری میں تمام ہندوستان اور کسی اور کو یہ بات نصیب نہ ہوگی کیونکہ اور سب اسی طرح خاص خاص اضلاع کے حاکم ہوں گے جیسے لفٹنٹ کمشنر جج وغیرہ خاص خاص اضلاع کے حاکم ہوتے ہیں اور چونکہ حاکم وہی ہونا چاہئے جو محکوموں سے افضل ہو اور خدا کے یہاں یوں ہی ہوتا ہے۔ یہ ناانصافی اور ظلم نہیں کہ لائق کوئی ہو اور حاکم کوئی ہو جائے؟ تو یہی خاتمیت حکومت اور عموم حکومت اس کی افضلیت اور اکملیت پر دلالت کرے گی

اور جب افضلیت اور خاتمیت حکومت میں بوجہ عدل وقدر شناسی خداوندی خاتم ہوا تو آیۃ رحمۃ للعالمین جو افضلیت اور خاتمیت مراتب کمال پر بالتصریح دلالت کرتی ہے خاتمیت مراتب حکومت پر آپ دلالت کرے گی۔ باقی رہا آیت مذکورہ کا خاتمیت مراتب کمال پر دلالت کرنا اس کی صورت یہ ہے کہ یہ تو پہلے ثابت ہو چکا کہ فرد اکمل وافضل اور افراد کے حق میں مفیض اور مفید اور مؤثر اور معطی ہوتا ہے اور سب جانتے ہیں کہ یہ عین ترحم اور رحمت ہے سو جو شخص تمام عالم کے حق میں رحمت ہو وہ بیشک سب کی نسبت مفیض اور مفید اور مؤثر اور معطی ہوگا اور اس وجہ سے اس کی افضلیت اور اکملیت کا قائل ہونا پڑے گا۔ (قاسم العلوم ص ۴۷۸، ۴۷۹)

[دیکھئے کس وضاحت کے ساتھ اس عبارت میں نبی کریم ﷺ کا سب کا حاکم اور سب کا خاتم کہا گیا ہے]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۱۶) اس کے بعد فرماتے ہیں:

بالجملہ حضرت رسول اللہ ﷺ کی شان میں اس قسم کے القاب وارد ہیں جو ان کی افضلیت اور اکملیت اور خاتمیت مراتب کمال وحکومت پر دلالت کرتے ہیں اور کسی کی شان میں اس قسم کے القاب نہیں آئے اور قسم کے القاب آئے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ افضل المخلوقات اور اشرف الکائنات ہیں اور یہی وجہ ہوئی کہ ان کا دین آخر الادیان ٹھہرا علاوہ اور معجزات کے قرآن شریف ان کو معجزہ میں ملا۔

[خط کشیدہ الفاظ کو پڑھیں کس صراحت کے ساتھ حضرت نے نبی کریم ﷺ کا افضل واعلیٰ اور سب سے آخری نبی مانا ہے]

۱۷) اس کے بعد فرماتے ہیں:

اس دین کا آخر الادیان ہونا تو یوں ضروری ہوا کہ حکام ماتحت کے احکام کا مرافعہ کرتے ہیں تو آخری مرافعہ بادشاہ کی کچہری میں ہوتا ہے اور اس کچہری کا حکم آخری حکم ہوتا ہے اور وجہ اس کی یہ ہوتی ہے کہ اُس کچہری اور اُس کچہری کے حاکم پر مراتب حکومت ختم ہوجاتے ہیں سوایسے ہی کارخانہ حکومت دینی میں اس شخص کا حکم آخر رہنا چاہئے جس پر مراتب حکومت دینی ختم ہوجائیں۔

اور قرآن شریف کا اعجاز ایسے شخص کیلئے اس لئے ضرور ہوا کہ اعجاز میں ایک طرح کا اظہار کمال ہوتا ہے یعنی جیسے بڑا خوش نویس وہ ہے جو ایسا قطعہ لکھ دے جس کے ثانی کے لکھنے سے اور خوش نویس اور منشی عاجز آجائیں اور ظاہر ہے کہ یہ عین اظہار کمال ہے ایسے ہی بڑا نبی اور بڑا صاحب کمال وہ ہے جو ایسا کام کرسکے جو اور اقران وامثال اس کے کرنے سے عاجز آجائیں غرض حقیقت اعجاز ایک قسم کا اظہار کمال ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ کمالات میں اعلیٰ اور افضل علم ہے .... بالجملہ کمالات کا خاتمہ علم پر ہے جو شخص خاتم مراتب کمال ہوگا وہ علم میں اوروں سے افضل اور اکمل ہوگا اس لئے اظہار کمال علمی میں وہ سب سے فائق ہوگا اور سوا اُس کے اور سب

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اُس کے سامنے عاجز ہوں گے اور اِس وجہ سے اُس کی معلومات اور اُس کی عبارات اوروں کے حق میں معجز ہوں گے جیسے اُس کی معلومات عجیب ہوں گی ایسے ہی اُس کی عبارات بھی عجیب وغریب ہوں گی کیونکہ تجویز عبارت بھی اُسی کمال سے متعلق ہے۔

[اس عبارت میں نبی کریم ﷺ کے اعلیٰ وآخر ہونے میں تلازم ذکر کیا ہے اس کو یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ خاتمیت رتبی کو خاتمیت زمانی لازم ہے]

۱۸) اس مکتوب کے آخر میں لکھتے ہیں:

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

فقط (صفحہ ۴۷۱ تا صفحہ ۴۸۱ سطر ۱۲)

[اس عبارت میں بھی حضرت نے نبی کریم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی صراحت کی ہے]

۱۹) قاسم العلوم ص ۴۸۵ تا ۴۹۵ میں فارسی کا ایک طویل مکتوب ہے جس کا موضوع شان رسالت کا بیان ہی ہے طوالت سے بچنے کیلئے اسے قلم انداز کیا جاتا ہے۔ باذوق حضرات قاسم العلوم کا مطالعہ کریں۔

۲۰) منشی ممتاز علی صاحب کے نام ایک مکتوب لکھا اوران سے کہا کہ ایک ہفتہ کے اندر اس کو واپس کر دینا یہ ضائع نہ ہو جائے پھر فرماتے ہیں:

پھر مکرر عرض ہے کہ یہ تحریر گم نہ ہو جائے آپ کی غفلت شعاریاں میری دل آزاری کا سبب نہ ہو جائیں میرے دل دکھانے کیلئے یہی مفتیان دہلی کا غل وشور کافی ہے آپ زیادہ تکلیف نہ فرمائیں۔ (قاسم العلوم ص ۴۹۹)

[تحذیر الناس پر بے سوچے سمجھے کچھ مفتیوں نے فتوے دیئے آپ کو ختم نبوت کا منکر کہا گیا اس سے حضرت کو بہت رنج ہوا۔ اور ہونا بھی چاہیئے تھا اس لئے کہ آپ اس الزام سے بری تھے نبی کریم ﷺ کی نبوت اور ختم نبوت کو اپنا دین وایمان سمجھتے تھے اور اس عقیدہ کی نشرواشاعت کو اپنی زندگی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کا مشن بنائے ہوئے تھے جو ختم نبوت کا منکر ہو اس کو ایسے فتوؤں کی کیا پروا؟]

۱۹) ایک جگہ لکھتے ہیں:

اگر نفسانیت عند اللہ مذموم نہ ہوتی اور بحث و مباحثہ کا انجام خراب نہ آتا اور نزاع اہل اسلام خدا اور رسول ﷺ کو ناگوار نہ ہوتا تو آپ بھی ایک تماشا دیکھ لیتے ان شاء اللہ مخالفان احقر کی حقیقۃ معلوم ہو جاتی سب کے نشے ان شاء اللہ ڈھیلے ہو جاتے اور مدعیانِ روزگار اپنے کیے کو پہنچ جاتے۔ پر کیا کروں اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِن اس گرفتار ہواؤ ہوس کے ذمہ خدا کی طرف سے بھی در بارہ مباحثہ سیکڑوں قید و قیود لگی ہوئی ہیں وہاں کی باز پرس کا کھٹکا ایسے کام کرنے نہیں دیتا......

......مگر جب دیکھا سب اہل مشورہ اِسی طرف ہیں اُدھر آپ کا عنایت نامہ بھی بطلب جوابات معلومہ پہنچا ناچار ہو کر روانہ کرتا ہوں (قاسم العلوم ص ۴۹۶، ۴۹۷)

[مسلمانو! کیا آپ کو یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ حضرت پر جو الزام لگائے گئے حضرت نے ان پر صبر سے کام کیوں لیا ان کے خلاف کھل کر کام نہ کیا صرف چند افراد کے علمی اشکالات کے جواب دینے پر اکتفا کیا نہ ان کے خلاف سرِ عام جلسے کیے نہ ان کی کتابوں کا مطالعہ کر کے ان کے خلاف محاذ قائم کیا جبکہ حضرت انتہائی ذہین تھے۔ بڑے حاضر جواب تھے عوام میں ان کی بڑی مقبولیت تھی بے مثال خطیب تھے۔ یہ خاموشی صرف اس لئے کہ مسلمانوں کے درمیان نزاع نہ ہو اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو جائیں بتایئے کیا تحذیر الناس کے مخالفین کے دلوں میں کبھی آخرت کا ایسا فکر پیدا ہوا۔ شاید تحذیر الناس کے مخالفین کہتے ہوں کہ ہمارے پاس تحذیر الناس کے سوا مولانا کی اور کوئی کتاب نہیں اب جب کہ ختم نبوت کے حوالے سے مولانا کی اس قدر خدمات سامنے آ گئی ہیں تو اگر مخالفین نے واقعی اللہ کی رضا کیلئے ایسا کئے ہے تو ان کی ذمہ داری بنتی ہے کہ علی الاعلان اپنے پہلے قول سے رجوع کریں اور کہہ دیں کہ مولانا اس الزام سے بری ہیں ورنہ آخرت کا فکر کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب اثبات حیات بابرکات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات مسمّٰی بہ

۱۳۵۵ھ

آب حیات

۱۹۳۶ع

مصنفہ حجۃ الاسلام آیۃ من آیات اللہ مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی باہتمام احقر انام محمد عبد الاحد
باہتمام خادم دین سید حاجی عبد المتین خلف الصدق مولوی حافظ محمد عبد الاحد صاحب مرحوم

در مطبع قاسمی واقع دہلی مطبوع شد

ہر قسم کی عمدہ سستی کتابیں ملنے کا پتہ حاجی عبد المتین مطبع قاسمی چوڑی والان دہلی!!

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿تعارف کتاب آب حیات﴾

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

حضرت نانوتویؒ کی معرکۃ الآراء کتاب ایسی دقیق عمیق اور صعب بلکہ اصعب کتاب ہے......ہم نے اپنے استاذ وشیخ حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ کے ترمذی اور بخاری شریف کے درس کے دوران بارہا سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ ''حضرت نانوتویؒ نے یہ کتاب علماء کے امتحان کے لئے لکھی ہے''...........اس کتاب کے دیباچے میں حضرت نانوتویؒ نے خود لکھا ہے کہ جس طرح ہدیۃ الشیعہ کی تصنیف کا محرک حضرت مولانا گنگوہیؒ تھے اسی طرح آب حیات کی تصنیف کے محرک حضرت پیر ومرشد مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ تھے اُن کے ایماء پر مسئلہ حیات النبی پر اِس کتاب کو ہدیۃ الشیعہ سے الگ مستقل کتاب کی شکل میں تصنیف کیا ہے۔(مقدمہ اجوبہ اربعین ص ۳۳)

﴿کتاب آب حیات کے مضامین کا خلاصہ﴾

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''آب حیات'' دقیق علمی کتاب ہے اس کو سمجھنے کیلئے چند تمہیدی باتیں یاد رکھیں:

۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لَمْ اَرَ النَّبِیَّ ﷺ یَسْتَلِمُ مِنَ الْبَیْتِ اِلَّا الرُّکْنَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ (بخاری۔ ج۱ص ۲۱۸) ترجمہ:''میں نے رسول اللہ ﷺ صرف رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام کرتے دیکھا''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریش نے خانہ کعبہ کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر نہ بنایا۔حطیم کی جانب سے جگہ چھوڑ دی۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جو اتباع سنت میں ایک مثال تھے وہ فرماتے ہیں یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ طواف کے دوران نبی کریم ﷺ حطیم والے دوکونوں کا استلام نہ کرتے تھے۔(بخاری ج ۲ص ۶۴۴)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۲) حضرت ابن عمرؓ کے اس قول سے معلوم ہوا کہ شریعت کا ہر حکم کسی علت کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے جس کو ماہرین شریعت سمجھتے ہیں حضرت شاہ ولی اللہؒ نے اپنی مشہور کتاب حجۃ اللہ البالغہ کے مقدمہ میں اس کو ثابت کیا ہے (دیکھئے حجۃ اللہ البالغۃ ص ۴، ۵) فقہاء کرام کے قیاس (۱) کی بنیاد یہی علت ہوتی ہے (نور الانوار ص ۲۲۴) اس علت کے متعدد نام ہیں مثلاً: سبب، امارۃ، داعی، مستدعی، باعث، حامل، علامۃ، مناط، دلیل، مقتضی، موجب، مؤثر، معرف (المدخل الی مذهب الامام احمد بن حنبل للشيخ ابن بدران الدمشقی ص ۱۴۷) اور کسی چیز کے ناموں کی کثرت اس چیز کی اہمیت کو ظاہر کیا کرتی ہے۔

۳) حضرت نانوتویؒ فرماتے ہیں کہ احکام شرع کی علتوں کو سمجھنے والا حکیم کہلاتا ہے (۲) حکمت کہتے ہی اِس کو ہیں کہ انسان کو شریعت کے احکام کی علتیں اور حکمتیں سمجھ میں آجائیں۔

---

(۱) قیاس کے دو معنی ہیں ایک وہ جو اصول فقہ میں چوتھے نمبر پر ہے دوسرا ضابطہ شرعیہ جیسے ہدایہ میں باب التیمم سے پہلے ہے: وَلَا يَجُوْزُ التَّوَضِّيْ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْاَنْبِذَةِ جَرْيًا عَلٰى قَضِيَّةِ الْقِيَاسِ (هدایہ ج ۱ ص ۴۸) حضرت نانوتویؒ کی درج ذیل عبارت میں بھی قیاس ضابطہ شرعیہ کے معنی میں ہے: بہرحال نہ اپنے خیال کا وہ اعتبار ہے نہ کسی تاریخ کا وہ اعتبار ہے جس قدر حدیث ضعیف کا اعتبار ہونا چاہئے اور کسی امام نے قیاس کو حدیث ضعیف سے بڑھ کر بھی سمجھا ہے تو اُس کی یہ وجہ ہے کہ قیاس [ضابطہ شرعیہ۔ راقم] ماخوذ حدیث صحیح یا متواترات سے ہوتا ہے اس صورت میں حدیث ضعیف سے قیاس [ضابطہ شرعیہ۔ راقم] بڑھ کر نہ رہا وہ حدیث صحیح یا متواتر اس سے بڑھ کر ہے۔ (تصفیۃ العقائد ص ۳۸)

(۲) حضرت نانوتویؒ کے الفاظ یوں ہیں: ''بعد غور بشرط سلامت ذہن وشہادت عقل یوں معلوم ہوتا ہے کہ لفظ حُکم وحِکْمَة سے۔ جو کلام اللہ میں جابجا آتا ہے۔ علمِ نسبۃ حکمیۃ حقیقیۃ احکام شرعیہ مراد ہے'' (آب حیات ص ۶ سطر ۲، ۳)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۴) شریعت کا ایک حکم ہے کہ چت لیٹ کر سونے سے انسان کا وضو جاتا رہتا ہے اور ساتھ یہ بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا وضو نیند سے نہ جاتا تھا (ردالمحتار ج ۱ ص ۱۴۳) حضرت نبی کریم ﷺ تہجد کی نماز پڑھ کر وتروں سے پہلے سو جاتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: "یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ" (یارسول اللہ کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟) تو آپ نے ارشاد فرمایا: "یَا عَائِشَۃُ اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ" (اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا) (بخاری ج ۱ ص ۱۵۴)

علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: "وَفِیْہِ اَنَّہٗ لَا یَنْتَقِضُ وُضُوْءُہٗ بِالنَّوْمِ لِکَوْنِ قَلْبِہٖ لَا یَنَامُ وَھٰذَا مِنْ خَصَائِصِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کَمَا ثَبَتَ فِی الصَّحِیْحِ مِنْ قَوْلِہٖ وَکَذٰلِکَ الْاَنْبِیَاءُ تَنَامُ اَعْیُنُھُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوْبُھُمْ" (عمدۃ القاری ج ۷ ص ۲۰۴) (اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کا وضو نیند سے نہیں ٹوٹتا تھا کیونکہ آپ کا دل نہیں سوتا تھا اور یہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے خصائص میں سے ہے جیسا کہ صحیح روایت سے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ثابت ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی آنکھیں سوتی ہیں اور ان کے دل نہیں سوتے) مشکوۃ المصابیح ص ۲۷ میں صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۰۸۱ کے حوالے سے اور ص ۲۹ میں سنن دارمی کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کی نیند کا ذکر ہے اس میں بھی یہ ہے کہ آپ کی آنکھیں سوتی تھیں دل جاگتا تھا۔

عام آدمی کی نینداور انبیاء کرام علیہم السلام کی نیند میں فرق کی وجہ:

"اسرار الطہارۃ" کی عبارات کے تحت آپ نے پڑھا کہ حضرت نانوتویؒ فرماتے ہیں کہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی نیند میں اور عام لوگوں کی نیند میں فرق ہے عام لوگوں کو نیند میں غفلت ہو جاتی ہے اعصاب ڈھیلے پڑ جاتے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ نیند کی حالت میں اُن سے خروج ریح ہو جائے اور اُن کو پتہ نہ چلے جبکہ انبیاء کرام علیہم السلام کو نیند میں غفلت نہیں ہوتی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اُن کا دل جاگتا رہتا ہے اُن کے اعصاب قوی رہتے ہیں وہ باہوش ہوتے ہیں اگر اُن کا وضو جاتا رہے تو ان کو پتہ رہتا ہے اسلئے نبی کریم ﷺ نے کبھی تو نیند کے بعد وضو کر کے نماز ادا کی اور کبھی بغیر نیا وضو کیے نماز پڑھی۔ اور یہ فرق احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے۔

فائدہ: ردالمحتار ج ا ص ۱۴۳ کے حوالے سے اسرار الطہارہ کی عبارات کے تحت گزرا ہے کہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا وضو تو اغماء کی حالت میں بھی نہیں جاتا کیونکہ دل بیدار رہتا ہے۔

اس کی حکمت:

آپ کا دل جاگتا رہتا تھا اس کی حکمت یہ ہے کہ آپ امت کیلئے اسوۂ حسنہ تھے امت کو ہر وقت آپ کی اطاعت کاملہ کا حکم ہے آپ کا قول فعل ہمارے لئے حجت ہے چونکہ آپ ہر وقت امت کیلئے مقتدیٰ تھے سوتے وقت جاگتے وقت یا اونگھتے وقت کسی حال میں بھی آپ کی زبان سے خلاف حق یا خلاف واقعہ بات سرزد نہ ہوتی تھی۔ اور یہی مطلب ہے آپ کے دل کے بیدار رہنے کا۔ اگر عام لوگوں کی طرح نیند کی حالت میں آپ سے کوئی ایسی بات سرزد ہو جاتی تو آپ کامل مقتدی نہ رہتے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ بھی سنتا تھا اسے یاد کرنے کیلئے لکھ لیتا تھا مجھے قریش کے لوگوں نے منع کیا اور کہنے لگے تو ہر چیز جو رسول اللہ ﷺ سے سنتا ہے لکھ لیتا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ بشر ہیں کبھی غصے کی حالت میں ہوتے ہیں کبھی خوشی کی حالت میں حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں میں نے لکھنا چھوڑ دیا۔ اور رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے مجھے لکھنے کا حکم دیا اور اپنی انگلی کے ساتھ اپنے منہ مبارک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: ''فَوَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَا خَرَجَ مِنْہُ اِلَّا حَقٌّ'' (اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس سے حق بات ہی نکلتی ہے) (سنن دارمی ص ۱۲۵)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۴) شریعت کا ایک حکم ہے کہ انبیاء کرام کے چھوڑے ہوئے مال میں وراثت نہیں چلتی ان کی ازواج کا دوسری جگہ نکاح نہیں ہوتا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا ۚ إِنَّ ذَٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ۵۳) (اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم رسول اللہ کو تکلیف دو اور نہ یہ کہ نکاح کرو ان کی ازواج سے ان کے بعد کبھی بیشک یہ اللہ کے ہاں بڑا گناہ ہے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ (بخاری ج ا ص ۴۳۵) (ہماری وراثت نہیں چلتی جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے) صاحب مشکوۃ نے فضائل علم میں ایک طویل حدیث لکھی جس کے بارے میں فرمایا: رواہ احمد والترمذی وابوداود وبن ماجه والدارمی۔ اس حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں: وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ (مشکوۃ المصابیح ص ۳۴) (اور بیشک علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء دینار یا درہم وراثت میں نہیں چھوڑتے وہ تو علم چھوڑ کر جاتے ہیں تو جس نے علم کو لے لیا اس نے بڑے نصیب کو لے لیا)

﴿حضرت تھانویؒ کے نزدیک اِن احکام کی علت﴾

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اور ان کے حوالے سے مفتی اعظم مفتی محمد شفیعؒ فرماتے ہیں کہ وفات کے بعد انبیاء کرام علیہم السلام کی حیاۃ برزخی زیادہ قوی ہوتی ہے اِس لئے نہ اُن کی میراث تقسیم ہوتی ہے اور نہ اُن کی ازواج دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہیں چنانچہ سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۵۴ کے تحت یہ حضرات لکھتے ہیں:

ایسے مقتول کو جو اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے شہید کہتے ہیں اور اس کی نسبت گو یہ کہنا کہ وہ مر گیا صحیح اور جائز ہے، لیکن اس کی موت کو دوسرے مُردوں کی سی موت سمجھنے کی ممانعت کی گئی ہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ بعد مرنے کے گو برزخی حیات ہر شخص کی روح کو حاصل ہے اور اسی سے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جزاء وسزا کا ادراک ہوتا ہے لیکن شہید کو اِس حیات میں اور مُردوں سے ایک گونہ امتیاز ہے اور وہ امتیاز یہ ہے کہ اُس کی یہ حیات آثار میں اوروں سے قوی ہے جیسے انگلیوں کے اگلے پوروے اور ایڑی، اگر چہ دونوں میں حیات ہے اور حیات کے آثار بھی دونوں میں موجود ہیں لیکن انگلیوں کے پوروں میں حیات کے آثار احساس وغیرہ بہ نسبت ایڑی کے زیادہ ہیں، اسی طرح شہداء میں آثارِ حیات عام مُردوں سے بہت زیادہ ہیں، حتی کہ شہید کی اس حیات کی قوت کا ایک اثر بر خلاف معمولی مُردوں کے اس کے جسد ظاہری تک بھی پہنچا ہے کہ اس کا جسم باوجود مجموعہ گوشت وپوست ہونے کے خاک سے متاثر نہیں ہوتا، اور مثل جسم زندہ کے صحیح سالم رہتا ہے، جیسا کہ احادیث اور مشاہدات شاہد ہیں، پس اِس امتیاز کی وجہ سے شہداء کو احیاء کہا گیا، اور اُن کو دوسرے اموات کے برابر اموات کہنے کی ممانعت کی گئی مگر احکام ظاہرہ میں وہ عام مردوں کی طرح ہیں، اُن کی میراث تقسیم ہوتی ہے اور اُن کی بیویاں دوسرے سے نکاح کر سکتی ہیں، اور یہی حیات ہے جس میں حضرات انبیاء علیہم السلام شہداء سے زیادہ امتیاز اور قوت رکھتے ہیں، یہاں تک کہ سلامت جسم کے علاوہ اِس حیات برزخی کے کچھ آثار ظاہری احکام پر بھی پڑتے ہیں، مثلاً اُن کی میراث تقسیم نہیں ہوتی، اُن کی ازواج دوسروں کے نکاح میں نہیں آسکتیں (بیان القرآن ج ۱ ص ۸۷، ۸۸، معارف القرآن ج ۱ ص ۳۹۷، ۳۹۸)

﴿حضرت نانوتویؒ کے نزدیک ان احکام کی علت﴾

حضرت نانوتویؒ فرماتے ہیں کہ جیسے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی نیند اور بیہوشی عام لوگوں سے مختلف ہے اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام کی وفات بھی عام لوگوں سے مختلف ہوتی ہے۔ نیند اور بیہوشی کے بارے میں گزر چکا ہے کہ عام آدمی کا وضو جاتا رہتا ہے انبیاء کرام کا وضو باقی رہتا ہے عام آدمی کا دل بھی سو جاتا ہے جبکہ انبیاء کرام کا دل جاگتا رہتا ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی موت اور عام آدمی کی موت میں فرق یہ ہے کہ عام آدمی کی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

روح نکال لی جاتی ہے مگر انبیاء کرام کی ارواح نہیں نکالی گئیں بلکہ ان کے جسم کے اندر ہی رکھ دی گئیں تو جب انبیاء کرام کی ارواح نکلی نہیں تو نہ ان کی ازواج نکاح سے نکلیں نہ اُن کا ترکہ بعد والوں میں تقسیم ہوا،

عام لوگوں کی نیند کے بارے میں قرآن کریم میں ہے:

اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ج فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ط اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ (سورۃ الزمر آیت نمبر ۴۲) (اللہ ہی جانوں کو قبض کرتا ہے ان کی موت کے وقت اور ان جانوں کو بھی جن کی موت ان کے سونے کے وقت نہیں آئی پھر ان جانوں کو روک لیتا ہے جن پر موت کا حکم فرما چکا ہے اور باقی جانوں کو ایک میعاد متعین تک بھیج دیتا ہے)

حضرت شاہ صاحب لکھتے ہیں ''یعنی نیند میں ہر روز جان کھینچتا ہے پھر (واپس) بھیجتا ہے یہ ہے نشان آخرت کا۔ معلوم ہوا کہ نیند میں بھی جان کھنچتی ہے جیسے موت میں اگر نیند میں کھنچ کر رہ جائے وہی موت ہے مگر یہ جان وہ ہے جس کو (ظاہری) ہوش کہتے ہیں اور ایک جان جس سے سانس چلتی ہے اور نبضیں اچھلتی ہیں اور کھانا ہضم ہوتا ہے وہ دوسری ہے وہ موت سے پہلے نہیں کھنچتی'' (موضح القرآن) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے بغوی [مع الخازن ج ۶ ص ۷۸۔ راقم] نے نقل کیا ہے کہ ''نیند میں روح نکل جاتی ہے مگر اُس کا مخصوص تعلق بدن سے بذریعہ شعاع کے رہتا ہے جس سے حیات باطل ہونے نہیں پاتی'' (جیسے آفتاب لاکھوں میل سے بذریعہ شعاعوں کے زمین کو گرم رکھتا ہے) اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ نیند میں بھی وہ ہی چیز نکلتی ہے جو موت کے وقت نکلتی ہے لیکن تعلق کا انقطاع ویسا نہیں ہوتا جو موت میں ہوتا ہے واللہ اعلم (تفسیر عثمانی ص ۶۱۶ ف ۴) امام بغویؒ ہی لکھتے ہیں:

وَلِكُلِّ اِنْسَانٍ نَفْسَانِ اِحْدَاهُمَا نَفْسٌ لِلْحَيَاةِ وَهِيَ الَّتِيْ تُفَارِقُهٗ عِنْدَ الْمَوْتِ فَتَزُوْلُ بِزَوَالِهَا وَالْاُخْرٰى نَفْسُ التَّمْيِيْزِ وَهِيَ الَّتِيْ تُفَارِقُهٗ اِذَا نَامَ (معالم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

التنزیل مع الخازن ج۶ص۷۷)(ہرانسان کی دوروحیں ہوتی ہیں ایک زندگی کی روح ہے جواس سے موت کے وقت جدا ہوتی ہے اور دوسری ہوش کی روح ہے اور وہ اس وقت جدا ہوتی ہے جب وہ سوتا ہے)

ان تفاسیر سے معلوم ہوا کہ سونے کی حالت میں انسان کے ہوش اس لئے نہیں رہتے کہ اس کی روح نکال لی جاتی ہے گویا جب اس کی روح نکل گئی تو دل بھی سو گیا۔ اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا چونکہ دل جاگتا رہتا ہے ان کے ہوش ختم نہیں ہوتے اس لئے لامحالہ کہنا پڑے گا کہ نیند کے وقت اس طرح ان کے بدن سے روح کا اخراج نہیں ہوتا۔ معلوم ہوا کہ ان کی نیند کی وہ کیفیت نہیں جو عام لوگوں کی نیند کی ہوتی ہے۔ حضرت نانوتویؒ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی موت کی کیفیت بھی عام لوگوں کی موت کی طرح نہیں ہے تاکہ جس طرح نیند کی حالت میں انبیاء کرام علیہم السلام سے خلاف حق بات صادر نہ ہوتی تھی اسی طرح نزع کے وقت بھی وہ کچھ ہو جو امت کیلئے ایک نمونہ بنے۔ عام لوگوں کی روح موت کے وقت بدن سے جدا ہو جاتی ہے مگر انبیاء کرام کی روح کو ان کے بدن کے اندر سمیٹ دیا جاتا ہے۔ چونکہ بدن سے روح کا اخراج نہیں اس لئے نہ مال تقسیم ہوگا اور نہ ان کی ازواج ان کے نکاح سے نکلیں گی۔ واللہ اعلم۔

چنانچہ حضرتؒ لکھتے ہیں: ازواج انبیاء کرام علیہم السلام کو نکاح ثانی کی اجازت کا نہ ہونا، اوروں کی ازواج کیلئے اِس اجازت کا ہونا اور اموال انبیاء کرام علیہم السلام میں میراث کا جاری نہ ہونا اور اوروں کے اموال میں جاری ہونا اس پر شاہد ہے کہ ارواح انبیاء کرام کا اخراج نہیں ہوتا فقط مثل نور چراغ اطراف و جوانب سے قبض کر لیتے ہیں یعنی سمیٹ لیتے ہیں اور سوا ان کے اوروں کی ارواح کو خارج کر دیتے ہیں اور اس لئے سماع انبیاء علیہم السلام بعد وفات زیادہ تر قرین قیاس ہے اور اسی لئے اُن کی زیارت بعد وفات بھی ایسی ہی ہے جیسے ایام حیات میں احیاء کی زیارت ہوا کرتی ہے (جمال قاسمی ص۱۶)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿عبارات کتاب آب حیات﴾

ا) اس کتاب کے خطبے میں فرماتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْخَلَائِقِ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ (آب حیات ص۲)

[اس عبارت میں نبی کریم ﷺ کی خاتمیت رتبی یعنی افضلیت کا ذکر ہے]

۲) کتاب کی تصنیف کے بارے میں اپنا ارادہ یوں ظاہر کرتے ہیں کہ

شروع تو خدا کے گھر سے کیجئے اور بن پڑے تو بوسہ گاہ عالم در سرور عالم ﷺ پر اختتام کو پہنچا دیجئے تا کہ ابتدا انتہا دونوں مبارک ہوں ورنہ جسقدر بن پڑے غنیمت ہے کیونکہ اس وسیلہ سے اس ظلوم وجہول کو امید صحۃ وظن قبول ہے۔ (آب حیات ص۵)

[جو شخص نبی کریم ﷺ کے بعد کسی اور نبی کی آمد کا قائل ہو وہ بھلا نبی کریم ﷺ سے ایسے محبت بھرے جذبات کا اظہار کیسے کر سکتا ہے ان جذبات کا اظہار اس کی دلیل ہے کہ حضرت نانوتویؒ جناب نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری نبی ہی مانتے تھے]

۳) ایک جگہ فرماتے ہیں:

ارواح امت اس امت کے نبی کی روح کے آثار ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے اس امت کو خود خداوند کریم نے خَیْرَ اُمَّۃٍ فرمایا اور کیوں نہ فرمائے اس امت کے نبی افضل المرسلین خاتم النبیین سید الاولین والآخرین علیہ وعلی آلہ افضل صلوات المصلین واکمل تسلیمات المسلمین۔ پھر یہ امت افضل الامم کیوں نہ ہوگی (آب حیات ص۱۳۵ سطر ۱۰)۔

[اس عبارت میں حضرت نے نبی کریم ﷺ کے افضل اور آخری نبی ہونے کو ایک ساتھ بیان کیا نیز آپ کی امت کو خیر الامم ثابت کیا۔ آپ نے جو یہ فرمایا کہ ارواح امت میں روح نبی کے آثار ہوتے ہیں اس کی دلیل ایک تو یہ ہے کہ معراج کی رات آپ کو تین پیالے پیش کئے گئے ایک

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دودھ کا دوسرا شراب کا تیسرا شہد کا آپ نے دودھ کے پیالے کو قبول کرلیا تو آپ سے کہا گیا اگر آپ شراب پی لیتے تو آپ کی امت بہک جاتی (۱) حالانکہ وہ شراب آپ کیلئے حلال تھی مگر اس کا اثر امت پر پڑ جاتا نیز ایک موقع پر جب ایک شخص نے آپ کو غیر عادل کہا آپ نے فرمایا اگر میں انصاف نہ کروں تو انصاف کون کرے گا (۲)؟ ان سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی کی روح کے اثرات امت کی ارواح پر پڑتے ہیں واللہ اعلم]

۴) ایک جگہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نبی الانبیاء ہیں چنانچہ آیہ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ الخ اس پر اول دلیل ہے (آب حیات ص ۱۵۱ سطر ۱۷)

[جیسے اس مقام پر حضرت نے آنحضرت ﷺ کو نبی الانبیاء لکھا تحذیر الناس میں دو جگہ اس کا ذکر کیا

---

(۱) اس کو شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے ضوء السراج ص ۵۵ میں بھی لکھا ہے۔

(۲) مندرجہ ذیل صحیح روایات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔:

عن جابر بن عبداللہ قال بینما رسول اللہ ﷺ یقسم غنیمة بالجعرانة اذا قال له رجل اعدل قال لقد شقیتَ ان لم اعدل (بخاری ج ۱ ص ۴۴۳) قاضی عیاض اور نووی کے نزدیک راجح یہ ہے کہ شقیتَ بفتح التاء ہو۔ انظر حاشیہ بخاری۔ ایک روایت میں ہے کہ ایسے معترض کے جواب میں آپ نے فرمایا تھا: من یطیع اللہ اذا عصیتُ (بخاری ج ۱ ص ۴۷۲) اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ویلک ومن یعدل ان لم اعدل (بخاری ج ۱ ص ۵۰۹) عن انس قال کان النبی ﷺ احسن الناس واشجع الناس واجود الناس (بخاری ج ۱ ص ۳۹۵) عن عائشه قالت قال رسول اللہ ﷺ ان اتقاکم واعلمکم باللہ انا (بخاری ج ۱ ص ۷) عن ابی سعید الخدریؓ قال کان النبی ﷺ اشد حیاء من العذراء فی خدرھا (بخاری ج ۱ ص ۵۰۳)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے آیات ختم نبوت میں اس پر مفصل بحث گزر چکی ہے کہ حضرت نانوتویؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب انبیاء کے آخر میں اسی لئے بھیجا کہ آپ سب انبیاء کے نبی ہیں سب کے مطاع ہیں کچھ بحث اس کتاب میں بھی آئیگی ان شاء اللہ تعالیٰ]

۵) <u>ایک جگہ فرماتے ہیں:</u>

حضرت رسول اکرم ﷺ مراتب فضل و کمال ایمانی وامکانی میں ایسے یکتا ہیں کہ نہ کوئی ان کے لئے مماثل ہے نہ کوئی ان کا مقابل ہے (آب حیات ص ۱۵۲ سطر ۲)

[اس عبارت میں حضرت نے نبی کریم ﷺ کو ساری کائنات میں یکتا مانا ہے اسی کو ایک شاعر نے یوں بیان کیا ہے:

تیرا ثانی بامکان وقوعی ہو نہیں سکتا نفی امکان مطلق کی مگر ہے قول مرتد کا]

۶) <u>ایک جگہ فرماتے ہیں:</u>

وصف نبوت میں بھی یہی تقسیم ہے کہیں ذاتی ہے کہیں عرضی ہے سو جناب رسالتمآب ﷺ کی نبوت تو ذاتی ہے اور سوا آپ کے اور انبیاء علیہم السلام کی نبوت عرضی ہے دلیل نقلی تو اس کیلئے آیہ وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ الخ ہے اس لئے کہ سب کی نبوت اگر اصلی ہے تو پھر سب متساوی الاقدام ہیں اس صورت میں مقتضائے حکمت حکیم مطلق یہ تھا کہ کوئی کسی کا تابع و مقتدی نہ ہوتا اقتداء و اتباع کو لازم ہے مُقْتَدِی فاعل مُقْتَدیٰ مفعول سے درجہ سافل میں ہو اور اتصاف ذاتی اس بات کو مقتضی ہے کہ سب ایک درجہ میں ہوں۔ (آب حیات ص ۱۵۲ سطر ۱۲)

۷) <u>ایک جگہ فرماتے ہیں:</u>

یوں نہیں کہہ سکتے ہیں کہ اس امت کے لوگ انبیاء سابقین علیہم السلام سے مدارج یقین میں فائق ہیں سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ اور ان سب کے بعد حدیث بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ اور حدیث <u>خُتِمَ بِیَ النَّبِيُّوْنَ وَ خُتِمَ بِیَ الرُّسُلُ</u> مضامین مسطورہ بالا کی مصدق ہے پر شرط یہ ہے کہ فہم سلیم اور ذہن مستقیم چاہئے (آب حیات ص ۱۵۴ سطر ۱۸)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

[یہاں ایک تو یہ بتایا گیا کہ نبی ﷺ کی آمد سے دین مکمل ہو گیا دوسرے یہ کہ آپ کے آنے سے انبیاء کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا اور رسولوں کا سلسلہ بھی اس سے بڑھ کر ختم نبوت کی تصریح کیا ہو گی]

۸) ایک جگہ نبی کریم ﷺ کے بارے میں فرماتے ہیں:

نبی آخر الزمان اور اگلی سطر میں اور باقی انبیاء علیہم السلام (آب حیات ص ۱۵۵ سطر ۱۶، ۱۷)

[یہ عبارت بھی نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت زمانی میں صریح ہے]

☆☆☆☆☆☆☆

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي

جمالِ قاسمی

از افاضات

حجۃ اللہ علی العالمین شیخ الاسلام

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب انار اللہ برہانہ

جسکو

مولوی سید احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ دیوبند نے

(اپنے)

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع کیا

ہر قسم کی درسی وغیر درسی عربی فارسی اردو سب و ہر قسم کے قاعدے و اسے و تصنیفات علمائے دیوبند وغیرہ ملنے کا پتہ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند (یوپی)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿تعارف کتاب جمال قاسمی﴾

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اس رسالہ میں حضرت نانوتویؒ کے دو مکتوب ہیں جو حضرت مولانا سید جمال الدین دہلویؒ کے خطوط کے جواب میں حضرت نے تحریر فرمائے ہیں ایک مکتوب میں وحدت وجود کی تشریح ہے اور دوسرے میں سماع موتی کا مسئلہ ذکر کیا گیا ہے۔

مولانا سید جمال الدین دہلویؒ وہی بزرگ ہیں جنہوں نے اپنی بعض تحریروں میں لکھا کہ حضرت نانوتویؒ سے ہم نے سو رسائل ہندسہ۔ ہیئت، فلاحت طبعی، جبر و مقابلہ جرثقیل وغیرہا علوم میں ایک ایک ورق لکھنے کی فرمائش کی تھی واللہ اعلم کہ حضرت نانوتویؒ کو ان رسائل کے لکھنے کا موقعہ پیش آیا یا نہیں اور یہ کہ یہ رسائل کس کے پاس ہیں اسی طرح حضرت مولانا سید فخر الحسن گنگوہیؒ انتصار الاسلام کے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ اور جناب مولانا کی وہ تحریریں جو زیرِ طبع اب تک نہیں آئیں اور وہ کوئی سو جزو ہوں گے ان کے شائع کرنے پر بندہ نے ہمت باندھی تو ہے خداوند کریم مدد کرے آمین (مقدمہ اجوبہ اربعین ص ۴۰، ۴۱)

حضرت کی جو تحریریں نہ مل سکیں ان کا فکر کرنے سے زیادہ اس کی ضرورت ہے کہ جو تحریریں دستیاب ہیں ان سے استفادہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿عبارت از رسالہ جمال قاسمی﴾

حضرتؒ لکھتے ہیں:

ازواج انبیاء کرام علیہم السلام کو نکاح ثانی کی اجازت کا نہ ہونا، اوروں کی ازواج کیلئے اِس اجازت کا ہونا اور اموال انبیاء کرام علیہم السلام میں میراث کا جاری نہ ہونا اور اوروں کے اموال میں جاری ہونا اس پر شاہد ہے کہ ارواح انبیاء کرام کا اخراج نہیں ہوتا فقط مثل نور چراغ اطراف وجوانب سے قبض کر لیتے ہیں یعنی سمیٹ لیتے ہیں اور سوا ان کے اوروں کی ارواح کو خارج کر دیتے ہیں اور اس لئے سماع انبیاء علیہم السلام بعد وفات زیادہ تر قرین قیاس ہے اور اسی لئے اُن کی زیارت بعد وفات بھی ایسی ہی ہے جیسے ایام حیات میں احیاء کی زیارت ہوا کرتی ہے اور اِس وجہ سے یوں نہیں کہہ سکتے کہ زیارت نبوی ﷺ مثل زیارت مسجد و زیارت مکان ہے اور اسی وجہ سے بحکم لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ وہاں اس اہتمام سے جانا ممنوع ہے بلکہ وہ زیارت مکان نہیں زیارت مکین ہے سو اگر لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ اِلٰی مَسْجِدٍ محذوف نہ ہو بلکہ اِلٰی مَکَانٍ ہی محذوف ہو جنس قریب مستثنیٰ نہیں جنس بعید لیں اور وجہ یہ ہو کہ وجہ ممانعت یہ ہے کہ محنت بے سود ہوگی سو زیارت جملہ مکانات میں خواہ مسجد ہو خواہ کچھ اور سوائے مساجد ثلاثہ جن کا ثواب عظیم ظاہر ہے یہ وجہ برابر ہے تب بھی زیارت نبوی میں کچھ حرج نہیں بلکہ اس ترحم کی امید ہے جس کا نتیجہ مغفرت اور رضوان خداوندی نظر آتا ہے کیونکہ یہ زیارت مکان نہیں زیارت مکین ہے زیادہ کیا عرض کروں (جمال قاسمی ص ۱۶)

[ان الفاظ میں حب نبوی ﷺ کا ظہور تو ہے ہی اس کے ساتھ ساتھ عقیدۂ ختم نبوت بھی سمجھ آتا ہے کیونکہ جو اس عقیدے میں ذرا بھی لچک رکھے گا اسے نبی کریم ﷺ کی زیارت کا شوق نہ ہوگا بلکہ ایسا شخص کسی نئے نبی کی تلاش میں رہے گا مزید تفصیل کیلئے دیکھئے کتاب آیات ختم نبوت صفحہ ۲۰۴ تا صفحہ ۲۰۷]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تصفیۃ العقائد

حُجّۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ
بانیٔ دارالعلوم دیوبند

وہ مراسلت جو مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند اور جناب سرسید احمد خاں صاحب بانی مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے مابین عقائد اسلام کے اہم مباحث پر ہوئی آخر میں تقلید و عدم تقلید اور مخرج ضاد پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔

دارالاشاعت
مولوی مسافر خانہ کراچی ۱

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿تعارف رسالہ تصفیۃ العقائد﴾

سرسید احمد خان معجزات کا منکر تھا جس کی وجہ سے علماء اس کے خلاف ہو گئے۔ سرسید احمد خان اور حضرت نانوتویؒ کی جو اس موضوع پر جو خط وکتابت ہوئی اس کو تصفیۃ العقائد میں دیا ہوا ہے۔ سرسید احمد خان حضرت نانوتویؒ کا بڑا مداح تھا اپنے خط میں لکھتا ہے اگر جناب مولوی محمد قاسم صاحب تشریف لائیں تو میری سعادت ہے میں ان کی کفش برداری کو اپنا فخر سمجھوں گا (تصفیۃ العقائد ص ۵) حضرتؒ کی وفات کے بعد بھی اس نے بہت اچھے الفاظ میں حضرت کی تعریف کی ہے (دیکھئے سوانح قاسمی ج ۳ ص ۱۷۲ تا ۱۷۵)

سرسید احمد خان صاحب نے لکھا تھا کہ میری تحریریں جن کے سبب میں کافرو مرتد ٹھہرا ہوں چند اصول پر مبنی ہیں ان اصولوں کی حقانیت پر سرسید کو اتنا اعتماد تھا کہ کہنے لگا اگر ان میں کوئی غلطی ہے تو بلاشبہ نصیحت کارگر ہوگی ورنہ ایسا نہ ہو کہ ناصح ہی مجھ سے ہو جاویں (از تصفیہ ص ۵) پھر اس نے اپنے پندرہ اصول لکھے۔ واقعی ان اصولوں کو پڑھ کر عام آدمی یہ کہے گا کہ بالکل درست ہے مگر حضرت نانوتویؒ نے ایک ایک اصول پر علمی گرفت کی جو بات درست ہے اس کو ثابت کیا اور جس میں غلطی تھی وہاں اس کی غلطی کو واشگاف کر دیا۔ مثلاً سرسید احمد خان نے لکھا۔

اصل اول : خدائے واحد ذوالجلال ازلی وابدی خالق وصانع تمام کائنات کا ہے (تصفیۃ العقائد ص ۵) حضرت نانوتویؒ نے اس کو تسلیم کرتے ہو۔۔ بڑ علمی انداز میں عجیب شرح کی جس میں یہ بھی لکھا تھا : کون نہیں جانتا کہ وجود ممکنات مستعار وعرضی ہے جس کیلئے معطی اور موصوف بالذات وہی موجود برحق ہے اور ظاہر ہے کہ صفات عرضیہ عین حالت عروض میں موصوف بالذات کے قبضہ میں رہتی ہیں نکل نہیں جاتیں دیکھ لیجئے وقت تنویر ارض بھی نور، آفتاب ہی کے قبضہ میں رہتا ہے نکل نہیں جاتا الخ (تصفیۃ العقائد ص ۱۰) تفصیل کیلئے اگلے صفحات کا مطالعہ کریں یا اصل کتاب تصفیۃ العقائد کو دیکھیں۔ ☆☆☆☆☆☆☆☆

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿عبارات کتاب تصفیۃ العقائد﴾

۱) ایک جگہ فرماتے ہیں:

کلام خداوندی اور کلام نبوی ﷺ جیسے مخالف حقیقت اور مخالف واقع نہیں ہوسکتا ایسے ہی حقیقت اور واقع کے دریافت کرنے کی صورت اس سے بہتر کوئی نہیں کہ خدا تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے کلام کی طرف رجوع کیا جائے سو اگر کوئی طریقہ دربارہ اخبار واقع وحقیقت مخالف کلام اللہ اور احادیث صحیحہ ہو تو کلام اللہ اور احادیث کے وسیلہ سے اس کی تغلیط کر سکیں گے پر کلام اللہ اور احادیث کی تغلیط اس طریقہ کے بھروسے سے نہیں کر سکتے (تصفیۃ العقائد ص۱۰)

[اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت کے دل میں قرآن وحدیث کی کس قدر عظمت تھی سرسید نے خط میں یہ بات کہی تھی کہ قرآن وحدیث کی کوئی بات عقل کے خلاف نہیں ہونی چاہئے (تصفیۃ العقائد ص۵) حضرت نانوتویؒ نے مذکورہ بالا عبارت میں اس کا جواب دیا۔ حضرت کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ عقل کی کوئی بات قرآن وحدیث کے خلاف نہیں ہونی چاہیے سرسید عقل کو قرآن وحدیث سے اوپر رکھتا تھا حضرت فرماتے ہیں کہ قرآن وحدیث کا درجہ اوپر ہے عقل کو ان کے ماتحت کرو]

۲) نیز فرماتے ہیں:

غرض عقل کی بات یہ ہے کہ کلام اللہ اور احادیث صحیحہ نمونہ صحت اور سقم دلائل عقلیہ سمجھے جائیں نہ برعکس۔ علیٰ ھذ القیاس مضمون متبادر کلام اللہ وحدیث کو جو باعتبار قواعد صرف ونحو بدلالت مطابقی سمجھے جاتے ہوں اصل مقرر کر کے دلائل عقلیہ کو اس پر مطابق کریں اگر کھینچ کھانچ کر بھی مطابق آجائے تو فبہا ورنہ قصور عقل سمجھیں یہ نہ ہو کہ اپنے خیالات واوہام کو اصل سمجھیں اور لام اللہ وحدیث کو کھینچ تان کر اُس پر مطابق کریں (تصفیۃ العقائد ص۱۰)

[س عبارت میں بھی حضرت نانوتویؒ نے اسی مضمون کو پختہ کیا کہ عقل کو قرآن وحدیث کے تابع

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کرو قرآن وحدیث کو عقل کے ماتحت نہ کیا جائے گا کیونکہ عقل کو قرآن وحدیث کا خادم بننا چاہئے ہے نہ کہ برعکس]

(۳) ایک جگہ فرماتے ہیں:

واقعی مخالف کلام اللہ نہ کسی محدث کا قول معتبر ہے نہ کسی مفسر کا بلکہ خود حدیث اگر مخالف کلام اللہ ہو تو موضوع سمجھی جائیگی مگر تخالف وتوافق کا سمجھنا ہم جیسوں کا کام نہیں اس کے لئے تین علموں کی ضرورت ہے ایک تو علم یقینی معانی قرآنی دوسرے علم یقینی معنی قول مخالف تیسرے علم یقینی اختلاف۔ جس کو یہ منصب خدا عطا کرے اس کے بڑے نصیب اور جاہل اور نیم ملا اس میں ٹانگ اڑانے لگے تو ان کا یہ دخل بے جا ایسا ہی ہوگا جیسے کسی طبیب حاذق کی بات میں کسی نادان یا نیم حکیم کا دخل ہو ایسے ہی محدث اور مفسر سے مخالفت غرض قرآنی بوجہ خطا ونسیان ممکن ہے پر ہم سے جاہل یا ہم سے نیم ملا کا یہ منصب نہیں کہ ہم بھی اس کو دریافت کر سکیں الخ (تصفیۃ العقائد ص ۱۱)

[سرسید احمد خان نے یہ کہا تھا کہ قرآن کے خلاف کسی مفسر یا محدث کا قول قابل تسلیم نہیں (تصفیۃ العقائد ص ۶) حضرت نانوتویؒ نے اس کے کلام پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ باتیں ارشاد فرمائیں]

(۴) ایک جگہ فرماتے ہیں:

خداوند کریم بالذات مطاع ہے اور انبیاء بوجہ رسالت اور علماء بوجہ تبلیغ رسالت غرض خدا کو بمنزلہ بادشاہ سب کا افسر سمجھو اور انبیاء کو بمنزلہ وزراء یا نواب جن کی حکومت مستقل نہیں ہوتی بلکہ عطاء بادشاہی اور مستعار ہولی ہے جب چاہے چھین لے اور حکام ماتحت جو زیر حکم وزراء اور نواب ہوا کرتے ہیں وہ اور بھی نیچے کے درجہ میں ہوتے ہیں کیونکہ وہ انہیں وزراء اور نواب کے نائب ہو کر حکمرانی کیا کرتے ہیں بہر حال بعد خدا بالذات مطاع وحاکم کوئی نہیں اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ مگر ہاں اتنا فرق ہے کہ انبیاء کا مطاع ہونا اگرچہ بالعرض نہ ہو بوجہ تیقن رسالت یقینی ہوتا ہے فقط ایک ثبوت کی ضرورت ہے اور علماء و اولیاء کی اول تو اس عہدہ نیابت میں کلام ......

...... الی ان قال .... اگر کسی کا قول وفعل بلا سند معلوم قابل تسلیم نہیں تو ان راویوں کا یہ کہنا کہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

روایت قول خداوندی ہے یا قول نبوی ﷺ کیونکر قابل تسلیم ہوسکتا ہے اگر وجہ صداقت ظن صحت اور حسن ظن ہے تو فقہاء اور علماء نے کیا گناہ کیا ہے ان کے ساتھ بھی حسن ظن چاہئے اگر ان کے قول کیلئے ہم کو سند معلوم نہیں تو در باب وجود ماخذ اقوال فقہاء اور علماء ربانی راویان حدیث سے استحقاق حسن ظن میں کم نہیں غرض فقہاء در باب اقوال مستخرجہ دو منصب رکھتے ہیں ایک تو یہی کہ منصب استخراج واستنباط دوسرے منصب روایت یعنی یہ کہنا کہ اس حکم کیلئے کوئی ماخذ ہے الخ

(تصفیۃ العقائد ص ۱۲،۱۳)

[سرسید نے کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے سوا کسی کا قول دینی امور میں قابل تسلیم نہیں ہے چونکہ اس سے خود رائی کا دروازہ کھلتا ہے اس طرح تو ہر شخص اپنی مرضی کے مطابق دین کی شرح کرے گا حضرت نانوتوی نے اس اصل کی اصلاح کرتے ہوئے یہ باتیں ارشاد فرمائیں]

<u>۵)</u> <u>ایک جگہ فرماتے ہیں:</u>

علی ھذا القیاس یہ کہنا کہ دوسروں کے قول کو قابل تسلیم سمجھنا شرک فی النبوۃ ہے علی الاطلاق درست نہیں یہ بات جب ہے کسی دوسرے کو قطع نظر اتباع نبوی ﷺ ایسا سمجھے کہ اس کا قول وفعل بہر نہج واجب الاتباع ہے سو اس قسم کا معاملہ اگر کسی شخص کے ساتھ کرے جیسا کہ تابعان رسوم آباء بمقابلہ سنن مرسلین باوجود تیقن ثبوت سنت ویقین بے سندی رسوم آباء کیا کرتے ہیں وہ شخص بلاشبہ مصداق شرک فی النبوۃ ہے اگر اپنے آباء کے ساتھ یہ عقیدہ ہے جو انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ان کے پیروؤں کو ہونا چاہئے تب تو وہ لوگ شرک حقیقی اور کافر تحقیقی ہیں ورنہ خوف تشنیع ابناء روزگار اگر فقط باعث اتباع رسوم ہے تو اس صورت میں ایک ضعیف سا ایمان اس شرط پر متصور ہے کہ انبیاء وقت کے ساتھ اعتقاد کما ینبغی رکھتا ہے (تصفیۃ العقائد ص ۱۴)

[حضرت اس عبارت میں ایک طرف منکرین کو فقہاء کی عظمت سمجھا رہے ہیں تو دوسری طرف تقلید میں غلو کرنے والوں کی بھی اصلاح کو نہیں چھوڑتے۔ ہم ائمہ کی جو تقلید کرتے ہیں قرآن وحدیث پر عمل کے لئے ہی کرتے ہیں ہم ان کو رکوع سجدہ تو نہیں کرتے ہم خدانخواستہ ہرگز قرآن وحدیث

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کے مقابل ائمہ کی تقلید نہیں کرتے ایک مرتبہ ایک شخص مجھے کہنے لگا کہ نبی کریم ﷺ کے مقابل امام ابوحنیفہؒ کی بات کو لینا ناجائز ہے میں نے کہا ہم نبی کریم ﷺ کی بات کے مقابل امام ابوحنیفہؒ امام بخاریؒ یا کسی بھی آدمی کی بات کو لینا کفر و شرک سمجھتے ہیں مگر تو بتا کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے ﴿وَاِذَا قُرِاَ فَاَنْصِتُوْا﴾ جب امام قراءت کرے تو تم خاموش رہو تم لوگ اس پر عمل کیوں نہیں کرتے کہنے لگا یہ بات لمبی ہے الغرض ہمارے علماء ہرگز نبی کریم ﷺ کے مقابل کسی کی بات کو نہیں لیتے بلکہ اس کو کفر و شرک مانتے ہیں مزید تفصیل کیلئے دیکھئے راقم کی کتاب اساس المنطق حصہ اول ص ۱۶۳ وغیرہ، حصہ دوم ص ۳۴۸ وغیرہ]

۶) <u>ایک جگہ فرماتے ہیں:</u>

یہ بات تو مسلم کہ اطاعت نبوی ﷺ دین میں ضرور ہے لیکن اگر احکام دین اقوال نبوی ﷺ کا ہی نام ہے تو پھر معلوم نہیں کہ اس تفریق کے کیا معنی ہوں گے کہ در باب اتباع دین تو ہم مجبور ہیں در بار امور دنیاوی مجاز ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک امر ہوتا ہے ایک مشورہ ہوتا ہے الخ ---بہر حال امر نبوی ﷺ جس مرتبہ میں ہو واجب الاتباع یا مستحب الاتباع ہوگا ہاں مشورہ نہ واجب الاتباع ہے نہ مستحب الاتباع البتہ مقتضاء ادب یہ ہے کہ آپ کے مشورہ کو بھی اوروں کے مشورہ پر مقدم جانے کہ اول تو مشورہ میں لحاظ کمال عقل ہی پر ہوتا ہے فقط تجربہ کاری پر نہیں ہوتا سو اس کمال میں ظاہر ہے کہ انبیاء کیسے کامل ہوتے ہیں دوسرے اتباع کسی مقدمہ میں کیوں نہ ہو موجب خوشنودی خاطر متبوع ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ خوشنودی خاطر انبیاء کرام کیا کچھ مثمر برکات ہو سکتی ہے۔(تصفیۃ العقائد ص ۱۵، ۱۶)

[سرسید نے یہ کہا تھا کہ دینی امور میں ہم پر رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ضروری ہے دنیوی امور میں نہیں (تصفیۃ العقائد ص ۶) اس کے جواب میں حضرت نانوتویؒ نے یہ بات ارشاد فرمایا]

۷) <u>ایک جگہ فرمایا:</u>

احکام منصوصہ کے یقینی اور اجتہادی کے ظنی ہونے میں کسے کلام ہو سکتا ہے اگر ہوگا تو

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اس امر میں ہوگا کہ کونسا منصوص ہے کونسا نہیں اور کونسا اجتہادی ہے کونسا نہیں۔اور یہ اس واسطے عرض کرتا ہوں کہ بسا وقات اکثر آدمی بوجہ قلت تفکر بعض امور کو منصوص خیال کر لیتے ہیں حالانکہ وہ منصوص نہیں ہوتے (تصفیۃ العقائد ص ۱۶)

[سرسید نے کہا تھا کہ احکام منصوصہ یقینی اور غیر منصوصہ ظنی ہیں (تصفیۃ القائد ص ۶) اس پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی]

۸) ایک جگہ منکرین کو فقہاء کی عظمت سمجھاتے ہوئے لکھتے ہیں:

صلوۃ وقت طلوع وغروب اور صوم عیدین اور صیام ایام تشریق بالیقین فی حد ذاتہ حسن ہیں پر بوجہ اقتران وقت معلوم قبح عارض ہو گیا علی ھذا القیاس قتال بنی آدم اور خدعہ فی الحرب جن کے تسلیم سے معتقدان قرآن وحدیث کو چارہ نہیں فی حد ذاتہ قبیح ہیں بوجہ اقتران وانضمام اعلاء کلمۃ اللہ حسن عارض ہو جاتا ہے (تصفیۃ العقائد ص ۲۰)

۹) نیز فرماتے ہیں:

احکام یقینیہ کو یقیناً دین سمجھنا چاہئے اور احکام ظنیہ کو ظناً کہنا چاہئے بہر حال اطلاق دین دونوں پر چاہئے پر فرق مراتب علم کے لئے یقین وظن کی قید کا اضافہ ضروری ہے۔ (تصفیۃ العقائد ص ۲۵)

[سرسید نے کہا تھا کہ احکام دین صرف یقینی احکام کا نام ہے (تصفیۃ العقائد ص ۷) حضرت نانوتویؒ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں]

۱۰) تصفیۃ العقائد کے صفحہ ۳۶ تا صفحہ ۴۲ میں سرسید احمد خان کے نام حضرت نانوتویؒ کا ایک اور مفصل مکتوب جو ان کے ایک خط کے جواب میں لکھا گیا ہے۔حضرت کے مکتوب سے پتہ چلتا ہے کہ سرسید صاحب نے آسمانوں کی تعداد ان کی مسافت ان کے دروازوں کے بارے میں اسی طرح اثر ابن عباس وغیرہ کے بارے میں ہی کچھ اعتراضات اٹھائے تھے جس کو علامہ ذہبی جیسے محدثین نے سند کے اعتبار سے صحیح کہا ہوا ہے اب اگر اس اثر کے ظاہر کو مانا جائے تو عقیدۂ ختم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نبوت کا انکار ہے اور اگر اس کا انکار کیا جائے تو صحیح الاسناد اثر کے انکار سے منکرین حدیث کو خوش کرنے والی بات ہے۔ حضرت نانوتویؒ نے ایسا جواب ارشاد فرمایا جس سے یہ اثر عقیدۂ ختم نبوت کے معارض نہ رہا۔(۱) الغرض حضرت نانوتویؒ سرسید کو جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

جناب سید صاحب اپنا تو یہ مشرب ہے اور آپ غور فرمائیں گے تو آپ بھی ان شاء اللہ ہماری ہی راہ لیں گے کہ انبیاء کرام علیہم السلام تعلیم زبان ولغت کے لئے تشریف نہیں لائے بلکہ اسی زبان کے محاورات میں امتیوں کو تعلیم فرمایا ہے جو ان کی اصلی زبان ہوتی ہے.......... علی

---

(۱) سورۃ الطلاق آیت نمبر ۱۲ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ نے سات زمینیں پیدا کیں ہر زمین میں تمہارے آدم کی طرح آدم، تمہارے نوح کی طرح نوح تمہارے ابراہیم کی طرح ابراہیم اور عیسی کی طرح عیسی اور تمہارے نبی کی طرح نبی ہیں صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ ۔سند کے اعتبار سے یہ حدیث صحیح ہے (فتح الباری ج ۶ ص ۲۹۳) اس روایت کی بابت حضرت نانوتویؒ سے پوچھا گیا آپ نے تحذیر الناس میں اس کا مفصل جواب دیا حضرت کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ خاتمیت کی تین قسمیں ہیں رتبی، زمانی اور مکانی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تین طرح کی خاتمیت عطا فرمائی۔ خاتمیت رتبی تو اس طرح کہ آپ کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے نہ کوئی آپ سے اعلیٰ ہے اور نہ کوئی آپ کے برابر۔ خاتمیت زمانی اس طرح کہ آپ کا زمانہ سب انبیاء کے بعد ہے آپ کے بعد تو کجا آپ کے زمانے میں بھی کوئی اور نبی نہیں۔ اور مکانی اس طرح کہ آنحضرت ﷺ کو جس زمین پر بھیجا گیا وہ زمین باقی زمینوں سے اعلیٰ ہے۔ مولانا نانوتویؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ کے اس اثر کے مطابق دوسری زمینوں میں اگر انبیاء ہوں اور ہر زمین میں ان کا کوئی خاتم ہو تو نہ وہ ہمارے نبی ﷺ کے مرتبہ کو پا سکیں اور نہ آپ کے ہمعصر یا آپ کے بعد ہوئے۔ انبیاء کرام کے خاتم مطلق ہمارے نبی ﷺ ہی ہیں حضرتؒ کی اس تحقیق کے مطابق یہ آیت کریمہ بھی ختم نبوت کی دلیل ہے۔ وللہ الحمد علیٰ ذلک۔ اس جواب کی خط کشیدہ عبارت میں حضرت نے تحذیر الناس کا ذکر کیا ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

هذا القیاس ابواب اوراعداد مثل خمس مائۃ اور ستین اور سبعون وغیرہ الفاظ سے معانی وہی مراد لئے جائیں جو معانی عرب کے لوگ ان سے مراد لیتے ہیں بایں خیال کہ میرے یا تمہارے خیال میں یہ باتیں اور مضامین محض بیفائیدہ سمجھ میں آئے ہوں ان معانی میں انحراف نہ چاہیئے............اس لئے کلام شارع میں جس امر کی خبر یا جس حقیقت کے اثر کا ذکر ہو ہم کو بے تامل ماننا ضرور ہے............بہر حال نہ اپنے خیال کا وہ اعتبار ہے نہ کسی تاریخ کا وہ اعتبار ہے جس قدر حدیث ضعیف کا اعتبار ہونا چاہیئے اور اگر کسی امام نے قیاس کو حدیث ضعیف سے بڑھ کر بھی سمجھا ہے تو اس کی یہ وجہ ہے کہ قیاس ماخوذ حدیث صحیح یا متواترات سے ہوتا ہے اس صورت میں حدیث ضعیف سے قیاس بڑھ کر نہ رہا وہ حدیث صحیح یا متواترات اس سے بڑھ کر رہے ....یا آسمانوں میں دروازوں کا ہونا منجملہ ممتنعات ہے یا سات زمینیں مثل سات توپ کے گولوں کے جدی نہیں بنا سکتا یا ان کے بیچ میں پان پانسو برس کا فاصلہ نہیں رکھ سکتا یا ان میں آبادی نہیں ہو سکتی؟ ممکن اور محال کی تعریف کو ان امور پر مطابق کر کے دیکھئے معلوم نہ ہو تو پوچھئے ہاں اتنی گذارش ملحوظ رہے کہ محال و ممکن کی تعریف کسی کسی کو معلوم ہے یہی وجہ ہوئی کہ بڑے، بڑے آدمی اکثر ممکنات کو محال سمجھ بیٹھے............نیز یہ بھی ملحوظ رہے کہ لفظ <u>خاتم النبیین</u> سے یہ بات بالیقین سمجھنی ضرور ہے کہ عالم میں، اس زمین میں کوئی نبی ہو یا کسی اور زمین میں سب آفتاب ذات محمدی ﷺ سے ایسی طرح مستفید ہیں جیسے آفتاب سے آئینہ مُسْتَنِیْرَہ یاقَمَرِ مُنِیْر ......
......آفتاب پر سیر ختم ہو جاتی ہے نہ نہیں کہہ سکتے کہ آفتاب کا نور کہیں اور سے اسی طرح آیا ہے ایسے ہی اور انبیاء کی نبوت تو آپ کی نبوت کا پرتو ہے پر آپ کی نبوت پر قصہ ختم ہو جاتا ہے اور اس بات کو آپ کے دین کا <u>ناسخ الادیان اور آخر الادیان</u> ہونا اسی طرح لازم ہے جیسے آفتاب کے نور کا اور انوار کو محو کر دینا یا کھیتی میں بال کا سب میں پیچھے ظاہر ہونا اس بات کی زیادہ تحقیق مطلوب ہو تو <u>رسالہ تحذیر الناس</u> مولفہ احقر مطبع صدیقی بریلی سے منگا دیکھئے۔ اس وقت اور نبیوں میں جو انبیاء آپ کے مشابہ ہوں گے ان کی مشابہت ایسی ہوگی جیسے عکس آفتاب جو آئینہ میں ہوتا ہے ہو بہو

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

آفتاب کے مشابہ ہوتا ہے اور پھر سب جانتے ہیں کہ آفتاب اصل ہے اور عکس آفتاب اسی کا پرتو .... یہ بات کہ ان دروازوں میں کنڈے زنجیر بھی ہیں یا انگریزی کھٹکے ہیں اور ایسی ہی یہ بات کہ کواکب تمام بالذات روشن ہیں یا بالعرض یہ ساری باتیں ہماری توجہ...... کے قابل نہیں ہیں کیونکہ امکان ہر طرح کا ہے اور مخبر صادق کی طرف سے کوئی تصریح نہیں (تصفیۃ العقائد ص ۴۲)

[حضرت نانوتویؒ نے اس جواب کے اندر بھی خاتم النبیین کے معنی جیسے اعلیٰ اور آخری نبی کے بیان کیے ہیں اس طرح کہ نبی کریم ﷺ کو سورج سے دیگر انبیاء کو چاند سے تشبیہ دے کر بھی آپ کی افضلیت کو سمجھایا ہے پھر خط کشیدہ عبارت میں نبی کریم ﷺ کے دین کو ناسخ الادیان اور آخر الادیان لکھا ہے جب آپ کا دین آخری ہے تو آپ آخری نبی بھی ہوئے وللہ الحمد علیٰ ذلک]

☆☆☆☆☆☆☆

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

سرسید مرحوم کی نظر میں

[یہ تاثرات سوانح قاسمی ج ۲ ص ۱۷۲ تا ص ۱۷۵ سے نقل کئے گئے ہیں۔راقم]

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی وفات پر سرسید مرحوم نے ''علیگڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ'' کی اشاعت مورخہ ۲۴ راپریل ۱۸۸۰ء میں ایک مضمون لکھا تھا اس مضمون میں حضرت نانوتویؒ کے متعلق سرسید نے اپنے تاثرات کا جن الفاظ میں اظہار کیا ہے وہ الفاظ معاصرانہ چشمک سے مبرا ہونے کے علاوہ حضرت نانوتویؒ کے علم وعمل اور صلاح وتقوی کا جو مقام متعین کرتے ہیں اس کے متعلق یہ کہنا بے جا نہیں ہوگا کہ وہ عقیدتمندانہ جذبات کے غلو سے قطعاً پاک ہیں۔

کسی ایسے شخص کا اپنے کسی ایسے معاصر کے بارے میں اظہار رائے کرنا جو اس شخص کے عقائد وافکار اور رُجحانات سے شدید اختلاف رکھتا ہو ظاہر ہے کہ کس بے لاگ حیثیت کا حامل ہوسکتا ہے یہ حضرات ایک دوسرے کو ذاتی حیثیت سے کس نظر سے دیکھتے تھے اس کا اندازہ ''تَصْفِيَةُ الْعَقَائِد'' کی اس مراسلت سے ہوسکتا ہے جو ان حضرات کے مابین ہوئی ہے اس مراسلت میں سرسید اپنے ایک دوست (منشی محمد عارف) کو خط میں لکھتے ہیں:

اگر جناب مولوی محمد قاسم صاحب تشریف لاویں تو میری سعادت ہے میں ان کی کفش برداری کو اپنا فخر سمجھوں گا (تصفیۃ العقائد صفحہ ۲ مکتوب سرسید بنام منشی محمد عارف)

متذکرہ بالا مکتوب کے جواب میں سرسید کے ان ہی دوست کو حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا تھا کہ:

ہاں اس میں کچھ شک نہیں کہ سنی سنائی سید صاحب (سرسید) کی اولو العزمی اور دردمندی اہل اسلام کا معتقد ہوں اور اس وجہ سے ان کی نسبت اظہار محبت کروں تو بجا ہے مگر اتنا یا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اس سے زیادہ اُن کے فسادِ عقائد کو سن کر اُن کا شاکی اور اُن کی طرف سے رنجیدہ خاطر ہوں
(تصفیۃ العقائد صفحہ ۶ مکتوب سرسید بنام منشی محمد عارف)

اس مختصر تقریب کے بعد سرسید کا متذکرہ صدر مضمون درج ذیل ہے:

افسوس ہے کہ جناب ممدوح (حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ) نے ۱۵/ اپریل ۱۸۸۰ء کو ضیق النفس کی بیماری میں بمقام دیوبند انتقال فرمایا، زمانہ بہتوں کو رویا ہے اور آئندہ بھی بہتوں کو روئے گا لیکن ایسے شخص کیلئے رونا جس کے بعد کوئی اس کا جانشین نظر نہ آوے نہایت رنج اور غم اور افسوس کا باعث ہوتا ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ دلّی کے علماء میں سے بعض لوگ جیسے کہ اپنے علم و فضل اور تقوی اور ورع میں معروف اور مشہور تھے ویسے ہی نیک مزاجی اور سادہ وضعی اور مسکینی میں بھی بے مثل تھے۔ لوگوں کو خیال تھا کہ بعد جناب مولوی محمد اسحٰق صاحب کے کوئی شخص اُن کی مثل اِن تمام صفات میں پیدا ہونے والا نہیں ہے مگر مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم نے اپنی کمال نیکی اور دینداری اور تقوی اور ورع اور مسکینی سے ثابت کر دیا کہ اس دلّی کی تعلیم وتربیت کی بدولت مولوی محمد اسحٰق صاحب کی مثل اور شخص کو بھی خدا نے پیدا کیا ہے بلکہ چند باتوں میں اُن سے زیادہ۔

بہت لوگ زندہ ہیں جنہوں نے مولوی محمد قاسم صاحب کو نہایت کم عمر میں دلّی میں تعلیم پاتے دیکھا ہے۔ انہوں نے جناب مولوی مملوک علی صاحب مرحوم سے تمام کتابیں پڑھی تھیں ابتداء ہی سے آثار تقوی اور ورع اور نیک بختی اور خدا پرستی کے ان کے اوضاع اور اطوار سے نمایاں تھے اور یہ شعر ان کے حق میں بالکل صادق تھا

بالائے سرش ز ہوشمندی — مے تافت ستارۂ بلندی

زمانہ تحصیل علم میں جیسے وہ ذہانت اور عالی دماغی اور فہم و فراست میں معروف و مشہور تھے ویسے ہی نیکی اور خدا پرستی میں بھی زبان زدِ اہل فضل وکمال تھے ان کو جناب مولوی مظفر حسین صاحب کاندھلوی کی صحبت نے اتباع سنت پر بہت زیادہ راغب کر دیا تھا اور حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کے فیض صحبت نے ان کے دل کو ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا دل بنا دیا تھا خود بھی پابند شریعت اور سنت تھے اور لوگوں کو بھی پابند شریعت اور سنت کرنے میں زائد از حد کوشش کرتے تھے بایں ہمہ عام مسلمانوں کی بھلائی کا بھی ان کو خیال تھا انہیں کی کوشش سے علوم دینیہ کی تعلیم کیلئے نہایت مفید مدرسہ دیوبند میں قائم ہوا ، اور ایک نہایت عمدہ مسجد بنائی گئی علاوہ اس کے چند مقامات میں بھی ان کی سعی اور کوشش سے مسلمانی مدرسے قائم ہوئے۔ وہ کچھ خواہش پیر و مرشد بننے کی نہیں کرتے تھے لیکن ہندوستان اور خصوصا اضلاع شمال و مغرب میں ہزار ہا آدمی ان کے معتقد تھے اور ان کو اپنا پیشوا اور مقتدا جانتے تھے۔

مسائل خلافیہ میں بعض لوگ اُن سے ناراض تھے اور بعضوں سے وہ ناراض تھے مگر جہاں تک ہماری سمجھ ہے ہم مولوی محمد قاسم مرحوم کے کسی فعل کو خواہ کسی سے ناراضی کا ہو خواہ کسی سے خوشی کا، کسی طرح ہوائے نفسانی یا ضد یا عداوت پر محمول نہیں کر سکتے۔ اُن کے تمام کام اور افعال جس قدر کہ تھے بلاشبہ للّٰہیت اور ثواب آخرت کی نظر سے تھے اور جس بات کو وہ حق اور سچ سمجھتے تھے اُس کی پیروی کرتے تھے ان کا کسی سے ناراض ہونا صرف خدا کے واسطے تھا اور کسی سے خوش ہونا بھی صرف خدا کے واسطے تھا کسی شخص کو مولوی محمد قاسم اپنے ذاتی تعلقات کے سبب اچھا یا برا نہیں جانتے تھے بلکہ صرف اس خیال سے کہ وہ برے کام کرتا ہے یا بری بات کہتا ہے خدا کے واسطے برا جانتے تھے مسئلہ حب للّٰہ اور بغض للّٰہ کا خاص ان کے برتاؤ میں تھا ان کی تمام خصلتیں فرشتوں کی سی خصلتیں تھیں ہم اپنے دل سے اُن کے ساتھ محبت رکھتے تھے اور ایسا شخص جس نے ایسی نیکی سے اپنی زندگی بسر کی ہو، بلاشبہ نہایت محبت کے لائق ہے۔ اِس زمانہ مین سب لوگ تسلیم کرتے ہیں اور شاید وہ لوگ بھی جو ان سے بعض مسائل میں اختلاف کرتے تھے تسلیم کرتے ہوں گے کہ مولوی محمد قاسم اِس دنیا میں بے مثل تھے اُن کا پایہ اِس زمانہ میں شاید معلومات علمی میں شاہ عبدالعزیزؒ سے کچھ کم ہو الا اور تمام باتوں میں ان سے بڑھ کر تھا۔ مسکینی اور نیکی اور سادہ مزاجی میں اگر ان کا پایہ مولوی محمد اسحاق سے بڑھ کر نہ تھا، تو کم بھی نہ تھا درحقیقت فرشتہ سیرت اور ملکوتی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

خصلت کے شخص تھے اور ایسے شخص کے وجود سے زمانہ کا خالی ہو جانا اُن لوگوں کیلئے جو ان کے بعد زندہ ہیں نہایت رنج اور افسوس کا باعث ہے۔

افسوس کہ ہماری قوم بہ نسبت اس کے کہ عملی طور پر کوئی کام کرے زبانی عقیدت اور ارادت بہت زیادہ ظاہر کرتی ہے ہماری قوم کے لوگوں کا یہ کام نہیں کہ ایسے شخص کے دنیا سے اٹھ جانے کے بعد صرف چند کلمے حسرت وافسوس کے کہہ کر خاموش ہو جائیں یا چند آنسو آنکھ سے بہا کر اور رومال سے پوچھ کر چہرہ صاف کر لیں بلکہ ان کا فرض ہے کہ ایسے شخص کی یادگاری کو قائم رکھیں۔

دیوبند کا مدرسہ ان کی نہایت عمدہ یادگاری ہے اور سب لوگو[illegible]رض ہے کہ ایسی کوشش کریں کہ وہ مدرسہ ہمیشہ قائم اور مستقل رہے اور اُس کے ذریعہ سے تمام قوم کے دل پر اُن کی یادگاری کا نقش جمارہے۔

(نقل باصلہ از علی گڈھ انسٹیٹیوٹ گزٹ

مؤرخہ ۲۴/اپریل ۱۸۸۰ء صفحہ ۴۶۷،۴۶۸)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تعز من تشاء وتذل من تشاء

مع اضافات

تقریر دلپذیر

مکمل

از افاضات حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم

رحمۃ اللہ علیہ

جس کو

مولوی سید احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ نے

اپنے

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع کیا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿تعارف کتاب تقریر دلپذیر﴾

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

یہ کتاب حضرت نانوتویؒ کی بے مثال اور عجیب وغریب کتاب ہے افسوس کہ یہ کتاب حضرت مکمل نہیں کر سکے یہ اُردو زبان میں ہے، تمام عقائدِ دینیہ اُصولیہ وفروعیہ کو عقلی استدلال سے قریب الفہم کردیا ہے اِس طرح کہ اگر کوئی غیر متعصب غیر مسلم بھی اس کو پڑھے گا تو اسلام کے نظام عقائد کو برحق ہی سمجھے گا .... اِس کتاب کی ابتداء میں حضرت نانوتویؒ بنظرِ خیر خواہی خلائق سب اہل مذاہب خواہ وہ مسلمان ہوں یا ہندو، یہود، نصاریٰ، مجوس، آتش پرست وغیرہ سب کی خدمت میں دین اسلام کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور عقل سلیم رکھنے والے سب حضرات سے درخواست کی ہے کہ تعصب کو برطرف رکھتے ہوئے ایک بار اِس کتاب کو اول سے آخر تک پڑھیں اگر حق وباطل کی تمیز ہو جائے تو اس کو قبول کریں نہیں تو اصلاح کریں [دیکھئے تقریر دل پذیر ص۲،۳]

پھر وجود صانع توحید صفات سے لے کر تمام اعتقادی مسائل کا عقلی ثبوت عمدہ تمثیلات سے بیان فرمایا ہے اور عقلیات کے اماموں کے باطل نظریات کی پرزور تردید فرمائی ہے۔

(مقدمہ اجوبہ اربعین ص۳۱)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿عبارت از کتاب تقریر دلپذیر﴾

کتاب کے خطبے میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرماتے ہیں:

سو ہزاروں رحمتیں اُن کی جان پاک پر کہ آپ بچے اور اوروں کو بچایا اور بھٹکے ہوؤں کو سیدھا راستہ دکھایا، خصوصاً اُس پر جو اِن سب میں بمنزلہ آفتاب کے ستاروں میں ہو اور اُس پر جو اس کی پیروں میں اور یاروں میں ہو۔ (تقریر دلپذیر ص۲)

[اس عبارت میں حضرتؒ نے سب انبیاء کرام اور اُن کے ماننے والوں پر درود بھیجا اور خط کشیدہ عبارت میں۔ جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ہے۔ نبی کریم ﷺ کی ایسی مدح کی جس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ کی نبوت سب انبیاء کرام کی نبوت کی اصل ہے۔ اور جیسے سورج کے طلوع ہونے کے بعد ستاروں کی روشنی کی ضرورت نہیں اسی طرح آنحضرت ﷺ کی تشریف آوری کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰہُ یُعْطِی

حُجَّۃُ الاِسْلَام

سنہ ۱۳۵۷ھ

(از افاضات)

حجۃ اللہ علی العالمین شیخ الاسلام

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب انار اللہ برہانہ

(باضافۂ عنوانات)

شیخ الہند حضرت مولانا و مرشدنا محمود الحسن قدس اللہ سرہ

(باہتمام)

احقر محمد علی منیجر کتب خانہ امدادیہ دیوبند نے

دہلی میں طبع کرا کر

کتب خانہ امدادیہ دیوبند سے شائع کیا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

خطبہ از حضرت شیخ الہند محمود حسنؒ   بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الرسل وخاتم النبیین وعلی الہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ وعلماء امتہ الواصلین الی مدارج الحق الیقین ! بندہ محمود حمد وصلوۃ کے بعد طالبان معارف الٰہیہ اور دلدادگان اسرار ملت حنفیہ کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ سنہ ۱۸۷۶ء میں پادری نولس صاحب اور منشی پیارے لال صاحب ساکن موضع چاندا پور متعلقہ شاہجہانپور نے باتفاق رائے جب ایک میلہ بنام میلہ خدا شناسی موضع چاندا پور میں مقرر کیا اور اطراف وجوانب میں اس مضمون کے اشتہار بھجوائے کہ ہر مذہب کے علماء آئیں اور اپنے اپنے مذہب کے دلائل سنائیں۔

تو اس وقت معدن الحقائق مخزن الدقائق مجمع المعارف مظہر اللطائف جامع الفیوض والبرکات قاسم العلوم والخیرات سیدی ومولائی حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب متعنا اللہ بعلومہ ومعارفہ نے اہل اسلام کی طلب (۱) پر میلہ مذکور کی شرکت کا ارادہ ایسے وقت مصمم فرمایا کہ تاریخ مباحثہ یعنی ۷رمئی سر پر آ گئی تھی چونکہ یہ امر بالکل معلوم نہ تھا کہ تحقیق مذاہب اور بیان دلائل کی کیا صورت تجویز کی گئی ہے اعتراضات وجوابات کی نوبت آئیگی یا زبانی اپنے اپنے مذہب کی

---

(۱) اس مباحثے سے چند باتیں معلوم ہوئیں [۱] بریلی اور اس کے اطراف کے مسلمانوں نے بڑے اہتمام کے ساتھ آپ کو اس میں شمولیت کی دعوت دی (میلہ خدا شناسی ص ۸، ۹ سوانح عمری ص ۱۵ طبع مکتبہ رشیدیہ لاہور) [۲] مسلمانوں نے آپ کو کفر کے مقابلہ میں اسلام کو سچا ترجمان تسلیم کیا [۳] کافروں نے بھی آپ کو مسلمانوں کا بڑا عالم مانا [۴] آپ کی جیت کو اسلام اور مسلمانوں کی جیت مانا گیا [۵] آپ نے ان مباحثوں میں جا بجا عقیدۂ ختم نبوت کو بیان کیا اور یہ ثابت کیا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہ ہوگا اب نجات صرف اور صرف نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے میں اور آپ کی اتباع میں ہے۔اس سے ثابت ہوا کہ حضرت نانوتویؒ نہ صرف یہ کہ آنحضرت ﷺ کو اللہ کا آخری نبی مانتے تھے بلکہ آپ اس عقیدے کے بہت بڑے مبلغ تھے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حقانیت بیان یا بیانات تحریری ہر کسی کو پیش کرنے پڑیں گے تو اسی لئے بہ نظر احتیاط حضرت مولانا قدس اللہ سرہ کے خیال مبارک میں یہ آیا کہ ایک تحریر جو اصول اسلام اور فروع ضروریہ بالخصوص جو اس مقام کے مناسب ہوں سب کو شامل ہو حسب قواعد عقلیہ منضبط ہونی چاہئے جس کی تسلیم میں عاقل منصف کو کوئی دشواری نہ ہو اور کسی قسم کے انکار کی گنجائش نہ ملے چونکہ وقت بہت تنگ تھا اس لئے نہایت عجلت کے ساتھ غالباً ایک روز کامل اور کسی قدر شب میں بیٹھ کر ایک تحریر جامع تحریر فرمائی۔ جلسہ مذکورہ میں تو مضامین مندرجہ تحریر مذکورہ کو زبانی ہی بیان فرمایا اور دربارۂ حقانیت اسلام جو کچھ بھی فرمایا وہ زبانی ہی فرمایا اور اسی لئے تحریر مذکور کے سنانے کی حاجت اور نوبت ہی نہ آئی چنانچہ مباحثہ مذکورہ کی جملہ کیفیت بالتفصیل چند بار طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے مگر جب اس مجمع سے بحمد اللہ نصرت اسلام کا پھریرا اڑاتے ہوئے حضرت مولانا المعظم واپس تشریف لائے تو بعض خدام نے عرض کیا کہ تحریر جو جناب نے تیار فرمائی تھی اگر مرحمت ہو جائے تو اس کو مشتہر کر دینا نہایت ضروری اور مفید نظر آتا ہے یہ عرض مقبول ہوئی اور تحریر مذکور متعدد مرتبہ طبع ہو کر اس وقت تک تسکین بخش قلوب اہل بصیرت اور نور افزائی دیدۂ اولی الابصار ہو چکی ہے اور مولانا مولوی فخر الحسن صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کے مضامین کے لحاظ سے اس کا نام حجۃ الاسلام تجویز فرما کر اول بار شائع فرمایا تھا جس کی وجہ تسمیہ دریافت کرنے کی کم فہم کو بھی حاجت نہ ہوگی۔

اس کے بعد چند مرتبہ مختلف مطابع میں چھپ کر وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہی، صاحبان مطابع اس عجالہ مقبولہ اور نیز دیگر تصانیف حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی اشاعت دیکھ کر صرف بغرض تجارت معمولی طور پر اُن کو چھاپتے رہے کسی اہتمام زائد کی حاجت اُن کو محسوس نہ ہوئی اسی لئے فقط کاغذ اور لکھائی اور چھپائی ہی میں کوتاہی نہیں ہوئی بلکہ تصحیح عبارت میں بھی نمایاں خلل پیدا ہو گئے اس حالت کو دیکھ کر کفش برداران قاسمی اور دلدادگان اسرار علمی کو بے اختیار اس امر پر کمر بستہ ہونا پڑا کہ صحت خوشخطی وغیرہ تمام امور کا اہتمام کر کے اس عجالہ مقدسہ کو چھاپا جائے اور بغرض توضیح حاشیہ پر ایسے نشانات کر دیئے جائیں جس سے تفصیل مطالب ہر کسی کو بے تکلف معلوم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہو جائے اور جملہ تصانیف حضرت مولانا نفع اللہ المسلمین بفیوضہ کو اسی کوشش اور اہتمام کے ساتھ چھاپ کر اُن کی اشاعت میں سعی کی جائے واللہ ولی التوفیق۔

اس تحریر کی نسبت حضرت مولانا کی زبان مبارک سے یہ بھی سنا گیا کہ جو مضامین تقریر دلپذیر میں بیان کرنے کا ارادہ ہے وہ سب اس تحریر میں آگئے اُس قدر تفصیل سے نہ سہی بالا جمال ہی سہی۔ ایسی حالت میں تقریر دلپذیر کے ناتمام ہونے کا جو قلق شائقان اسرار علیہ کو ہے اُس کے مکافات کی صورت بھی اِس رسالہ سے بہتر دوسری نہیں ہو سکتی۔

اب طالبان حقائق اور حامیان اسلام کی خدمت میں ہماری یہ درخواست ہے کہ تائید احکام اسلام اور مدافعت فلسفہ قدیمہ وجدیدہ کیلئے جو تدبیریں کی جاتی ہیں ان کو بجائے خود رکھ کر حضرت خاتم العلماء کے رسائل کے مطالعہ میں بھی کچھ وقت ضرور صرف فرماویں اور پورے غور سے کام لیں اور انصاف سے دیکھیں کہ ضروریات موجودہ زمانہ حال کے لئے وہ سب تدابیر سے فائق اور مختصر اور بہتر اور مفید تر ہیں یا نہیں۔ اہل فہم خود اس کا تجربہ کچھ تو کر لیں میرا کچھ عرض کرنا اس وقت غالباً دعوی بلا دلیل سمجھ کر غیر معتبر ہوگا اس لئے زیادہ عرض کرنے سے معذور ہوں اہل فہم وعلم خود موازنہ وتجربہ فرمانے میں کوشش کر کے فیصلہ کر لیں۔

باقی خدام مدرسہ عالیہ دیوبند نے تو یہ تہیہ بنام خدا کر لیا ہے کہ تالیفات موصوفہ مع بعض تالیفات حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ وغیرہ تصحیح اور کسی قدر توضیح وتسہیل کے ساتھ عمدہ چھاپ کر اور نصاب تعلیم میں داخل کر کے اُن کی ترویج میں اگر حق تعالیٰ توفیق دے تو جان توڑ کر ہر طرح کی سعی کی جائے۔ اللہ کا فضل حامی ہو تو وہ نفع جو اُن کے ذہن میں ہے اوروں کو بھی اس کے جمال سے کامیاب کیا جائے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

کیا فائدہ فکر بیش وکم سے ہوگا　　ہم کیا ہیں؟ جو کام ہم سے ہوگا

جو کچھ ہوا ہوا کرم سے تیرے　　جو کچھ ہوگا تیرے کرم سے ہوگا

حضرت شیخ الہندؒ کا خطبہ پورا ہوا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿عبارات کتاب حجۃ الاسلام﴾

اب ذیل میں اس کتاب سے کچھ عبارات دی جارہی ہیں جن میں حضرت نانوتویؒ نے نبی کریم ﷺ کی افضلیت اور آپ کی ختم نبوت کا اظہار فرمایا ہے۔یادرہے کہ ان کے ساتھ عنوانات حضرت شیخ الہندؒ کے لکھے ہوئے ہیں۔ذیل کی عبارت ص ۳۱ کی آخر سطر سے شروع ہے

۱) <u>رکن ثانی ضرورت رسالت:</u>

ان تقریرات لطیفہ کے بعد پھر یہ گذارش ہے کہ خداوند عالم جب حاکم اور مطاع ومحبوب ٹھہرا تو اس کی رضا جوئی ہمارے ذمہ فرض ہوئی اور اس کی رضا کے موافق کام کرنا ہمارے ذمہ لازم ہوا مگر یہ بات بے اطلاع رضا وغیر رضا متصور نہیں مگر رضا کی اطلاع کا یہ حال ہے کہ ہماری تمہاری رضا غیر رضا بھی بدون ہمارے بتلائے کسی کو معلوم نہیں ہوسکتی خداوند عالم کی رضا غیر رضا بے اس کے بتلائے کسی کو کیونکر معلوم ہو سکے یہاں تو یہ حال کہ ہم جسمانی ہیں اور جسم سے زیادہ کوئی چیز ظاہر نہیں پھر اس پر یہ حال کہ سینے سے سینہ ملادیں اور دل کو چیر کو دکھلادیں تو بھی دل کی بات دوسرے کو معلوم نہیں ہوسکتی خدائے عالم تو سب سے زیادہ لطیف ہے اس وجہ سے آج تک کسی کو دکھلائی نہیں دیا پھر اس کے دل کی بات [یعنی اس کی منشا۔راقم] بے اس کے بتائے کسی کو کیونکر معلوم ہو سکے؟اور ایک دو بات اگر بدلالت عقل سلیم کسی کے نزدیک لائق امر ونہی خداوندی معلوم بھی ہوں تو اول اُس سے یہ لازم نہیں آتا کہ خداوند عالم قابلیت امر ونہی کا پابند ہی رہے۔کیا عجب ہے کہ بوجہ خود مختاری و بے نیازی اور کچھ حکم دے علاوہ ازیں اس قسم کے علم اجمالی سے کیا کام چلتا ہے؟جب تک تفصیل اعمال مِنْ اولہٖ الی آخرہٖ معلوم نہ ہوجائے تعمیل حکم نہیں ہوسکتی ۔اس لئے اس کے انتظار کا ارشاد ہے مگر اس کی شان عالی کو دیکھئے تو یہ بات کب ہوسکتی ہے کہ خداوند عالم ہر کس وناکس کو اپنی رضا غیر رضا کی خبر دے اور ہر کسی کو منہ لگائے [یعنی ہر کسی سے کلام کرے۔راقم] بادشاہان دنیا اس تھوڑی سی نخوت پر اپنے ہی بنی نوع سے نہیں کہتے دکان دکان اور

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مکان مکان پر کہتے نہیں پھرتے مقربان بارگاہی سے کہد یتے ہیں وہ اوروں کو سنا دیتے ہیں اور بذریعہ اشتہارات ومنادی اعلان کرادیتے ہیں۔خداوندعالم کو ایسا کم سمجھ لیا جائے کہ وہ ہر کسی سے کہتا پھرے؟ وہاں بھی یہی ہوگا کہ اپنے مقربوں سے اور اپنے خواصوں سے فرمائے اور وہ اوروں کو پہنچائیں ایسے لوگوں کو اہل اسلام انبیاء اور پیغمبر اور رسول کہتے ہیں۔

۲) <u>عصمت انبیاء :</u>

لیکن دنیا کے تقرب اور خواصی کے لئے سراپا اطاعت ہونا ضرور ہے اپنے مخالفوں کو اپنی بارگاہ میں کون گھسنے دیتا ہے اور مسند قرب پر کون قدم رکھنے دیتا ہے؟ اس لئے یہ ضرور ہے کہ وہ مقرب جن پر اسرار ومافی الضمیر آشکارا کئے جائیں یعنی اصول احکام سے اطلاع دی جائے ظاہر وباطن میں مطیع ہوں مگر جس کو خداوند علیم وخبیر باعتبار ظاہر وباطن مطیع وفرمانبردار سمجھے گا اس میں غلطی ممکن نہیں البتہ بادشاہان دنیا موافق ومخالف ومطیع وعاصی ومخلص ومکار کے سمجھنے میں بسا اوقات غلطی کھا جاتے ہیں اس لئے یہاں یہ ہوسکتا ہے کہ جس کو مطیع ومخلص سمجھا تھا وہ ایسا نہ نکلے یا بادشاہ کو بوجہ غلطی اس کی طرف گمان مخالفت ومکاری پیدا ہو جائے اور اس لئے دربار سے نکالا جائے مگر خداتعالیٰ کے درگاہ کے مقرب بوجہ عدم امکان غلط فہمی ہمیشہ مطیع ومقرب ہی رہیں گے۔

۳) <u>انبیاء اپنے منصب سے معزول نہیں ہوتے،</u>

<u>دوزخ جنت کے مالک نہیں۔گناہ گاروں کی شفاعت کریں گے</u>

نظر بریں یہ لازم ہے کہ انبیاء معصوم بھی ہوں اور مرتبہ تقرب نبوت سے برطرف نہ کئے جائیں گو خدمت نبوت کی تخفیف ہو جائے [جیسے ایک نبی کے بعد دوسرا آجاتا تھا۔] لیکن جیسے مقربان بادشاہی اور خواص سلطانی مطیع اور مقرب ہوتے ہیں شریک خدائی نہیں ہوتے اس لئے ان کو یہ اختیار نہ ہوسکا کہ کسی کو بطور خود جنت یا جہنم میں داخل کردیں البتہ بوجہ تقرب یہ ممکن ہے کہ وہ بکمال ادب کسی کی سفارش کریں یا کسی کی شکایت کریں۔احباب کی سفارش کو جو انبیاء علیہم السلام دربارۂ ترقی مدارج یا مغفرت معاصی خدا کی درگاہ میں کریں گے اہل اسلام شفاعت کہتے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہیں۔(حجۃ الاسلام ص۳۱ تا ص۳۳)

۴) معجزہ ثمرۂ نبوت ہے نہ مدارِ نبوت:

''الغرض اصلِ نبوت تو اِن دو باتوں کا مقتضی ہے کہ فہم سلیم و اخلاق حمیدہ اس قدر ہوں ۔رہے معجزات وہ بعد اعطائے نبوت عطا کرتے ہیں یہ نہیں ہوتا کہ جیسے [یعنی جو نبی کسی کو۔ راقم] اظہار معجزات کے امتحان میں نمبر اول پایا اس کو نبوت عطا کی ورنہ ناکام رہا چنانچہ ظاہر ہے اس لئے اہل عقل کو لازم ہے کہ اول فہم و اخلاق و اعمال (۱) کو میزان عقل میں تولیں اور پھر بولیں کہ کون نبی ہے اور کون نہیں؟ (حجۃ الاسلام ص۳۶ سطر آخر تا ص۳۷ سطر۴)

۵) ایمان بجمیع انبیاء بلا تفریق:

اہل اسلام تو سبھی انبیاء علیہم السلام کے درم ناخریدہ غلام ہیں خاصکر ان میں ان اولو العزموں کے جن کی تاثیر اور اولوالعزمی اور علو ہمت سے دین خداوندی نے بہت شیوع پایا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیونکہ انبیاء کا اعتقاد اور محبت اہل اسلام کے نزدیک جزء ایمان ہے۔(حجۃ الاسلام ص۳۷)

۶) آنحضرت ﷺ افضل الانبیاء ہیں:

مگر ان میں سے اور باقی تمام انبیاء سے بڑھ کر حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی

---

(۱) حضرت کی اس عبارت میں مرزائیت کا بھی رد ہے کیونکہ مرزائی لوگ مرزا قادیانی کے فہم اور اخلاق پر بات نہیں کرتے بلکہ قادیانی کی پیشگوئیوں کو اس کے دعویٰ نبوت یا مسیحیت کی دلیل بناتے ہیں حالانکہ قادیانی ان میں بھی جھوٹا ٹھہرتا ہے تفصیل کیلئے دیکھئے آیات ختم نبوت ص۶۵ تا۷۸۹۔یاد رہے کہ حضرت نے جو معیار بتایا یہ بھی اس دور میں تھا جب انبیاء آیا کرتے تھے کیونکہ حضرت کی گفتگو جن لوگوں سے تھی ان کا دین اسلام سے پہلے کا دین تھا۔ نبی کریم ﷺ کے بعد تو مسلمان کسی مدعی نبوت کے سچے ہونے کا تصور بھی نہیں کرسکتا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو سمجھتے ہیں اور ان کو سب میں افضل اور سب کا سردار جانتے ہیں اہل انصاف کے لئے تو بشرط فہم سلیم موازنہ احوال محمدی ﷺ اور احوال دیگر انبیاء کافی ہے ملک عرب کی جہالت اور درشت مزاجی اور گردن کشی کون نہیں جانتا جس قوم میں ایسی جہالت ہو کہ نہ کوئی کتاب آسمانی ہو نہ غیر آسمانی اور اخلاق کا یہ حال کہ قتل کر دینا ایک بات ہو فہم کی یہ کیفیت کہ پتھروں کو اٹھالائے اور پوجنے لگے اور گردن کشی کا یہ صورت کہ کسی بادشاہ کے کبھی مطیع نہ ہوئے جفاکشی کی یہ نوبت کہ ایسے خشک ملک میں شاد وخرم عمر گذاریں ایسے جاہلوں گردن کشوں کو راہ پر لانا ہی دشوار تھا چہ جائیکہ علوم الٰہیات واخلاق وسیاستِ مدن میں اور علم معاملات وعبادات میں رشک افلاطون و ارسطو و دیگر حکمائے نامدار بنادیا۔

اعتبار نہ ہو تو اہل اسلام کی کتب اور ان کی کتب کو موازنہ کر کے دیکھیں مطالعہ کتاں کتب فریقین کو معلوم ہوگا کہ ان علوم میں اہل اسلام تمام عالم کے علماء پر سبقت لے گئے نہ یہ تدقیقات کہیں ہیں نہ یہ تحقیقات کہیں ہیں۔ جن کے شاگردوں کے علوم کا یہ حال ہو خود موجد علوم کا کیا حال ہوگا؟ اگر یہ بھی معجزہ نہیں تو اور کیا ہوگا؟ (حجۃ الاسلام ص ۳۷،۳۸)

۷) <u>معجزات علمیہ کا معجزات عملیہ سے افضل ہونا:</u>

صاحبو! انصاف کرو تو معلوم ہو کہ یہ معجزہ اور انبیاء کے معجزات سے کس قدر بڑھا ہوا ہے سب جانتے ہیں کہ علم کو عمل پر شرف ہے یہی وجہ ہے کہ ہر فن میں اس فن کے استادوں کی تعظیم کی جاتی ہے ہر ہر سررشتہ میں افسروں کو باوجودیکہ ان کے کام میں بمقابلہ خدمات اتباع بہت کم محنت ہوتی ہے تنخواہ زیادہ دیتے ہیں یہ شرف علم نہیں تو کیا ہے؟(۱) خود انبیاء ہی کو دیکھو امتی آدمی بسا اوقات مجاہدہ وریاضت میں ان سے بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں مگر مرتبہ میں انبیاء کے برابر

---

(۱) حضرت کی اس عبارت کو ذہن نشین کرلیں کیونکہ تحذیر الناس کی ایک عبارت کو اس کے ساتھ حل کریں گے جب یہ عبارت سمجھ آگئی تو ان شاء اللہ وہ بھی حل ہوجائے گی۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نہیں ہو سکتے وجہ اس کی بجز شرف علم و تعلیم اور کیا ہے؟ الخ (حجۃ الاسلام ص ۳۸)

۸) معجزات علمیہ و عملیہ کی تفسیر:

مگر معجزات عملی اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص دعوی نبوت کر کے ایسا کام کر دکھائے کہ اور سب اس کام کے کرنے سے عاجز آ جائیں اس صورت میں معجزات علمی اس کا نام ہوگا کہ کوئی شخص دعوی نبوت کر کے ایسے علوم ظاہر کرے کہ اور اقران و امثال اس کے مقابلہ میں عاجز آ جائیں۔ (حجۃ الاسلام ص ۳۸)

۹) تفاضل علوم باعتبار تفاضل معلومات:

مگر علوم میں بھی فرق ہے یعنی جیسے گلاب [یعنی عرق گلاب۔ راقم] ہو یا پیشاب ہو۔ دیکھنے میں دونوں برابر ہیں مگر جس کو دیکھتے ہیں اس میں اتنا تفاوت ہے کہ اس سے زیادہ کیا ہوگا؟ ایک پاک اور خوشبودار دوسرا ناپاک اور بدبودار۔ ایسے ہی علم ذات و صفات خداوندی اور علم اسرار احکام خداوندی اور علم معلومات باقیہ میں یہی فرق ہے بلکہ غور سے دیکھئے تو اس سے زیادہ فرق ہے اس لئے کہ گلاب و پیشاب میں اتنا تو اتحاد ہے کہ یہ بھی مخلوق وہ بھی مخلوق۔ خالق اور مخلوق میں تو اتنا بھی اتحاد و مناسبت نہیں۔ (حجۃ الاسلام ص ۳۸)

۱۰) آنحضرت ﷺ کی پیشینگوئیاں اور انبیاء سے بڑھ کر ہیں:

اُدھر دیکھئے علم وقائع میں بھی باہم فرق ہے دنیا کے وقائع کی اگر کوئی شخص خبر دے تو پھر ورے ہی کی خبر دیتا ہے پر جو شخص وقائع آخرت کی خبر دیتا ہے وہ دور تک کی خبر دیتا ہے اور چونکہ خبر مستقبل کا اعجاز بہ نسبت ماضی کے زیادہ ظاہر ہے کیونکہ یہاں تو کسی قسم کی اطلاع کا احتمال بھی ہے پر مستقبل میں یہ احتمال بھی نہیں ہوتا اس لئے جو شخص کثرت سے امور مستقبلہ کی خبر دے اور امور مستقبلہ بھی بہت دور دور کے بیان کرے تو اس کا اعجاز علم وقائع بہ نسبت دوسروں کے زیادہ ہوگا۔ اب دیکھئے کس کی پیشینگوئیاں زیادہ ہیں اور پھر وہ بھی کہاں کہاں تک اور کس کس قدر دور دراز زمانہ کی باتیں ہیں؟ رہا یہ احتمال کہ آخرت کی پیشگوئیوں کا صدق اور کذب کس کو معلوم ہے؟ اس کا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

یہ جواب ہے کہ کوئی پیشینگوئی کیوں نہ ہو قبل وقوع سب کا یہی حال ہوتا ہے۔ اگر دو چار گھڑی پیشتر کی ہو تب تو اکثر حاضرین کو معلوم ہوگا ورنہ بیان کسی کے سامنے کی جاتی اور ظہور کسی کے سامنے ہوتا ہے۔

توراۃ کی پیشگوئیوں کو دیکھ لیجئے بعض بعض تو اب تک ظہور میں نہیں آئیں بہر حال پیشگوئیاں اگلے ہی زمانے میں جا کر معجزہ ہو جاتی ہیں یعنی ان کا معجزہ ہونا اگلے زمانے میں معلوم ہوتا ہے مگر ایک دو کا صدق بھی اوروں کی تصدیق کے لئے کافی ہوتا ہے ادھر قرائن صادقہ اور معجزات دیگر اس کی تصدیق کرتے ہیں اور اس لئے قبل ظہور موجب یقین ہو جاتے ہیں ہاں زمانہ ماضی کی باتیں بشرطیکہ وجود اطلاع خارجی مفقود ہو بے شک اسی وقت معجزہ سمجھی جائیں گی۔

بالجملہ ہمارے پیغمبر آخر الزمان ﷺ کی پیشگوئیاں بھی اس قدر ہیں کہ کسی اور نبی کی نہیں کسی صاحب کو دعوی ہو تو مقابلہ کر کے دیکھیں جن میں سے کثرت سے صادق بھی ہو چکی ہیں مثلاً خلافت کا ہونا، حضرت عثمانؓ اور حضرت حسینؓ کا شہید ہونا اور حضرت حسنؓ کے ہاتھ دو گروہ اعظم کا صلح ہو جانا، ملک کسری اور ملک روم کا فتح ہو جانا، بیت المقدس کا فتح ہو جانا، مروانیوں اور عباسیوں کا بادشاہ ہونا، نارِ حجاز کا ظاہر ہونا، ترکوں کے ہاتھ اہل اسلام پر صدمات کا نازل ہونا جیسا چنگیز خان کے زمانہ میں ظاہر ہوا، اور سوا ان کے اور بہت سی باتیں ظہور میں آچکی ہیں اُدھر وقائع ماضیہ کا یہ حال کہ باوجود امی ہونے اور کسی عالم نصرانی یا یہودی کی صحبت کے نہ ہونے کے وقائع انبیاء سابق کے احوال کا بیان فرمانا ایسا روشن ہے کہ بجز متعصب ناانصاف اور کوئی انکار نہیں کر سکتا (حجۃ الاسلام ص ۳۹، ۴۰)

۱۱) آنحضرت ﷺ کے اخلاق سب سے اعلیٰ تھے:

اب اخلاق کو دیکھئے رسول اللہ ﷺ کہیں کے بادشاہ یا امیر نہ تھے آپ کا اِفلاس ایسا نہ تھا جو کوئی نہ جانتا ہو اس پر ایسے لشکر کی فراہمی جس نے اول تو تمام ملک عرب کو زیرِ بار کر دیا اور پھر فارس اور روم اور عراق کو چند [یعنی کچھ۔راقم] عرصہ میں تسخیر کر لیا۔ اس پر معاملات میں وہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

شائستگی رہی۔ کہ کسی لشکری نے سوائے مقابلہ جہاد کسی کی ایذا رسانی کسی طرح گوارا نہ کی۔ بجز تسخیر اخلاق اور کسی وجہ پر منطبق نہیں آسکتی۔ القصہ آپ کے علم و اخلاق کے دلائل قطعیہ کے آثار تو اب تک موجود ہیں اس پر بھی کوئی نہ مانے تو وہ جانے۔ (حجۃ الاسلام ص ۴۰)

۱۲) باعتبار حاوی علوم کثیرہ ہونے کے قرآن شریف کا اعجاز:

علاوہ بریں قرآن شریف جس کو تمام معجزات علمی میں بھی افضل و اعلیٰ کہئے ایسا برہان قاطع کہ کسی سے کسی بات میں اس کا مقابلہ نہ ہو سکا۔ علوم ذات وصفات وتجلیات و بدء خلائق وعلم برزخ وعلم آخرت وعلم اخلاق وعلم احوال وعلم افعال وعلم تاریخ وغیرہ اس قدر ہیں کہ کسی کتاب میں اس قدر نہیں اگر کسی کو دعویٰ ہو تو لائے اور دکھلائے۔ (حجۃ الاسلام ص ۴۰)

[اس عبارت سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ حضرت کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک سے کیسا گہرا تعلق نصیب کیا تھا؟ اور قرآن فہمی کے بارے میں آپ کو کس قدر شرح صدر حاصل تھا]

۱۳) باعتبار فصاحت وبلاغت قرآن شریف کا اعجاز:

اس پر فصاحت وبلاغت کا یہ حال کہ آج تک کسی سے مقابلہ نہ ہو سکا مگر ہاں جیسے اجسام ومحسوسات کے حسن وقبح کا ادراک تو ایک نگاہ اور ایک توجہ میں بھی متصور ہے اور روح کے کمالات کا ادراک ایک بار متصور نہیں ایسے ہی ان معجزات علمی کی خوبی جو متضمن علوم عجیبہ ہوں ایک بار متصور نہیں مگر ظاہر ہے کہ یہ بات کمال لطافت پر دلالت کرتی ہے نہ کہ نقصان پر (حجۃ الاسلام ص ۴۰، ۴۱)

[قرآن کے منکروں کے سامنے مباحثہ کے دوران اتنے بڑے چیلنج کا کردینا اس کی دلیل ہے کہ آپ کو اعجاز قرآنی پر پورا عبور تھا اور آپ کسی بھی شخص کو اس بارے میں مطمئن کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے]

۱۴) قرآن شریف کی فصاحت وبلاغت صاحب ذوق سلیم بداھۃً سمجھ سکتا ہے:

بالجملہ اگر کسی بلید کم فہم کو وجوہ فصاحت وبلاغت قرآنی ظاہر نہ ہوں تو اس سے اُس کا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نقصان لازم نہیں آتا کمال ہی ثابت ہوتا ہے۔علاوہ بریں عبارت قرآنی ہرکس و ناکس، رند بازاری کے نزدیک بھی اسی طرح اور عبارتوں سے ممتاز ہوتی ہے جیسے کسی خوش نویس کا خط بدنویس کے خط سے۔ پھر جیسے تناسب خط و خال معشوقاں اور تناسب حروف خط خوشنویساں معلوم ہوجاتا ہے اور پھر کوئی اس کی حقیقت اس سے زیادہ نہیں بتا سکتا کہ دیکھ لو یہ موجود ہے ایسے ہی تناسب عبارت قرآنی جو وہی فصاحت و بلاغت ہے ہر کسی کو معلوم ہوجاتا ہے پر اُس کی حقیقت اس سے زیادہ کوئی نہیں بتا سکتا کہ دیکھ لو یہ موجود ہے۔(حجۃ الاسلام ص ۴۱)

۱۵) صاحب اعجاز علمی کا صاحب اعجاز عملی سے افضل ہونا:

اور بایں وجہ کہ علم تمام ان صفات سے اعلیٰ ہے جو جو مربی عالم ہیں یعنی ان صفات کو عالم سے تعلق ہے جیسے علم وقدرت، ارادہ، مشیت کلام۔ کیونکہ علم کو معلوم اور قدرت کو مقدور اور ارادہ کو مراد اور مشیت کو مرغوب اور کلام کو مخاطب کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے وہ نبی جس کے پاس معجزہ علمی ہو تمام اُن نبیوں سے اعلیٰ درجہ میں ہوگا جو معجزہ عملی رکھتے ہوں گے کیونکہ جس درجہ کا معجزہ ہوگا وہ معجزہ اس بات پر دلالت کرے گا کہ صاحب معجزہ اس درجہ میں یکتائے روزگار ہے اور اس فن میں بڑا سردار ہے اس لئے ہمارے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی افضلیت کا اقرار بشرط فہم وانصاف ضرور ہے۔(حجۃ الاسلام ص ۴۲)

۱۶) رسول اللہ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا:

علی ھذا القیاس جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ علم سے اوپر کوئی ایسی صفت نہیں جس کو عالم سے تعلق ہو تو خواہ مخواہ اس بات کا یقین پیدا ہوجاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تمام مراتب کمال ایسی طرح ختم ہوگئے جیسے بادشاہ پر مراتب حکومت ختم ہوجاتے ہیں اس لئے جیسے بادشاہ کو خاتم الحکام کہہ سکتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم الکاملین اور خاتم النبیین کہہ سکتے ہیں مگر جس شخص پر مراتب کمال ختم ہوجائیں تو بایںوجہ کہ نبوت سب کمالات بشری میں اعلیٰ ہے چنانچہ مسلم بھی ہے اور تقریر متعلق بحث تقرب جو اوپر گذر چکی اس پر شاہد ہے (ص ۴۲

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

[چونکہ افضلیت کا بیان پہلے ہو چکا ہے اس لئے اس عبارت میں خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہیں اور یا آخری نبی اور اعلیٰ نبی دونوں ہیں اس کی دلیل درج ذیل عبارت ہے]

۱۷) تمام اہل مذاہب پر آپ کا اتباع ضروری ہے:

اس لئے آپ کے دین کے ظہور کے بعد سب اہل کتاب کو بھی ان کا اتباع ضروری ہوگا کیونکہ حاکم اعلیٰ کا اتباع تو حکام ماتحت کے ذمہ بھی ہوتا ہے رعایا تو کس شمار میں ہے؟ علاوہ بریں جیسے لارڈلٹن کے زمانہ میں لارڈلٹن کا اتباع ضروری ہے اس وقت احکام لارڈ نارتھ برد ک کا اتباع کافی نہیں ہو سکتا اور نہ اس کا اتباع باعث نجات سمجھا جاتا ہے۔ ایسے ہی رسول اللہ ﷺ کے زمانہ بابرکات میں اور اُن کے بعد انبیاء سابق کا اتباع کافی اور موجب اتباع کافی اور موجب نجات نہیں ہو سکتا۔ (حجۃ الاسلام ص ۴۳)

[اس عبارت میں واضح طور پر خاتمیت زمانی اور آپ ہی کی اتباع میں نجات کے منحصر ہونے کا ذکر موجود ہے]

۱۸) حضرت عیسی علیہ السلام کی پیشگوئی آنحضرت ﷺ کے متعلق:

اور یہی وجہ ہوئی کہ سواء آپ کے اور کسی نبی نے دعویٰ خاتمیت نہ کیا بلکہ انجیل میں حضرت عیسی علیہ السلام کا یہ ارشاد کہ جہاں کا سردار آتا ہے خود اس بات پر شاہد ہے کہ حضرت عیسیٰ خاتم نہیں کیونکہ حسب ارشادِ مثالِ خاتمیتِ بادشاہ، خاتم وہی ہوگا جو سارے جہان کا سردار ہو اس وجہ سے ہم رسول اللہ ﷺ کو سب میں افضل سمجھتے ہیں۔ پھر یہ آپ کا خاتم ہونا آپ کے سردار ہونے پر دلالت کرتا ہے اور بقرینہ دعویٰ خاتمیت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے یہ بات یقینی سمجھتے ہیں کہ وہ جہان کے سردار جن کی خبر حضرت عیسی علیہ السلام دیتے ہیں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہی ہیں۔ (حجۃ الاسلام ص ۴۳)

[اس عبارت میں خاتمیت سے مراد خاتمیت زمانی ہے۔ انجیل کی عبارت میں آپ ﷺ کی افضلیت کا ذکر ہے حضرت نانوتوی نے اس سے افضل ہونا اور اعلیٰ ہونا دونوں کو سمجھا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے۔عبارت آپ کے سامنے ہے۔اگر حضرت نے کسی کتاب میں نبی ﷺ کے آخری نبی ہونے کا انکار کیا ہوتا تو وہ لوگ آپ کا مذاق اڑا دیتے اور مسلمان کسی طرح ان مباحثوں سے کامیاب واپس نہ آتے۔حضرت نانوتویؒ نے حضرت عیسی علیہ السلام کی جس بشارت کا ذکر کیا وہ انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۰ میں ہے اس کے الفاظ یوں ہیں ''تم یقین کرو۔اسکے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کرونگا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں'']

۱۹) تحقیق نسخ:

رہا یہ شبہہ کہ یہ صورت نسخ احکام کی ہے اور نسخ احکام چونکہ غلطی حکم اول پر دلالت کرتا ہے اور خدا کے علوم اور احکام میں غلطی متصور نہیں اس لئے یہ بات بھی غلط ہوگی کہ سوائے اتباع محمدی اور کسی میں نجات متصور نہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ نسخ فقط تبدیلی احکام کو کہتے ہیں غلطی کا اشارہ اس میں سے سمجھ لینا سخت ناانصافی ہے یہ لفظ عربی ہے اس کے معنی ہم سے پوچھنے تھے پھر اعتراض کرنا تھا۔سنئے خدا کے احکام میں نسخ اس قسم کا ہوتا ہے جیسے طبیب کا منضج کے نسخہ کی جگہ مسہل کا نسخہ لکھ دینا۔چنانچہ وہ تقریر بھی جس میں خدا کے احکام کا بندوں کے حق میں نافع ہونے اور ان کے مناہی کا اُن کے حق میں مضر ہونے کی طرف اشارہ کر چکا ہوں اُس کے ساتھ یہی طبیب کی مثال عرض کر چکا ہوں اس مضمون کیلئے مؤید ہے۔(حجۃ الاسلام ص ۴۳،۴۴)

[خط کشیدہ الفاظ سے واضح ہے کہ اس بحث کو لانے کا مقصد یہ ہے کہ بغیر اتباع محمدی کسی طرح نجات متصور نہیں اور یہ تب ہی ہے جب آنحضرت ﷺ کو اللہ کا آخری نبی مانا جائے۔والحمدللہ]

۲۰) نسخ میں اختلاف لفظی ہے:

الغرض تبدیلی احکام خداوندی مثل احکام حکام دنیا بوجہ غلط فہمی نہیں ہوتی بلکہ اس غرض سے ہوتی ہے کہ مثل منضج حکم اول کا زمانہ نکل گیا اور مثل مسہل حکم ثانی کا زمانہ آگیا اور اس قسم کے تبدل احکام کے اقرار سے حضرات نصاری بھی منحرف نہیں ہو سکتے چنانچہ بعض احکام تورات

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کا بوجہ انجیل مبدل ہو جانا سب کو معلوم ہے(۱) پھر اگر اس قسم کو نصاری تسخ نہ کہیں تکمیل کہیں تو فقط لفظوں ہی کا فرق ہوگا معنی وہی رہیں گے اور اگر تسخ ہی کہتے ہیں تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ (حجۃ الاسلام ص۴۴)

---

(۱) عیسائیت کے بارے میں چند نکتے کی باتیں یاد رکھیں ان شاء اللہ بہت کام آئیں گی۔

[۱] عیسائی اپنے عقائد و تعلیمات کو اپنے نبی حضرت عیسی علیہ السلام تک ٹھوس دلائل سے ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ موجودہ عیسائیت کا مدار پولس کی تعلیمات اور تشریحات پر ہے اور پولس یہودی تھا حضرت عیسی علیہ السلام کے زمانے میں آپ کے ماننے والوں کو ستاتا رہا اور حضرت عیسی علیہ السلام کے رفع الی السماء کے بعد اس نے اپنے طور پر عیسائیت کا اعلان کر دیا (دیکھئے رسولوں کے اعمال: باب۲۲ آیت ۳ تا ۱۲) [۲] پھر پولس نے حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے حواریین سے ملے بغیر ہی اپنے طور پر عیسائیت کا پرچار شروع کیا چنانچہ پولس خود لکھتا ہے: "اور میں نے یہی حوصلہ رکھا کہ جہاں مسیح کا نام نہیں لیا گیا وہاں خوشخبری سناؤں تاکہ دوسرے کی بنیاد پر عمارت نہ اٹھاؤں" (رومیوں کے نام پولس رسول کا خط باب ۱۵ آیت ۲۰) [۳] پولس نے حسب منشا اس میں تبدیلیاں کر ڈالیں چنانچہ ایک جگہ لکھتا ہے: "میں یہودیوں کیلئے یہودی بنا تاکہ یہودیوں کو کھینچ لاؤں جو لوگ شریعت کے ماتحت ہیں ان کیلئے میں شریعت کے ماتحت ہوا تاکہ شریعت کے ماتحتوں کو کھینچ لاؤں اگرچہ خود شریعت کے ماتحت نہ تھا بے شرع لوگوں کیلئے بے شرع بنا تاکہ بے شرع لوگوں کو کھینچ لاؤں (کرنتھیوں کے نام پولس رسول کا پہلا خط باب ۹ آیت ۲۰، ۲۱) اس سے معلوم ہوا کہ پولس کا مقصد اللہ کے دین کی اشاعت نہ تھی بلکہ سیاست دانوں کی طرح اپنی جماعت بنانا مقصد تھا [۴] آج کل انجیل کے نام پر جو کتابیں ملتی ہیں وہ حقیقت میں بعد کے لوگوں کی طرف سے حضرت عیسی علیہ السلام کے حالات پر لکھی ہوئی کتابیں ہیں جیسا کہ تیسری انجیل کے شروع اور چوتھی انجیل کے آخر سے معلوم ہوتا ہے چنانچہ لوقا کی انجیل جو تیسری انجیل ہے اس کے شروع میں ہے: "چونکہ بہتوں نے اس پر کمر باندھی ہے کہ جو باتیں ہمارے درمیان واقع ہوئیں ان کو ترتیب وار بیان کریں جیسا کہ انہوں نے جو شروع سے (باقی اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۲۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کلیم اللہ ہونے سے آنحضرت ﷺ کی مساوات لازم نہیں آتی:

اس کے بعد گذارش ہے کہ شاید نصاریٰ کو یہ خیال ہو کہ حضرت موسیٰ کا کلیم ہونا اور حضرت عیسیٰ کا کلمہ ہونا بھی مسلم ہے پھر بوجہ نزول کلام اللہ محمد یوں ہی کو کیا افتخار رہا؟ تو اس کا اول تو یہ جواب ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کلیم ہونا بایں معنی ہے کہ وہ خدا کے مخاطب تھے اور خدا کے کلام ان کے کان میں آئے۔ یہ نہیں کہ ان کی زبان تک یا ان کے منہ تک بھی نوبت پہنچی ہو اور ظاہر ہے کہ کلام فصیح و بلیغ کا کان میں آجانا سامع کا کمال نہیں ورنہ اس حساب سے سبھی صاحب اعجاز اور صاحب کمال ہو جائیں البتہ کلام بلیغ کا منہ میں آنا اور زبان سے نکلنا البتہ کمال سمجھا جاتا ہے بشرطیکہ اول کسی اور سے نہ سنا ہو فقط خدا ہی کی قدرت و عنایت کا واسطہ ہو، سو یہ بات اگر میسر آئی ہے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میسر آئی ہے یہی وجہ ہوئی کہ سوا آپ کے اور کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا۔ (حجۃ الاسلام ص ۴۴)

[ایسی عبارتوں کو بار بار دیکھیں کم از کم اس عاجز کو اپنے ناقص مطالعہ میں ایسے مضامین نہیں گزرے۔ بھلا جو شخص ختم نبوت کا قائل نہ ہو کیا وہ اس طرح شان رسالت کو بیان کر سکتا ہے؟ قادیانی ختم نبوت کا منکر تھا کیا وہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا ادب کرتا تھا؟ ہرگز نہیں]

۲۲) آنحضرت ﷺ کے متعلق تورات کی پیشینگوئی:

(بقیہ حاشیہ گذشتہ) خود دیکھنے والے اور کلام کے خادم تھے ان کو ہم تک پہنچایا اس لئے اے معزز تھیفلس میں نے بھی مناسب جانا کہ سب باتوں کا سلسلہ شروع سے ٹھیک ٹھیک دریافت کر کے ان کو تیرے لئے ترتیب سے لکھوں تا کہ جن باتوں کی تو نے تعلیم پائی ان کی پختگی تجھے معلوم ہو جائے'' (لوقا کی انجیل باب ا۔آیت ا تا ۳) اور انجیل یوحنا جو چوتھی انجیل ہے اس کے آخر میں لکھا ہے کہ'' اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو کتابیں لکھی جاتیں ان کے لئے دنیا میں گنجائش نہ ہوتی (یوحنا کی انجیل باب ۲۱ آیت ۲۵)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اس تقریر کے سننے دیکھنے والوں کو ان شاء اللہ اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ تورات کی وہ پیشینگوئی جس میں یہ ہے کہ اس کے منہ میں اپنا کلام ڈالوں گا (۱) بلا شبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے اور اس وقت یہ بات بھی آشکارا ہو گئی ہوگی کہ اس پیشینگوئی میں جو اس فقرہ سے اول حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خطاب کر کے فرماتے ہیں کہ تجھ جیسا نبی پیدا کروں گا اس کا یہ مطلب نہیں کہ تو اور وہ متساوی المراتب ہوں گے بلکہ یہ مطلب ہے کہ کلام ربانی سے تجھے بھی معاملہ پڑا اور اسے بھی معاملہ پڑے گا مگر چونکہ یہ تشبیہ اگر مطلق رہتی تو کمال مشابہت پر دلالت کرتی جس کا حاصل وہی تساوی مراتب نکلتا اس لئے آگے بطور استثناء و استدراک یہ ارشاد فرمایا کہ اس کے منہ میں اپنا کلام ڈالوں گا تا کہ یہ بات معلوم ہو جائے کہ وہ تجھ سے افضل ہوں گے کیونکہ اس وقت وہ نبی بمنزلہ زبان خدا ہوں گے اور ایسی صورت ہو جائیگی جیسے فرض کیجیے کسی کے سر پر بھوت چڑھ جائے اور وہ اس وقت کچھ باتیں کرے یا تاثیر مسمریزم سے کسی عالم کی روح کا پرتو کسی جاہل کی روح پر پڑ جائے (۲) اور اس وجہ سے علوم کی باتیں

---

(۱) تورات کی جس پیشینگوئی کا حضرت نانوتویؒ نے ذکر کیا اس کے الفاظ یوں ہیں:

''اور خداوند نے مجھ سے کہا ہے کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے تو میں ان کا حساب اس سے لوں گا'' (استثنا باب ۱۸ آیت ۱۷ تا ۱۹) یاد رہے کہ یہاں بنی اسرائیل کے بھائیوں سے مراد بنی اسماعیل ہیں۔

(۲) یاد رہے کہ حضرتؒ نے تشبیہ تمثیل کے ساتھ اس کو سمجھایا کہ متکلم خداوند کریم ہیں اور رسول اللہ ﷺ بمنزلہ زبان و ترجمان (مزید دیکھیے عقود الجمان ج ۲ ص ۲۷ مختصر المعانی ص ۳۲۲) حدیث پاک سے اس کی مثال: نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ان الایمان لیارز الی المدینۃ (باقی اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کرنے لگے جیسے اس وقت متکلم کوئی اور ہی ہوتا ہے پر زبان اسی شخص کی ہوتی ہے اور اسی لئے بظاہر یوں ہی کہا جاتا ہے کہ یہی شخص باتیں کرتا ہے ایسے ہی یہاں بھی خیال فرمالیجئے اور ظاہر ہے کہ زبان متکلم ہی کی جانب شمار کی جاتی ہے البتہ کان مخاطب کی جانب شمار کئے جاتے ہیں سو جب متکلم خداوند کریم ہوئے اور رسول اللہ ﷺ بمنزلہ زبان وترجمان تو بیشک اس حساب سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کے ساتھ درجہ تساوی میسر نہیں آسکتا۔

مگر جب یہ بات واجب التسلیم ہوئی تو یہ بات آپ چسپاں ہوگئی کہ جو اُس نبی کا مخالف ہوگا اُس سے میں انتقام لوں گا کیونکہ اُس نبی کی مخالفت کو بہ نسبت اور نبیوں کی مخالفت کے زیادہ تر یوں کہہ سکتے ہیں کہ خدا کی مخالفت ہے اس لئے خدا ہی انتقام لے گا مگر جس طرح خدا کی جانب در بارۂ کلام وہ شمار کئے گئے ایسے ہی در بارۂ انتقام بھی ان کو شمار کر لیجئے اور ان جہادوں کو جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مخالفوں کے ساتھ کئے ہیں اس انتقام کا ظہور سمجھ لیجئے گو اور انواع عذاب بھی اس کا تتمہ ہو۔ (حجۃ الاسلام ص ۴۵، ۴۶)

<u>۲۳) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کلمۃ اللہ ہونے سے آنحضرت ﷺ کی مساوات لازم نہیں آتی:</u>

باقی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلمہ ہونا مخاطب پر فوقیت رکھے گا متکلم پر فوقیت اس سے ثابت نہ ہوگی بلکہ کلمہ کا مفعولِ متکلم ہونا خود متکلم ہی کی افضلیت پر دلالت کریگا مگر جب رسول اللہ ﷺ کو

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کما تأزر الحیة الی جحرها (بخاری ج ۱ ص ۲۲۲ مع حاشیہ سندی ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۰۳۸، الجامع الصغیر ج ۱ ص ۲۹۹، المقاصد الحسنہ ص ۲۳۵ مشکوۃ المصابیح ج ۱ ص ۵۶ باب الاعتصام بالسنۃ) مولوی عبدالسمیع رامپوری انوار ساطعہ میں لکھتے ہیں: حدیث میں آیا ہے کہ دین مکہ مدینہ میں سمٹ آوے گا جیسے سمٹ آتا ہے سانپ اپنی بل میں (انوار ساطعہ ص ۱۹) ہمارے نزدیک اس حدیث پاک میں ایمان کی تشبیہ معاذ اللہ ہرگز سانپ کے ساتھ اور مکہ مدینہ کی تشبیہ اس کی بل کے ساتھ ہرگز نہیں ہے کیونکہ یہ تشبیہ تمثیلی ہے (مزید دیکھئے اساس المنطق ج ۲ ص ۳۱۸ تا ۳۲۱)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

متکلم کی جانب مانا تو وہی افضل ہوں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام افضل نہ ہوں گے۔(حجۃ الاسلام ص ۴۶)

۲۴) <u>تمام کائنات کلمات خدا ہیں:</u>

علاوہ بریں تمام انبیاء بلکہ تمام کائنات کلمات خدا ہیں تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ کلام حقیقی کلام معنوی ہے الفاظ کو فقط بایںوجہ کلام کہہ دیتے ہیں کہ کلام معنوی پر دلالت کرتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ہر شے کے بنانے سے پہلے اس کی نسبت کچھ نہ کچھ سمجھ لینا ضرور ہے اس لئے اول اس شے کا وجود ذہن میں ہوگا اُس کے بعد خارج میں ہوگا اور اس لئے اس شے کو کلمہ کہنا ضرور ہوگا۔ اس صورت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اوروں میں اتنا فرق ہوگا کہ اُن کی نسبت قرآن میں یہ آیا ہے کَلِمَةٌ اَلْقٰهَا اِلٰی مَرْيَمَ جس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمہ خدا ہیں خدا نے اس کو مریم کی طرف ڈال دیا غرض خداوندی یہ تھی کہ اُن میں کچھ فوقیت نہیں جیسے اور ویسے ہی وہ فقط اتنا ہے کہ بے واسطہ غیر، مریم کی طرف ڈالے گئے مگر اس بیان کے باعث وہ اس خطاب کے ساتھ مشہور ہو گئے۔

اس تقریر کے بعد جب یہ لحاظ کیا جاتا ہے کہ منشأ فیوض محمدی ﷺ صفت العلم ہے اور وہ سب میں اول ہے یہانتک کہ کلام بھی اُس کے بعد میں ہے بلکہ کلام خود اس علم ہی کے طفیل ظہور میں آتی ہے تو پھر یہ تقریر اور بھی چسپاں ہو جاتی ہے۔ الغرض حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگر مفعول صفت کلام اور ظہور و مظہر صفت کلام ہیں کیونکہ ہر مفعول ظہور و مظہر مصدر ہوتا ہے چنانچہ مشاہدہ حال دھوپ و زمین سے عیاں ہے اس لئے کہ اول مفعول مطلق دوسرا مفعول بہ ہے وہ ظہور ہے یہ مظہر ہے [یعنی مفعول مطلق تو مصدر ہی ہے اس لئے اس کو ظہور کہا اور مفعول بہ اس مصدر کا محل ہے اس لئے اس کو مظہر کہا۔ راقم] تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظہور و مظہر صفت العلم سمجھئے جو کلام کی بھی اصل ہے۔(حجۃ الاسلام ص ۴۶، ۴۷)

۲۵) <u>احیاء اموات اثر صفت کلام ہے:</u>

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

یہی وجہ ہے کہ تاثیرات صفت کلام میں رسول اللہ ﷺ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھے ہوئے ہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ کلام خواصِ حیات میں سے ہے حالت موت میں کلام متصور نہیں جس میں صفت کلام خداوندی کا زیادہ ظہور ہوگا اس میں تاثیر احیاء بھی زیادہ ہوگی۔ (حجۃ الاسلام ص ۴۷)

۲۶) احیاءِ اموات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ:

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اگر ان کا عصا سانپ بن کر زندہ ہوتا تھا تو رسول اللہ ﷺ کے تصدق سے پتھر اور سوکھی کھجور کی لکڑی کا ستون زندہ ہوگیا اور پھر تماشا یہ ہے کہ اپنی وہی ہیئت اصلی رہی اگر کسی جانور کی شکل ہو جاتا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا حال ہوا تو یوں تو کہنے کی گنجائش تھی کہ آخر کچھ نہ کچھ زندوں سے مناسبت تو ہے مگر سوکھا ستون روئے اور دردِ محبت میں چلائے اس میں ہرگز پہلے سے کچھ لگاؤ بھی زندگانی کا نہیں اگر ہوتا تو پھر بھی کچھ مناسبت تھی اس پر شوق وذوق محبت اور دردِ فراق نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو اس سوکھے ستون سے جمعہ کے روز ایک جم غفیر اور مجمع کثیر میں ظہور میں آیا اور بھی فضیلت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دلالت کرتا ہے کیونکہ دردِ فراق اور شوق واشتیاق مذکور کمال ہی درجہ کے ادراک وشعور پر دلالت کرتا ہے جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عصاءِ موسوی کو اس ستون کے ساتھ کچھ نسبت نہیں وہاں اس اژدہا سے سانپوں کی نوع سے بڑھ کر کوئی بات ثابت نہیں ہوئی اور یہاں وہ وہ آثارِ حیات اس ستون سے نمایاں ہوئے کہ بجز اہل کمال نوع انسانی اور کسی سے اس کی امید نہیں۔

علی ھذا القیاس پتھروں کا سلام کرنا اور درختوں کا بعدِ استماعِ امر اطاعت کرنا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا اور پردہ کے لئے دو درختوں کا جھک کر مل جانا اس حیات اور اس ادراک و شعور پر دلالت کرتا ہے کہ حیوانات سے اس کی توقع نہیں اگر ہے تو افراد انسانی ہی سے ہے۔ (حجۃ الاسلام ص ۴۷، ۴۸)

۲۷) احیاءِ اموات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ:

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

علی ھذا القیاس حضرت عیسی علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا یا گارے سے جانوروں کی شکل بنا کر زندہ کر دینا بھی اسی قسم کے معجزات نبوی ﷺ کے برابر نہیں ہوسکتا کیونکہ مردہ قبل موت زندہ تھا سوکھا درخت تو کبھی زندہ تھا ہی نہیں ایسے ہی وہ جانور جو حضرت عیسی علیہ السلام بنا کر اڑاتے تھے باعتبار شکل تو ان کو کسی قدر زندوں سے مناسبت تھی یہاں تو یہ بھی نہ تھا پھر فرق ادراک وشعور اور علاوہ رہا۔ اس پر بھی بوجہ تعصب کوئی شخص اپنی وہی مرغی کی ایک ٹانگ کہے جائے تو اس کا کیا علاج ہے؟ منہ کے آگے آڑ نہیں پہاڑ نہیں جو چاہو سو کہو مگر فکر آخرت بھی ضرور ہے۔ (حجۃ الاسلام ص ۴۸)

۲۸) معجزات عملیہ میں رسول اللہ ﷺ اور انبیاء سے افضل ہیں:

اس کے بعد یہ گذارش ہے کہ باعتبار معجزات علمیہ رسول اللہ ﷺ کا اور انبیاء سے بڑھا رہنا تو بحکم انصاف ظاہر و باہر ہو گیا بلکہ اس ضمن میں بعض معجزات عملی کی رو سے بھی آپ کی فوقیت اور انبیاء پر واضح و آشکارا ہوگئی اس لئے کہ درختوں کا چلنا اور ستون کا رونا منجملہ اعمال ہیں منجملہ علوم نہیں۔ گو بایں اعتبار کہ اعمال اختیاریہ اور دردوزاری کے لئے اول ادراک وشعور اور حیات کی ضرورت ہے ان اعمال سے اول انہیں وقائع میں ظہور معجزہ علمیہ بھی ہو گیا۔ مگر اب اہل انصاف سے گذارش ہے کہ کسی قدر اور گذارش بھی سن لیں تا کہ فوقیت محمدی باعتبار معجزات عملی بھی ظاہر ہو جائے۔ (حجۃ الاسلام ص ۴۸)

۲۹) معجزہ تکثیر ماء میں آنحضرت ﷺ کی موسی علیہ السلام پر فضیلت:

حضرت موسی علیہ السلام کی برکت سے اگر پتھر میں سے پانی نکلتا تھا تو یہاں دست مبارک میں سے نکلتا تھا اور ظاہر ہے کہ پتھروں سے پانی نکالنا اتنا عجب نہیں جتنا گوشت و پوست سے پانی نکالنا عجیب ہے اس پر حضرت موسی علیہ السلام کے معجزہ میں پتھروں میں سے پانی کے نکلنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جسم مبارک موسوی کا یہ کمال تھا اور یہاں یہ ثابت ہوتا ہے کہ دست مبارک محمدی منبع فیوض ہے بلکہ جب یہ دیکھا جائے کہ کسی پیالہ میں تھوڑا سا پانی لے کر اس پر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

آپ نے ہاتھ پھیلا دیا جس سے اس قدر پانی نکلا کہ تمام لشکر سیراب ہو گیا اور لشکر کے جانور سیراب ہو گئے تو یہ بات بحکم فہم سلیم سمجھ میں آتی ہے کہ جیسے آئینہ وقت تقابل آفتاب فقط قابل و مفعول ہوتا ہے اور نور افشانی فقط آفتاب ہی کا کام ہے اور یہ کمال نور اسی کی طرف سے آیا ہے آئینہ کی طرف سے نہیں یا کائنات الجواور حوادث مابین ارض وسما میں فاعلیت آسمان کی طرف سے ہے زمین فقط قابل ہے دوسروں کا کمال لے کر ظاہر کرتی ہے ایسے ہی اس وقت جسوقت آپ نے دست مبارک اس پانی پر رکھا اور یہ معجزہ تکثیر آب نمایاں ہوا تو یوں سمجھو کہ پانی محض قابل تھا فاعلیت اور ایجاد آپ کی طرف سے تھا یعنی فاعلیتِ فاعل حقیقی اور ایجاد موجد حقیقی کے سامنے آپ کا دست مبارک ایک واسطہ فیض اور آلہ ایجاد تھا گو اس خدا کو بے ان وسائط کے بھی بنانا آتا ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ اس طور سے پانی کا پیدا ہونا صاف اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جو کچھ ہوا وہ آپ کے دست مبارک کی تاثیر سے ہوا، اور ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزہ میں یہ خوبی نہیں نکلتی بلکہ فقط ایک قدرت خدا ثابت ہوتی ہے۔ (حجۃ الاسلام ص ۴۸، ۴۹)

۳۰) <u>معجزہ تکثیر طعام میں آنحضرت ﷺ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت:</u>

علی ھذا القیاس کنویں میں آپ کے تھوکنے سے پانی کا زیادہ ہو جانا یا کچھ پڑھنے سے کھانے کا بڑھ جانا بھی آپ کے کمال جسمی پر دلالت کرتا ہے۔ اور فقط یوں ہی روٹیوں کا زیادہ ہو جانا فقط خدا کی قدرت ہی پر دلالت کرتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کمال جسمی پر دلالت نہیں کرتا ہاں یہ مسلم کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واسطے سے ان امور کا ظہور میں آنا ان کے تقرب پر دلالت کرتا ہے اور اسی وجہ سے ان کا معجزہ سمجھا جاتا ہے مگر یہ بات تو دونوں جا یعنی حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام میں برابر موجود ہے اور پھر اس پر رسول اللہ ﷺ کے معجزہ میں کمال جسمی اور مزید بر آں ہے۔ (حجۃ الاسلام ص ۴۹، ۵۰)

۳۱) <u>شفاء مرضی میں آنحضرت ﷺ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر فضیلت:</u>

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

علی ھذا القیاس حضرت رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ لگانے سے ٹوٹی ہوئی ٹانگ کا فی الفور صحیح وسالم ہوجانا اور بگڑی ہوئی آنکھ کا آپ کے ہاتھ لگاتے ہی اچھا ہوجانا فقط یوں ہی بیماروں کے اچھے ہوجانے سے کہیں زیادہ ہے کیونکہ وہاں تو اس سے زیادہ کیا ہے کہ خداوند عالم نے حضرت عیسی علیہ السلام کے کہنے سے بیماروں کو اچھا کردیا کچھ برکت جسمانی حضرت عیسی علیہ السلام نہیں پائی جاتی اور یہاں دونوں موجود ہیں کیونکہ اصل فاعل تو پھر بھی خداوند عالم ہی رہا پر بواسطہ جسم محمدی ﷺ اس اعجوبہ کا ظاہر ہونا بیشک اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ کا جسم مقدس منبع البرکات ہے (حجۃ الاسلام ص ۵۰)

[یاد رہے کہ اصل فاعل یہاں بھی اللہ ہی ہے کیونکہ معجزہ اللہ کا کام ہوتا ہے نبی کے ہاتھ پر صادر ہوتا ہے فرق یہ ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام کے معجزہ میں برکت جسمانی نہیں۔ نبی ﷺ کے جسم مبارک میں جو برکت وہ بھی اللہ ہی کی دی ہوئی تھی آپ ﷺ کا اس میں اختیار نہ تھا۔ اگر نبی کریم ﷺ کو مختار کل اور عالم الغیب کہا جائے تو اس طرح فوقیت ثابت کرنے کی کیا ضرورت۔ پھر تو عقیدۂ مختار کل اور عقیدۂ علم غیب کا اظہار کرنا ہوگا۔ الغرض یہ ابحاث بتاتی ہیں کہ حضرت نانوتوی اللہ کے فضل وکرم سے پکے موحد تھے حاشا وکلا مشرک نہ تھے]

(۳۲) <u>انشقاق قمر کا معجزہ سکون آفتاب یا عود آفتاب سے مقابلہ:</u>

اور سنئے حضرت یوشع علیہ السلام کے لئے آفتاب کا ایک جا پر قائم رہنا یا حضرت یسعیا کیلئے یا کسی اور کے لئے آفتاب کا غروب کے بعد لوٹ آنا اگرچہ معجزہ عظیم الشان ہے مگر انشقاق قمر اس سے کہیں زیادہ ہے کیونکہ اول تو حکمائے انگلینڈ اور فیثا غورسیوں کے مذہب کے موافق ان دونوں معجزوں میں زمین کا سکون یا کسی قدر اس کا الٹی حرکت کرنا ثابت ہوگا (حجۃ الاسلام ص ۵۰)

(۳۳) <u>افلاک کے نفی واثبات کا سموات پر کوئی اثر نہیں:</u>

اور میں جانتا ہوں کہ حضرات پادریوں انگلستان بپاس وطن اسی مذہب کو قبول فرمائیں گے بطلیموسیوں کے مذہب کو یعنی حرکت افلاک وشمس وقمر وکواکب کو تسلیم نہ کریں گے اور اگر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دربارۂ افلاک مخالفت کا ہونا باعث عدم قبول ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ حکمائے انگلستان کے موافق آسمانوں کے اثبات کی ضرورت نہیں۔ گو ان کے طور پر انکار بھی ضروری نہیں۔ اگر تمام کواکب کو آسمان سے ورے مانیے اور آفتاب مرکز عالم پر تجویز کیجئے اور آسمان سے ورے ورے زمین وغیرہ کا اس کے گرداگرد متحرک ہونا تجویز کیجئے تو ان کا کچھ نقصان نہیں نہ ان کی رائے و مذہب میں خلل آسکتا ہے۔ (حجۃ الاسلام ص ۵۰، ۵۱)

۳۴) شق قمر خلاف طبیعت ہے اور سکون آفتاب حقیقت میں سکون زمین:

بالجملہ بطور حکماء انگلستان اس معجزے کا خلاصہ یہ نکلے گا کہ زمین کی حرکت مبدل بسکون ہوگئی یا اس کی (مسلمہ) حرکت کے بدلے تھوڑی دور ادھر کو حرکت ہوگئی مگر بوجہ قرب زمین اس بات میں اتنا تعجب نہیں جتنا انشقاق قمر میں تعجب ہے کیونکہ وہاں ایک تو یہ بات کہ لاکھوں کوس دور اتنی دور اوپر کی طرف تاثیر کا پہنچنا بہ نسبت اس کے کہ اس چیز پر تاثیر ہو جائے جو اپنے زیر قدم ہو اور وہ بھی قدموں سے لگی ہو کہیں زیادہ ہے علاوہ بریں اِس تاثیر اور اُس تاثیر میں زمین و آسمان کا فرق ہے حرکت کا مبدل بسکون ہو جانا اتنا دشوار نہیں جتنا ایک جسم مضبوط کا پھٹ جانا کیونکہ ان اجسام کی حرکت اگر اختیاری ہے تو اختیار سے جیسے حرکت متصور ہے ایسے ہی سکون بھی متصور ہے اور اگر کسی دوسرے کی تحریک سے ان کی حرکت ہے تو اس صورت میں سکون ان کے حق میں اصل مقتضائے طبیعت ہوگا اس صورت میں سکون کا عارض ہو جانا کچھ ان کے حق میں دشوار نہ ہوگا جو اس کے قبول سے انکار ہو۔ پر پھٹ جانا چونکہ خلاف طبیعت ہے دشوار ہوگا اور چاند کو جاندار فرض کیجئے تو اور بھی اس کے حق میں مصیبت عظیم سمجھئے اس صورت میں بیشک انشقاق قمر سکون زمین سے کہیں اعلیٰ اور افضل ہوگا۔ (حجۃ الاسلام ص ۵۱)

۳۵) ہر قسم کی حرکت طبعی ہو یا قسری بلا شعور وارادہ نہیں ہو سکتی:

اس پر حرکت معکوس کو خیال کیجئے یعنی حرکت زمین اگر اختیاری ہے تب اس کو حرکت معکوس دشوار نہیں ہماری حرکت چونکہ اختیاری ہے اس لئے جس طرف کو ہم چاہیں جا سکتے ہیں اور

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اگر حرکت زمین کسی دوسرے کی تحریک سے ہے تو اس کی تحریک سے حرکت معکوس بھی ممکن ہے باقی ایسا محرک تجویز کرنا جس کو ادراک و شعور نہ ہو اور اس سے سوا حرکت واحد یعنی ایک طرفی حرکت کی۔ دوسری حرکت صادر ہی نہ ہو سکی اور اسکا نام طبیعت رکھنا انہیں لوگوں کا کام ہے جن کو ادراک و شعور نہ ہو کیونکہ حرکت بے اس کے متصور نہیں کہ ایک جہت اور ایک جانب راجح اور معین ہو جائے اور ظاہر ہے کہ یہ بات بے ادراک و شعور ممکن نہیں سو اگر طبیعت خود مرجح ہوتی ہے تب تو اسی کا ادراک و شعور ثابت ہو گیا اس لئے وہ حرکت ارادی ہو گئی اور اگر مرجح کسی اور کا ادراک و شعور ہے تو حرکت طبعی قسری یعنی دوسرے کی تحریک سے ہو گئی اور حقیقت میں طبیعت کے یہی معنی ہیں چنانچہ اس لفظ کا عربی میں بمعنی مفعول ہونا خود اس بات پر شاہد ہے۔ الحاصل سکون زمین ہو یا حرکت معکوس دونوں طرح انشقاق قمر کے برابر نہیں ہو سکتی اس پر قرب و بعد فوقیت و تحتیت محل تاثیر کا فرق مزید برآں رہا۔ (حجۃ الاسلام ص ۵۲،۵۱)

(۳۶) کسی کی استدعا قبول ہونی اس کی عظمت ہی پر موقوف نہیں:

اور اگر فرض کیجئے حضرات نصرانی آفتاب ہی کو متحرک کہیں تب بھی یہی بات ہے کہ سکون آفتاب یا حرکت معکوس آفتاب ارادی ہو یا نہ ہو دونوں طرح شق قمر سے مشکل نہیں البتہ قرب و بعد محل تاثیر بظاہر یہاں معکوس ہو گیا ہے کیونکہ آفتاب قمر سے دور ہے مگر اول تو متحرکین بالاختیار کا بوجہ امر و نہی و استدعا و التماس دور سے تھام لینا ممکن۔ آدمیوں اور جانوروں میں بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ دور کی آواز پر تھم جاتے ہیں یا چل دیتے ہیں پر دور سے کسی جسم کا پھاڑ دینا متصور نہیں۔ سوار [یعنی سو اگر۔ راقم] آفتاب اپنے ارادے سے متحرک ہو تب تو حضرت یوشع کی استدعا کے بعد اس کا ٹھہر جانا حضرت یوشع کی تاثیر پر اور قوت پر دلالت نہ کرے گا بلکہ اس بات پر دلالت کرے گا کہ آفتاب نے ان کی ایک بات مان لی سو کسی کا کسی بات کو مان لینا کچھ اس کی عظمت پر ہی منحصر نہیں خدا بندوں کی دعا قبول کر لیتا ہے تو بندے اس سے بڑھ گئے اور کافروں کی سن لیتا ہے تو کیا وہ کچھ خدا کے مقرب ہو گئے؟

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

علی ھذا القیاس بسا اوقات امراء و سلاطین مساکین کی عرض معروض سن لیتے ہیں تو کیا مساکین ان سے بڑھ جاتے ہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ استدعا ہی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جس بات کی استدعا کی جارہی ہے اس بات میں مستدعی کو کچھ مداخلت نہیں زیادہ نہیں تو وقت استدعا تو ضرور ہی اس کا بیدخل ہونا ثابت ہوگا۔ (حجۃ الاسلام ص ۵۲، ۵۳)

۳۷) آفتاب بارادۂ خود متحرک ہے:

اور اگر آفتاب کسی دوسرے کی تحریک سے متحرک ہے تو پھر اس کا سکون محرک کے ہاتھ میں ہوگا اور حضرت یوشع کی استدعا گو بظاہر آفتاب سے ہوگی پر حقیقت (۱) میں اسی محرک سے ہوگی مگر ظاہر الفاظ حکایت اسی بات پر دلالت کرتے ہیں کہ آفتاب سے استدعا تھی اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں آفتاب کا بہ ارادۂ خود متحرک ہونا ثابت ہوگا۔ (حجۃ الاسلام ص ۵۳)

۳۸) فلکیات میں خرق والتیام سکون و حرکت معکوس سے زیادہ دشوار ہے:

علاوہ بریں بطور حکماء یونان زوال حرکت فلکیات محال نہیں کیونکہ ان کے نزدیک یہ حرکتیں دائمی ہیں ضروری نہیں اور ماہران منطق جانتے ہیں کہ مخالف ضرورت محال ہوتا ہے مخالف دوام محال نہیں ہوتا (۱) اور خرق والتیام فلکیات یعنی افلاک و کواکب وشمس وقمر ان کے نزدیک منجملہ محالات ہے اور فلکیات کا بجنسہ باقی رہنا ضروری گو واقع میں وہ محال اور یہ ضروری نہ ہو لیکن

---

(۱) ایسی استدعا میں صیغہ امر تمنی کیلئے ہوتا ہے اور حقیقت میں استدعا اسی سے ہوتی ہے جو اس کا کرنے والا ہوتا ہے جیسے خود حضرت نانوتوی کا ایک شعر ہے:۔

کرم کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار

اس شعر میں مولانا اس کی تمنا کر رہے ہیں کہ نبی علیہ السلام قیامت کے دن آپ کی شفاعت کریں اللہ کے حضور ہمارے لئے دعا کریں تو بظاہر استدعا نبی کریم ﷺ سے ہے مگر حقیقت میں دعا اللہ سے ہے۔

۔اس کی مزید باحوالہ بحث کیلئے دیکھئے اساس المنطق ۲۶۳ تا ۲۶۶ مع حاشیہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بہر حال اتنی بات تو معلوم ہوئی کہ خرق والتیام میں بہ نسبت سکون وحرکت معکوس زیادہ دشواری ہے جو ایسے ایسے عقلاء کو خیال امتناع واستحالہ ہوا۔ (حجۃ الاسلام ص ۵۳)

[منطق میں موجہات کی بحث کے اندر بتایا جاتا ہے کہ ایک قضیہ ضروریہ ہوتا ہے جس میں موضوع کیلئے محمول کا ثبوت ضروری اور لازمی ہوتا ہے ایسا نہیں ہوسکتا کہ موضوع یعنی مسندالیہ ہو اور محمول یعنی مسند اس کیلئے ثابت نہ ہو۔ اور ایک قضیہ دائمہ ہوتا جس میں موضوع کیلئے محمول کا ثبوت دائمی تو ہوتا ہے مگر لازمی اور ضروری نہیں ہوتا اس میں موضوع سے محمول کی جدائی فی حد ذاتہ ممکن ہوا کرتی ہے اب سمجھئے کہ حکماء یونان کہتے ہیں کہ آسمان اور اس کے کرے دائمی طور پر متحرک ہیں جبکہ دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ آسمان اور اس کے کروں پر خرق والتیام کا آنا ممتنع ہے۔ حضرت فرماتے ہیں کہ ان حکماء کے مذہب کے مطابق فلکیات ہمیشہ سے متحرک ہیں چونکہ یہ قضیہ دائمہ ہے اس کے دائمہ ہونے سے ثابت ہوا کہ ان کے نزدیک ان کے ساکن ہونے کا امکان ہے جبکہ ان چیزوں کے پھٹ جانے کو وہ لوگ ممکن ہی نہیں مانتے۔ ان حکماء کے مذہب کے لحاظ سے بھی شق قمر کا معجزہ ردشمس کے معجزہ سے بڑھا ہوا ہے۔ منطق کی اس دقیق بحث کو لانے کا مقصد بھی نبی ﷺ کی شان کا اظہار ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نبی ﷺ کی سچی محبت عطا فرمائے آمین]

۳۹) انشقاق قمر کا معجزات داؤدی سے مقابلہ:

اس کے بعد گذارش ہے کہ اس معجزہ کو پتھروں کے نرم ہوجانے یا لوہے نرم ہوجانے سے ملایئے اور پھر فرمایئے کہ تفاوت آسمان وزمین ہے کہ نہیں۔ (حجۃ الاسلام ص ۵۳)

۴۰) برکت صحبت رسول اللہ ﷺ کا اثر:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ید بیضاء کی خوبی میں کچھ کلام نہیں، پر رسول اللہ ﷺ کے بعض اصحاب کی چھڑی کے سر پر بطفیل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندھیری رات میں جب وہ آپ کی خدمت سے رخصت ہونے لگے روشنی ہوگئی وہ جانے والے دو شخص تھے جہاں سے راہ جدا ہوا وہاں سے وہ روشنی دونوں کے ساتھ ہو لی۔ اب خیال فرمایئے دست مبارک موسیٰ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

علیہ السلام اگر جیب میں ڈالنے کے بعد بوجہ قرب قلب منور روشن ہوا تھا تو اول تو وہ نبی، دوسرے نور قلب کا قرب وجوار جیسے بوجہ قرب ارواح اجسام میں ان کے مناسب حیات آجاتی ہے ایسے ہی بوجہ قرب نورِ قلب دست موسوی میں اس کے مناسب نور آجائے تو کیا دور ہے؟ یہاں تو وہ دونوں صاحب نہ نبی تھے نہ ان کی لکڑی کو قلب سے قرب وجوار نہ اخذ فیض میں وہ قابلیت جو بدن میں بہ نسبت روح ہوتی ہے۔ فقط برکت صحبت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھی۔ (ص ۵۳،۵۴)

[حضرت نے اس عبارت میں ایک تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دست مبارک کے روشن ہونے کی وجہ بیان کی دوسرے نبی کریم ﷺ کی صحبت کی برکت کو بھی بیان کر دیا۔ مسلمانو! سوچو تو سہی کیا ختم نبوت کا کوئی منکر نبی کریم ﷺ کی محبت میں ایسی باتیں کرتا ہے۔ ختم نبوت کے منکر تو بجائے خود رہے حضرت نانوتویؒ پر ختم نبوت کے انکار کا الزام لگانے والوں نے کبھی ایسے مضامین لکھے ہوں تو دکھائیں]

(۴۱) <u>برکت صحبت رسول اللہ کا دوسرا اثر:</u>

اور سنئے آتش نمرود نے اگر جسم مبارک حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نہ جلایا تو اتنا تعجب انگیز نہیں جتنا اس دسترخوان کا آگ میں نہ جلنا جو حضرت انسؓ کے پاس بطور تبرک نبوی تھا اور وہ بھی ایک بار نہیں بارہا اس قسم کا اتفاق ہوا کہ جہاں میل چکناہٹ زیادہ ہو گیا جبھی آگ میں ڈال دیا اور جب میل چکناہٹ جل گیا جبھی نکال لیا یہ قصہ مثنوی مولانا روم میں مذکور ہے اور حکایتیں اور کتابوں میں مذکور ہیں۔ مگر خیال فرمائیے کہ ایک تو آدمی کا جلنا اتنا موجب تعجب نہیں جتنا کھجور کے پتوں کے دسترخوان کا اور وہ بھی ایسا جس پر عجب نہیں چکناہٹ بھی ہوتا ہو دوسرے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور دسترخوان میں زمین وآسمان کا فرق وہ خود نبی اور نبی بھی کیسے خلیل اللہ اور وہاں دسترخوان میں فقط اتنی بات کہ گہ و بیگاہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھا گیا ہو اور آپ نے اس پر کھانا کھایا ہو۔ (حجۃ الاسلام ص ۵۴)

[یاد رہے کہ اس جگہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ دسترخوان کا موازنہ ہرگز نہیں ہے بلکہ نبی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کریم ﷺ کی عظمت ہی کو بیان کرنا مقصد ہے اور نبی کریم ﷺ تو یقیناً حضرت ابراہیم علیہ السلام سے برتر تھے وہ دستر خوان اگر نہ جلتا تھا تو نبی ﷺ کی برکت سے ہی ایسا ہوتا تھا۔]

۴۲) معجزات قرآنیہ کا ثبوت اعلیٰ درجہ کا ہے:

الحاصل معجزات عملی میں بھی رسول اللہ ﷺ ہی سب میں فائق ہیں اور پھر وہ معجزات جو قرآن میں موجود ہیں ان کا ثبوت ایسا یقینی کہ کوئی تاریخی بات اس کے ہم پلہ نہیں ہوسکتی کیونکہ کوئی کتاب سوائے قرآن مجید عالم میں ایسی نہیں کہ اس کا لفظ لفظ متواتر ہو اور لاکھوں آدمی اس کے حافظ ہوں بلکہ کسی کتاب کا ایک دو حافظ بھی عالم میں شاید نہ ہو۔ (حجۃ الاسلام ص ۵۵)

۴۳) معجزات حدیثیہ کا ثبوت تورات وانجیل سے کم نہیں:

سوا اس کے احادیث نبوی ﷺ اس بات میں تو تورات وانجیل کے ساتھ مساوی ہیں کیونکہ یہود ونصاری بھی اپنی کتابوں کی نسبت اس بات کے قائل ہیں کہ مضامین الہامی اور الفاظ الہامی نہیں اہل اسلام بھی اس بات کے قائل ہیں کہ مضامین احادیث وحی سے متعلق ہیں پر الفاظ وحی میں نہیں آتے چنانچہ اسی وجہ سے قرآن وحدیث کو باہم ممتاز سمجھتے ہیں۔

اور قرآن شریف کو جو نماز میں پڑھتے ہیں اور احادیث کو نہیں پڑھتے تو اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ وہ وقت گویا ہمکلامی خدا ہے اس وقت وہی الفاظ چاہئیں جو خدا کے یہاں سے آئے ہیں زیادہ فرصت نہیں اور نہ زیادہ گنجائش ورنہ اس مضمون کو ان شاء اللہ واشگاف کر کے دکھلا دیتا مگر باوجود اس تساوی کے یہ فرق ہے کہ اہل اسلام کے پاس احادیث کی سندیں من اولہ الی آخرہ موجود اس زمانہ سے لیکر اوپر تک تمام راویوں کا سلسلہ بتا سکتے ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ بات کس قدر موجب اعتبار ہے۔ علاوہ بریں جس زمانہ تک احادیث متواتر تھیں اس زمانہ تک کے راویوں کے احوال مفصل بتلا سکتے ہیں کیونکہ اس علم میں کثرت سے کتابیں موجود ہیں ہاں ایک دو روایت شاید ایسی بھی ہوں گی گو مثل تورات وانجیل ان کی سند کا آجکل پتا نہ نکلے مگر جب حضرات نصاری سے مقابلہ ہے تو پھر اُن روایات کے پیش کرنے میں کیا حرج؟ اس کے بعد اہل انصاف کو تو مجال دم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

زدن نہیں۔(حجۃ الاسلام ص ۵۵)

[خط کشیدہ الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نانوتویؒ کو اپنے سے لے کر نبی کریم ﷺ تک ساری سند اتنی از بر تھی کہ اگر مباحثہ میں سنانی پڑتی تو بلا تکلف سنا دیتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس سند کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین]

۴۴) اہل کتاب کی بے انصافی:

یہ کیا انصاف ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزات تو ان روایات کے بھروسے تسلیم کر لئے جائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات باوجود یکہ ایسی ایسی روایات متصلہ ہوں تسلیم نہ کئے جائیں اور پھر تماشہ یہ ہے کہ ایسی بے معنی حجتیں کی جاتی ہیں کہ کیا کہیئے؟ (حجۃ الاسلام ص ۵۶)

۴۵) معجزات کا قرآن میں ذکر ہے یا نہ اس کی تحقیق:

کوئی صاحب فرماتے ہیں یہ معجزے قرآن میں مذکور نہیں مگر اول تو کوئی پوچھے کہ قرآن میں مذکور ہونا جو تسلیم کے لئے ضروری ہے تو یہ ضرورت بشہادت عقل ہے یا بشہادت نقل؟۔ عجب اندھیر ہے کہ تاریخوں کی باتیں تو جن کے مصنف اکثر سنی سنائی لکھتے ہیں اور راویوں کی کچھ تحقیق نہیں کرتے اور پھر آج اُن تاریخوں کی کوئی سند مصنف تک نہیں ملتی حضرات نصاریٰ کے دل میں نقش کالحجر ہو جائیں اور نہ مانیں تو احادیث محمدی ﷺ کو نہ مانیں۔ (حجۃ الاسلام ص ۵۶)

۴۶) بعض معجزات قرآنیہ کا ذکر:

علاوہ بریں اگر یہ مطلب ہے کہ کوئی معجزہ قرآن میں مذکور نہیں تو یہ از قسم دروغ گویم برروئے تو ہے۔ شق قمر اور کثرت سے پیشینگوئی جن میں سے اسلام میں خلفاء کا ہونا اور فارس سے لڑائی کا ہونا اور روم کا مغلوب ہونا اور سوائے اُن کے اور موجود ہیں۔ (حجۃ الاسلام ص ۵۶)

۴۷) ایمان کے لئے ایک معجزہ کافی ہے:

اور اگر یہ مطلب ہے کہ سارے معجزات قرآن میں موجود نہیں تو ہماری گذارش ہے کہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ایمان کیلئے ایک بھی کافی ہے۔(حجۃ الاسلام ص ۵۶)

۴۸) مدار قبول سند پر ہے نہ خدا کے نام لگ جانے پر:

علاوہ بریں مدار کار قبول روایت سند پر ہے خدا کے نام لگ جانے پر نہیں ورنہ لازم یوں ہے کہ حضرات نصاری سوا ان چار انجیلوں کے جتنی انجیلیں کہ اب مردود غلط سمجھتے ہیں ان سب کو واجب التسلیم سمجھیں اور جب مدار کار روایت سند پر ہو تو پھر احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واجب التسلیم ہوں گی اور توریت وانجیل واجب الانکار۔

اور سنئے کوئی صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن میں معجزوں کے دکھلانے سے انکار ہے یہ نہیں سمجھتے کہ وہ ایسا انکار ہے جیسا انجیل میں انکار ہے۔(حجۃ الاسلام ص ۵۶،۵۷)

۴۹) شق قمر کے تاریخی ثبوت کی تحقیق:

کوئی صاحب فرماتے ہیں کہ اگر انشقاق قمر ہوا ہوتا تو سارے جہان میں شور پڑ جاتا تاریخوں میں لکھا جاتا۔اول تو یہی ایک معجزہ نہیں جس کے عدم ثبوت سے کچھ خلل واقع ہو۔علاوہ بریں یہ خیال نہیں فرماتے کہ اگر ایسے وقائع میں شور عالمگیر کا ہونا لازم ہے اور تاریخوں میں لکھا جانا ضرور ہے تو اس اندھیری کا کونسی تاریخ میں ذکر اور کہاں کہاں شور ہے جو حضرت عیسی علیہ السلام کے سولی دینے کے دن واقع ہوا تھا اور اس ستارہ کا کون کونسی کتاب میں ذکر ہے اور کہاں کہاں شور ہے جو حضرت عیسی علیہ السلام کے تولد کے دنوں میں نمایاں ہوا تھا اور آفتاب کے پہر بھر تک ساکن رہنے کا کہاں کہاں چرچا ہے اور کون کون سی کتاب میں مذکور ہے علی ھذا القیاس اور وقائع کو خیال فرمائیے۔

علاوہ بریں دن کے واقعات اور رات کے حوادث میں عموم اطلاع کے باب میں زمین آسمان کا فرق ہے خاص کر اندھیری رات کا ہو جانا کہ اس کی اطلاع تو ہر کس و ناکس کو ضرور ہے۔ انشقاق قمر کی اطلاع تو سوا اُن صاحبوں کے ضروری نہیں کہ اس وقت بیدار بھی ہوں اور پھر نگاہ بھی اُن کی چاند ہی کی طرف ہو۔اور ظاہر ہے کہ یہ بات شب کے وقت بہت کم اتفاق میں آتی ہے کہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بیدار بھی ہوں اور نگاہ بھی ادھر ہو اور اگر فرض کیجئے کہ موسم سرما ہو تو یہ بات اور بھی مستبعد ہو جاتی ہے۔

علاوہ بریں قمر کے تھوڑی دیر بعد یہ قصہ واقع ہوا اس لئے جبل حرا کے دونوں ٹکروں کے بیچ میں حائل ہو جانے کا مذکور ہے اس صورت میں ممالک مغرب میں تو اس وقت عجب نہیں طلوع بھی نہ ہوا ہو اور بعض بعض مواقع میں عجب نہیں کہ ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے کی آڑ میں آ گیا ہو اور اس لئے انشقاق قمر اُس جا پر محسوس نہ ہوا ہو ہاں ہندوستان میں اُس وقت ارتفاع قمر البتہ زیادہ ہوگا اور اس لئے وہاں اور جگہ کی نسبت اس کی اطلاع کا زیادہ احتمال ہے مگر جیسے اُس وقت ہندوستان میں ارتفاع قمر زیادہ ہوا ہوگا ویسا ہی اُس وقت رات بھی آدھی ہوگی اور ظاہر ہے کہ اس وقت کون جاگتا ہوتا ہے؟

سوا اس کے ہندوستانیوں کو قدیم سے اس طرف توجہ ہی نہیں کہ تاریخ لکھا کریں با ایں ہمہ تاریخوں میں موجود ہے کہ یہاں کے ایک راجہ نے ایک رات یہ واقعہ بچشم خود دیکھا ہے اس سے زیادہ کیا عرض کیجئے اہل انصاف کو یہ بھی کافی ہے اور نا انصاف لوگ عذاب آخرت ہی کے بعد تسلیم کریں تو کریں۔ (حجۃ الاسلام ص ۵۷، ۵۸ طبع دیوبند)

﴿تاریخ فرشتہ سے معجزہ شق القمر کا ذکر﴾

یاد رہے کہ دین اسلام متواتر ہے مگر سارے کا سارا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی وساطت سے ہمیں ملا ہے معجزہ شق القمر کا قطعی ثبوت بھی انہی حضرات کی روایات سے ہم تک پہنچا ہے کیونکہ قرآن کے بھی راوی صحابہ ہیں احادیث کے راوی بھی صحابہ ہی ہیں۔ اگر حضرات صحابہ کرام پر اعتماد نہ کیا جائے تو دین کی کوئی بات ثابت نہ ہوگی۔ پھر ہر زمانے میں ایک بڑی جماعت دین کو اگلوں تک پہنچانے والی باقی رہی اور اب بھی الحمد للہ موجود ہے دین کی کسی بات کو لینے کیلئے اس جماعت سے ثبوت ضروری ہے ہم دنیا کی کتب تاریخ کے محتاج نہیں بنائے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

گئے ۔حضرت نانوتویؒ نے اپنے بیانات اور اپنی کتابوں میں اس حقیقت کو سمجھایا پھر سائل کو مطمئن کرنے کی اس کتاب حجۃ الاسلام اور قبلہ نما میں معجزہ شق القمر کے بارے میں تاریخ فرشتہ کا ذکر بھی ہے ۔مناسب معلوم ہوا کہ تاریخ فرشتہ سے اس واقعہ کو نقل کر دیا جائے اس کتاب کے گیارھویں مقالہ میں جو حکام ملیبار کے بارے میں ہے ملیبار کو مالابار بھی کہتے ہیں یہ علاقہ ہندوستان میں سری لنکا کے قریب واقع ہے ۔اس مقالے میں لکھا ہے:

بعض سوداگران یہود و نصاری نے ولایت ملیبار کے شہروں میں سکونت اختیار کر کے کوٹھیاں اور دکانیں تیار کیں اور یہ آئین طلوع آفتاب عالمتاب ملت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے زمانہ تک مروج رہا جب تاریخ ہجری دو سو سال سے متجاوز ہوئی ایک جماعت اہل اسلام عرب وعجم کے ،لباس فقر و درویشی میں بنادر عرب [عرب کی بندرگاہوں] سے کشتی میں سوار ہو کر حضرت بابا آدم علیہ السلام کے قدمگاہ کی زیارت کی عزیمت میں سراندیپ کی طرف کہ جس کو لنکا کہتے ہیں متوجہ ہوئی [مشہور ہے کہ سری لنکا میں کسی جگہ حضرت آدم علیہ السلام کے قدم کا نشان ہے اس کی زیارت کیلئے لوگ دور دور سے جاتے ہیں رحلہ ابن بطوطہ میں بھی اس کو ذکر ملتا ہے] اور بحسب اتفاق وہ کشتی ہوائے مخالف سے تباہ ہو کر ملیبار کی طرف جا پڑی اہل کشتی شہر گدنکلور میں وارد ہوئے اور وہاں کا حاکم مسمی سامری تھا اور وہ زیور عقل و دانش سے آراستہ اور صفت اخلاق ستودہ سے پیراستہ تھا ان کی صحبت سے مشرف ہوا اور اِدھر اُدھر کا تذکرہ کر کے اُن کے مذہب اور ملت سے سوال کیا انہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ اہل اسلام اور ہمارے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام ہیں سامری نے جواب دیا میں نے گروہ یہود اور نصاری اور ہنود سے جو تمہارے دین کے مخالف اور جہان کے سیاح ہیں اُن کی زبانی سنا ہے کہ یہ دین بلادِ عرب وعجم وترک میں مروج ہے لیکن مجھے مسلمانوں کی صحبت میسر نہ ہوئی اب امیدوار ہوں کہ سید الانبیاء کے کچھ حالات صدق آیات و معجزات باہرات سے بیان فرمائیں ۔ایک ان فقراء میں سے جو علم وصلاح کی صفت میں موصوف تھا اس نے آغاز کلام کر کے اس قدر حالات اور معجزات آنحضرت

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کے بیان فرمائے کہ سامری کے دل میں حضرت رسالت پناہ کی محبت جوش زن ہوئی اور جب اس نے معجزہ شق القمر کا سنا بولا اے قوم یہ معجزہ بہت قوی ہے اگر حق اور صدق ہے اور سحر نہ تھا تو جمیع بلاد قریب وبعید کے آدمیوں نے یہ معجزہ مشاہدہ کیا ہوگا اور ہمارے ملک کا یہ دستور ہے کہ جس وقت کوئی قضیہ بزرگ [بڑا قصہ] واقع ہوتا ہے ارباب قلم اسے دفتروں میں قلم بند کرتے ہیں اور ہمارے باپ دادا کا دفتر موجود ہے اسے دیکھ کر تمہارے زر صدق کو محک امتحان پر جانچتا ہوں پھر اہل دفتر کو بلا کر فرمایا کہ تم دفتر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھول کر شق القمر کا حال دیکھو جب وہ دیکھا گیا اس مقام میں لکھا تھا کہ فلاں تاریخ میں دیکھا گیا کہ چاند دو ٹکڑے ہو کر پھر پیوست ہوا یہ سنتے ہی حقیقت دین محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سامری پر ظاہر ہوئی اور نور ایمان اس کے چہرہ پر چمکا اور صدق دل سے کلمہ طیبہ شہادت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاری کیا اور باعتقاد تمام مسلمان ہوا (تاریخ فرشتہ اردو ج ۲ ص ۴۸۸، ۴۸۹ طبع نول کشول لکھنو)

﴿تذکرہ مولانا زین الدین ملیباریؒ﴾

یاد رہے کہ تاریخ فرشتہ کے مصنف ملا محمد قاسم فرشتہ نے اس واقعہ پر کتاب تحفۃ المجاہدین کا حوالہ دیا ہے اور "تحفۃ المجاہدین" مشہور شافعی فقیہ علامہ زین الدین بن عبد العزیز ملیباری رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف ہے جنہوں نے فقہ شافعی میں قـــرۃ العین کے نام سے ایک متن لکھا پھر فتح المعین کے نام سے اس کی بہترین شرح تحریر کی اس فتح المعین کے اوپر ایک حاشیہ تـرشیـح المستفیدین اور دوسرا اعـانۃ الطالبین لکھا گیا اور یہ کتابیں اتنی مقبول ہیں کہ بار بار طبع ہوتی ہیں راقم نے اپنی کتاب "وار کعوا مع الراکعین" کے صفحہ ۱۳۲، ۱۳۳ میں امام کے پیچھے قراءت نہ کرنے کے بارے میں ان کتابوں کے حوالہ جات بھی نقل کئے ہیں شیخ زین الدینؒ نے اس کتاب کو سنہ ۹۸۲ھ میں لکھا (دیکھئے نزھۃ الخواطر ج ۴ ص ۱۰۶)

☆☆☆☆☆☆☆

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گفتگوئے مذہبی

۱۲۹۳ھ

واقعہ میلہ خدا شناسی

۱۲۹۳ھ

اس مشہور مذہبی مناظرہ کی مفصل کیفیت و روداد جو متصل شاہجہانپور ہندو، عیسائی اور مسلمانوں کے علماء کے درمیان ہوا اور جس کو جناب محمد ہاشم علی صاحب مہتمم مطبع ہاشمی و جناب محمد حیات صاحب مطبع ضیائی میرٹھ نے قلم بند و شائع کرایا تھا اور جس میں سب سے زیادہ قابلِ ذکر تقریر ہے۔

از حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، بانی دار العلوم دیوبند

اضافہ عنوانات و پیراگراف از مولانا حسین احمد نجیب

ناشر

دار الاشاعت

مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿تعارف میلہ خداشناسی﴾

سبب انعقاد:

ہندوستان کے علاقہ چاندا پور ضلع شاہجہانپور میں ایک بڑا سرمایہ دار جاگیردار ہندو تھا جس کا نام تھا منشی پیارے لال اس کی ایک یورپین پادری نولس سے دوستی ہوگئی اس کی باتیں سن کر اس کا دل عیسائیت کی طرف مائل ہوا تو اس کے ہندو دوستوں نے اس کو مشورہ دیا کہ آپ اپنی زمینوں میں ایک مذہبی مباحثہ رکھیں (مباحثہ شاہجہانپور ص ۱۰)

میلے کا اشتہار:

چنانچہ پادری نولس صاحب انگلستانی پادری شاہجہانپور اور منشی پیارے لال ساکن موضع چاندا پور متعلقہ شہر شاہجہانپور نے مل کر ۱۸۷۶ء میں ایک میلہ خداشناسی موضع چاندا پور میں جو شہر شاہجہانپور سے پانچ چھ کوس کے فاصلے پر لب دریا واقع ہے مقرر کیا اور تاریخ میلہ ۷ مئی ٹھہرائی اور اشتہار اس مضمون کے اطراف و جوانب میں بھجوائے۔ منشا اشتہار یہ تھا کہ ہر مذہب کے آدمی آئیں اور اپنے اپنے مذہب کے دلائل سنائیں۔ مسلمانوں نے حضرت نانوتویؒ کو لکھا کہ آپ وقت مقررہ پر ضرور تشریف لائیں (میلہ خداشناسی ص ۸)

حضرت نانوتویؒ کو شرکت کی دعوت:

۴ مئی کو حضرت کو شاہجہانپور والوں کی طرف سے خط آیا کہ آپ آئیں اور مولوی سید ابو المنصور صاحب کو بھی ساتھ لائیں کیونکہ پادری نول صاحب کو جو بڑے لسان اور مقرر ہیں یہ دعوی ہے کہ بمقابلہ دین عیسوی دین محمدی کی کچھ حقیقت نہیں۔ مولانا محمد قاسم صاحبؒ اپنے احباب کی معیت میں روز شنبہ ۶ مئی کو بعد عصر شاہجہانپور پہنچے حضرت کے احباب میں مولانا فخر الحسن گنگوہیؒ مولانا محمود حسن دیوبندیؒ اور مولانا سید ابوالمنصور صاحب دہلویؒ امام فن مناظرہ اہل کتاب شامل

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تھے (میلہ خدا شناسی ص ۹)

حضرت نانوتویؒ کی آمد:

مولانا نانوتویؒ نے اپنے آپ کو پوشیدہ رکھنا چاہا۔ مولانا محمود حسنؒ کو لے کر ایک سرائے میں تشریف لے گئے مگر کچھ لوگوں کو پتہ چل گیا اور وہ اصرار کر کے حضرت کو اپنے گھر لے گئے۔ مولانا نانوتویؒ صبح کو نماز پڑھ کر پیادہ پا ہی چاندا پور میں جا چکے۔

جلسہ گاہ کا منظر:

ایک بڑے خیمے میں یہ مجلس منعقد ہوئی اس طرح کہ خیمے کی بیچ میں ایک میز رکھی گئی اور اس کے دونوں جانب آمنے سامنے کرسیاں وغیرہ بچھائی گئیں ایک طرف پادری عیسائی اور مقابلہ میں علماء اسلام بیٹھ گئے اور بین الصفین میز کے سامنے موتی میاں صاحب قلمدان و کاغذ لے کر بیٹھ گئے اور قواعد مناظرہ لکھے اور بعض سوال و جواب علی سبیل الاختصار اور سوا اس کے بعض امور دیگر بھی وہی رئیس قلمبند کرتے جاتے تھے (میلہ خدا شناسی ص ۱۰) اگرچہ بظاہر مناظرہ کرنے والے تین فریق قرار پائے تھے مسلمان، عیسائی ہندو مگر درحقیقت اصل گفتگو مسلمان اور عیسائیوں میں تھی (میلہ خدا شناسی ص ۱۱)

کس کس نے بیان کیا:

پہلے پادری نولس نے انجیل کی حقانیت پر بیان کیا اس پر علماء اسلام نے اعتراضات کیے اس کے بعد اہل اسلام کی باری تھی تو سب حضرات نے حضرت نانوتویؒ سے بیان کی درخواست کی (میلہ خدا شناسی ص ۱۷) حضرتؒ نے ایسا بیان کیا جس کے اثرات اب تک موجود ہیں اور ان شاء اللہ ہمیشہ باقی رہیں گے۔

اہل اسلام کا غلبہ:

نو بجے یہ جلسہ شروع ہوا اور دو بجے برخواست ہوا اہل اسلام نے اول نماز پڑھی پھر کھانا کھایا اور باہم ایک دوسرے کی تقریر کی خوبی کا ذکر ہوتا رہا اور افضال خداوندی کو یاد کر کے ان

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تقریروں کے مزے لیتے رہے اور شہر میں اور اطراف میں یہ شہرت اڑگئی کہ مسلمان غالب رہے چنانچہ اس وجہ سے دوسرے دن اور بہت شائق آ پہنچے (میلہ خدا شناسی ص ۳۰،۳۱)

ہر طرف اسلام کی تبلیغ:

پھر مولانا نانوتویؒ نے اپنے احباب سے فرمایا کہ میلہ میں متفرق ہوکر بیان کرنا چاہئے چنانچہ واعظین نے علی الاعلان اسلام کی تبلیغ اور عیسائیت کا بطلان بیان کیا (میلہ خدا شناسی ص ۳۱) قبل مغرب تک تمام میلہ میں عجب کیفیت رہی اور عنایت ایزدی سے کوئی پادری مقابل نہ ہوا دوسرے دن فجر کے بعد پھر حضرت نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو انہوں نے نو بجے تک میلہ میں جا کر کَمَا یَنْبَغِی حق اسلام ادا کیا پادری لوگ بھی میلہ میں پھرتے تھے لیکن جدھر گزر ہوتا تھا عوام لوگ یہی کہتے تھے کہ پادری صاحب ہم ہی کو دھمکانے کو تھے اب تو کچھ بولئے (میلہ خدا شناسی ص ۳۲)

حضرت نانوتویؒ زندہ باد:

موتی میاں نے آکر بتایا پادری کہتے ہیں کہ گو یہ صاحب یعنی حضرت نانوتویؒ ہمارے خلاف کہتے ہیں پر انصاف کی بات یہ ہے کہ ایسی تقریریں اور ایسے مضامین ہم نے نہ سنے تھے مولوی احمد علی صاحب نے فرمایا پادری باہم کہتے تھے آج ہم مغلوب ہوگئے (میلہ خدا شناسی ص ۵۵)

مزید تفصیلات کیلئے دیکھئے میلہ خدا شناسی کا از اول تا آخر مطالعہ کیجئے

☆☆☆☆☆

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿عبارات میلہ خدا شناسی﴾

پہلے دن توحید خداوندی کے بعد نبوت کی ضرورت کو بیان کیا اس کے بعد عصمت انبیاء پر بحث کرتے ہوئے حضرت فرماتے ہیں:

الحاصل انبیاء میں کوئی ایسی بات نہ ہوگی جو ناپسندیدۂ خداوندی ہو اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں اُن کے اخلاق کا حمیدہ ہونا اور تمام قواء علمیہ گزیدہ ہونا لازم آئے گا جس سے اُن کی معصومیت کا اقرار کرنا پڑے گا۔ کیونکہ جب بُری صفت ہی نہیں اور فہم کامل ہے یعنی قوۃ علمیہ بھی ہے تو پھر اعمال ناشائستہ کے صادر ہونے کی کوئی صورت ہی نہیں۔ ہر فعل کے صادر ہونے کیلئے ایک قوۃ یعنی ایک صفت کی ضرورت ہے دیکھنے کیلئے بینائی چاہئے، سننے کیلئے شنوائی چاہئے ایسے ہی اچھے اعمال کیلئے اچھی صفت کی ضرورت ہے اور بُرے کیلئے بُری صفت کی حاجت۔ بُری صفت سے وہ لوگ مبرا ہوئے تو برے افعال سے بدرجہ اولیٰ معصوم ہوں گے۔

شفاعت انبیاء کا ثبوت:

مگر جب سراپا اطاعت یعنی ہر طرح سے محکوم ہوئے تو پھر اُن کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ اپنے طور پر جسے چاہیں بخشدیں جسے چاہیں عذاب دینے لگیں یہ اختیار ہو تو محکوم نہ رہیں حاکم ہو جائیں ہاں یہ بات البتہ متصور ہے کہ وہ کسی کیلئے دعا، کسی کیلئے بددعا کریں کسی کے حق میں کلمہ الخیر کسی کے حق میں بُرا کلمہ کہیں۔ مگر جب وہ ہر طرح سے مقدس مانے گئے تو وہ اپنے خیر خواہوں کے خیر خواہ ہی بنیں گے بدخواہ نہ ہوں گے کلمۃ الخیر ہی کہیں گے کوئی بُرا کلمہ نہ کہیں گے سو اسی کو ہم شفاعت کہتے ہیں۔

عیسیٰ علیہ السلام کے کفارہ ہو جانے کا بطلان:

القصہ رسولوں اور پیغمبروں کی شفاعت ممکن ہے پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کفارہ ہو جانا ممکن نہیں یعنی یہ بات جو عیسائیوں کے اعتقاد میں جمی ہوئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

امتیوں کی طرف سے ملعونِ خدا ہوئے نعوذ باللہ اور تین دن تک ان کے عوض جہنم میں رہے ہرگز قرین عقل نہیں (میلہ خدا شناسی ص ۲۵، ۲۶)

﴿اس موقع پر دوسرے دن حضرت نانوتویؒ کی تقریر﴾

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ اس میز کے پاس تشریف لائے جہاں واعظ کھڑا ہوکر وعظ کہتا تھا اور نام خدا توحید و رسالت کا ذکر چھیڑا۔ اس کے ساتھ یہ بھی فرمایا تھا کہ مسلمان توحید کے اوپر اس درجہ مستقیم ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو سب میں افضل سمجھتے ہیں اور بعد خداوند عالم انہیں کو جانتے ہیں مگر بایں ہمہ ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا بھی عبودیت میں سے ادنیٰ درجہ کا ادب ہے اُن کے لئے جائز نہیں سمجھتے پھر اس کے بعد ضرورت رسالت میں ایک تقریر بیان کی جس کا حاصل یہ ہے۔

نبی کی ضرورت اور مبناء نبوت:

اب اس کا دیکھنا ضرور ہے کہ کون نبی ہے، کون نہیں؟ مگر یہ بات بے تنقیح اصل و مبناء نبوت معلوم نہیں ہوتی بظاہر دو احتمال ہیں بناءِ نبوت یا تو معجزات ہوں یا اعمال صالحہ۔ معجزات پر تو مبنی نہیں کہہ سکتے۔ بناء نبوت معجزات پر ہو تو یہ معنی ہوں گے کہ اول معجزات ظاہر ہولے جب نبوت عنایت ہو مگر سب جانتے ہیں کہ امتحان معجزات کے بعد نبوت عنایت نہیں ہوتی بلکہ عطاء نبوت کے بعد معجزات عنایت ہوتے ہیں علی ھذا القیاس اعمال صالحہ کو بناء نبوت نہیں کہہ سکتے عمل صالح اسی کو کہتے ہیں جو خدا کے موافق مرضی ہو سو اللہ کے احکام معلوم کرنے کے لئے ہی تو نبوت کی ضرورت پڑی ہے اور اعمال کا علم اور ان کی تعمیل خود نبوت پر موقوف ہے نبوت ان پر کیونکر موقوف ہو جو ان کو بناء نبوت کہئے۔

اخلاق حمیدہ کی اہمیت:

اور سوا اعمال و معجزات کے اس کام کے لئے اگر نظر پڑتی ہے تو اخلاق حمیدہ پر پڑتی ہے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ان کا حصول نبوت پر موقوف نہیں۔ آدمی کی ذات کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں اگر کسی کے اخلاق حمیدہ یعنی موافق مرضی خداوندی ہوں گے تو پھر نظر عنایت خدا اس کے حال پر کیوں نہ ہوگی؟

لیکن اتنی بات اور قابل گذارش ہے کہ جیسے انوار میں باہم فرق مراتب ہے آفتاب وقمر وکواکب وآئینہائے قلعی دار وذرات وزمین میں دیکھئے کتنا فرق ہے؟ ایسے ہی اخلاق میں بنی آدم باہم متفاوت ہیں سو جو لوگ فہم واخلاق میں بمنزلہ شمس وقمر وکواکب ہوں وہ تو نبی ہوں سکتے ہیں اور جو لوگ بمنزلہ آئینہ وذرہ وزمین مستفیض ہوں وہ لوگ سب امتی ہوں گے یوں کوئی ولی یا صالح ہو تو ہو۔

غرض انبیاء کی حقیقت امتیوں کے حقائق کے فہم واخلاق کی اصل ہوتی ہے جیسے آفتاب قمر وکواکب آئینوں اور ذروں اور زمین کے انوار کی اصل ہیں سو جو لوگ دربارۂ اخلاق اصل ہوں قابل انعام ہوں گے کیونکہ جب اوروں سے اوپر ہوئے تو خداوند عالم جو سب سے عالی مراتب ہے ان سے بہ نسبت اوروں کے قریب ہوگا اس لئے تقرب مشارالیہ جو نبیوں کو ضرور ہے انہیں کو میسر آئیگا اور خلافت خداوندی کے مستحق وہی ہوں گے کیونکہ بادشاہ کی ماتحتی اور اس کی خلافت بجز مقربان درگاہ اور کسی کو میسر نہیں آسکتی۔

<u>اس کے بعد فرمایا:</u>

سو نبوت میں بجز خلافت خداوندی اور کیا ہوتا ہے جیسے حکام ماتحت کے احکام بعینہ وہ احکام بادشاہی ہوتے ہیں ایسے ہی انبیاء علیہم السلام کے احکام بعینہ احکام خدائے تعالیٰ ہوتے ہیں بالجملہ بناء نبوت اخلاق حمیدہ پر ہے۔

اخلاق حمیدہ سے نبوت محمدی پر استدلال:

مگر ہم نے غور سے دیکھا تو اخلاق میں رسول اللہ ﷺ سے کسی کو بڑھ کر نہ پایا آپ کے اخلاق کی ایک تو یہی بڑی دلیل ہے جو اوروں کے نزدیک موجب اعتراض ہے اور لوگ جہاد

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کو بڑا اعتراض اس مذہب پر سمجھتے ہیں مگر قطع نظر اس سے کہ جہاد اور دینوں میں بھی تھا اور عقل سلیم کے نزدیک بے شک ایک عمدہ سامان تہذیب عالم اور ذریعہ شرک والحاد وفتنہ وفساد ہے(۱) بے لشکر جرار ممکن نہ تھا سو یہ لشکر جرار جس نے روم وشام وعراق وایران ومصر ویمن کو زیروزبر کردیا آپ کو کیونکہ میسر آیا۔

بظاہر فراہمی لشکر دنیا میں دو دیکھتے ہیں مال ودولت یا حکومت کی جبر وتعدی سو آپ میں دونوں نہ تھے آپ کہیں کے بادشاہ نہ تھے، بادشاہ زادے نہ تھے، جاگیردار نہ تھے،تعلقہ دار نہ تھے جو یوں کہیے لشکر نوکر رکھا اور یہ کارنمایاں کردکھایا۔ حاکم نہ تھے جو یوں کہیے ایک ایک دو دو آدمی گھر پیچھے مثلاً جیسے بعض سلطنتوں کے قصے سنتے ہیں منگا بھیجے اور یہ سانحہ برپا کردیا بجز اخلاق اور کیا چیز تھی جس نے یہ تسخیر کی اور برابر کے بھائیوں کو ایسا مسخر کردیا کہ جہاں آپ کا پسینہ گرے وہاں خون گریں۔

پھر یہ نہیں کہ ایک دو روز کا ولولہ تھا ہو چکا عمر بھر یہی کیفیت رہی آپ کے پیچھے گھر سے بے گھر ہوئے زن وفرزند کو چھوڑا گھر بار سب پر خاک ڈالی خویش واقرباء سے لڑے ان کو مارا، یا ان کے ہاتھوں مارے گئے یہ آپ کے اخلاق اور آپ کی محبت نہ تھی تو اور کیا تھا؟

غرض ملک عرب جیسے بے پیروں خودسروں کو ایسا مٹھی میں لیا کہ نرم مزاج غریب طبیعت کے لوگوں کے کسی گروہ کی نسبت بھی ایسی تسخیر آج تک کسی نے نہ سنی ہوگی ایسے اخلاق کوئی بتلائے تو سہی حضرت آدم علیہ السلام میں تھے یا حضرت نوح علیہ السلام میں تھے یا حضرت ابراہیم علیہ السلام میں تھے یا حضرت موسیٰ علیہ السلام میں تھے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں تھے یا کسی اور میں تھے انصاف سے کوئی صاحب بتلائیں تو سہی اس قسم کے اخلاق کا کوئی شخص ہوا ہے؟

---

(۱) حضرت نے اس موقعہ پر دشمنوں کی موجودگی میں بھی ذرا مداہنت نہ کی نہایت جرأت کے ساتھ اسلام کا دفاع کیا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(میلہ خداشناسی ص ۳۶ تا ۳۹)

حضرت کی تقریر کا اثر:

یہی تقریر ہو رہی تھی اور لوگوں پر ایک کیفیت تھی ہر کوئی ہمہ تن گوش ہو کے مولوی صاحب کی جانب تک رہا تھا کسی کی آنکھوں میں سنتے ہیں آنسو کسی کی آنکھوں میں حیرت۔ پادریوں کی یہ حالت کہ ششدر، بے حس وحرکت۔ جو پادری صاحب نے اطلاع دی آپ کا وقت ہو چکا۔ سننے والوں کو ارمان رہ گیا۔ مولوی محمد قاسم صاحب نے فرمایا صاحبو تنگی وقت سے معذور ہوں ورنہ ان شاء اللہ شام کر دیتا جو کچھ کہا دریا میں کا ایک قطرہ سمجھئے موتی میاں صاحب نے پکار کر کہا صاحبو! سنا جو کچھ بیان ہوا یہ دریا میں کا ایک قطرہ ہے (میلہ خداشناسی ص ۳۸ سطر ۵ تا ص ۳۹ سطر ۱۶)

اسلام کی ترجمانی کا حق ادا کر دیا:

واقعی مولانا نانوتویؒ نے ان مباحثوں میں اسلام کی ترجمانی کا حق ادا کر دیا اس عاجز کے علم میں ایسا کوئی عالم نہیں گزرا جس نے اس قسم کے مجمع میں اس طرح ٹھوس اور آسان عقلی دلائل کے ساتھ توحید، رسالت اور ختم نبوت جیسے اسلامی عقائد کو منوایا ہو۔ اگر کسی کو اس بات سے اتفاق نہ ہو تو باحوالہ کسی عالم کی ایسی خدمات پیش کرے۔ برصغیر پاک وہند ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں کوئی اسلام کا ایسا خادم اور ختم نبوت کا کوئی ایسا ترجمان تاریخ کے ٹھوس حوالوں سے دکھلا دے۔ اِن مباحثوں کے بعد مولانا یعقوب نانوتویؒ نے فرمایا معلوم یوں ہوتا ہے کہ اب مولانا کا وقت قریب ہے اسلئے کہ اللہ نے جو کام آپ سے لینا تھا کہ تمام مذاہب میں اسلام کی ترجمانی ہو جائے وہ پورا ہو چکا ہے (ارواح ثلاثہ ص)

☆☆☆☆☆

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مباحثۂ شاہجہانپور

از حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

ردِ عیسائیت و ہنود پر سیر حاصل بحث
اور حقانیت اسلام پر بہترین کتاب

ناشر
دار الاشاعت
مقابل مولوی مسافرخانہ۔ کراچی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿تعارف مباحثہ شاہجہانپور﴾

مئی ۱۸۷۶ء کا میلہ خدا شناسی دراصل اس لئے منعقد کرایا گیا تھا کہ عیسائی پادری نولس سمجھتا تھا کہ میرا مقابلہ نہ کوئی مسلمان کرسکتا ہے نہ کوئی ہندو۔ اس مباحثے کے اندر عیسائیت کا غلبہ ہوگا اور اس کی دور دور تک شہرت۔ لیکن اللہ کے فضل وکرم سے پھر حضرت نانوتویؒ کی آمد سے جلسہ میں اہل اسلام کو واضح غلبہ حاصل ہوا اور عیسائیوں کو بڑی ذلت دیکھنی پڑی۔ جس کی اِن لوگوں کو کوئی امید نہ تھی۔

اس مباحثے کا سبب:

اب انہوں نے یہ سوچا کہ کچھ نئے طریقے اختیار کرکے اسلام کے غلبہ کو ختم کریں۔ سوچا کہ ہندو پنڈت دیانند سرسّتی بہت ذہین اور مقرر ہے عیسائیوں میں پادری اسکاٹ بڑا منطقی پادری ہے ان کو علماء اسلام کے مقابلہ میں کھڑا کیا جائے پھر ان لوگوں نے مباحثے کا انداز بھی بدلا وہ اس طرح کہ بانی مباحثہ ہندوؤں کی طرف سے ان کے پنڈتوں کے مشورے سے عین موقع پر پانچ سوالات دیئے گئے کہ پہلے ان کے جواب دیئے جائیں پھر بات آگے بڑھے وہ سمجھتے تھے کہ شاید اس طرح ان کے پنڈت جیت جائیں مگر اللہ نے اس مرتبہ پھر حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کو سب پر غالب کردیا۔ اور ہر جانب خبر پھیل گئی کہ مسلمان جیت گئے ہر طرف اسلام زندہ باد کے نعرے بلند ہوئے۔

چنانچہ روئیداد کے مرتب لکھتے ہیں: پس اس جلسہ [میلہ خدا شناسی] کا نتیجہ تو سب پر ظاہر ہو ہی گیا تھا کہ مولوی محمد قاسم صاحب کی نیلی لنگی کے نام سے فتح کا پھریرہ سارے عالم میں مشہور ہوگیا اور کتاب کیفیت واقعی اس جلسہ کی مطبع ضیائی میں چھپی جس کا تاریخی نام "گفتگوئے مذہبی" ہے۔ غرض جب پارسال [گذشتہ سال] کے جلسے سے اس نواح کے عام وخاص لوگوں کے دلوں پر کیا وہ لوگ جو جلسہ میں موجود تھے اور کیا وہ جن کو راوی صحیح ملے یہ اثر پیدا ہوا کہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مسلمانوں کے قلوب میں تو مولوی محمد قاسم صاحب کی روشن تقریروں نے نور ایمان کو جلا دی اور منشی پیارے لال کی بھی آنکھیں کھل گئیں کہ جس طرف ان کی ٹکٹی لگی ہوئی تھی [یعنی عیسائیت یا پادری نولس۔راقم] ادھر سیاہی جھلکتی نظر آنے لگی۔ (مباحثہ شاہجہانپور ص ۱۰،۱۱)

اس جلسے کے لطف نے ایسا خداشناسی کا شائق بنا دیا کہ یہ میلہ ہر سال موسم بہار میں مقرر ہوا چنانچہ اب کے ۱۹،۲۰ مارچ کو اس کا انعقاد تجویز ہو کر منشی پیارے لال نے اشتہار جا بجا بھیجے اور جو عالم پارسال شریک جلسہ ہوئے تھے ان کو بھی اور سوا ان کے اور مشہور عالموں کو اشتہار وخطوط بھیجکر اطلاع دی اخباروں میں بھی اشتہار چھپوایا اور علاوہ اس کے یہ بھی شہرت ہوئی کہ اب کے بڑے بڑے نامی گرامی پنڈت و پادری وہاں آئیں گے (مباحثہ شاہجہانپور ص ۱۱) بہر حال حضرت نانوتویؒ اپنے احباب کے ساتھ دلی سے روانہ ہوئے اور ۱۷ مارچ کو تین بجے شاہجہانپور میں ریل سے اترے (مباحثہ شاہجہانپور ص ۱۱)

مناظرین اسلام کی آمد:

۱۹ مارچ کو مناظرین اہل اسلام آخر رات کو اٹھ کر راہی میدان مباحثہ ہوئے جو شاہجہانپور سے چھ سات کوس کے فاصلے پر تھا اور سب صاحب سوار مولوی محمد قاسم صاحب پیادہ پا طلوع آفتاب سے کچھ بعد جا پہنچے مولوی محمد قاسم صاحب نے ندی پر استنجے سے فراغت حاصل کر کے وضو کیا اور نوافل ادا کئے اور نہایت خشوع خضوع سے دعا مانگی غالباً وہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ہوگی کیونکہ مولوی صاحب دلی سے برابر یہ ہی ہر شخص سے فرماتے تھے کہ اس بے نیاز سے دعا کرو کہ کلمہ حق غالب آجائے۔ (مباحثہ شاہجہانپور ص ۱۲)

﴿ان مباحثوں کی اہمیت ایک اور نظر سے﴾

مباحثے تو اور بھی ہوتے رہتے ہیں مگر ان مباحثوں میں ایک اہم بات یہ ہے کہ ان میں کوئی خاص موضوع نہ تھا بلکہ مذہب کی تحقیق تھی اور یہ موضوع انتہائی مشکل ہے اس لئے کہ کوئی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ایک موضوع ہو انسان اس کی تیاری کر کے جاتا ہے اور اس موضوع کے علاوہ کوئی اور بات چھیڑی جائے تو کہہ دیتا ہے کہ یہ موضوع سے ہٹ کر ہے اس لئے اس کے جواب میرے ذمے نہیں ہے۔ مگر یہاں موضوع اتنا عام ہے کہ پورے دین کی حقانیت ثابت کرنی تھی پھر فریق مخالف عیسائی ہیں ہندو ہیں وہ جس طرح چاہیں اعتراض کریں ان کے معقول ومسکت جوابات بھی دینے ضروری ہیں۔ اِن غیر مسلموں کو کوئی پوچھنے والا نہیں چاہے فقہ پر اعتراض کریں چاہے، عقائد پر، چاہے قرآن پر اعتراض کریں چاہے حدیث شریف پر۔ پھر وہ لوگ نہ قرآن مانیں نہ حدیث ان کے سامنے جتنے دلائل ہوں گے وہ سب عقلی ہی دینے پڑتے ہیں۔ کسی مدرسے کے دو طالب علموں کی بحث ہو جائے وہ اپنے استاد کی بات مان لیں گے۔ لیکن اگر حنفی اور غیر مقلد کا اختلاف ہو جائے تو کتب حدیث اور اسماء الرجال کے حوالے کام آئیں گے۔ ہندو اور عیسائی تو ہماری کسی چیز کو مانتے ہی نہیں ان سے گفتگو کرنے کیلئے تو خدادا صلاحیت ہی کام آتی ہے۔

حضرت نانوتویؒ کا چیلنج:

حضرت نانوتویؒ نے ان مباحثوں میں غیر مسلموں کو ہر قسم کے اعتراض کا موقع دیا اور اگر کسی نے کوئی سوال کر دیا تو فوراً سے پہلے اس کو جواب دینے کیلئے اسٹیج پر پہنچ گئے اور ایسے جواب دیئے جن پر وہ تنقید نہ کر سکے چنانچہ روئیداد میں ہے۔: مولوی محمد قاسم صاحبؒ نے پادری نولس صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ بعد اختتام وقت جلسہ کے یعنی چار بجے کے بعد کل ہم ایک گھنٹہ وعظ کہیں گے آپ بھی اس محفل میں شریک ہوں اور بعد ختم وعظ کے اعتراض کرنے کا بھی اختیار ہے بلکہ جس صاحب کے دل میں آئے وہ اعتراض کریں ہم جواب دیں گے (مباحثہ ص ۱۵) ایک موقعہ پر فرمایا: آج وعظ کی ابتدا ہم ہی کرتے ہیں اور کل جواب بھی پہلے ہم ہی دیں گے اور جس صاحب کے جی میں آئے وہ اعتراض کریں (مباحثہ ص ۱۷) آخر میں فرمایا: اہل جلسہ کو یہ بات بخوبی معلوم ہوگئی کہ اہل اسلام کے اعتراضوں کا کسی نے جواب نہ دیا اور اہل اسلام نے سب کے اعتراضوں کا جواب ایسا دیا کہ پھر کسی کو جواب نہ آیا (دیکھئے مباحثہ شاہجہانپور ص ۱۱۱)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿عبارات کتاب مباحثہ شاہجہانپور﴾

اس مباحثہ میں تینوں مذاہب کے نمائندے (مسلمانوں کے علماء، عیسائیوں کے پادری، ہندو پنڈت) پہنچ گئے تو ان میں اتفاق رائے سے یہ بات قرار پائی کہ پہلے خدا کی ذات وصفات کا بیان ہو (یعنی ہر مذہب والے اپنے مذہب کی رو سے اللہ کی ذات وصفات کا بیان کریں دوسرے مذہب والے اگر اعتراضات کریں تو یہ اس کا جواب دیں) اتنے میں منشی پیارے لال بانی مبانی جلسہ نے ایک کاغذ اردو لکھا ہوا پیش کیا کہ یہ پانچ سوال ہماری طرف سے پیش ہوتے ہیں ان کا جواب پہلے دینا چاہئے اور وہ سوال یہ تھے کہ

سوال اول: دنیا کو پرمیشر (یعنی اللہ تعالیٰ) نے کس چیز سے بنایا اور کس وقت اور کس واسطے؟

سوال دوم: پرمیشر (یعنی اللہ تعالیٰ) کی ذات محیط کل ہے یا نہیں؟

سوال سوم: پرمیشر (یعنی اللہ تعالیٰ) عادل ہے اور رحیم دونوں کس طرح؟

سوال چہارم: وید اور بائیبل اور قرآن کے کلام الٰہی ہونے میں کیا دلیل ہے؟ (یعنی ہندو اپنی کتاب وید کو کلام الٰہی ثابت کریں اور عیسائی اپنی کتاب بائیبل کو کلام الٰہی ثابت کریں اور مسلمان اپنی کتاب قرآن پاک کو کلام الٰہی ثابت کریں۔ دوسرے مذہب والے اگر اعتراض کریں تو اس کا جواب بھی دیں)

سوال پنجم: نجات کیا چیز ہے اور کس طرح حاصل ہو سکتی ہے؟

اہل جلسہ نے ان سوالوں کے جواب دینے کو قبول کیا (مباحثہ ص ۱۵، ۱۶)

ضمنی طور پر عقیدۂ ختم نبوت کا اظہار:

جب مجلس جم گئی تو اس میں گفتگو ہوئی کہ پہلے کون ان سوالوں کے جواب دینے شروع کرے گا پنڈت صاحبوں سے کہا گیا کہ محفل شوری میں آپ کہہ چکے ہیں کہ آج ہم درس دیں گے سو آپ بیان کریں انہوں نے پہلو تہی کی (ہر کوئی چاہتا تھا کہ بعد میں وہ بیان کرے) پادری

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نولس صاحب جب ان سے اصرار کر چکے تو مولوی محمد قاسم صاحب کی طرف متوجہ ہوئے (حضرت نانوتویؒ نے اس موقعہ پر بھی ایسا جواب دیا جس میں عقیدۂ ختم نبوت کا اظہار واعلان پایا جاتا تھا: راقم) مولانا نے فرمایا ہمیں کچھ عذر نہیں مگر انصاف کا مقتضی اسی کا تھا کہ سب کے بعد ہم بیان کرتے کیونکہ دین بھی ہمارا سب سے پچھلا ہے (۱) اس پر پادری صاحب نے پنڈت دیانند سرتی سے کہا کہ آپ کیوں نہیں کہتے انہوں نے جواب دیا کہ اچھا میں کہتا ہوں مگر جب اور سب بیان کر چکیں گے تو میں بیان کروں گا ورنہ میرا بیان سب سے ماضی پڑ جاوے گا۔

غرض اسی ردو قدح میں چار بج گئے تو پادری صاحب نے مولوی صاحب سے کہا کہ اچھا مولوی صاحب آپ اپنا وعظ کل کی جگہ آج ہی کہہ ڈالئے کل پہلے پنڈت صاحب ان سوالوں کا جواب دیں گے۔ مولوی صاحب نے فرمایا بہت اچھا مجھے تو سوالوں کے جواب دینے میں آج بھی عذر نہیں آپ خود ایک دوسرے پر حوالہ کرتے ہیں اور نہ کوئی وعظ کی حامی بھرتا ہے نہ جوابوں

---

(۱) دیکھیں اس عبارت میں حضرت نے نبی کریم ﷺ کو آخری نبی ، امت مسلمہ کو آخری امت ، اور دین اسلام کو آخری دین مانا ہے۔ اس موقعہ پر کسی نے نہ کہا کہ تو تو ختم نبوت کا قائل نہیں تو اپنے دین کو آخری کیسے کہتا ہے؟ اگر خدانخواستہ حضرت کا عقیدہ خراب ہوتا تو مولانا اپنے دین کو آخری دین نہ کہتے۔ پھر یہ مباحثہ تحذیر الناس کے چھپنے کے بعد ہوئے تحذیر الناس پہلی مرتبہ مطبع صدیقی سے ۱۲۸۹ھ ۱۸۷۳ء کو چھپی (حاشیہ قاسم العلوم ص ۸۴ از پروفیسر انوار الحسن شیر کوٹی) جبکہ شاہجہانپور کا پہلا مباحثہ ۱۲۹۳ھ کو ہوا۔ اور یہ دوسرا مباحثہ اس سے بھی سال بعد ہوتا ہے۔ اگر آپ نے تحذیر الناس میں ختم نبوت کا انکار کیا ہوتا تو اول تو مسلمان آپ کو اس میں دعوت ہی نہ دیتے، دوسرے کافر آپ کی اس وقت تردید کر دیتے کہ آپ تو نبوت کو جاری مانتے ہیں آپ کا دین آخری کیسے ہے؟ یہ سب اسلئے نہیں ہوا کہ مسلمان اور کافر سب اس کو جانتے تھے کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت کے ماننے والے بلکہ اس کے بہت بڑے مبلغ ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کی خبر۔اب سب حضرات ذرا توقف کریں ہم نماز عصر پڑھ لیں۔آج وعظ کی ابتدا ہم ہی کرتے ہیں اور کل جواب بھی پہلے ہم ہی دیں گے اور جس صاحب کے جی میں آئے وہ اعتراض کریں۔ یہ کہہ کر مولانا نماز پڑھ آئے اور کھڑے ہو کر ایسا زور شور کا وعظ کیا کہ تمام جلسہ حیران رہ گیا اور ہر شخص پر ایک سکتے کا عالم تھا۔(مباحثہ شاہجہانپور ص ۱۶،۱۵)

مولانا کی تقریروں میں عقیدۂ ختم نبوت:

مباحثہ شاہجہانپور ص ۴۴ میں ہے کہ حضرت نانوتویؒ نے اس تقریر میں آٹھ مضامین بیان کئے [۱] خدا تعالیٰ کا ثبوت [۲] اس کی وحدانیت [۳] اس کا واجب الاطاعت ہونا [۴] نبوت کی ضرورت [۵] نبوت کی علامات اور صفات [۶] رسول اللہ ﷺ کی نبوت [۷] ان کی خاتمیت [۸] ان کے ظہور کے بعد انہیں کی اتباع میں نجات کا منحصر ہو جانا۔غور کریں کہ آخری تین مضمون خاص حضرت نبی کریم ﷺ کی نبوت اور ختم نبوت کے بارے میں ہی ہیں۔

بہر حال نماز عصر کے بعد کی اس تقریر میں پہلی چار چیزوں کے بیان سے فارغ ہو کر نبوت کی علامات اور صفات بیان کرتے ہوئے حضرت فرماتے ہیں:

مدار کار نبوت عقل کامل اور اخلاق حمیدہ پر ہے معجزات پر نہیں:

اب یہ گذارش ہے کہ مدار کارِ نبوت عقل کامل اور اخلاق حمیدہ پر ہے۔رہے معجزات وہ خود نبوت پر موقوف ہیں نبوت ان پر موقوف نہیں۔یعنی یہ نہیں کہ جس میں معجزات نظر آئیں اس کو نبوت عطا کریں ورنہ خیر بلکہ جس میں نبوت ہوتی ہے اس کو معجزات عنایت کرتے ہیں تاکہ عوام کو بھی اس کی نبوت کا یقین ہو جائے اور نبی کے حق میں اس کے معجزے بمنزلہ سند و دستاویز ہو جائیں اس لئے اہل عقل کے نزدیک اول عقل کامل اور اخلاق حمیدہ ہی کا تجسس چاہئے۔

حضرت محمد ﷺ عقل واخلاق میں سب انبیاء سے افضل واعلیٰ ہیں:

مگر عقل اور اخلاق میں دیکھا تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو سب میں افضل و اعلیٰ پایا۔ غور کریں حضرت نانوتویؒ نے کس قدر صراحت اور دلیری کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے سب سے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اعلیٰ وافضل ہونے کا دعویٰ کردیا اور وہ بھی غیر مسلموں کیساتھ مباحثہ کے دوران۔ پھر کسی کو اعتراض کی جرأت بھی نہ ہوئی۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

عقل وفہم میں افضلیت کی دلیل:

عقل وفہم میں اولیت وافضلیت کے لئے تو اس سے زیادہ اور کیا دلیل ہوگی کہ آپ بذات خود امی ان پڑھے، جس میں (یعنی جس ماحول میں ۔راقم) پیدا ہوئے اور جہاں ہوش سنبھالا بلکہ ساری عمر گذری علوم سے یک لخت خالی نہ علوم دینی کا پتہ نہ علوم دنیوی کا نشان، نہ کوئی کتاب آسمانی نہ کوئی کتاب زمینی۔ بباعث جہل کیا کیا کچھ خرابیاں نہ تھیں؟

اب کوئی صاحب فرمائیں کہ ایسا شخص امی ان پڑھا ایسے ملک میں اول سے آخر تک عمر گزارے جہاں علوم کا نام ونشان نہ ہو پھر اس پر ایسا دین اور ایسا آئین ایسی کتاب لاجواب اور ایسی ہدایات بینات جس پر ملک عرب کے جاہلوں کو علوم الٰہیات یعنی علوم ذات وصفات خداوندی میں جو تمام علوم سے مشکل ہے اور علم عبادات اور علم اخلاق اور علم سیاسیات اور علم معاملات اور علم معاش ومعاد میں۔ رشک ارسطو وافلاطون بنادیا جس کے باعث تہذیب عرب رشک شائستگی حکماءِ عالم ہوگئے چنانچہ ان کے کمال علمی پر آج اہل اسلام کی کتب مطولہ جو خارج از تعداد ہیں شاہد ہیں ایسے علوم کوئی بتلائے تو سہی کس قوم اور کس فریق میں ہیں جس کے فیض یافتہ اور تربیت یافتہ دونوں کا یہ حال ہے ان کے استاد اول اور معلم اول یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا کیا حال ہوگا؟

اخلاق میں افضلیت کی دلیل:

اور اخلاق کی یہ کیفیت کہ آپ کہیں کے بادشاہ نہ تھے، بادشاہ زادے نہ تھے، امیر زادے نہ تھے، نہ تجارت کا سامان تھا نہ کھیتی کا بڑا اسباب تھا، نہ میراث میں کوئی چیز ہاتھ آئی، نہ بذات خود کوئی دولت کمائی، ایسے افلاس میں ملک عرب کے گردن کشوں جفا کشوں برابر کے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بھائیوں کو ایسا مسخر کرلیا کہ جہاں آپ کا پسینہ گرے وہاں اپنا خون بہانے کو تیار ہوں۔

پھر یہ بھی نہیں کہ ایک دو روز کا ولولہ تھا آیا نکل گیا ساری عمر اسی کیفیت سے گذار دی یہاں تک کہ گھر چھوڑا، باہر چھوڑا، زن و فرزند چھوڑے، مال و دولت چھوڑا، آپ کی محبت میں سب پر خاک ڈال اپنوں سے آمادۂ جنگ و پیکار ہوئے، کسی کو آپ مارا، کسی کے ہاتھ سے آپ مارے گئے یہ تسخیر اخلاق نہ تھی تو اور کیا تھی؟ یہ زور شمشیر کس تنخواہ سے آپ نے حاصل کیا، ایسے اخلاق کوئی بتلائے تو سہی حضرت آدم علیہ السلام میں تھے، حضرت ابرہیم علیہ السلام میں تھے، یا حضرت موسیٰ علیہ السلام میں تھے یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں تھے۔

حضرت محمد ﷺ کی نبوت کی دلیل:

جب عقل و اخلاق کی یہ کیفیت اس پر زہد کی (۱) یہ حالت جو آیا وہی لٹایا نہ کھایا نہ پہنا نہ مکان بنایا تو پھر کونسا عاقل یہ کہہ دے گا کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام وغیرہم تو نبی ہوں اور محمد رسول اللہ ﷺ نبی نہ ہوں ان کی نبوت میں کسی کو تامل ہو کہ نہ ہو پر محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت میں اہل عقل و انصاف کو تامل کی گنجائش نہیں۔

آپ تمام انبیاء کے سردار سب میں افضل اور سب کے خاتم ہیں:

بلکہ بعد لحاظ کمالات علمی جو آپ کی ذات میں ہر عام و خاص کو ایسے نظر آتے ہیں جیسے آفتاب میں نور یہ بات واجب التسلیم ہے کہ آپ تمام انبیاء کے قافلہ سالار اور سب رسولوں کے سردار اور سب میں افضل اور سب کے خاتم (۲) ہیں۔

---

(۱) اللہ تعالیٰ نے حضرت نانوتویؒ کو بھی زہد یعنی دنیا سے بے رغبتی میں بڑا مقام دیا تھا حضرت کے زہد کے واقعات کتاب ''ارواح ثلاثہ'' میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

(۲) یہاں خاتم سے مراد خاتم زمانی ہی ہے کیونکہ افضلیت کا ذکر حضرت نے دوسرے الفاظ میں کردیا ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ عالم میں جو کچھ ہے انبیاء کے کمالات ہوں یا اولیاء کے سب عطاءِ خدا ہیں (۱) چنانچہ مضامین مسطورہ بالا سے یہ بات عیاں ہے مگر عالم خصوصاً بنی آدم میں کمالات مختلفہ موجود ہیں کسی میں حسن و جمال ہے، تو کسی میں فضل وکمال ہے کسی میں زور قدرت ہے تو کسی میں عقل وفراست ہے اس لئے خدا کے اور بندوں کی اس وقت ایسی مثال ہوگی جیسے فرض کیجئے کسی استاد جامع کمالات کے پاس مختلف فنون کے طالب آئیں اور ہر شخص جدا علم سے فیض یاب ہو کر اپنے اپنے کمالات دکھلائے مگر ظاہر ہے کہ اس کے شاگردوں کے آثار سے یہ بات خودنمایاں ہوجائے گی کہ یہ شخص کونسے فن میں استادِ مذکور کا شاگرد ہے اگر فیض منقول اس شاگرد سے جاری ہے تو معلوم ہوجائے گا کہ فن منقول میں یہ شخص شاگرد استاد مذکور کا ہے اور اگر فیض معقول جاری ہو تو معلوم ہوجائے گا کہ فن معقول میں استاد مذکور سے مستفید ہوا ہے۔ بیماروں کا علاج کرتا ہے تو استفادۂ طب کا پتہ لگے گا اور شاعروں میں غزل خوانی کرتا ہے تو تحصیل کمال شاعری کا سراغ نکلے گا۔ الحاصل شاگردوں کے احوال خود بتلا دیں گے کہ استاد کے کونسے کمال نے اس میں ظہور کیا ہے۔

تمام انبیاء خدا کی کسی ایک صفت سے مستفید ہیں:

الحاصل جب بنی آدم خصوصاً انبیاء میں مختلف قسم کے حالات موجود ہوں اور پھر سب کے سب خدا ہی کا عطا اور فیض ہوں تو بدلالت آثار و کاروبار (یعنی اعمال: راقم) انبیاء یہ بات

---

(۱) معلوم ہوا کہ مخلوق کی صفات خواہ بالذات ہوں یا بالعرض سب عطاءِ خداوندی ہیں۔ دھوپ سے زمین روشن ہوجائے تو سورج کی روشنی ذاتی اور زمین کی روشنی عرضی ہوتی ہے مگر ہیں یہ سب خدا کی عطا سے فرق یہ ہے کہ زمین کی روشنی میں اللہ نے سورج کو واسطہ بنایا اور سورج کی روشنی میں کسی مخلوق کو واسطہ نہ بنایا۔ اسی طرح جب حضرت نانوتوی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت بالذات اور دیگر انبیاء کی بالعرض تو سب انبیاء کی نبوت کو اللہ کی عطا ہی مانتے ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

معلوم ہو جائے گی کہ یہ نبی خدا تعالیٰ کی کونسی صفت سے مستفید ہے اور وہ نبی کونسی خدا کی صفت سے مستفیض ہے۔ یعنی گو ایک کے ساتھ اور سب صفتیں قلیل و کثیر آئیں پر اصل منبع فیض کوئی ایک ہی صفت ہوگی مگر بدلالت معجزات انبیاء معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور صفت سے مستفید ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور صفت سے مستفید ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں بدلالت احیاء موتی و شفاء امراض مضمون جان بخشی کا پتہ لگتا ہے۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام میں بدلالت اعجوبہ کاری عصائے موسوی کہ کبھی عصا تھا کبھی اژدہا تھا معلوم ہوتا ہے کہ صفت تبدیل و تقلیب کا سراغ نکلتا ہے۔

آنحضرت ﷺ خدا کی صفت علم سے مستفید ہیں یہ آپ کے خاتم النبیین ہونے کی دلیل ہے

مگر حضرت محمد ﷺ میں بدلالت اعجاز قرآنی و کمال علمی یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ صفت علم سے مستفید ہیں اور بارگاہ علمی میں باریاب ہیں۔ مگر سب جانتے ہیں کہ علم وہ صفت ہے کہ تمام صفات اپنی کارگزاری میں اس کے محتاج ہیں پر علم اپنے کام میں کسی کا محتاج نہیں کون نہیں جانتا کہ ارادہ، قدرت وغیرہ صفات بے علم وادراک کسی کام کے نہیں۔

روٹی کھانے کا ارادہ کرتے ہیں اور پھر کھاتے ہیں تو اول یہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ روٹی ہے پتھر نہیں اور پانی پینے کا ارادہ کرتے ہیں یا پیتے ہیں تو یہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ پانی ہے شراب نہیں، یہ علم نہیں تو اور کیا ہے؟ مگر روٹی کو روٹی سمجھنا اور پانی کو پانی سمجھنا ارادہ، قدرت پر موقوف نہیں اگر روٹی سامنے آجائے یا پانی سامنے سے گزر جائے تو بے ارادہ و اختیار وہ روٹی اور یہ پانی معلوم ہوگا۔

القصہ! علم کو اپنے معلومات کے تعلق میں کسی صفت کی ضرورت نہیں مگر باقی تمام صفات کو اپنے تعلقات میں علم کی حاجت ہے۔ غرض جو صفات غیر سے متعلق ہوتے ہیں ان سب میں علم اول ہے اور سب میں علم اولیٰ ہے اور سب پر افسر ہے اور علم سے اول اور کوئی صفت نہیں بلکہ علم ہی پر مراتب صفات متعلقہ بالغیر ختم ہو جاتے ہیں۔

اس لئے وہ نبی جو صفت العلم سے مستفید ہو اور بارگاہ علمی تک باریاب ہو تمام انبیاء

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سے مراتب میں زیادہ اور رتبہ میں اول اور سب کا سردار اور سب کا مخدوم مکرم ہوگا۔ اور سب اس کے تابع اور محتاج ہوں گے اس پر مراتب کمالات ختم ہو جائیں گے اس لئے وہ نبی خاتم الانبیاء بھی ضرور ہی ہوگا۔ (۱)

خاتمیت محمدی ﷺ پر استدلال:

وجہ اس کی یہ ہے کہ انبیاء بوجہ احکام رسانی مثل گورنر وغیرہ نُــــوّاب (مراد نائبین) خداوندی ہوتے ہیں اس لئے ان کا حاکم ہونا ضرور ہے چنانچہ ظاہر ہے اس لئے جیسے عہدہ ہائے ماتحت میں سب میں اوپر عہدۂ گورنری یا وزارت ہے اور سوا اس کے اور سب عہدے اس کے ماتحت ہوتے ہیں اوروں کے احکام کو وہ توڑ سکتا ہے اس کے احکام کو اور کوئی نہیں توڑ سکتا وجہ اس کی یہی ہوتی ہے کہ اس پر مراتب عہدہ جات ختم ہو جاتے ہیں۔

ایسے ہی خاتم مراتب نبوت کے اوپر اور کوئی عہدہ یا مرتبہ ہوتا ہی نہیں جو ہوتا ہے اس کے ماتحت ہوتا ہے اس لئے اس کے احکام اوروں کے احکام کے ناسخ ہوں گے اوروں کے احکام اس کے احکام کے ناسخ نہ ہوں گے۔ اور اس لئے یہ ضرور ہے کہ وہ خاتم زمانی بھی ہو۔ (۲) کیونکہ اوپر کے حاکم تک نوبت سب حکامِ ماتحت کے بعد میں آتی ہے اور اس لئے اس کا حکم اخیر حکم ہوتا ہے چنانچہ ظاہر ہے پارلیمنٹ تک مرافعہ کی (یعنی مقدمہ لے جانے کی۔ راقم) نوبت سبھی کے بعد میں آتی ہے یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ کسی اور نبی نے دعوی خاتمیت نہ کیا [یعنی کسی نبی نے یہ نہ کہ وہ آخری نبی ہے اس کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا] کیا تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے کیا چنانچہ قرآن و حدیث میں یہ مضمون بتصریح موجود ہے سو آپ کے اور آپ سے پہلے اگر دعویٰ

---

(۱) ان دونوں عبارتوں میں حضرت نے پہلے آپ ﷺ کا اعلیٰ ہونا ذکر کیا کہ آپ پر مراتب کمالات ختم ہو جاتے ہیں اس کے بعد خاتم الانبیاء کہہ کر آپ ﷺ کی خاتمیت زمانی کا اعلان کیا۔

(۲) حضرت کی یہ عبارت بھی خاتمیت زمانی کے بارے میں بالکل صریح ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

خاتمیت کرتے [آخری نبی ہونے کا دعویٰ کرتے] تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کرتے مگر دعویٰ خاتمیت تو درکنار انہوں نے یہ فرمایا کہ میرے بعد جہان کا سردار آنے والا ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ نے (مراد عیسیٰ علیہ السلام نے۔ راقم) اپنی خاتمیت کا انکار کیا بلکہ خاتم کے آنے کی بشارت دی کیونکہ سب کا سردار خاتم الحکام ہوا کرتا ہے اور درصورت مخالف رائے اس کے احکام آخری احکام ہوا کرتے ہیں چنانچہ مرافعہ کرنے والوں کو خود ہی معلوم ہے۔(۱) (ص ۳۵ سطر ۱ تا ۸)

<u>معجزات میں افضلیت محمدی ﷺ</u>

جب یہ افضلیت محمدی اور خاتمیت محمدی (۲) دونوں معلوم ہوگئیں تو اب گذارش ہے کہ فقط افضلیت محمدی کمالات ہی میں واجب التسلیم نہیں بلکہ معجزات میں بھی افضلیت محمدی واجب الایمان ہے اور کیوں نہ ہو معجزات خود آثار کمالات ہوتے ہیں اگر عیسیٰ علیہ السلام سے مردے زندہ ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے عصائے بے جان اژدہائے جاندار بن گیا تو کیا ہوا؟ (یعنی رسول اللہ ﷺ کے معجزہ کے مقابل اس کو لانا درست نہیں آپ کا معجزہ زیادہ بڑا ہے کیونکہ) رسول اللہ ﷺ کے طفیل سے بھی کا سوکھا کھجور کی لکڑی کا ستون زندہ ہوگیا۔ (۳)

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ایک زمانہ تک رسول اللہ ﷺ جمعہ کے روز مسجد کے

---

(۱) انجیل میں خاتمیت زمانی کا لفظ نہیں مگر حضرت نے افضلیت سے خاتمیت کو ایسا کھول کر ثابت کیا کہ وہ لوگ انکار نہ کر سکے الغرض انجیل میں خاتمیت زمانی کا ذکر نہیں مگر حضرت نے اس کو انجیل سے ثابت کر دیا تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حضرت قرآن میں ثابت شدہ خاتمیت زمانی کا انکار کر دیں اس بات کی تصریح آ رہی ہے کہ حضرت کے نزدیک آیت کریمہ میں خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہی ہے۔

(۲) اس عبارت میں بھی حضرت نے خاتمیت زمانی اور افضلیت کو الگ الگ ذکر کیا ہے۔

(۳) ستون کے رونے کا واقعہ بخاری شریف میں بھی موجود ہے (دیکھئے بخاری ج ۱ ص ۱۲۵)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ایک ستون کے ساتھ جو کھجور کا تھا پشت لگا کر خطبہ پڑھا کرتے تھے جب منبر بنایا گیا تو آپ اس ستون کو چھوڑ کر منبر پر خطبہ پڑھنے کے لئے تشریف لائے اس ستون میں سے رونے کی آواز آئی آپ منبر سے اتر کر اس ستون کے پاس تشریف لائے اور اپنے سینہ سے لگایا اور ہاتھ پھیرا وہ ستون ایسی طرح چپکا ہوا جیسے روتا ہوا بچہ سسکتا سسکتا چپکا وہ جاتا ہے اس واقعہ کو ہزاروں نے دیکھا جمعہ کا دن تھا اور پھر وہ زمانہ تھا جس میں نماز سے زیادہ کسی اور چیز کا اہتمام ہی نہ تھا خاص کر جمعہ کی نماز جس کے لئے اس قدر اہتمام شریعت میں کیا گیا ہے کہ اس سے زیادہ اور کسی چیز کا اہتمام ہی نہیں۔

الغرض چھوٹے بڑے سب حاضر تھے ایک دو اس وقت ہوتے تو احتمال دروغ یا وہم غلط فہمی بھی تھا ایسے مجمع کثیر میں ایسا واقعہ عجیب پیش آیا کہ نہ احیاء موتی کو جو اعجاز عیسوی تھا اس سے کچھ نسبت اور نہ عصائے موسوی کے اژدہا بن جانے کو جو معجزۂ موسوی تھا اس سے کچھ مناسبت

شرح اس معمہ کی یہ ہے کہ تن بے جان اور جسمِ مردہ کو قبل موت تو روح سے علاقہ تھا ستون مذکور کو تو نہ کبھی روح سے تعلق تھا نہ حیاۃ معروف سے مطلب۔ علاوہ بریں جسم انسان و حیوان گو منبع حیات نہ ہو مگر قابل اور جاذب حیات ہونے میں تو کچھ شک بھی نہیں۔ یہی وجہ ہوئی کہ روح علوی کو اس خاکدانِ سفلی میں آنا پڑا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ایامِ حیات کی ملازمت طویلہ کے بعد روح کو بدن کے ساتھ انس و محبت کا ہونا ضروری ہے جس سے اُدھر کی نگرانی اور معاودت کی آسانی ثابت ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ یہ سب باتیں ستون مذکور میں مفقود ہیں۔

علی ھذاالقیاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی برکت سے اگر عصا اژدہا بن گیا اور زندہ ہو کر اِدھر اُدھر دوڑا تو اس کی حرکات و سکنات بعد انقلاب شکل و ماہیت ظاہر ہوئی اور ظاہر ہے کہ اس شکل اور اس ماہیت کو جو بعد انقلاب حاصل ہوئی حیات سے ایک مناسبت قوی ہے یعنی سانپوں اور اژدہاؤں کے افعال اور حرکات اور ان کے وہ پیچ و تاب اور وہ کاٹنا اور نگل جانا اسی ماہیت اور اسی شکل کے ساتھ مخصوص ہے اور (دیگر) زندوں سے بھی وہ کام نہیں ہو سکتے چہ جائیکہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نباتات اور جمادات سے۔ القصہ شکل مذکور اور ماہیت مشارالیہ میں روح کا آنا چنداں مستبعد اور بعید اور عجیب وغریب نہیں جتنا سوکھے ہوئے ستون میں جو بالیقین بالفعل منجملہ جمادات تھا روح و حیاۃ کا آجانا محل استعجاب ہے۔

نیز فرماتے ہیں:

علاوہ بریں عصائے موسوی سے وہی کام ظہور میں آیا جو اور سانپوں اور اژدہاؤں سے ظہور میں آتا ہے کوئی ایسا کام ظہور میں نہیں آیا جو ذوی العقول اور بنی آدم سے ظہور میں آتے ہیں چنانچہ ظاہر ہے اور ستون خشک کا در دِفراق محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا موقوفی خطبہ سے جو اس کے قریب پڑھا جایا کرتا تھا رونا اور چلانا وہ بات ہے جو سوائے ذوی العقول بلکہ ان میں سے بھی بجز افراد کاملہ اور کسی سے ظہور میں نہیں آسکتے۔

شرح اس معما کی یہ ہے کہ جیسے محبت جمالی کے لئے اول آنکھ کی ضرورت ہے اور پھر قابلیت طبیعت کی حاجت جس کے سبب سے میلان خاطر اور توجہ دلی متصور ہو ایسے ہی محبت کمال کے لئے اول عقل وفہم کی ضرورت ہے اور پھر قابلیت مذکورہ کی حاجت۔ اور ظاہر ہے کہ دونوں باتیں تنہا تنہا بھی اور بحیثیت مجموعی بھی بجز بنی آدم اور ان میں بھی بجز کاملین عقل اور طبیعت متصور نہیں۔ (مباحثہ شاہجہانپور ص ۳۷)

اس کے بعد علم الیقین عین الیقین حق الیقین کی بابت کچھ علمی نکات بیان کر کے فرماتے ہیں:

الغرض عصائے موسوی اگر اژدہا بن گیا اور اژدہا بن کر چلا، دوڑا تو یہ وہ کام ہے کہ جتنے سانپ ہیں سبھی یہ کام کرتے، کچھ سانپوں کے مرتبے سے بڑھ کر کوئی کام نہیں اور ستون محمدی اگر فراق محمدی میں رویا تو اس کا رونا محبت کمالِ محمدی پر دلالت کرتا ہے جو بجز مرتبہ حق الیقین متصور نہیں جو بہ نسبت کمالات روحانی بجز اربابِ کمال یعنی اصحابِ بصیرت ومکاشفہ اور کسی کو میسر نہیں آسکتا اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں معجزۂ موسوی کو معجزۂ احمدی کے سامنے کچھ نسبت باقی نہیں رہتی۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اور سنئے اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاں پتھر سے پانی نکلتا تھا تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی انگشتان مبارک سے پانی کے چشمے جاری ہوئے تھے اور ظاہر ہے کہ زمین پر رکھے ہوئے پتھر سے پانی کے چشمے کا بہنا اتنا عجیب نہیں جتنا گوشت و پوست سے پانی کا نکلنا عجیب ہے کون نہیں جانتا کہ جتنی ندیاں اور نالے ہیں سب پہاڑوں اور پتھروں اور زمین سے نکلتے ہیں پر کسی کے گوشت و پوست سے کسی نے ایک قطرہ بھی نکلتا نہیں دیکھا مگر یہ ایک پیالہ پانی پر دست مبارک سے رکھ دینے سے انگشتان مبارک سے پانی کا نکلنا صاف اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دست مبارک منبع البرکات ہے اور یہ جسم مبارک کی کرامات ہیں اور سنگ موسوی سے زمین پر رکھ دینے کے بعد پانی کا نکلنا اگر دلالت کرتا ہے تو اتنی بات پر دلالت کرتا ہے کہ خداوند عالم بڑا قادر ہے۔

اور سنئے اگر باعجاز حضرت یوشع علیہ السلام آفتاب دیر تک ایک جا ٹھہرا رہا، یا کسی اور نبی کیلئے بعد غروب، آفتاب لوٹ آیا تو اس کا ماحصل بجز اس کے اور کیا ہوا کہ بجائے حرکت، سکون عارض ہو گیا یا بجائے حرکت روزمرہ حرکت معکوس وقوع میں آئی اور ظاہر ہے کہ یہ بات اتنی دشوار نہیں جتنی یہ بات دشوار ہے کہ چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے (۱) کیونکہ پھٹ جانا تو ہر جسم کے حق میں خلاف طبیعت ہے اور سکون کسی جسم کے حق میں بحیثیت جسمی خلاف طبیعت نہیں بلکہ حرکت ہی خلاف طبیعت ہے یہی وجہ ہے کہ جیسے اجسام کے پھٹ جانے کے لئے اور اسباب کی ضرورت ہوتی ہے ایسے ہی حرکت کیلئے بھی اور اسباب کی ضرورت پڑتی ہے اور سکون کے لئے اور سبب کی ضرورت نہیں ہوتی۔

معجزات محمدی ﷺ کا ثبوت قرآن وسنت سے ملتا ہے

[عیسائی کہتے ہیں کہ ہم قرآن وحدیث کے ذکر کردہ معجزات کو نہیں مانتے کیونکہ دنیا کی تاریخ

---

(۱) اس معجزے کا ذکر قرآن کریم سورۃ القمر میں نیز بخاری ج ۲ ص ۷۲۱ میں موجود ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

میں ان کا ذکر نہیں ملتا حضرت اس کے جواب میں فرماتے ہیں۔ ا

ان تمام وقائع اور مضامین کے استماع کے بعد شاید کسی کو یہ شبہ ہو کہ معجزات مرقومہ بالا کا جو منجملہ معجزاتِ محمدی ﷺ مذکور ہوئے کیا ثبوت ہے؟ اور ہم کو کا ہے سے معلوم ہوا کہ یہ معجزات ظہور میں آئے ہیں۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کو کا ہے سے معلوم ہوا کہ اور انبیاء اور اوتاروں سے وہ معجزات اور کرشمے ظہور میں آئے ہیں جو ان کے معتقد بیان کرتے ہیں اگر توریت وانجیل کے بھروسے ان معجزات اور کرشموں پر ایمان ہے تو قرآن وحدیث محمدی ﷺ کے اعتماد پر معجزات محمدی پر ایمان لانا واجب ہے کیونکہ توریت وانجیل کی کسی کے پاس آج کوئی سند موجود نہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ کس زمانے میں یہ کتابیں لکھی گئیں اور کون اور کس قدر ان کتابوں کے راوی ہیں؟

قرآن وسنت کا صحیح الاسناد ہونا مسلم ہے:

اور قرآن وحدیث کی سند اور اسناد کا یہ حال ہے کہ یہاں سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک راویوں کی تعداد معلوم، نسب اور سکونت معلوم، نام اور احوال معلوم۔ پھر تماشا ہے کہ توریت و انجیل تو معتبر ہو جائیں اور قرآن وحدیث کا اعتبار نہ ہو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ستم اور کونسی ناانصافی ہوگی؟ اگر توریت وانجیل وغیرہ کتب مذاہب دیگر لائق اعتبار ہیں تو قرآن وحدیث کا اعتبار سب سے پہلے لازم ہے(۱)۔

اسلام کے سوا دیگر مذاہب کی اصل حقیقت

---

(۱) ''قرآن وحدیث کا اعتبار سب سے پہلے لازم ہے'' ان الفاظ سے بھی حضرت نے اس بات کا اعلان کیا کہ آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں، پھر ایک اور جگہ حضرت فرماتے ہیں کہ قرآن میں نبی ﷺ کا دعویٰ نبوت بھی موجود ہے اور دعویٰ خاتمیت بھی۔ قرآن وحدیث پر اعتبار کرنے سے ان عقائد پر بھی ایمان لانا ضروری ٹھہرا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اب یہ گذارش ہے کہ ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ اور مذاہب اور دین بالکل ساختہ اور پرداختہ بنی آدم ہیں بطور جعلسازی ایک دین بنا کر خدا کے نام لگا دیا۔ نہیں دو مذہبوں کو تو ہم یقیناً دین آسمانی سمجھتے ہیں ایک دین یہود اور دوسرے دین نصاریٰ ہاں اتنی بات ہے کہ بوجہ تحریفِ بنی آدم کے رائے کی آمیزش بھی ان دونوں دینوں میں ہوگئی۔

باقی رہا دین ہنود اس کی نسبت اگرچہ ہم یقیناً نہیں کہہ سکتے کہ اصل سے یہ دین بھی آسمانی ہے مگر یقیناً یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ یہ دین اصل سے جعلی ہے، خدا کی طرف سے نہیں آیا۔ کیونکہ اول تو قرآن شریف میں یہ ارشاد ہے وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ جس کے یہ معنی ہیں کہ کوئی امت یعنی گروہِ عظیم ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گذرا ہو پھر کیونکر کہہ دیجئے کہ اس ولایت ہندوستان میں جو ایک عریض وطویل ولایت ہے کوئی ہادی نہ پہنچا ہو۔ کیا عجب ہے کہ جس کو ہندو صاحب اوتار کہتے ہیں اپنے زمانے کے نبی یا ولی یعنی نائب نبی ہوں۔ دوسرے مقام پر قرآن شریف میں یہ بھی ارشاد ہے مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ جس کا حاصل یہ ہے کہ بعض انبیاء کا قصہ تو ہم نے تجھ سے بیان کر دیا ہے اور بعضوں کا قصہ بیان نہیں کیا۔ سو کیا عجب ہے کہ انبیاءِ ہندوستان بھی انہیں نبیوں میں سے ہوں جن کا تذکرہ آپ سے نہیں کیا گیا۔

دیگر مذاہب کے بانیوں کی طرف منسوب لغویات وکفریات کی حقیقت:

رہی یہ بات کہ اگر ہندوؤں کے اوتار انبیاء یا اولیاء ہوتے تو دعویٰ خدائی نہ کرتے اُدھر افعال ناشائستہ مثل زنا چوری وغیرہ ان سے سرزد نہ ہوتے حالانکہ اوتاروں کے معتقد یعنی ہندو اِن دونوں باتوں کے معتقد ہیں جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ یہ دونوں باتیں بے شک ان سے سرزد ہوئی ہیں سو اس شبہ کا جواب یہ ہوسکتا ہے کہ جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف دعویٰ خدائی نصاریٰ نے منسوب کر دیا اور دلائل عقلی ونقلی اس کے مخالف ہیں ایسے ہی کیا عجب ہے کہ سری کرشن اور سری رامچند رجی کی طرف بھی یہ دعویٰ بدروغ منسوب کر دیا ہو جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بدلالت آیاتِ قرآنی اور نیز بدلالت آیات انجیل اپنے بندہ ہونے کے مقر اور معترف تھے اور پھر وہی کام مدت العمر کیئے جو بندگی کو سزاوار ہیں دعوے خدائی پر نہیں پھبتے یعنی نماز روزہ ادا کیئے زبان سے عجز و نیاز کرتے رہے جب کہا اپنے آپ کو ابن آدم کہا (۱) اور بندہ قرار دیا پھر اس پر ان کے ذمے تہمت دعویٰ خدائی لگادی گئی ایسے ہی کیا عجب ہے کہ سری کرشن اور سری رامچند ر کی نسبت تہمت خدائی لگادی ہو۔

عَلٰی هٰذَا الْقِيَاس جیسے حضرت لوط اور حضرت داود علیہما السلام کی نسبت باوجود اعتقادِ نبوت یہود و نصاری تہمت شراب خواری اور زنا کاری لگاتے ہیں (۲) اور ہم ان کو ان عیوب سے بری سمجھتے ہیں ایسے ہی کیا عجب ہے کہ سری کرشن اور سری رامچند ر بھی عیوب مذکورہ سے مبرا ہوں اوروں نے ان کے ذمے یہ تہمت زنا و سرقہ لگادی ہو۔

اِس زمانے میں اتباع دین محمدی کے سوا نجات متصور نہیں:

الحاصل ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ اور ادیان اور مذاہب اصل سے غلط ہیں دین آسمانی نہیں بلکہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ اس زمانے میں سوائے اتباع محمدی ﷺ اور کسی طرح نجات متصور نہیں اس زمانے میں یہ دین سب کے حق میں واجب الاتباع ہے (۳)۔

ایک شبہ اور اس کا جواب:

باقی رہا یہ شبہ کہ اس صورت میں اور دین منسوخ ٹھہریں گے اور یہ وہم پیدا ہوگا کہ

---

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود کو ابن آدم کہا دیکھئے انجیل مرقس باب ۱۰ آیت ۳۲، انجیل لوقا باب ۶ آیت ۲۲۔

(۲) حضرت لوط علیہ السلام پر تہمت کا ذکر عیسائیوں کی کتاب مقدس پیدائش باب ۱۹ آیت ۳۲ اور حضرت داود پر تہمت کا ذکر ان کی کتاب ۲ سموئیل باب ۱۱ آیت ۴ میں ہے۔

(۳) عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت اس سے بہتر کن الفاظ میں کی جاسکتی ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پہلے احکام میں خدا تعالیٰ سے کچھ غلطی ہوئی ہوگی جس کے تدارک اور اصلاح کے لئے یہ حکم بدلا گیا اس کا جواب یہ ہے کہ نَسْخ ایک لفظ عربی ہے اس لفظ کے معنی ہم سے پوچھنے چاہئیں نَسْخ فقط تبدیلی احکام کو عربی زبان میں کہتے ہیں مگر حکامِ دنیا چونکہ اپنے احکام جبھی بدلتے ہیں جب کہ پہلے حکم میں کچھ نقصان (یعنی کمی یا خرابی) معلوم ہوتا ہے اس لئے نسخ کے لفظ کو سن کو یہ شبہہ پیدا ہوتا ہے ورنہ نسخ محض تبدیلی احکام کو کہتے ہیں اور صورت تبدیلی احکام خداوندی یہ ہوتی ہے کہ جیسے منضج اور مسہل اپنے اپنے وقت میں مناسب ہوتے ہیں اور اسی لئے بعد اختتام میعادِ منضج بجائے نسخہ منضج نسخہ مسہل (۱) بدلا جاتا ہے اور اس تبدیلی کو بوجہ غلطی نسخہ منضج کوئی نہیں کہتا۔

ایسے ہی دین موسوی اور دین عیسوی اپنے اپنے زمانہ میں مناسب تھے اور اِس زمانہ میں یہی مناسب ہے کہ اتباع دین محمدی کیا جائے کیونکہ اور دینوں کی میعادیں ختم ہوگئیں اب اِسی دین محمدی کا وقت ہے عذاب آخرت اور غضب خداوندی سے نجات اِس وقت رسول اللہ ﷺ ہی کے اتباع میں منحصر ہے۔(۲)

جیسے اِس زمانہ میں گورنر زمانہ سابق لارڈ ناتھ بروک کے احکام کی تعمیل کافی نہیں بلکہ گورنر زمانہ حال لارڈ لٹن کے احکام کی تعمیل کی ضرورت ہے ایسے ہی اِس زمانہ میں اتباع ادیان سابقہ کافی نہیں بلکہ دین محمدی کا اتباع ضروری ہے۔ سزائے سرکاری سے نجات اور رُستگاری جبھی متصور ہے جب کہ زمانہ حال کے گورنر کا اتباع کیا جائے۔ اگر کوئی نادان یوں کہے کہ گورنر سابق

---

(۱) منضج: وہ دوا جو مواد کو پکادے فیروز اللغات جدید ص ۶۵۶۔ اور مسہل دست آور دوا فیروز اللغات جدید ص ۶۳۴۔

(۲) اس قدر واضح تصریحات کے باوجود اگر آپ خاتمیت کے منکر تھے تو پھر دنیا میں خاتمیت کا ماننے والا کوئی نہیں۔ اور اگر کوئی اور ختم نبوت کا قائل ہے تو حضرت اس سے بڑھ کر اس کا اقرار کرنے والے ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بھی تو ملکہ ہی کا نائب تھا تو اس عذر کو کوئی نہیں سنتا۔ ایسے ہی یہ عذر کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی تو رسول خدا تھے اِس وقت قابل استماع نہیں بلکہ جیسے اِس وقت اگر گورنر سابق بھی موجود ہو تو لارڈ لٹن ہی کا اتباع کرے جو گورنر زمانہ حال ہے۔

ایسے ہی اس زمانہ میں اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی موجود ہوتے تو ان کو چار ناچار رسول عربی ﷺ کا اتباع کرنا پڑتا (۱) اور اگر کوئی شخص اپنے خیال کے موافق بوجہِ غلطی کوئی عیب ہمارے پیغمبر ﷺ کے ذمہ لگائے بھی تو ہم ہزار عیب ان کے بزرگوں میں نکال سکتے ہیں (۲) (مباحثہ شاہجہانپور ص ۳۹ تا ۴۴ طبع کراچی)

اسلام کی نمائندگی میں حضرت نانوتویؒ کا امتیاز:

اس تقریر میں حضرت نانوتویؒ نے نبی کریم ﷺ کی نبوت، پھر عقل وفہم اور معجزات میں دیگر انبیاء علیہم السلام پر آپ کی فوقیت کو ثابت کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کے آخری نبی ہونے کو بیان کیا ہے۔ پھر حضرت کی ان باتوں پر کسی کو اعتراض کی جرات بھی نہ ہوئی۔ حضرت نانوتویؒ پر ختم نبوت کے انکار کا الزام لگانے والے بتائیں کیا انہوں نے یا ان کے کسی قائد نے کبھی ایسے مجمع میں جس میں ہندو اور عیسائی بھی جمع ہوں اس طرح اسلام کی نمائندگی کی اور اس طرح پرزور طریقے سے نبی کریم ﷺ کی شان اور آپ کی خاتمیت کا اعلان کیا ہے۔ اگر کیا ہے تو بتائیں اور تاریخ کے ٹھوس شواہد سے بتائیں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ اگر اب کسی ایسے مجمع میں (جس میں ہندو پنڈت اور عیسائی پادری بھی ہوں) ان مضامین کو بیان کرنا پڑے تو اس انداز سے بہتر کوئی انداز

---

(۱) مختلف مذاہب کے لوگوں کے بھرے مجمع میں نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کو بیان کرنے کا اس سے بڑھ کر اور کیا انداز اختیار کیا جا سکتا ہے؟

(۲) ان کے بزرگوں سے مراد انبیاء کے علاوہ دوسرے لوگ ہیں جیسے عیسائیوں کا پولس کیونکہ انبیاء کرام سب ہی معصوم ہیں قابل احترام ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے جس کو حضرت نانوتویؒ نے اختیار کیا اگر ہے تو پیش کریں۔

☆ اس مباحثہ میں ایک موقع پر حضرت نانوتویؒ نے فرمایا:

جس کے مذہب میں ایک دو فضیلت ہو وہ دو چار منٹ میں بیان کر سکتا ہے پر جس کے مذہب میں ہزاروں فضائل ہوں وہ اتنے تھوڑے عرصہ میں کس طرح بیان کر سکتا ہے؟ (مباحثہ ص ۶۳) اس سے اندازہ کریں کہ حضرت نانوتویؒ کے دل میں اسلام کی کس قدر محبت تھی اور اسلام کے حق ہونے کے بارے میں ان کو کس طرح شرح صدر تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام پر شرح صدر نصیب فرمائے آمین۔

حضرت نانوتویؒ کا بارگاہ ایزدی میں حد درجہ عجز و انکسار اور اس کی وجہ:

مباحثہ کی روئیداد میں ایک مقام پر لکھا ہے:

غرض غلبہ جانب اسلام ایسا نمایاں تھا کہ بجز نا انصاف حاضران جلسہ میں سے کوئی شخص اس کا انکار نہیں کر سکتا شاید یہ ثمرہ انکسار مولوی صاحب اور دعاء اہل اسلام تھا مولوی صاحب نے جب سے شاہجہانپور کا ارادہ کیا تھا جس سے ملتے تھے یا جس کو اہل دعا سمجھتے تھے استدعاء دعا کرتے تھے خود یہ کہتے تھے کہ ہر چند ہماری نیت اور ہمارے اعمال اسی قابل ہیں کہ ہم مجمع عام میں ذلیل و خوار ہوں مگر ہماری ذلت و خواری میں اس دین برحق کی ذلت اور اس رسول پاک کی ذلت متصور ہے جو تمام عالم کا سردار اور تمام انبیاء کا قافلہ سالار ہے اس لئے خود بھی یہی دعا کرتے اور اوروں سے بھی دعا کراتے تھے کہ الٰہی ہماری وجہ سے اپنے دین اور اپنے حبیب پاک شہ لولاک کو ذلیل و خوار مت کر۔ اپنے دین اور اپنے حبیب پاک ﷺ کی بدولت اور طفیل میں ہم کو عزت اور افتخار سے مشرف فرما (ص ۸۹)

ظاہر ہے کہ حضرت کو یہ فکر عقیدۂ توحید و رسالت اور ختم نبوت کو بیان کرنے کیلئے ہی تھا تحذیر الناس کا رد کرنے والے بتائیں کیا کبھی تحذیر کا رد کرتے وقت ان کو بھی عقیدۂ ختم نبوت کیلئے کبھی ایسا درد دل نصیب ہوا ہے؟

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اسلام کا درد اور انتہائی فکر:

پہلے روز پادری نولس نے بار بار کہا تھا کہ ہم کو زیادہ فرصت نہیں آج اور کل ٹھہر سکتے ہیں......اس وقت مولوی صاحب نے کھلم کھلا یہ فرمایا کہ یہ بات ہمارے کہنے کی تھی باوجود افلاس و بے سروسامانی، قرض دام لے کر اپنی ضرورتوں پر خاک ڈال کر، ایک مسافت دور دراز قطع کر کے یہاں تک پہنچے پھر اس پر یہ قول ہے کہ جب تک حسب دل خواہ فیصلہ نہ ہو جائے گا نہ جائیں گے اور آپ صاحب تو اسی کام کے نوکر، آنے جانے میں کوئی دقت نہیں اس کے کیا معنی ہیں کہ آپ کو فرصت نہیں یہ عذر کرتے تو ہم کرتے۔(مباحثہ ص ۹۰،۹۱)

﴿پہلے سوال کا جواب﴾

مباحثہ کے دوسرے دن صبح کے وقت سوال اول کے بارے میں گفتگو ہوئی سوال اول یہ تھا کہ دنیا کو اللہ تعالیٰ نے کس چیز سے بنایا اور کس وقت اور کس واسطے؟ پہلے پادری اسکاٹ نے جواب دیا پھر حضرت نانوتویؒ نے پادری کی بات پر اعتراض کیا اور خود صحیح جواب عقلی ارشاد فرمایا (دیکھئے مباحثہ ص ۶۹ تا ص ۸۷)

آپ حضرت کے جواب کو غور سے پڑھیں ان شاء اللہ اس سے بہتر جواب آپ کو نہ ملے گا۔طوالت کے خوف سے اس کو قلم انداز کیا جاتا ہے۔جس کو شوق ہو روئیداد میں دیکھے یا اس عاجز کی کتاب اساس المنطق ج ۲ ص ۱۹۰ تا ۱۹۲ دلیل لمی وانی کی بحث میں دیکھ لے۔

﴿دوسری مجلس کا موضوع﴾

مباحثہ کے دوسرے دن کی دوسری مجلس میں یہ طے ہوا کہ سوال خامس میں گفتگو ہو اور سوال خامس یہ تھا کہ نجات کیا چیز ہے اور کس طرح حاصل ہو سکتی ہے؟ اس کا جواب پہلے پادری اسکاٹ نے دیا پھر دیانند سرستی نے پھر حضرت نانوتویؒ نے۔آپ دیکھیں گے کہ حضرت نانوتویؒ نے یہاں اور انداز میں ختم نبوت کی تبلیغ کی ہے۔گویا آپ اس عقیدہ کے عاشق تھے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿پادری اسکاٹ کا جواب﴾

اول پادری اسکاٹ کھڑے ہوئے اور سوال خامس یعنی اس سوال کے جواب میں کہ نجات کسے کہتے ہیں اور نجات کا کیا طریقہ ہے؟ ایک تقریر طویل بیان کی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ نجات گناہوں سے بچنے کو کہتے ہیں مگر جب خدا تعالیٰ نے یہ دیکھا کہ تمام عالم گناہوں میں ڈوبا جاتا ہے تو خود مجسم ہو کر آیا اور عیسیٰ مسیح کہلایا اور سب خلائق کا کفارہ بنا یعنی بارِ گناہان بنی آدم اپنے سر پر رکھ کر اس کی سزا میں مصلوب ہوا۔ اور پھر وہ۔ نعوذ باللہ۔ ملعون ہو کر تین دن جہنم میں رہا اس لئے سب کو لازم ہے کہ عیسیٰ مسیح کی الوہیت پر ایمان لائیں اور عیسائی دین اختیار کریں بدون اس کے نجات نہیں اور گناہوں سے بچاؤ نہیں ہو سکتا۔

<u>عیسائی مذہب کے سچا ہونے کی دلچسپ دلیل:</u>

ایک روز کا ذکر ہے کہ میں نے یہ دعا کی کہ اے عیسیٰ مسیح میرے حال پر نظر عنایت فرما اس کے بعد میرے دل میں ایسا چین اور ٹھنڈک معلوم ہوئی کہ میں بیان نہیں کر سکتا بالکل اور باتوں سے دل پھر گیا۔

ایسے ہی ایک دن کا ذکر ہے کہ ایک شخص بڑا تندرست اور موٹا تھا جیسے ہمارے پنڈت جی اور وہ بڑا شریر تھا کبھی گرجا میں نہ جاتا تھا نہ انجیل سنتا تھا میں نے اس سے کہا تو انجیل سنا کر اس نے کہا میں کیوں انجیل سنوں اور کیوں گرجا میں جاؤں آخر کو میں نے اس کو انجیل سنائی دوسرے روز اس کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ وہ خود بخود میرے پاس آیا اور سب برائیاں چھوڑ دیں اور صدق دل سے نیک و صالح ہو گیا اور تمام لوگوں میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ فلاں شریر آدمی نیک ہو گیا۔

<u>پادری کی ایک سیاسی دلیل:</u>

ادھر دیکھو جب تک عیسائیوں کی عملداری ہندوستان میں نہ تھی ہندوستان میں کیسی کیسی غارت گری اور فتنہ و فساد اور غارت گری ہوا کرتی تھی جب سے عیسائیوں کی عملداری ہوئی کس

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قدر امن وامان ہوگیا، سونا اچھالتے چلے جاؤ کوئی نہیں پوچھتا دیکھو کتنی گناہوں میں کمی آ گئی یہ ایک بڑی دلیل ہے حقیت عیسائی مذہب کی۔

﴿پنڈت دیانند سرستی کا جواب﴾

بعد اس کے پنڈت دیانند سرستی صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی ایک تقریر طویل بیان فرمائی خلاصہ اس تقریر کا ان صاحبوں کے بیان کے موافق جو کسی قدر ان کی زبان سمجھتے تھے یہ ہے کہ مکت یعنی نجات اس میں ہے کہ آدمی گناہوں سے بچے اور نیک کام کرے الوہیت عیسیٰ کا دعویٰ غلط ہے۔اور پادری صاحب نے جو یہ بیان کیا کہ خدا تعالیٰ مجسم ہوکر آیا خلائق کے گناہوں کا کفارہ ہوا سراسر غلط ہے یہ کیوں کر ہوسکتا ہے کہ وہ ذات پاک جس کی کوئی حد ونہایت نہیں وہ ایک مٹھی میں آجاوے۔

اور پادری صاحب جو اپنے مذہب کو گناہوں سے نجات کا سبب سمجھتے ہیں تو یہ صاف بے اصل بات ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو صاف حکم ہوا تھا کہ مکان مقدس میں جوتا اتار کر آؤ ہمارے پادری برعکس اس کے جوتے کی جگہ ٹوپی اتارتے ہیں اور جوتا پہنے رہتے ہیں اور بہت باتیں برخلاف حکم خدا کرتے ہیں اور ان کو سمجھتے ہیں پس ایسے مذہب میں نجات کسی طرح نہیں ہوسکتی؟

﴿حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی تقریر﴾

بعد اس کے مولوی محمد قاسم صاحب کھڑے ہوئے اور یہ فرمایا:

نجات کیا چیز ہے اور کیسے حاصل ہوسکتی ہے؟

نجات قہر الٰہی اور عذاب الٰہی سے بچ جانے کو کہتے ہیں مگر طریق حصول نجات بجز احتراز معصیت وگناہ اور کچھ نہیں اس لئے یہ بات گناہ کے دریافت کرنے پر موقوف ہے پادری صاحب وپنڈت صاحب نے تو یہ فرمایا کہ نجات گناہوں سے بچنے کو کہتے ہیں یا نجات گناہوں

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سے بچنے میں ہے مگر یہ نہ فرمایا کہ گناہ کس کو کہتے ہیں۔

گناہ کسے کہتے ہیں؟

گناہ کی دو چار مثالیں اور دو چار قسمیں تو مثل زنا و چوری وغیرہ بیان۔ پر اس کی تعریف کچھ بیان نہ فرمائی سو ہم اول تعریف گناہ بیان کرتے ہیں سنئے گناہ خلاف مرضی الہی کو کہتے ہیں اور اطاعت موافق مرضی الہی کا نام ہے۔

خدا کی مرضی اور غیر مرضی محض عقل سے معلوم نہیں ہو سکتی:

مگر کل ہم عرض کر چکے کہ مرضی، غیر مرضی کی اطلاع بے ہمارے بتلائے کسی کو معلوم نہیں ہو سکتی اگر سینہ سے سینہ ملا دیں بلکہ دل کو چیر کر دکھلا دیں تب بھی دل کی بات نظر نہ آئے جب تک زبان نہ ہلائیے یا اشارہ سے اطلاع نہ فرمائیے تب تک مرضی غیر مرضی کی اطلاع دوسروں کو ممکن نہیں۔ باوجود کثافت اور اس ظہور کے کہ ہم جسمانی ہیں یہ حال ہے تو خداوند عالم تو کمال ہی درجہ لطیف ہے اس کے دل کی بات (یعنی اس کی پسند: راقم) بے اس کے بتلائے کسی کو کیونکر معلوم ہو سکتی ہے عقل نارسا کو اتنی رسائی کہاں کہ اس کے مافی الضمیر تک پہنچے عقل سے ہو سکتا ہے تو اتنا ہی ہو سکتا ہے کہ کسی بات کا حسن و قبح کسی قدر معلوم کر لے سو یہ بات بھی اول تو ہر بات میں متصور نہیں جو عقل ہی کے بھروسے بیٹھ رہے دوسرے خداوند گو علیم و حکیم ہے اور اس وجہ سے یہ اعتقاد ہے کہ نہ وہ اچھی بات سے منع فرمائے نہ بری بات کا ارشاد فرمائے لیکن تاہم خدا ہے بندہ نہیں حاکم ہے محکوم نہیں عقل کا مطیع نہیں عقل اس کی مطیع ہے اس لئے اگر بالفرض وہ زنا کو حلال اور طاعت کو حرام کر دے تو بیشک زنا طاعت اور طاعت گناہ ہو جائے۔ بقول شخصے اگر طمع خواہد زمن سلطان دین خاک برفرق قناعت بعد ازیں۔

خدا کی مرضی و غیر مرضی معلوم کرنے کیلئے انبیاء کرام کی ضرورت:

اس لئے بندہ کے ذمہ یہ ضرور ہے کہ مرضی غیر مرضی کے دریافت کرنے میں اسی کی طرف نظر رہے اپنی عقل نارسا کو اس قصہ سے علیحدہ رکھے مگر ہم عرض کر چکے ہیں کہ بادشاہان دنیا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اس تھوڑی سی نخوت پر اپنا مافی الضمیر ہر کسی سے کہتے نہیں پھرتے خداوند عالم اس کبر اور بے نیازی پر جس پر اس کی خدائی خود دلالت کرتی ہے کیونکر اگر دل کی بات ہر کسی سے کہتا پھرے گا یہاں تو مخلوقیت سے لے کر انسانیت تک سب باتوں میں شتراک۔ خدا اور مخلوقات۔ میں تو کسی بات میں بھی اشتراک نہیں اس لئے بادشاہان دنیا اپنے مافی الضمیر کی اطلاع اپنے مقربان خاص کے ذریعہ سے کرا دیتے ہیں ایسے ہی بلکہ بدرجہ اولیٰ خداوند عالم بھی اپنا مافی الضمیر بذریعہ مقربان خاص اوروں کو سناتا ہے انہیں مقربان کو ہم لوگ انبیاء اور رسول کہتے ہیں (ص ۹۵،۹۶)

<u>انبیاء کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے ان کی اتباع میں ہی نجات ہے:</u>

اس لئے انبیاء علیہم السلام کے اتباع اور اقتداء ہی میں نجات منحصر ہوگی کیونکہ اس صورت میں ان کی اطاعت خاص خدا کی اطاعت ہوگی اور ان کی نافرمانی خاص خدا کی نافرمانی ہوگی۔

<u>اب نجات کے لئے محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع ہی ضروری ہے:</u>

مگر جیسے ہر ہر زمانے میں ایک جدا حاکم ہوتا ہے پہلے زمانے میں اگر لارڈ نارتھ بروک گورنر تھے تو آج لارڈ لٹن ہیں پہلے اور کلکٹر تھا اب اور کلکٹر ہے ایسے ہی ہر زمانے میں مناسب وقت ایک جدا ہی نبی ہوگا جیسے آج کل لارڈ لٹن کے احکام کی تعمیل ضرور ہے۔ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی بزرگی اور نبوت مسلم ان کا منکر ہمارے نزدیک ایسا ہی کافر ہے جیسے رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا ہمارے نزدیک کافر ہے علیٰ ھذا القیاس سری رامچند ر اور سری کرشن کو بھی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے پر آج کل نجات کا سامان بجز اتباع نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ اور کچھ نہیں (۱)

---

(۱) جن پیشواؤں کا نبی ہونا یقینی حضرت نے ان کی نبوت کا اقرار کیا اور اس کی شہادت دی اور جن کا پتہ نہیں ان کے بارے میں سکوت کیا اور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت زمانی کا اعلان کیا اس سے زیادہ ٹھوس اور محتاط انداز اور کیا ہوگا؟

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مثال سے مسئلہ کی وضاحت:

جیسے اس زمانہ میں باوجود تقرر گورنر حال لارڈ لٹن گورنر سابق لارڈ نارتھ بروک کے احکام کی تعمیل پر اگر کوئی شخص اصرار کرے اور لارڈ لٹن کے احکام کی تعمیل سے انکار کرے تو باوجود اس کے کہ لارڈ نارتھ بروک بھی سرکار ہی کی طرف سے گورنر تھا اس وقت میں اصرار بے شک منجملہ بغاوت ومقابلہ سرکاری سمجھا جائے گا۔ ایسے ہی اگر کوئی شخص اس زمانہ میں رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر اوروں کی اتباع کرے تو بے شک اس کا یہ اصرار اور یہ انکار ازقسم بغاوت خداوندی ہوگا جس کا حاصل کفر والحاد ہے القصہ اس وقت اتباع عیسی وغیرہم ہرگز باعث نجات نہیں ہوسکتا۔

محمد عربی ﷺ کی ختم نبوت پر شہادت:

ہاں حضرت عیسی وغیرہم اگر خاتم الانبیاء ہوتے تو پھر بے شک نجات انہیں کے اتباع میں منحصر ہوجاتی لیکن ایسا ہوتا تو بالضرور حضرت عیسی علیہ السلام سد باب ضلالت کیلئے دعوی خاتمیت کرتے تا کہ آئندہ کو لوگ اوروں کے اتباع سے گمراہ نہ ہوجائیں انبیاء کا یہ کام نہیں کہ ایسے موقع پر چپکے بیٹھے رہیں اور آدمیوں کو گمراہ ہونے دیں (۱)۔

مگر سب جانتے ہیں کہ سوائے حضرت رسول عربی محمد ﷺ اور کسی نے دعوی خاتمیت نہیں کیا اگر کرتے تو حضرت عیسی علیہ السلام کرتے انہوں نے بجائے دعوی خاتمیت کے الثا یہ فرمایا کہ میرے بعد دو جہاں کا سردار آنے والا ہے جس سے بروئے انصاف آشکارا ہے کہ وہ

---

(۱) اس سے ختم نبوت کی دلیل اس طرح بھی نکلتی ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ امت پر بے حد مہربان تھے اس کے باوجود آپ نے مستقبل میں کسی نئے نبی کی آمد کی خبر نہ دی بلکہ اپنی ہی شریعت پر جمے رہنے کا حکم دیا ہاں حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام کی آمد کی اطلاع دی ہے۔ یہ بھی اس کی دلیل ہے کہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ مزید تفصیل کیلئے دیکھئے مفتی محمد شفیعؒ کی کتاب ھدیۃ المھدیین ص ۴۹،۵۰ اور اس عاجز کی کتاب آیات ختم نبوت ص ۱۲۱،۱۲۲،۳۲۱)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

آنے والا خاتم الانبیاء ہوگا۔ کیونکہ تمام انبیاء اپنے اپنے رتبوں کے موافق امتیوں کے سردار اور ان کے حاکم ہوتے ہیں اور کیوں نہ ہوں ان کی اطاعت امتیوں کے ذمے ضرور۔ اس لئے جو سب کا سردار ہوگا وہ سب کا خاتم ہوگا (۱) کیونکہ وقت مرافعہ بادشاہ کا حکم سب میں آخر رہتا ہے [یعنی مقدمات کو آخر میں بادشاہ کے پاس لے کر جاتے ہیں بادشاہ کے فیصلے کو کسی اور کے پاس لے کر نہیں جاتے] اس کی خاتمیت حکومت خاص اسی وجہ سے ہے کہ وہ سب کا سردار ہوتا ہے۔

تمام عالم کے لئے اتباع محمدی کے لازم ہونے کی دلیل:

الغرض اتباع محمدی اب تمام عالم کے ذمہ لازم ہے انہوں نے دعویٰ نبوت کے ساتھ دعویٰ خاتمیت بھی کیا اور وہ معجزے دکھلائے کہ اوروں کے معجزے ان کے سامنے کچھ نسبت نہیں رکھتے چنانچہ بطور مشتے نمونہ از خروارے کل بعض معجزات کی تفصیل اور انبیاء دیگر کے معجزات پر ان کی فوقیت اور افضلیت ہم بیان کر چکے ہیں پھر اب ان کے اتباع میں کیا تامل ہے (۲)؟ خاص کر قرآن شریف ایک ایسا عمدہ معجزہ ہے کہ کوئی اس کے برابر نہیں ہو سکتا۔

الوہیت عیسیٰ کے مہمل عقیدہ کا ابطال:

رہا ثبوت الوہیت یہ ایک ایسا مہمل عقیدہ ہے کہ کوئی عاقل تسلیم نہیں کر سکتا ہم کو عقلاء

---

(۱) ان عبارتوں میں خاتم سے مراد خاتم زمانی یعنی آخری نبی ہی ہے کیونکہ افضلیت کا ذکر حضرت نے الگ سے کر دیا ہے]

(۲) مسلمانوں سوچو تو سہی کیا ہو گیا مرزائیوں کو کہ اتنی صریح شہادتیں دینے والے کے بارے پر الزام لگا دیا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کا منکر تھا اور کسی عقل ماری گئی ان لوگوں کی جنہوں نے اس افتراء میں مرزائیوں کی ہمنوائی کر ڈالی۔ سب سے زیادہ حیرت ہے ان پر جو حضرت نانوتویؒ کی عظمت کے قائل ہیں مگر اس بارے میں ان کو جوش نہیں آتا اور زیادہ سے زیادہ دفاع کرتے ہیں اور منہ توڑ جواب دینے کا فکر نہیں کرتے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

فرنگ کی عقل پر بڑا افسوس آتا ہے کہ سب کے سب ایسی موٹی غلطی میں پڑے ہوئے ہیں اور دل پر کیسے کیسے خفیف اعتراض کرتے ہیں جن کی جواب دہی کیلئے عقلا کو تامل کی حاجت نہیں اور اپنے آپ ایسے ایسے اعتراض سر پر لئے بیٹھے ہیں جن کا جواب قیامت تک نہیں آ سکتا۔ افسوس ہزار افسوس وہ خدا کریم جو ہر طرح سے مقدس اور ہر وجہ سے بے نیاز اور تمام عیوب اور جملہ نقصانات سے پاک ہے اس کو تو اس پیرایہ میں کہ عیسیٰ مسیح بن کر مجسم ہوا اور زمین پر آیا اور کھانے پینے بول و براز بھوک پیاس خوشی غمی وغیرہ حوائج انسانی میں مبتلا ہوا کہیں سولی پر چڑھا (۱) کہیں یہودیوں کے ہاتھ میں مقید ہو کر ایلی ایلی پکارا کہیں معذب وملعون ہو کر اوروں کیلئے کفارہ بنا لیا کیا کچھ برا بھلا کہہ لیتے ہیں۔

اگر کوئی شخص پادری صاحب کو چمار کہہ دے تو ابھی مرنے مارنے پر تیار ہو جائیں یہ کیسا ظلم صریح ہے کہ اپنے آپ کو ذرا بھی کوئی برا کہہ دے تو پھر خیر نہیں اور خداوند قدوس کو جو چاہیں کہہ لیں چمار اور پادری صاحب میں کیا فرق ہے؟ وہ مخلوق اور خدا کا محتاج تو پادری صاحب بھی مخلوق خدا اور خدا کے محتاج۔ پادری صاحب انسان تو چمار بھی انسان۔ پادری صاحب کی دو آنکھیں تو چمار کی بھی دو آنکھیں۔ پادری صاحب کی ایک ناک اور دو کان تو اس کی بھی ایک ناک اور دو کان۔ ان کے دو ہاتھ تو اس کے بھی دو ہاتھ۔ چمار کو بھوک پیاس لگتی ہے تو پادری صاحب بھی اس میں مبتلا۔ چمار کو بول و براز کی حاجت ہے تو پادری صاحب کو بھی یہ حاجت ستاتی ہے۔ غرض ذاتی باتوں میں کچھ فرق نہیں کہ دونوں یکساں ہیں اگر فرق ہے تو دولت حشمت وغیرہ خارجی باتوں میں فرق ہے اس اتحاد پر تو پادری صاحب کو یہ نخوت ہے کہ چمار کہہ دیجئے تو تھامیں نہ تھمیں۔

---

(۱) ان مضامین کیلئے دیکھئے انجیل متی باب ۲۶، ۲۷، انجیل مرقس باب ۱۴، ۱۵، انجیل لوقا باب ۲۲، ۲۳، انجیل یوحنا باب ۱۸، ۱۹

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اور خدا تعالیٰ کو بشر کے ساتھ کچھ اتحاد نہیں بشر کو خدا کے ساتھ کچھ مناسبت نہیں کچھ نسبت نہیں اُس کا وجود خانہ زاد اور بشر کا وجود اُس سے مستعار وہ خدا یہ بندہ اس پر خدا کو بشر کہے جائیں اور ہر گز نہ شرمائیں افسوس کہ ظلم صریح کرتے ہیں اور ہر گز نہیں ڈرتے۔

عاقلان فرنگ کو کیا ہو گیا اجتماع نقیضین اور اجتماع ضدین کا بطلان ایسا نہیں جو کوئی نہ جانے پھر اس پر انسانیت اور الوہیت کے اجتماع کے تسلیم میں کچھ تامل نہیں۔ یہ تو ایسا قصہ ہے جیسا یوں کہیے کہ ایک شے نور بھی ہے ظلمت بھی ہے گرمی بھی ہے سردی بھی ہے موت بھی ہے حیات بھی ہے وجود بھی ہے عدم بھی ہے کیونکہ انسانیت کو مخلوقیت اور احتیاج لازم اور الوہیت کو استغناء اور خالقیت ضرور ہے یہ دونوں ضدیں مجتمع ہوں تو کیونکر ہوں؟ مگر اس پر بھی اپنی وہی مرغی کی ایک ٹانگ چلی جاتی ہے۔

عبودیت کا اقرار کرنے والا معبود کیونکر ہو سکتا ہے؟

اگر انصاف سے دیکھیے تو شیطان فرعون و نمرود و شداد وغیرہ کی نسبت کسی بے وقوف کو گمان الوہیت ہو تو اتنا بعد از عقل نہیں ہے جتنا حضرت عیسیٰ اور دیگر انبیاء کرام یا اولیاء عظام کی نسبت یہ خیال خام دور از عقل ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ وغیرہ انبیاء اولیاء تو برابر ساری عمر اپنی عبودیت اور عاجزی کا اقرار کرتے رہے اور سجدہ وغیرہ اعمال بندگی جن سے انکار الوہیت مثل آفتاب نمایاں ہے بجالاتے رہے۔

ہاں شیطان فرعون نمرود وغیرہ البتہ مدعی الوہیت ہوئے اور کبھی وہ کام نہ کیا جس سے بندگی کی بو بھی آئے اُن کو اگر کوئی نادان خدا سمجھے تو خیر سمجھے پر اس شخص کو خدا سمجھے جو خود مقر عبودیت ہو طرفہ ماجرا ہے

سچے عیسائی تو محمد ﷺ کے پیروکار ہیں:

حق یہ ہے کہ آج کل کے عیسائی حقیقت میں عیسائی نہیں واقعی عیسائی اگر ہیں تو محمدی ہیں حضرت عیسیٰ کے جو عقیدے تھے وہ محمدیوں کے عقیدے ہیں وہ بھی خدا کو وحدہ لاشریک کہتے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

رہے اور کبھی تثلیث کا دعوی نہ کیا محمدی بھی یہی کہتے ہیں حضرت عیسی بھی اپنے آپ کو بندہ سمجھتے رہے چنانچہ انجیل موجود ہے محمدی بھی ان کو بندہ ہی سمجھتے ہیں علاوہ بریں ان کی شان میں ہرگز کسی قسم کی گستاخی نہیں کرتے نہ ان کی نسبت ملعون ہونے کے خیال کو دل میں جگہ دیتے ہیں اور نہ احتمال عذاب کو ان کی نسبت ممکن الوقوع سمجھتے ہیں بلکہ جو شخص حضرت عیسی کی نسبت اس قسم کے عقیدے رکھے اس کو دشمن دین وایمان اور بے دین و بے ایمان سمجھتے ہیں اور حضرات نصرانیوں کا یہ حال باوجود مخالفت اعتقاد یہ سب گستاخیاں بھی کئے جاتے ہیں اور پھر اپنے آپ کو عیسائی کہے جاتے ہیں کبھی یہ ترقی کہ خدا بنا دیا اور کبھی یہ تنزل کہ ... ب پہنچا دیا اب پادری صاحب انصاف فرمائیں کہ حضرت عیسی کا اتباع ہم کرتے ہیں یا وہ کرتے ہیں۔

امن وامان والی دلیل کا جواب:

باقی رہا پادری صاحب کا یہ فرمانا کہ عیسائی عمل داری سے پہلے ہندوستان میں یہ لوٹ مار تھی کہ چوروں قزاقوں سے بچنا ایک امر محال تھا اور جب سے عیسائی عمل داری آئی تب سے یہ امن وامان ہے کہ سونا اچھالتے چلے جاؤ کوئی شخص یہ نہیں پوچھتا کہ تم کون ہو؟ اس ارشاد سے مجھ کو کمال درجہ حیرت ہے اگر یہ بات کوئی اور صاحب فرماتے تو فرماتے۔ پادری اسکاٹ صاحب کی معقول پر یہ استدلال کمال تعجب انگیز ہے میں نے تو جب سے یہ سنا تھا کہ پادری صاحب معقول میں ماہر ہیں صلہ تصنیف رسالہ منطق میں سرکار سے پانسو روپے انعام پا چکے ہیں یوں منتظر تھا کہ دیکھئے کیا کچھ ہوں گے؟ مگر انہوں نے یہ ایسی بات کہی کہ کوئی معقول دان ایسی بات نہ کہے کیا پادری صاحب نے کتب منطق میں یہ نہیں دیکھا کہ استدلال انی ناتمام ہوتا ہے(۱) وضع تالی منتج

---

(۱) اس مشکل عبارت کو حضرت نے آگے آسان انداز میں ذکر کیا حضرت کا مقصد یہ ہے کہ اصل مذہب تو عقائد سے ثابت ہوتا ہے عقائد تو تمہارے بالکل خلاف عقل ونقل ہیں صرف ملک میں امن قائم ہو جانے سے آخرت میں کامیابی نہ ہو سکے گی۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

وضع مقدم نہیں ہوتی آثار سے موثر پر استدلال نہیں ہو سکتا پتھر کو گرم پائیں تو یہ نہیں کہہ سکتے کہ آگ ہی سے گرم ہوا ہے یہ بھی تو احتمال ہے کہ آفتاب سے گرم ہو گیا ہو الغرض اثر کیجانب عموم کا احتمال ہوتا ہے اس لئے اس کے وسیلہ سے کسی خاص موثر پر استدلال نہیں ہو سکتا۔

قیام امن سچائی کی دلیل ہے تو اسلام ہی سچا مذہب ہے:

پھر پادری صاحب نے یہ کیونکر کہہ دیا کہ یہ امن وامان عیسائی عمل داری ہی کی برکت ہے۔ نہیں اس امن وامان کی علت بجز پاس ملک وآرزوئے ترقی تجارت اور کچھ نہیں۔ مذہب سے اس کو کچھ علاقہ نہیں ادھر ہم دعوی کرتے ہیں کہ ہمارے خلفاء کے زمانہ میں وہ امن وامان تھا کہ کبھی نہ ہوا نہ ہوگا اگر یہی بات دلیل حقانیت مذہب ہے تو دین محمدی بدرجہ اولیٰ حق ہوگا۔

تورات وانجیل میں جن گناہوں سے منع کیا گیا ہے عیسائی سب کرتے ہیں:

علاوہ بریں کچھ گناہ اس چوری اور قزاقی ہی میں منحصر نہیں جو یہ خیال ہو کہ ببرکت دین عیسوی گناہوں سے نجات میسر آ گئی انجیل وتورات میں خنزیر کی حرمت موجود ہے ہم دعوی کرتے ہیں کہ اہل اسلام میں سے کوئی شخص سور کا گوشت نہیں کھاتا جو اِس جرم کا الزام اُس کے سر پر آئے اور نصرانیوں میں شاید ایسا کوئی ہو جو اس گناہ سے بچا ہو۔

تورات وانجیل میں شراب کی ممانعت موجود ہے (دیکھئے کرنتھیوں باب ۵ آیت ۱۰۔ راقم) اور ہم دعوی کرتے ہیں کہ اہل اسلام میں بہت کم اس بلا میں مبتلا ہوں گے اور نصرانیوں میں بہت کم آدمی اس بلا سے بچے ہوئے ہوں گے علی ھذا القیاس سرکاری عملداری میں زنا کی جس قدر کثرت ہوئی ہے اس قدر کبھی نہ ہوئی ہوگی جس پر خاص لندن اور انگلستان کا حال تو پوچھئے ہی نہیں۔

کیا پادری صاحب کو لندن کے اخباروں کی اب خبر نہیں کہ وہ کیا لکھتے ہیں ہر روز کئی سو بچے ولد الزنا پیدا ہوتے ہیں اور صبح کو راستوں پر پڑے ہوئے ملتے ہیں یہ باتیں گناہ نہیں تو اور کیا ہیں؟ علی ھذا القیاس اور بہت سی باتیں ایسی ہیں جو از روئے تورات وانجیل ممنوع ہیں اور

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نصرانیوں میں مروج ہیں پھر کیونکر کہہ دیجئے کہ بہرکت دین عیسوی ہندوستان سے چوری قزاقی اس لئے موقوف ہوگئی کہ اس دین کا اثر یہی ہے کہ گناہوں سے آدمی محترز ہو جائے (مباحثہ شاہجہانپور ص ۹۲ تا ۱۰۳)

﴿حضرت نانوتویؒ کی تقریر کے اہم نکات﴾

۱) نجات عذاب الٰہی سے بچ جانے کو کہتے ہیں اور نجات کا حصول گناہوں سے بچنے میں ہے۔

۲) گناہ خلاف مرضی الٰہی کو کہتے ہیں اور اطاعت موافق مرضی الٰہی کا نام ہے۔

۳) اللہ کی مرضی کا علم بغیر اس کے بتائے نہیں ہوسکتا۔

۳) اللہ اپنی مرضیات کی اطلاع جن مقربین کے ذریعے دیتا ہے ہم ان کو نبیاء اور رسول کہتے ہیں

۴) انبیاء کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے اس لئے ان کی اتباع میں ہی نجات ہے۔

۵) جیسے ہر ہر زمانے میں ایک جدا حاکم ہوتا ہے ایسے ہی ہر زمانے میں مناسب وقت ایک جدا ہی نبی ہوگا۔

۶) حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی بزرگی اور نبوت مسلم ان کا منکر ہمارے نزدیک ایسا ہی کافر ہے جیسے رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا ہمارے نزدیک کافر ہے۔ سری رامچند را اور سری کرشن کو بھی ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔

۷) آج کل نجات کا سامان بجز اتباع نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ ﷺ اور کچھ نہیں۔

۸) اگر کوئی شخص اس زمانہ میں رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر اوروں کی اتباع کرے تو بے شک اس کا یہ اصرار اور یہ انکار از قسم بغاوت خداوندی ہوگا جس کا حاصل کفر والحاد ہے الغرض اس وقت اتباع عیسیٰ وغیرہم ہرگز باعث نجات نہیں ہوسکتا۔

☆☆☆☆☆

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کتابیں حضرات اکابر کے اور ہندوستان کے مشہور و معروف (مولوی) سید احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ دیوبند یو۔پی کو یاد رکھیے

وتعز من تشاء وتذل من تشاء

الحمد للہ والمنۃ کہ تا فیض مستطاب

انتصار الاسلام

محشی و معنون

افاضات مبارکہ قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم صاحب بانی دار العلوم دیوبند

جس کو

(مولوی) سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند نے

اپنے

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند سے شائع کیا

کتب ... علمائے دیوبند نیز قرآن مجید حمائلیں ملنے کا پتہ (مولوی) سید احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ دیوبند یو۔پی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿خطبہ کتاب انتصار الاسلام بقلم حضرت مولانا فخر الحسن گنگوہیؒ﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى آلِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الْمُطَهَّرِيْنَ۔...... امابعد کمترین فخر الحسن عفا اللہ عنہ خدمات عالیات میں ناظرین رسالہ ہذا کی عرض پرداز ہے کہ یہ رسالہ جس کا نام انتصار الاسلام کمترین نے رکھا ہے مصنفہ جناب فیض مآب، حامی شریعت وطریقت، آیت من آیات اللہ، حجۃ اللہ فی الارض، مصداق حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل (۱) نائب رسول سلطان الاذکیاء صوفی صافی غازی حاجی حافظ مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم مغفور طاب اللہ ثراہ وجعل الفردوس ماواہ کا ہے جس کو جناب مغفور نے بجواب اعتراضات پنڈت دیانند سرتی کے ۱۲۹۵ھ میں تصنیف کیا تھا۔

اور باعث تصنیف اس رسالہ اور رسالہ ''قبلہ نما'' کا جو گویا اس کا دوسرا حصہ ہے یہ ہے کہ پنڈت دیانند سرتی نے روڑکی میں آکر برسرِ بازار دین اسلام پر طرح طرح کے اعتراض کرنے شروع کئے چونکہ روڑکی میں کوئی اہل علم ایسا نہ تھا کہ پنڈت جی کے فلسفیانہ اعتراضوں کے جواب دے سکے اس لئے پنڈت جی اور ان کے معتقدین اہل ہنود نے میدان خالی پا کر بہت کچھ زبان درازیاں کیں۔

اہل اسلام روڑکی نے پنڈت جی کی زبان درازی کی اطلاع خدمت میں جناب مغفور کے کی اور یہ بھی لکھا کہ پنڈت جی فلسفیانہ اعتراض ہر روز برسر بازار کرتے ہیں اول تو یہاں کوئی

---

(۱) شہرت کی بنا پر اس متن کو لے آئے جیسے مولانا ثناء اللہ امرتسری کے سوانح نگار نے اس کو لکھ دیا ہے۔ دیکھئے سیرۃ ثنائی ص ۱۳۴۔ مزید تحقیق کیلئے دیکھئے المقاصد الحسنۃ ص ۴۵۹]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ایسا اہل علم نہیں جو فلسفیانہ گفتگو کر سکے اور اگر کبھی کوئی طالب علم یا کوئی فارسی خواں پنڈت جی کے اعتراضوں کے جواب میں کچھ جرات بھی کرتا ہے تو پنڈت جی اور اس کے معتقد اس کو خاطر میں نہیں لاتے اور یہ کہتے ہیں کہ ہم جاہلوں اور بازاریوں سے گفتگو نہیں کرتے اپنے مذہب کے کسی بڑے عالم کو بلاؤ اس سے گفتگو کریں گے انہیں مضمونوں کے متواتر خطوط آنے لگے یہاں مولانا کی یہ تجویز تھی کہ اپنے شاگردوں میں سے یا مدرسہ دیوبند سے کوئی طالب علم چلا جائے اور پنڈت جی کی کتھا میں کھنڈت ڈال آئے اتنے میں روڑکی سے اور خط آیا اس میں یہ لکھا تھا کہ پنڈت جی کہتے ہیں کہ مولبی کاسم (مولوی قاسم) اگر آئیں تو گفتگو کریں گے ورنہ اور کسی سے گفتگو نہ کریں گے اور وجہ اس کی غالباً یہ ہوگی کہ پنڈت جی نے سمجھا کہ اب تو معتقدین میں اپنی ہوا بندھ گئی ہے کوئی ایسی شرط لگاؤ کہ گفتگو کی نوبت نہ آئے اور چونکہ مولانا مرحوم بیمار ہیں اس لئے وہ نہ آئیں گے نہ گفتگو ہوگی نہ اپنی ہوا بگڑے گی۔

الغرض چونکہ مولانا کو بخار آتا تھا اور خشک کھانسی کی یہ شدت تھی کہ بات بھی پوری کرنی مشکل ہوتی تھی اور ضعف کی یہ نوبت کہ پچاس سو قدم چلنے سے سانس اکھڑ جاتی تھی اور یہ مرض وضعف بقیہ اس مرض سخت کا تھا جو اس سال میں مکہ معظمہ میں آتے وقت جہاز میں پیش آیا تھا بناچاری جناب مولانا نے اہل اسلام روڑکی کو یہ لکھ بھیجا کہ بہ سبب مرض وضعف کے اول تو میرا وہاں تک پہنچنا مشکل اور اگر پہنچا بھی تو گفتگو کے قابل نہیں کھانسی دم لینے نہیں دیتی بات پوری کرنی مشکل ہے اس لئے میں تو مجبور ہوں ہاں یہاں سے دو چار ایسے شخص بھیج سکتا ہوں کہ پنڈت جی کا دم بند کر دیں گے اور ان کی ہوا بگاڑ دیں گے۔

اہل اسلام روڑکی نے بجواب اس خط کے لکھا کہ پنڈت جی تو یہی ضد کرتے ہیں کہ سوا ''مولبی کاسم'' کے ہم اور کسی سے گفتگو نہ کریں گے اس پر جناب مولانا مرحوم نے کمترین انام اور جناب مولوی محمود حسن صاحب اور مولوی حافظ عبدالعلی صاحب سے ارشاد کیا کہ تم خود روڑکی ہو آؤ اور اصل حالت دریافت کر لاؤ اگر پنڈت جی گفتگو کریں گے تو گفتگو تمام کر آؤ۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

چنانچہ ہم تینوں روڑکی جانے کی تیاری کی اور مولوی منظور احمد جوالا پوری کو ہمراہ لیا اور جمعرات کے دن قبل از جمعہ ہم چاروں پیادہ پا روڑکی کو روانہ ہوئے دیوبند کے باغوں میں نماز مغرب پڑھی اور راتوں رات چل کر علی الصباح روڑکی میں داخل ہوئے انا اذا نزلنا بساحتھم فساء صباح المنذرین وہاں کے اہل اسلام سے ملاقات ہوئی جمعہ کی نماز کے بعد ہم چاروں مع چند اشخاص اہل روڑکی پنڈت جی کی کوٹھی پر جو سرحد چھاؤنی میں تھی گئے ہمارے ہمراہیوں میں سے بعضے لوگوں نے کہا کہ پنڈت جی اپنے اعتراضوں کا جواب اِن لوگوں سے سن لو یہ لوگ اسی لئے آئے ہیں۔

پنڈت جی نے کہا میں تو نہیں سنتا نہ مجھے فرصت ہے نہ میں گفتگو کا آرزومند ہوں اور نہ میں نے اشتہار میں مباحثہ کی خواستگاری کی۔ کسی نے بغیر میری اطلاع اگر اشتہار چسپاں کر دیا ہو تو مجھے خبر نہیں ہر چند ہم لوگوں نے اصرار کیا مگر پنڈت جی نے نہیں نہیں کے سوا کچھ اور نہ کہا اس رد وبدل میں پنڈت جی کئی بار ایسے لئے گئے کہ دم بخود ہونا پڑا۔ پھر ہم نے پنڈت جی سے دریافت کیا کہ آپ جناب مولانا مولوی محمد قاسم صاحب کے ساتھ مباحثہ کرنے کو تو راضی ہیں یا ان سے بھی راضی نہیں۔

پنڈت جی نے کہا میں خواہ مخواہ متقاضی اس امر کا نہیں ہوں لیکن اگر جناب مولانا ممدوح تشریف لے آئیں تو مباحثہ کیلئے آمادہ ہوں اور کسی سے تو مباحثہ ہرگز نہ کروں گا وجہ اس تخصیص کی پوچھی تو کہا کہ میں تمام یورپ میں پھرا، اب تمام پنجاب میں پھر کر آیا ہوں ہر اہل کمال سے مولانا کی تعریف سنی ہے ہر کوئی مولانا کو یکتائے روزگار کہتا ہے اور میں نے بھی مولانا مرحوم کو شاہجہانپور کے جلسہ میں دیکھا ہے ان کی تقریر دل آویز سنی ہے اگر آدمی مباحثہ کرے تو ایسے کامل ویکتا سے تو کرے۔ جس سے کچھ فائدہ ہو کچھ نتیجہ نکلے۔

الغرض وہاں سے آکر شہر میں رات بسر کی اور علی الصباح دیوبند روانہ ہوئے شام کو جناب مولانا کی خدمت میں پہنچے جو کچھ سرگذشت تھی وہ عرض کی۔ دو تین دن کے بعد پھر اہل

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اسلام روڑکی کا خط آیا اس میں پھر وہی تشریف آوری مولانا کی تاکید تھی اور پنڈت جی اوران کے شاگردوں ومعتقدوں کی زبان درازی کی شکایت تھی جناب مولانا نے اس کے جواب میں یہ لکھا کہ آپ صاحب پنڈت جی سے تاریخ مباحثہ کی مقرر کر کے ہمیں اطلاع دیں ہم خود حاضر ہوتے ہیں۔ وہاں سے پھر یہ جواب آیا کہ پنڈت جی کہتے ہیں کہ مولانا خود ہی آکر تاریخ مقرر کرلیں گے ہم تم لوگوں سے اس باب میں کوئی گفتگو نہ کریں گے۔

آخرالامر جناب مولانا مع ہم چاروں اور جناب حاجی محمد عابد صاحب وحکیم مشتاق احمد صاحب کے اوائل شعبان میں روڑکی کو روانہ ہوئے۔ گرمی کی وجہ سے رات کو چل کر علی الصباح روڑکی پہنچے۔ اہل اسلام جوق جوق شاداں وفرحاں آآکر ملنے لگے مولانا کی آمد کا تمام روڑکی میں شور پڑ گیا شرائط مباحثہ میں تحریری گفتگو شروع ہوگئی جناب مولانا شہر میں فروکش تھے اور پنڈت جی چھاؤنی میں مقیم تھے پنڈت جی نے کئی روز تک بے فائدہ ضد کی میدان مناظرہ میں آنا قبول نہ کیا طرح طرح کے حیلے بہانے تراشے۔ آخرالامر تحریر میں بھی گھبرا گئے اور کہلا بھیجا مولوی جی تو بھی کھاتہ لکھا بھیجتے ہیں ہم سب (یعنی پنڈت جی اوراس کے معتقدین) بانچتے بانچتے تھک جاتے ہیں ہمارے سارے کام بند ہوگئے۔ آج سے ہمارے پاس کوئی اور تحریر نہ آئے ہم ہرگز جواب نہ دیں گے اسی اثنا میں مولوی احسان اللہ ساکن میرٹھ مولانا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے کرنیل جن کی پیشی میں میں کام کرتا ہوں آپ کی ملاقات کے بہت مشتاق ہیں اور اور کپتان بھی آپ کی ملاقات کے آرزومند ہیں اوران کو مذہب کی بابت کچھ پوچھنا ہے جناب مولانا نے فرمایا کہ ہم تو اسی کام کیلئے آئے ہیں یہ خوب موقع ہاتھ لگا جب آپ کہیئے میں حاضر ہوں۔

اگلے روز جناب مولانا مع چند ہمراہیوں کے کرنیل کی کوٹھی پر تشریف لے گئے کرنیل اور کپتان دونوں نے استقبال کیا مولانا کرسی پر بیٹھ گئے کرنیل نے اول تو مولانا سے یہ کہا کہ آپ کے علم وفضل کا شہرہ سن کر میں بھی مشتاق ملاقات تھا سو بارے آج آپ نے مہربانی کی اور پھر یہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پوچھا کہ دنیا میں بہت سے مذہب ہیں اور ہر کوئی اپنے مذہب کو حق کہتا ہے آپ یہ فرمائیے کہ حقیقت میں کون مذہب حق ہے؟ جناب مولانا نے فرمایا کہ مذہب حق جس پر انسان کی نجات موقوف ہے مذہب اسلام ہے اور پھر ایسی ایسی دلیلیں بیان کی کہ کرنیل و کپتان کرسی پر سے اچھل اچھل پڑتے تھے پھر کرنیل نے یہ کہا کہ جب مذہب اسلام ہی حق ہے تو خدا نے تمام مخلوق کو مسلمان ہی کیوں نہ کردیا جناب مولانا نے اس کا ایسا کچھ جواب دیا کہ کرنیل و کپتان سن کر حیران رہ گئے اور مولانا کے علم وفضل کی تعریف کرنے لگے پھر کرنیل نے وجہ مینہ کے نہ برسنے کی دریافت کی کیونکہ اسی سال میں موسم برسات اکثر خشک ہی گزر گیا تھا قحط کا اندیشہ تھا اور پھر آپ ہی کہنے لگا کہ ہمارے یورپ کے حکماء اس کا سبب یہ بیان کرتے ہیں کہ آفتاب پرانا ہوگیا گھس گیا اس میں گرمی ایسی نہیں رہی کہ جس سے بخارات آسمان کی طرف صعود کریں اور پانی ہوکر زمین پر ٹپک پڑیں۔ جناب مولانا نے حکمائے یورپ کے قول کی تغلیط کی اور وجہ اس کی شامت اعمال انسان بیان فرمائی یہ تقریریں بھی مفصل سننے کے قابل ہیں لیکن یہاں ان تقریروں کو لکھنا گویا ایک دوسرا رسالہ لکھنا ہے اس لئے تفصیل کو ترک کرتا ہوں اور آگے جو گزرا ہے اس کو عرض کرتا ہوں۔

بعد اس کے کرنیل نے پنڈت جی کو بلوایا پنڈت جی آئے کرنیل نے پنڈت جی سے کہا کہ تم مولوی صاحب سے کیوں گفتگو نہیں کر لیتے مجمع عام میں تمہارا کیا نقصان ہے؟ پنڈت جی نے کہا کہ مجمع عام میں فساد کا اندیشہ ہے اس پر کپتان نے کہا کہ اچھا ہماری کوٹھی پر گفتگو ہو جائے ہم فساد کا بندوبست کرلیں گے پنڈت جی نے کہا کہ ہم تو اپنی ہی کوٹھی پر گفتگو کریں گے مگر مجمع عام نہ ہو۔ جناب مولانا نے پنڈت جی سے کہا کہ لیجئے اب تو مجمع عام نہیں دس بارہ ہی آدمی ہیں۔ اب سہی آپ اعتراض کیجئے ہم جواب دیتے ہیں پنڈت جی نے کہا کہ میں تو گفتگو کے ارادہ سے نہیں آیا تھا مولانا نے فرمایا اب ارادہ کرلیجئے ہم آپ کے مذہب پر اعتراض کرتے ہیں آپ جواب دیجئے یا آپ اعتراض ہم پر کیجئے اور ہم سے جواب لیجئے۔ پنڈت جی نے ایک نہ مانی شرائط کے باب میں گفتگو رہی لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا مجلس برخاست ہوئی جناب مولانا بھی اپنی فرودگاہ پر تشریف

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لائے اور کئی روز تک شرائط میں ردو بدل رہی آخر الامر مولانا نے یہ کہلا بھیجا کہ پنڈت جی کسی جگہ مباحثہ برسر بازار کرلیں عوام میں کرلیں خواص میں کرلیں تنہائی میں کرلیں مگر کرلیں۔ پنڈت جی اپنی کوٹھی پر مباحثہ کرنے کو راضی ہوئے اور وہ بھی اس شرط پر کہ دوسو سے زیادہ آدمی نہ ہوں۔ مولانا مرحوم پنڈت جی کی کوٹھی پر جانے کو تیار تھے مگر سرکار کی طرف سے ممانعت ہوگئی کہ چھاؤنی کی حد میں کوئی شخص گفتگو نہ کرنے پائے شہر میں جنگل میں جہاں کہیں جی چاہے گفتگو کرلیں مولانا نے پنڈت جی کو لکھا کہ نہر کے کنارے پر یا عیدگاہ کے میدان میں یا اور کہیں مباحثہ کر لیجئے مگر پنڈت جی کو بہانہ ہاتھ آ گیا تھا انہوں نے ایک نہ سنی یہی کہا کہ میری کوٹھی پر چلے آؤ چونکہ سرکار کی طرف ممانعت ہوگئی ہے اس لئے جناب مولانا کوٹھی پر نہ جاسکے اور پنڈت جی کوٹھی سے باہر نہ نکلے ادھر تو یہ قصہ ہوا اور ادھر جناب مولانا نے ہم لوگوں کو حکم دیا کہ بازار میں کھڑے ہوکر پکارے گلے کہہ دو کہ پنڈت جی پہلے تو بہت سی زبان درازیاں کرتے تھے اب وہ زبان درازیاں کہاں گئیں ذرا مردوں کے سامنے آئیں کوٹھی سے باہر نکلیں اور یہ فرمایا کہ پنڈت جی کے اعتراضوں کے جواب علی الاعلان بیان کردو۔

کیونکہ یہ کام کچھ ایسا مشکل نہ تھا کہ جناب مولوی محمود حسن صاحب اور مولوی حافظ عبد العلی صاحب کو تکلیف کرنی پڑتی اس لئے بندہ نے اس کی تعمیل کردی یعنی پنڈت جی کے اعتراضوں کے جواب برسر بازار کئی روز تک بیان کئے اور پنڈت جی کے مذہب جدید پر بہت سے اعتراض کئے اور بہت سی غیرت دلائی اگرچہ مجمع عام میں پنڈت جی کے معتقد وشاگرد بھی ہوتے تھے لیکن کسی کو نہ اتنی جرات ہوئی کہ لب کشائی، نہ اتنی غیرت آئی کہ پنڈت جی کو کشاں کشاں میدان میں لائے اور اسی مضمون کے اشتہار بازاروں میں چسپاں کردیئے۔

آخر الامر مولانا نے پنڈت جی کے پاس یہ پیام بھیجا کہ خیر آپ مباحثہ نہیں کرتے نہ کیجئے ہم مجمع عام میں وعظ بیان کریں گے آپ مع شاگردوں اور معتقدوں کے وعظ تو سن لیں لیکن

کب وہ سنتا ہے کہانی میری ۔۔۔ اور پھر وہ بھی زبانی میری

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پنڈت جی وعظ میں تو کیا آتے روڑکی سے بھی چل دیئے اور ایسے گئے کہ پتہ بھی نہ چلا کہ کدھر گئے آخرش مولانا نے نفس نفیس بر سر بازار تین روز تک وعظ فرمایا مسلمان و ہندو عیسائی اور سب بڑے چھوٹے انگریز جو روڑکی میں تھے ان وعظوں میں شامل تھے ہر قسم کے لوگوں کا ہجوم تھا مولانا نے وہ وہ دلائل مذہب اسلام کے حق ہونے پر بیان فرمائے کہ سب حیران تھے اہل جلسہ پر عالم سکتہ کا سا تھا ہر شخص متاثر معلوم ہوتا تھا پنڈت جی کے اعتراضوں کے وہ وہ جواب دندان شکن دیئے کہ مخالف بھی مان گئے توحید و رسالت کے بیان میں تو وہ سماں بندھا تھا کہ بیان سے باہر ہے جس نے سنا ہوگا وہی جانتا ہوگا...... جو لوگ اہل اسلام میں سے اس جلسہ میں اہل دل تھے وہ تو نیم بسمل ہو گئے تھے مرغ بسمل کی طرح تڑپتے تھے.......... ان تینوں وعظوں میں جناب مولانا نے تمام اہل مذاہب پر ظاہر کر دیا کہ بغیر اسلام لائے عذاب آخرت سے (جو ابدی ہوگا) نجات ممکن نہیں حجت الٰہی سب پر قائم کر دی بلکہ تمام کر دی اور اب بھی اگر کوئی دوزخ کی آگ کو اپنے واسطے پسند کرے تو وہ جانے ع

نہ مانے آتش دوزخ میں جائے جس کا جی چاہے

دیگر بر رسولاں بلاغ باشد و بس

الغرض جناب مولانا ۲۳ شعبان کو روڑکی سے روانہ ہو کر ایک روز منگلور رہے دوسرے روز دیوبند پہنچے اور دو تین روز رہ کر نانوتہ رونق افروز ہوئے اور پنڈت جی کے اعتراضوں کے جوابات لکھے جو کل گیارہ تھے خانہ کعبہ کی طرف سجدہ کرنے پر جو اعتراض ہے اس کا جواب چونکہ بہت شرح و بسط رکھتا ہے اس کو جناب مصنف مرحوم ہی نے ایک جدا رسالہ کر دیا تھا اور اس کا نام قبلہ نما فرمایا کرتے تھے اور دس اعتراضوں کے جو جوابات ہیں ان کا جدا رسالہ کر دیا تھا مگر اس کا نام کچھ مقرر نہیں فرمایا تھا اس لئے بندہ نے اس کا نام انتصار الاسلام رکھا (انتصار الاسلام ص ۳ تا ۸) واضح رہے کہ اس خط و کتابت میں پنڈت دیانند حضرت مولانا کو یوں لکھتا تھا:

پیشوائے دین اسلام، مولوی محمد قاسم صاحب (دیکھئے قاسم العلوم ص ۳۸۸)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿عبارات کتاب ''انتصار الاسلام''﴾

ہندو پنڈت دیانند سرستی نے اسلام پر ایک یہ اعتراض کیا تھا کہ مسلمان کہتے ہیں کہ آدمی مر کر قیامت تک حوالات میں رہتا ہے اور قیامت کو حساب ہو کر جزاء و سزا کو پہنچتا ہے یہ بالکل غلط ہے کیونکہ حوالات میں رکھنا خلاف عدل ہے بلکہ جزا و سزا بطور تناسخ بعد انتقال فوراً ہی مل جاتی ہے (انتصار الاسلام ص ۵۰) حضرت نانوتویؒ نے اس کا جواب دیتے ہوئے ضمنی طور پر نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کا ذکر کر دیا اور یہ ثابت کر دیا کہ آپ ﷺ کے بعد قیامت تو آئے گی کوئی نیا نبی نہ آئے گا مخالفین میں جرات ہے تو اپنا یا کسی اور عالم کا اس قسم کا کلام ختم نبوت کے بارے میں پیش کر دیں۔ اتنی تصریحات کے بعد بھی یہ کہنا کہ مولانا نے ختم نبوت زمانی کا انکار کر دیا ایسا ظلم ہے جس کا بدلہ خدا ہی دے گا۔ اب حضرت کی چند عبارات ملاحظہ فرمائیے۔

۱) <u>حضرتؒ فرماتے ہیں:</u>

سو جس میں اس صفت کا زیادہ ظہور ہو جو خاتم الصفات ہو یعنی اس سے اوپر اور صفت ممکن الظہور یعنی لائق انتقال و عطائے مخلوقات نہ ہو وہ شخص مخلوقات میں خاتم المراتب ہوگا اور وہی شخص سب کا سردار اور سب سے افضل ہوگا (انتصار الاسلام ص ۵۶ سطر ۱۹ تا ص ۵۷ سطر ۲)

[اس عبارت میں حضرت نے واضح طور پر رسول اللہ ﷺ کی اعلیٰ اور افضل ہونے کا ذکر کیا ہے]

۲) نیز فرماتے ہیں:

ہم اسی کو <u>عبد کامل اور سید الکونین اور خاتم النبیین</u> کہتے ہیں اور وجہ اس کہنے کی خود اسی تقریر سے ظاہر ہے اب کلام اس میں رہا کہ وہ کون ہے؟ ہمارا دعویٰ ہے کہ وہ حضرت محمد عربی ﷺ ہیں چنانچہ بطور اختصار ان اوراق کی شان کے موافق ہم جواب اعتراض اول متعلق استقبال کعبہ میں لکھ چکے ہیں ترتیب طبع میں دیکھئے وہ آگے رہے یا پیچھے الحاصل عبادت کاملہ بجز <u>حضرت خاتم النبیین ﷺ</u> اور کسی سے متصور نہیں (ص ۵۷ سطر ۱۵)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

[ان عبارتوں میں سید الکونین سے نبی کریم ﷺ کی افضلیت کو بیان کیا اس لئے خاتم النبیین میں نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت زمانی کا ذکر ہے اور خاتم النبیین کے معنی یہاں آخری نبی ہیں حضرت نے جو اعتراض اول کے جواب کا ذکر کیا وہ جواب ایک مستقل کتاب کی شکل میں چھپا اس کتاب کا نام قبلہ نما ہے اس کی عبارات بھی اس کتاب میں ذکر کی گئی ہیں]

۳) ایک جگہ آپ نے فرمایا:

دین خاتم النبیین کو دیکھا تو تمام عالم کے لئے دیکھا وجہ اس کی یہ ہے کہ بنی آدم میں حضرت خاتم اس صورت میں بمنزلہ بادشاہ اعظم ہوئے جیسا اس کا حکم تمام اقلیم میں جاری ہوتا ہے ایسا ہی حکم خاتم یعنی دین خاتم تمام عالم میں جاری ہونا چاہئے ورنہ اس دین کو لے کر آنا بیکار ہے۔ (ص ۵۸ سطر ۶ تا ۹)

[یہاں بھی خاتم النبیین سے مراد آخری نبی ہیں کیونکہ اگر خاتم النبیین کے بعد کوئی اور آجائے تو تمام عالم میں ان کا حکم کیسے جاری ہوگا۔ حضرت نانوتویؒ پر ختم نبوت زمانی کے انکار کا الزام لگانے والے بتائیں کہ خاتم النبیین اگر اس کو نہیں کہتے جس کا حکم (یعنی لائی ہوئی شریعت) تمام عالم میں چلتا ہو تو پھر خاتم النبیین کس کو کہتے ہیں اور اگر خاتم النبیین وہی ہے جس کا حکم یعنی لائی ہوئی شریعت سارے عالم میں جاری ہو تو بتائیں پھر حضرت نانوتویؒ اور ان کے ماننے والوں کا کیا قصور ہے جس کی ان کو یہ سزا دی جا رہی ہے؟]

۴) اس کے بعد فرمایا:

الغرض حضرت خاتم ﷺ جیسے بمقابلہ معبود عبد کامل ہیں ایسے ہی بمقابلہ دیگر بنی آدم حاکم کامل ہیں اور کیوں نہ ہوں سب سے افضل ہوئے تو سب پر حاکم بھی ہوں گے اور اس سے یہ ضرور ہے کہ ان کا حکم سب حکموں کے بعد صادر ہو کیونکہ ترتیب مرافعات سے ظاہر ہے کہ حکم حاکم اعلیٰ سب کے بعد ہوتا ہے مگر جب حاکم اعلیٰ ہوئے تو یہ بھی ضرور ہے کہ ان کا حکم طَوْعًا وَكَرْهًا ایک بار سب تسلیم کرلیں (ص ۵۸ سطر ۶ تا سطر ۱۲)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

[اس عبارت میں حضرت نے نبی کریم ﷺ کی خاتمیت زمانی کو یوں سمجھایا کہ جیسے کسی جھگڑے کا فیصلہ کرانے کے لئے پہلے چھوٹی عدالت میں جاتے ہیں اس کے بعد اس سے بڑی عدالت ہائی کورٹ میں اس کے بعد اس سے بڑی عدالت سپریم کورٹ میں اگر مقدمہ براہ راست بڑی عدالت میں لے جائیں تو چھوٹی عدالتوں میں تو نہ جائے گا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے اعلیٰ نبی کو سب کے بعد بھیجا اگر نبی کریم ﷺ پہلے آجاتے تو دوسرے انبیاء کی ضرورت ہی نہ رہتی دیکھو حضرت نے اس طرح نبی کریم ﷺ کے افضل نبی اور آخری نبی ہونے کو ایک ساتھ بیان کردیا اللہ تعالیٰ ان کو ہم سب کی طرف سے بہت بہت جزائے خیر عطا فرمائے آمین]

<u>۵)</u> <u>ایک جگہ لکھتے ہیں۔</u>

غرض کمال عبادت تو عبادت خاتم میں ہے اور کمال سلطنت خاتم تسلط عام میں ہے اور یہ دونوں امر ضروری الوقوع۔ کمال عبادت تو جنتھائے کمال معبودیت یعنی جامعیت صفات خداوندی اور کمال تسلط بوجہ علو ہمت حضرت خاتم ﷺ اور ظاہر ہے کہ پہلی صورت میں کمال عبادت کیفی ہے اور دوسری صورت میں کمال عبادت کمی اور سوا ان دوصورتوں کے اور کوئی کمال عبادت کی صورت نہیں سو بعد ظہور ہر دو کمال لازم یوں ہے کہ یہ کارخانہ جو عبادت کیلئے قائم کیا گیا ہے بڑھایا جائے اسی کو ہم قیامت کہتے ہیں اور پھر اس کے بعد حساب کتاب اور جزا سزا کا کارخانہ قائم کیا جائے اسی کو ہم یوم الحساب اور حشر اور یوم الفصل کہتے ہیں (انتصار الاسلام ص ۵۸)

[اس مقام پر حضرت نے یہ ثابت کیا کہ حضرت خاتم النبیین ﷺ کے بعد قیامت تو آئے گی مگر نیا نبی کوئی نہ آئے گا]

<u>۶)</u> <u>ایک جگہ فرمایا:</u>

بعد دورۂ خاتم النبیین بوجہ تکمیل کار عبادت اس کی ضرورت نہ رہی کہ خواہ مخواہ نگرانی کیجئے اور کام لیجئے بعد تکمیل کار تعمیر معماروں سے کون کام لیتا ہے؟ اس لئے یہ ضرور ہے کہ ایک روز

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کفر عالم میں چھا جائے اور تمام عالم باغی ہو جائے اس وقت بمقتضائے قہاری خداوندی یہ ضرور ہے کہ اس عالم کو توڑ پھوڑ کر برابر کردیں اور تمام بنی آدم کو گرفتار کر کے ان کو ان کی شان کے مناسب جزا و سزا دیں۔ (انتصار الاسلام ص ۶۱ سطر ۶ تا سطر ۱۲) یہ آخری عبارت ہے اس کے ساتھ کتاب انتصار الاسلام پوری ہو جاتی ہے)

[اس عبارت میں خاتم النبیین میں خاتم سے خاتم الزمان مراد ہے اور خاتمیت رتبی کا ذکر اس لفظ میں ہے "بعد تکمیل کار تعمیر"۔ قارئین کرام غور کریں پنڈت دیانند سرتی نے نبی کریم ﷺ کی شخصیت یا نبوت یا ختم نبوت کے بارے یہ سوال نہ کیا تھا مگر نبی کریم ﷺ کا یہ دیوانہ بہانے بہانے سے نبی کریم ﷺ کی افضلیت اور آخری نبی ہونے کو نئے نئے طریقوں سے بیان کرتا تھا جزاہ اللہ عنا وعن سائر المسلمین خیرا۔

آج مناظرین کو سکھایا جاتا ہے کہ قادیانیوں سے اجرائے نبوت پر بات نہ کرنا قادیانی کے کردار پر ہی بات کرنا حضرت نانوتویؒ کی کتابوں سے تعلق کی برکت سے ان شاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ مرزائیوں سے اس موضوع پر بات کرنا نہ صرف آسان بلکہ نہایت دلچسپ ہو جائے۔ اور کوئی مرزائی ان شاء اللہ بھول کر بھی اجرائے نبوت کے موضوع پر بات کرنے کا نام نہ لے گا۔ اگر یقین نہ آئے تو اس عاجز کی کتاب شواھد ختم النبوۃ من سیرۃ صاحب النبوۃ اور آیات ختم نبوت کا مطالعہ کرلیں۔ وللہ الحمد علی ذلک۔

☆☆☆☆☆

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہر قسم کی دینی و مذہبی کتابیں عمدہ و ارزاں ملنے کا پتہ (مولوی) سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند (یو۔پی)

وتعز من تشاء وتذل من تشاء

الحمد للہ

علی توفیق الہدیٰ کہ رسالہ ہدایت انتما، مقالہ رشد انتما در بحث جہت قبلہ مقام مصلّے المسمّیٰ بہ

قبلہ نما

تصنیف لطیف

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب قدس اللہ سرہٗ بانی دار العلوم دیوبند

جس کو

(مولوی) سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند نے باہتمام خود

اپنے

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند سے شائع کیا

وسیم فائن آرٹ پرنٹنگ پریس دیوبند
قیمت ....

دیوبند کی تصانیف نیز ہر قسم کی درسی و غیر درسی اردو و مصری کتابیں عمدہ و ارزاں ملنے کا پتہ (مولوی) سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند (یو۔پی)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿خطبہ کتاب ''قبلہ نما'' بقلم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَعَلٰی مَنْ تَبِعَھُمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنَ !

بعد حمد وصلوۃ بندۂ ہیچمدان سراپا گناہ محمد قاسم

ناظران اوراق کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ بارہ سو پچانوے ہجری (۱۲۹۵ھ) آخر رجب میں پنڈت دیانند صاحب نے رڑکی میں آکر سر بازار مجمع عام میں مذہب اسلام پر چند اعتراض کئے حسب الطلب چند احباب اور نیز بتقاضائے غیرت اسلام یہ ننگ اہل اسلام بھی شروع شعبان میں وہاں پہنچا اور آرزوئے مناظرہ میں سولہ سترہ روز وہاں ٹھہرا ہر چند چاہا کہ مجمع عام میں پنڈت جی سے اعتراض سنوں اور بالمشافہ بعنایت خداوندی اسی وقت ان کے جواب عرض کروں مگر پنڈت جی ایسے کاہے کو تھے جو میدان مناظرہ میں آتے۔ جان چرانے کیلئے وہ وہ داؤ کھیلے کہ کاہے کو کسی کو سوجھتے ہیں اعتراض تو مجمع عام میں کئے پر مناظرہ میں اپنی قلعی کھلنے کا وقت آیا تو پچاس آدمیوں سے زیادہ پر راضی نہ تھے وجہ پوچھی تو اندیشہ فساد زیب زبان تھا مگر نہ پہلے مناظرہ کی نظیروں کا کچھ جواب نہ حسن انتظام سرکاری پر کچھ اعتراض [یعنی اسے کہا گیا کہ اس سے پہلے شاہجہانپور میں دو مرتبہ مسلمان، ہندو اور عیسائیوں کے مابین مناظرے ہوئے اور ناگوار واقعہ پیش نہ آیا نیز حکومت بھی اس کا خیال رکھے گی پنڈت جی ان کا جواب نہ دے سکے۔ راقم] ٹلانے کیلئے دعوائے بلا دلیل سے مطلب تھا۔ رمضان کی آمد آمد ان کو بھی معلوم تھی کہ کچھ اور دن ٹلیں تو یہ لوگ آپ ٹل جائیں اس لئے منتیں کیں غیرتیں دلائیں جھتیں کیں سعیں کرائیں مگر وہاں وہی نہیں کی نہیں رہی۔ مجمع عام کی جا بدشواری دو سو تک آئے مگر اپنے تنگ مکان کے سوا اور کہیں راضی نہ ہوئے وقت صبح کے بدلے چھ بجے شام کے ٹھہرائی تھی وقت کی شکایت کی تو نو بجے تک کی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اجازت آئی مطلب یہ تھا کہ ہماری فرودگاہ [قیام گاہ۔] سے بلکہ شہر سے ان کا مکان ڈیڑھ میل پر تھا نو بجے فارغ ہو کر چلے تو دس بجے پہنچے [کیونکہ اتنا سفر اس زمانے میں عموماً پیدل ہی کرتے تھے۔راقم] ایک گھنٹہ میں نماز سے فارغ ہوئے اس وقت نہ بازار کھلا ہوا جو کھانا مول لیجئے نہ خود پکانے کی ہمت جو یوں انتظام کیجئے [اس سے اندازہ کریں کہ ان حضرات کے ہاں نماز کا کس قدر اہتمام ہوتا تھا۔راقم] علاوہ بریں برسات کا موسم مینہ برس گیا تو اور بھی اللہ کی رحمت ہو گئی۔

غرض ان کی یہ غرض تھی کہ یہ لوگ تنگ ہو کر چلے جائیں اور ہم بیٹھے ہوئے بغلیں بجائیں پھر اس پر تقریر و تحریر کی شاخ اور اوپر لگی ہوئی۔غرض کچھ تو بوجہ نماز مغرب وقت مذکور میں گنجائش کم تھی رہی سہی کسر اس تدبیر سے گئی گذری مگر جب بنام خدا ہم نے ان سب باتوں کو سر رکھا تو منجملہ شرائط کے ان کے مکان پر مناظرہ ہونے کا سرکار نے اڑا دیا حکام وقت نے قطعاً ممانعت کر دی کہ سرحد چھاؤنی اور رڑکی میں مناظرہ نہ ہونے پائے اور اس سے خارج ہو کر اور کچھ ممانعت نہیں اس پر ہم نے میدانِ عیدگاہ وغیرہ میں پنڈت جی سے التماس قدم رنجہ فرمائی کیا [یعنی یہ کہا کہ پنڈت جی آپ بھی ہمارے جلسے میں آ کر ہماری باتیں سنیں۔راقم] تو پنڈت جی کو اپنے دن نظر آئے اور سوائے انکار کے اور کچھ نظر نہ آیا۔

لاچار ہو کر ہم نے یہ چاہا کہ اپنے اعتراض ہی بھیج دو تا کہ ہم ہی مجمع عام میں ان کے جواب سنا دیں اور مرضی ہو تو آؤ مناظرہ تحریری ہی سہی مگر جواب تو درکنار پنڈت جی نے اپنی راہ لی شکرم [ایک قسم کی چار پہیوں والی گاڑی۔فیروز اللغات ص ۸۵۲] میں بیٹھ یہ جاوہ جا۔مجبور ہو کر یہ ٹھہرائی کہ جو ان کے اعتراض سننے والوں سے سنے ہیں ان کے جواب مجمع عام میں سنا دیں مگر چونکہ یہ بات ایک جلسہ میں ممکن نہ تھی اور ہم کو دربارۂ توحید و رسالت (۱) وغیرہ ضروریات دین

---

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ پنڈت دیانند نے توحید و رسالت کے موضوع کو نہ چھیڑا تھا مگر حضرت نانوتویؒ نے ان موضوعات کو بالتفصیل بیان کرنے کا ارادہ کر لیا اور حضرت کے ہاں (باقی اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

واسلام پر بھی کچھ عرض کرنا تھا اور بوجہ ہجوم و بارش وخرابی راہ وقرب رمضان شریف زیادہ ٹھیرنے کی گنجائش نہ تھی ایک جلسہ میں تو اُن تین اعتراضوں کے جواب سنائے جو سب میں مشکل تھے اور دو جلسوں میں توحید و رسالت کا ذکر کر کے شب بست وسوم ماہ شعبان کو رڑکی سے روانہ ہوا اور ایک دن منگلور اور تین دن دیوبند ٹھیر کر ستائیسویں کو اس قصبہ ویرانہ میں پہنچا جس کو نانوتہ کہتے ہیں اور اس خاکسار کا وطن بھی یہی ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا موضوع عقیدۂ ختم نبوت کو بیان کئے بغیر مکمل نہیں ہوتا تھا۔ سیرۃ النبی ﷺ سے ختم نبوت کے راقم پہلی کتابوں میں ذکر کر چکا ہے جی چاہا کہ اس مقام پر دو نئی دلیلیں دی جائیں ﴿پہلی دلیل﴾ حضرت کعب ؓ بن مالک جو غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے اور ان سے صحابہ کرام کو بول چال سے منع کر دیا گیا تھا وہ حضرت کعب فرماتے ہیں: **وما من شیء اهم الی من ان اموت فلا یصلی علی النبی ﷺ او یموت رسول اللّٰہ ﷺ فاکون من الناس بتلك المنزلة فلا یکلمنی احد منهم ولا یصلی علی** (بخاری ج ۲ ص ۶۷۵) ترجمہ: اور مجھے [ان دنوں میں] سب سے زیادہ فکر اس بات کا تھا کہ اگر اس دوران میں مر گیا تو رسول اللہ ﷺ میرا جنازہ نہ پڑھیں گے اور اگر خدانخواستہ رسول اللہ کی وفات ہو جائے تو لوگوں کا میرے ساتھ یہی طرز عمل رہے گا تو نہ میرے ساتھ کوئی کلام کرے گا اور نہ میرا کوئی جنازہ پڑھے گا۔ [ملاحظہ فرمایا کہ حضرت کعب ؓ نے کہ یہ نہ سوچا کہ نئے نبی کے آنے تک میرا یہ حال رہے گا بلکہ اس کو مطلق رکھا اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کا عقیدہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں اب کوئی نیا نبی نہ آئے گا]۔

﴿دوسری دلیل﴾ حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کے درمیان ایک مرتبہ کچھ جھگڑا ہو گیا رسول اللہ ﷺ تک بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: **ان اللہ بعثنی الیکم فقلتم کذبت وقال ابو بکر صدق وواسانی بنفسه وماله فهل انتم تارکو لی صاحبی** (بخاری ج ۲ ص ۵۱۷) ترجمہ: اللہ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا تو تم نے کہا تو نے جھوٹ بولا اور ابو بکر صدیق نے کہا انہوں نے سچ کہا اور اپنے مال جان کے ساتھ میری مدد کی تو کیا میری وجہ سے (باقی اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

آ کر یہ چاہا کہ بنام خدا در بارۂ اعتراض پنڈت جی صاحب اپنے ارادۂ مکنوں کو پورا کروں یعنی ان کے جوابوں کو لکھ کر نذر احباب کروں تا کہ ان کو اس نامہ سیاہ کے حق میں دعا کا ایک بہانہ ہاتھ آئے اور خدا تعالیٰ کی عنایت اور رحمت اور مغفرت کو اپنی کارگذاری کا موقع ملے مگر الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے میرا ارادہ پورا کیا اور میری فہم نارسا کے اندازے کے موافق اعتراضات مذکورہ کے جوابات مجھ کو سمجھائے اب اول اعتراضات کو عرض کرتا ہوں اور ان کے ساتھ ان کے جوابات عرض کرتا ہوں۔ (قبلہ نما ص ۲،۳) [انتصار الاسلام کے شروع میں مولانا فخر الحسن گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بڑی تفصیل سے لکھا کہ ان دنوں حضرت کی طبیعت بڑی ناساز تھی اندازہ لگایئے کہ حضرت کے دل میں اسلام کے دفاع کا کس قدر جذبہ تھا پھر خلوص کا اس سے اندازہ کریں کہ حضرت نے اپنی بیماری کا ذکر تو کیا اشارہ تک نہ کیا اس طرح اپنی قابلیت کا اظہار بھی نہ کیا]

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) میرے ساتھی کو چھوڑ دو گے یعنی ان کو درگزر کرو گے۔ یہ جملہ آپ نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا۔ دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کہا تھا یا ایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا" اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، تو تم نے کہا کذبت'' تو نے جھوٹ کہا'' اور ابو بکر صدیق نے کہا صدقت "آپ نے سچ کہا" (بخاری ج ۲ ص ۶۶۸)

اور یہ بات سب جانتے ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اول درجہ میں ایمان لانے والوں سے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے دعوت کی ابتدا ہی اس بات سے کی کہ میں تم انسانوں کیلئے اللہ کا رسول ہوں۔ اگر آپ کے بعد کسی اور نبی نے آنا ہوتا تو آپ یہ دعوی نہ کرتے اس سے معلوم ہوا کہ ختم نبوت کا عقیدہ بعد میں نازل نہ ہوا بلکہ شروع اسلام سے یہ عقیدہ موجود ہے اس لئے ہم کہتے ہیں کہ جو شخص بھی اسلام میں داخل ہوا وہ نبی کریم ﷺ کو آخری نبی مان کر داخل ہوا۔ اس مجلس میں حضرت صدیقؓ تھے حضرت فاروقؓ تھے حضرت ابو الدرداء جو راوی ہیں وہ تھے اور بھی صحابہ ہوں گے ان سب کا یہی عقیدہ تھا کہ حضرت نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿عبارات کتاب قبلہ نما﴾

۱) حضرت نانوتویؒ اس کے خطبے میں فرماتے ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَعَلٰی مَنْ تَبِعَھُمْ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ (قبلہ نماص۲)

[حضرت نے یہاں خطبے میں بھی آپ ﷺ کو خاتم النبیین کہا اور یہ بات حضرت کی تحریروں سے نمایاں ہوتی ہے کہ آپ خاتم النبیین سے خاتم زمانی ہی مراد لیتے ہیں دیکھئے مناظرہ عجیبہ ص۱۳۲]

۲) ہندو پنڈت نے اعتراض کیا تھا کہ مسلمان خانہ کعبہ کی عبادت کرتے ہیں حضرتؒ اس کا ایک جواب یوں دیتے ہیں:

اہل اسلام کے نزدیک مستحق عبادت وہ ہے جو بذات خود موجود ہو اور سوا اُس کے اور سب اپنے وجود بقا میں اس کے محتاج ہوں اور سب کے نفع ضرر کا اُس کو اختیار ہو اور اس کا نفع ضرر کسی سے ممکن نہ ہو، اُس کا کمال و جمال وجلال ذاتی ہو اور سوا اُس کے سب کا کمال و جمال وجلال اُس کی عطا ہو مگر موصوف بایں وصف اُن (یعنی اہل اسلام) کے نزدیک بشہادت عقل ونقل سوا ایک ذات پاک خداوندی کے سوا اور کوئی نہیں یہاں تک کہ اُن کے نزدیک بعد خدا سب میں افضل محمد رسول اللہ ﷺ ہیں نہ کوئی آدمی ان کے برابر نہ کوئی فرشتہ نہ عرش وکرسی ان کے ہمسر نہ کعبہ اُن کا ہم پلہ مگر بایں ہمہ اُن کو بھی ہر طرح خدا کا محتاج سمجھتے ہیں ایک ذرہ کے بنانے کا ان کو اختیار نہیں۔ ایک رتی برابر نقصان کی ان کو قدرت نہیں خواہ خالق کائنات خواہ فاعل افعال اہل اسلام کے نزدیک خدا ہے(۱) وہ نہیں (یعنی رسول اللہ ﷺ نہ خالق کائنات نہ خالق افعال) اسی

---

(۱) یعنی بندوں کا خالق بھی خدا ہے بندوں کے افعال کا خالق بھی خدا ہے۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لئے کلمہ شہادت میں جس میں مدار کار ایمان ہے یعنی اشھد ان لا الـه الا اللـه و اشھد ان محمدا عبده و رسولـه خدا کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی عبدیت و رسالت کا اقرار کرتے ہیں اس صورت میں اہل اسلام کی عبادت سوائے خدا اور کسی کیلئے متصور نہیں اگر ہوتی تو رسول اللہ کیلئے ہوتی مگر جب ان کو بھی عبد ہی مانا معبود نہیں مانا بلکہ ان کی افضلیت کی وجہ ان کی کمال عبودیت کو قرار دیا تھا تو پھر خانہ کعبہ کو ان کا مسجود و معبود قرار دینا بجز تہمت و کم فہمی و جہالت اور کیا ہو سکتا ہے؟ (قبلہ نما ص ۷)

[اس عبارت میں حضرت نے توحید خداوندی کے ساتھ شان رسالت کو کھلے لفظوں میں بیان کیا اور وہ بھی ایک غیر مسلم کے سامنے۔ پھر اس عبارت میں ختم نبوت کا ذکر بھی ہے وہ اس طرح کہ حضرت نے نجات کا مدار کلمہ شہادت: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کو قرار دیا اور یہ کلمہ شہادت خود ختم نبوت کی مستحکم دلیل ہے اور یہ کلمہ اذان میں ہے اقامت میں ہے اذان و اقامت کے جواب میں ہے نماز میں ہے قبر میں کام آئے گا قیامت کے دن شفاعت کے لئے اس کا اقرار کرنا ہوگا۔ تفصیل کیلئے دیکھئے راقم کی کتابیں: شَوَاهِدُ خَتْمِ النُّبُوَّةِ مِنْ سِيْرَةِ صَاحِبِ النُّبُوَّةِ اور کتاب آیات ختم نبوت۔

دوسری کتاب آیات ختم نبوت کے مقدمہ میں ایک جگہ لکھا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) انسان بولنے کی کوشش کرتا ہے بولتے وقت اس کی زبان مختلف مخارج میں لگتی ہے مگر انسان کو پتہ بھی نہیں چلتا۔ زبان کا مختلف جگہوں پر لگنا اور اس سے الفاظ کا پیدا ہونا محض اللہ کے حکم سے ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ بندوں کے افعال کا خالق ہے۔ ہاں بندہ کوشش کرتا ہے کسب کرتا ہے اس لئے بندے کو کاسب کہیں گے خالق نہیں۔ مزید تفصیل کیلئے دیکھئے راقم کی کتابیں اساس المنطق، اسلامی عقائد ص ۴۵، ۴۶)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ ﴾ (بخاری حدیث رقم ۸ مسلم کتاب الایمان حدیث رقم ۱۶) ترجمہ: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے گواہی اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا''۔

کلمہ طیبہ سے ختمِ نبوت کی دلیل:

یہ حدیث پاک ختم نبوت کی روشن دلیل ہے۔ وہ اس طرح کہ اس میں حضرت محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی کا ذکر ہے کسی اور کو آنا ہوتا تو اس کی صراحت یا اس کا اشارہ اس کے ساتھ ضرور ہوتا۔ مسلمان جب تک اس شہادت پر قائم ہیں اسلام کا پہلا رکن ان کے پاس موجود ہے کسی نئے مدعی نبوت کو نہ ماننے سے ان ارکان میں کوئی نقص یا خلل واقع نہیں ہوتا اس لئے کسی نئے مدعی نبوت کو ماننے کی کوئی ضرورت نہیں بلکہ جھوٹے نبی کو ماننے سے انسان ایمان سے محروم ہو جائیگا اور ایمان ہی تو وہ قیمتی دولت ہے جس کے ساتھ آخرت کے دائمی عذاب سے نجات ملتی ہے۔ (آیات ختم نبوت ص ۲۴)

۳) <u>ایک مقام حضرت پر لکھتے ہیں:</u>

پرستش غیر خدا ہرگز حکم خدا نہیں ہوسکتا اور اس وجہ سے یہ یقین ہے کہ بید کلام خدا نہیں یا جعلسازوں کی شرارت سے اس میں تحریف ہوئی ورنہ بید کلام خدا ہو کر غیر محرف ہوتا تو اس میں تعلیم پرستش غیر نہ ہوتی اور اس لئے اب اس کی ضرورت نہیں کہ کلام خدا ہونے کے لئے اول برہما کا دعوی پیغمبری کا کرنا اور پھر اُن کا بید کو کلام خدا کہنا اس کے بعد مجموعہ بید کو قرنا بعد قرن براویۃ صحیحہ ثابت کرنا چاہئے۔ ہاں بہ نسبت قرآن شاید کسی کو یہ خیال ہو اور اس وجہ سے اس کے احکام بالخصوص استقبال کعبہ میں تامل ہو اس لئے یہ گذارش ہے کہ ہمارے قرآن میں خود قرآن کا کلام

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

خدا ہونا موجود، رسول اللہ ﷺ کی رسالت اور نبوت اور خاتمیت کا اظہار موجود اور پھر روایت کا یہ حال کہ ہر قرن میں ہزاروں حافظ چلے آئے ہیں۔ (قبلہ نما ص ۱۰)

[اس عبارت میں حضرت نے ہندوؤں کے اس دعوے کا رد کیا کہ ان کی کتاب بید کلام الٰہی ہے پھر اس کے بعد قرآن پاک کا کلام الٰہی ہونا مبرہن کیا اس کے ضمن میں رسول اللہ ﷺ کی رسالت اور خاتمیت کا اعلان کیا یاد رہے کہ اس مقام پر خاتمیت سے خاتمیت زمانی ہی مراد ہے کیونکہ خاتمیت رتبی کا ذکر حضرت ''علاوہ بریں'' کہہ کر اس سے بالکل متصل اگلی عبارت میں کرتے ہیں]

۴) اس کے فوراً بعد حضرت لکھتے ہیں:

''علاوہ بریں ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ اگر اور مذہبوں کے پیشوا فرستادۂ خدا اور منجملہ خاصان خدا تھے تو ہمارے پیغمبر بدرجہ اولیٰ فرستادۂ خدا اور رسول اللہ ہیں (۱)۔ اگر اوروں میں فہم و فراست تھا تو یہاں کمال فہم و فراست تھا اوروں میں اگر اخلاق حمیدہ تھے تو یہاں پر خلق میں کمال تھا اگر اوروں میں معجزے و کرشمے تھے تو یہاں اُن سے بڑھ کر معجزے اور کرشمے تھے۔ فہم و فراست اور اخلاق حمیدہ کے ثبوت پر موافق و مخالف دونوں گواہ ہیں موافقوں کی گواہی کے ثبوت کی تو حاجت ہی نہیں ہاں مخالفوں کی گواہی کا ثبوت چاہیئے سو لیجئے آجکل اہل یورپ کو تاریخ دانی اور تنقیح وقائع میں زیادہ دعویٰ ہے اور ان کا دعویٰ بظاہر بجا ہے وہ سب باوجود مخالفت معلوم رسول اللہ ﷺ کی ترقی کو عقل اور اخلاق کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔

---

(۱) اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ہم دیگر انبیاء کو جناب نبی کریم ﷺ کے کہنے سے مانتے ہیں۔ نہ تو ہم نے دیگر انبیاء کو نبی ﷺ کے کہے بغیر نبی مانا اور نہ دیگر انبیاء کے کہنے سے رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے بلکہ ہمارا ایمان رسول اللہ ﷺ پر پہلے ہے دیگر انبیاء پر بعد میں اس لئے اگر کوئی شخص خدانخواستہ اسلام سے پھر جائے تو دیگر انبیاء پر بھی اس کا ایمان ختم ہو جائے گا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اب ، با کمال عقل وفہم اس کا ثبوت یہ ہے کہ اگر کلام اللہ شریف کلام خدا ہے اور بے شک بحکم عقل وانصاف کلام خدا ہے تب تو اس میں آپ کو خاتم النبیین کہہ کر جتلا دیا ہے کہ آپ سب انبیاء کے سردار ہیں کیونکہ جب آپ خاتم النبیین ہوئے تو معنی یہ ہوئے کہ آپ کا دین سب دینوں میں آخر ہے اور چونکہ دین حکم نامہ خداوندی کا نام ہے تو جس کا دین آخر ہوگا وہی شخص سردار ہوگا اسی حاکم کا حکم آخر رہتا ہے (جو) سب کا سردار ہوتا ہے (قبلہ نما ص ۱۰، ۱۱)

[ان عبارتوں میں بھی حضرت نے خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہی کے لئے ہیں اس کیلئے حضرت کی اس عبارت کو ذرا توجہ سے دیکھیں کیونکہ جب آپ خاتم النبیین ہوئے تو معنی یہ ہوئے کہ آپ کا دین سب دینوں میں آخر ہے]

۵) اس کے بعد فرماتے ہیں:

اور اگر بالفرض محال حسب زعم معاندین یہ کلام رسول اللہ ﷺ کی تصنیف ہے تو چونکہ اس کے کسی مضمون پر آج تک کسی صاحب عقل سے اعتراض نہیں ہوسکا اور اس کے کسی عقیدہ اور کسی حکم میں کسی عاقل کو جائے انگشت نہادن نہیں ملی۔ اور کبھی کسی بات میں کسی کو کچھ تامل ہوا ہے تو حامیان دین احمدی (۱) نے جوابات دندان شکن سے حق وباطل کو واضح کر کے اس مضمون کو ثابت کر دیا ہے اور پھر باینہمہ کسی سے دو چار سطریں بھی عبارت ومضامین میں اِس کے مشابہ نہ بن سکیں چنانچہ آج تک اہل اسلام کا یہ دعوی اسی طرح زور وشور پر ہے جو روز اول تھا تو یوں کہو رسول اللہ ﷺ سر دفتر اہل فہم واہل عقل تھے جو باوجود امی ہونے کے ایسے ملک میں جہاں اس زمانہ میں علم کا نام نہ تھا ایسی حالت میں کہ لڑکپن میں یتیم، جوانی میں بے کس مفلس اول سے آخر تک نہ کوئی مربی نصیب ہوا نہ کوئی رہبر میسر آیا ایسی کتاب لاجواب تصنیف کر گئے۔ (قبلہ نما ص ۱۱)

---

(۱) دین احمدی سے مراد دین محمدی یعنی اسلام ہی ہے اس لئے مرزائیوں کو احمدی ہرگز نہیں کہنا چاہئے۔ اس سے ان کے مسلمان ہونے کا اشتباہ ہوتا ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۶) ایک مقام پر فرماتے ہیں:

اب اخلاق کی سنئے، عرب کے لوگ تو جاہل تندخو، جفاکش، جنگ جو اس بات میں نہ ان کا کوئی ثانی ہوا نہ ہو۔ اور رسول اللہ ﷺ کی اس زمانہ میں یہ کیفیت کہ فقر و فاقہ بجائے آب و نان اور بے کسی و مفلسی مونس جان، نہ بادشاہ تھے نہ بادشاہ زادے، نہ امیر نہ امیر زادے، نہ تاجر تھے نہ آڑتی (آڑھتی) کبھی اونٹ بکریاں چرا کر پیٹ پالا کبھی کسی کی محنت مزدوری نوکری چاکری کر کے دن بسر کئے، غرض خزانہ۔ مال و دولت کچھ نہ تھا جس کی طمع میں عرب کے جاہل، تندخو جنگجو مسخر ہو جاتے آپ صاحب فوج نہ تھے جو وہ سرکش مطیع بن جاتے یہ تسخیر اخلاق نہ تھی تو اور کیا تھی جو وہ لوگ جہاں آپ کا پسینہ گرتا تھا خون بہانے کو تیار، جہاں آپ قدم رکھیں سر کٹانے کو موجود۔ یہاں تک کہ انہیں بے سروسامانوں نے شہنشاہی ایران و روم کو خاک میں ملا دیا اور شرق سے غرب تک اسلام کو پھیلا دیا۔ ایسے اخلاق کوئی بتلائے تو سہی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک کسی میں ہوئے ہیں اور ایسے لوگوں کو ایسی حالت میں اس طرح کسی نے مسخر کیا ہے کہ یا وہ خرابی در خرابی تھی کہ نہ عقیدے صحیح نہ اخلاق درست نہ احوال سنجیدہ نہ افعال پسندیدہ اور یا یہ تہذیب آ گئی کہ تھوڑے عرصہ میں انہیں جاہلوں، گردن کشوں، بد اخلاقوں بد اعمالوں کو رشک علماء و حکماء بنا دیا۔ اس اعجاز تاثیر سے بڑھ کر بھی کوئی اعجاز ہوگا کوئی بتلائے تو سہی کس کی صحبت میں یہ اثر تھا اور کس کی تعلیم میں یہ تاثیر تھی؟ (قبلہ نما ص ۱۱)

[دیکھئے حضرت نے کس طرح تمام انبیاء پر نبی کریم ﷺ کی فوقیت کو ثابت کر دیا اور کسی کو بولنے کی جرأت نہ ہوئی اور مسلمانوں کو ہمیشہ کیلئے دلائل کا یہ ہتھیار ہاتھ آ گیا اللہ تعالیٰ حضرت کی قبر کو نور سے بھر دے اور ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے آمین]

۷) اس کے بعد فرماتے ہیں:

پھر باوجود بے سروسامانی و قوت و شوکت مخالفین عربوں کی تسخیر کے ذریعہ سے اپنا دین شرق سے غرب تک ایک تھوڑے سے عرصہ میں پھیلا دیا اور تمام سلطنتوں کو زیر و زبر کر کے اور

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دینوں کو مغلوب کر دیا مگر نہ ہوا و ہوس کا پتہ نہ محبت دنیا کا نشان۔ باوجود اس قدر غلبہ اور شوکت کے آپ اور آپ کے خلفاء واتباع وانصار کا یہ حال تھا کہ نہ اپنے مال سے مطلب نہ دولت سے غرض، خزانہ کو امانت سمجھتے تھے اور ذرہ بھر خیانت اس میں روا نہ رکھتے تھے۔ اپنے لئے وہی فقر وفاقہ وہی فرش زمین وہی لباس پشمین وہی ویرانے مکان وہی قدیمی سامان، باوجود اس دست قدرت کے یہ نفرت بجز اس کے متصور نہیں کہ خدا کی محبت کے غلبہ کے باعث جواہر وخزف ریزے برابر تھے اور زر نقرہ کلوخ خاک سے کمتر (یعنی سونا چاندی مٹی کے ڈھیر سے حقیر: راقم) جیسے بہ ضرورت پاخانہ پیشاب کو جاتے تھے ایسے ہی بضرورت روپیہ پیسے کو ہاتھ لگاتے تھے پر دل میں سوائے محبوب اصلی موجود لم یزلی [یعنی ہمیشہ رہنے والی ذات۔ راقم] اور کسی کی جا نہ تھی۔ مفلسوں کے اس زہد کو ترک وتجرید سے کیا نسبت؟ یہاں عصمت بی بی بیچارگی کا معاملہ ہے اور یہاں (قرار درکف آزدگان نہ گیرد مال) کا حساب تھا۔ ان اخلاق حمیدہ اور احوال پسندیدہ اور افعال سنجیدہ پر سوائے محبت الٰہی اور خوف خداوندی اور کاہے کا گمان ہوسکتا ہے؟ مگر عناد ہو تو موافق (چشم بداندیش کہ برکندہ باد) سب خوبیاں برائیوں سے بدتر نظر آتی ہیں خیر اندیشوں کی آنکھوں میں تو خیر مطلب ضروری عرض کرنا چاہئے۔ (قبلہ نما ص ۱۱، ۱۲)

[حضرت فرماتے ہیں کہ غریب آدمی کے پاس تو ہے نہیں اس کا زہد اور چیز ہے جبکہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے سب کچھ ہونے کے باوجود زہد اختیار کیا۔ دونوں برابر کیسے ہوں۔ اس عبارت میں دیکھیں کہ حضرت نانوتویؒ کے دل میں حضرات صحابہ کرام کی عقیدت ومحبت کس طرح جمی ہوئی تھی اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کی محبت عطا فرمائے آمین]

<u>۸) ایک مقام پر فرماتے ہیں:</u>

کمالات کتنے ہی کیوں نہ ہوں اور کسی کے کیوں نہ ہوں، کل دو قسموں میں منحصر ہیں ایک کمالات علمی دوسرے کمالات عملی [یہ بات بالکل واضح ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ راقم] جیسے اشکال ہندسی یعنی جن میں احاطہ ہو باوجود لاتناہی مثلث اور دائرہ کی طرف راجع ہیں چنانچہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ظاہر ہے کہ مربع، مستطیل معین، شبیہ معین، منحرف تو دو دو مثلثوں سے مرکب ہیں اور مخمس اور مسدس اور مسبع وغیرہ میں اگر تساوی اضلاع بھی ہے تب تو دائرہ اور مثلث دونوں کا لگاؤ ہے ورنہ فقط مثلثوں کی ترکیب ہوتی ہے ایسے ہی کمالات خداوندی باوجود لاتناہی انہیں دو کمالوں یعنی کمال علمی و کمال عملی کی طرف راجع ہیں مگر جیسے سمع و بصر کمالات علمی میں داخل ہیں ایسے ہی ہمت ارادہ محبت مثلاً اخلاق کمالات عملی میں شمار کئے جاتے ہیں کیونکہ جیسے سمع بصر کمالات (کے کمالاتِ علمی ہونے کا۔راقم) یہ مطلب ہے کہ مصدر اور مخزن اور آلہ علوم ہوں (یعنی سمع و بصر کے ساتھ علم حاصل ہوتا ہے یہ علم کا آلہ ہیں۔راقم) ویسے ہی کمالات عملی سے یہ غرض ہے کہ مصدر اور آلات اعمال ہوں (یعنی کمالات عملی کی وجہ سے بندہ اعمال کرتا ہے۔راقم) سو ظاہر ہے کہ ہمت و ارادہ محبت و جملہ اخلاق مصادر اعمال اور آلات اعمال ہیں مگر جب خدا کے کمالات سب انہیں دو قسموں میں منحصر ہوئے تو بندوں کے کمالات بدرجہ اولیٰ ان دو میں منحصر ہوں گے، کیونکہ یہاں جو کچھ ہے سب وہیں کا ظہور ہے (اور یہ بات ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کمالات علمی میں بھی سب سے فائق اور کمالات عملی میں بھی سب سے برتر۔اس پر حضرت نانوتویؒ فرماتے ہیں)

سو جب رسول اللہ ﷺ ان دونوں کمالوں میں کامل بلکہ اکمل ہوئے تو پھر آپ کے کمال میں شک کرنا بجز نقصان طبیعت و خرابی فہم متصور نہیں۔تماشا ہے یا نہیں کہ رستم کی شجاعت اور حاتم کی سخاوت تو بذریعہ مشاہدہ معاملات مسلم ہو جائے اور رسول اللہ ﷺ کا کمال دونوں کمالوں میں باوجود شہادت معاملات قابل تسلیم نہ ہو بجز اس کے اور کیا فرق ہے کہ حاتم و رستم سے وجہ عناد کی کچھ نہیں اور رسول اللہ ﷺ سے بوجہ برہمی دین آبائی اور شوکت دنیوی عناد ہے۔

اگر یہ عناد قابل اعتماد کے ہے تو تمام چور اور قزاق بادشاہان عادل سے غبار رکھتے ہیں اور تمام اطفال بے تمیز معلم اور طبیب اور جراح اور چارہ گر کے دشمن ہوتے ہیں اگر کسی کی دشمنی و عناد کے باعث دوسرے کا برا ہونا ضرور ہو تو بادشاہان عادل سب سے بُرے ہوں اور معلم اور طبیب اور جراح اور چارہ گر سب سے زیادہ ناکارہ۔(قبلہ نما ص ۱۲، ۱۳)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

[نبی کریم ﷺ کے علمی و عملی کمالات میں فوقیت کے بارے میں حضرت کی کچھ عبارتیں گذر بھی چکی ہیں اور کچھ آگے آرہی ہیں]

۹) گذشتہ عبارت کے بعد حضرت فرماتے ہیں:

القصہ اگر کوئی شخص نبی تھا تو آپ خاتم الانبیاء ہیں اور کوئی ولی تھا تو آپ سرداراولیاء ہیں (قبلہ نما ص ۱۳ سطر ۶،۷)

[غور کریں کہ حضرت نے دوسرے جملے میں سرداراولیاء کہا خاتم الاولیاء کیوں نہ کہا؟ اس کی وجہ سوائے اس کے اور کیا ہے کہ اولیاء آپ کے بعد بھی ہوئے اور خدا جانے کب تک ہوں گے مگر انبیاء کرام کا سلسلہ آپ کی آمد پہ ختم ہوگیا]

۱۰) اس کے بعد حضرت فرماتے ہیں:

اور (آپ خاتم الانبیاء۔راقم) کیوں نہ ہوں اعجاز علمی میں آپ کا ممتاز ہونا یعنی نزول قرآنی سے مشرف ہونا اس پر شاہد ہے کہ مراتب کمالات آپ ﷺ پر ختم ہوگئے۔ شرح اس معمہ کی یہ ہے کہ تمام صفات کاملہ کا علم پر انتہاء ہے چنانچہ کمالات علمی کا محتاج علم ہونا دلیل ظاہر ہے محبت شوق ارادہ وقدرت وسخاوت شجاعت وحلم، حیا سب علم ہی کے ثمرات ہیں سو جیسے کمال علمی کمال عملی سے بڑھ کر ہے ایسے ہی وہ شخص جو کمال علمی میں اوروں سے بڑھ کر ہو رتبہ میں بھی اورروں سے بڑھ کر ہوگا مگر کسی کمال میں کسی کا اوروں سے بڑھ کر ہونا اگر معلوم ہوتا ہے تو اس کمال کے اعجاز سے معلوم ہوتا ہے یعنی جیسے مثلاً کسی خوشنویس کے برابر اگر کوئی نہ لکھ سکے تو ہر کسی کو یقین ہوجاتا ہے کہ یہ خوشنویس اپنے فن میں یکتا اور بے نظیر ہے ایسے ہی کمالات علمی اور عملی میں اگر کوئی شخص اوروں کو عاجز کردے اور تمام اقران وامثال اس کے مقابلہ سے عاجز آجائیں تو یوں سمجھو کہ وہ شخص ان کمالات میں یکتا اور بے نظیر ہے۔ ایسے ہی کمالات علمی وعملی میں اگر کوئی شخص اوروں کو عاجز کردے اور تمام اقران وامثال اس کے مقابلہ سے عاجز آجائیں تو سمجھو کہ وہ شخص ان کمالات میں یکتا اور بے نظیر ہے (قبلہ نما ص ۱۳)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

[خط کشیدہ عبارت میں حضرت نے نبی کریم ﷺ کی عظمت شان وعلو مرتبت کا واضح الفاظ میں اظہار فرمایا پھر اس کے بعد اس کو عقلی دلیل سے ثابت کیا تا کہ غیر مسلم کو بھی یہ بات سمجھ آ جائے یا کم از کم کوئی غیر مسلم اس عقیدہ پر اعتراض نہ کرسکے]

11) آگے قرآن کریم کے بےمثال ہونے سے ختم نبوت کو ثابت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سو جب ثانی قرآن [یعنی قرآن کی مثل] پہلے کوئی کتاب نہ تھی اور بعد میں دعوی کر کے تمام عالم کو عاجز کر دیا تو بشرط فہم وانصاف یہی کہنا پڑے گا کہ نہ پہلے کوئی شخص کمال علمی میں آپ کا ہمسر تھا اور نہ بعد میں کوئی شخص آپ کا ہمتا ہوا [ہمتا کا معنی = برابر، مثل، مانند۔ فیروز اللغات جدید ص ۷۱۸] جب اتنے دنوں میں باوجود دعوی اعجاز قرآنی وکثرت حاسدین کسی سے کچھ نہ ہو سکا تو ہر کسی کو یقین ہو گیا کہ آئندہ کیا کوئی مقابلہ کرے گا؟ پھر یہ اعجاز علمی وہ بھی بمقابلہ اولین وآخرین اگر آپ کی خاتمیت اور یکتائی پر دلالت نہیں کرتا تو اور کیا ہے؟ ایسا شخص اگر خاتم النبیین نہیں تو اور کون ہوگا؟ اور ایسا شخص سردار اولین وآخرین نہیں تو اور کون ہوگا؟ (قبلہ نما ص ۴۳ سطر ۱۶ تا ۲۱)

[اس عبات میں خاتمیت سے مراد آخر میں آنا ہے کیونکہ افضلیت کے لئے یکتائی کا لفظ لائے ہیں اور خاتم النبیین سے آخری نبی ہی مراد ہے کیونکہ افضلیت کے لئے سردار اولین وآخرین کا لفظ استعمال کیا ہے]

12) اس کے بعد نبی کریم ﷺ کا معجزات عملی میں یکتا ہونا یوں بیان کرتے ہیں:

اہل فہم وانصاف کیلئے تو یہی بس ہے اور نادان کو کافی نہیں دفتر نہ رسالہ۔ اور سنئے باوجود اس اعجاز اور امتیاز کے جس کے بعد اہل فہم کو آپ کی سروری کے اعتقاد کے لئے اور دلیل کی حاجت نہیں۔ کمالات عملی میں بھی آپ یکتا ہیں اور ان میں بھی کوئی آپ کا ہمتا نہیں۔ ہر چند بعد اعجاز مذکور ان کے ذکر کی کچھ حاجت نہیں مگر چونکہ اعجاز اگر کسی کے کمال پر دلالت کرتا ہے تو بعد اطلاع وعلم دلالت کرتا ہے سو جیسے جمال صورت آنکھوں سے معلوم ہوتا ہے اور کمال آواز کانوں

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سے اس لئے ہر اعجاز کے لئے ایک جدے حاسہ اور جدے کمال کی حاجت ہے اور اس لئے اعجاز علمی کے ادراک اور علم کے لئے کمال عقل وفہم کی حاجت ہے جو آج کل برنگ عنقا جہاں سے مفقود ہے اس لئے اعجازات کمالات عملی بھی بطور (مشتے نمونہ از خروارے) ہزاروں میں سے دو چار عرض کرتا ہوں تا کہ کم عقلوں کے لئے ذریعہ شناخت یکتائی جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوات والتسلیمات ہوں۔

سنئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بدولت اگر زمین پر رکھے ہوئے ایک پتھر میں سے پانی کے چشمے نکلتے تھے تو کیا ہوا؟ [یعنی نبی کریم ﷺ کے معجزات کے مقابل یہود ونصاری کا اس کو پیش کرنا درست نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ] زمین اور پتھروں سے پانی نکلا ہی کرتا ہے کمال یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی انگشتان مبارک سے پانی کے چشمے نکلتے تھے جس سے لشکر کے لشکر تشنہ کام سیراب ہو جاتے تھے۔ گوشت پوست (سے) پانی کا نکلنا جس سے علاوہ اعجاز آپ کے جسم مبارک کی برکت کو اثر نظر آتا ہے ایسا عجیب ہے کہ اعجاز موسوی کو اس سے کچھ نسبت نہیں۔ خاص کر جب یہ دیکھا جائے کہ وہاں جو کچھ ہوتا تھا بعد ضرب عصا ہوتا تھا جس سے خواہ مخواہ یہی احتمال دل میں کھٹکتا ہے کہ ہو نہ ہو ضرب عصا سے پتھر کے مسامات کھل گئے اور نیچے سے پانی آنے لگا غرض اعجاز موسوی مسلم مگر اعجاز محمدی میں جو بات ہے وہ بات کہاں؟ نہ وہ برکت جسمانی نہ وہ کمال اعجاز۔

<u>۱۳)</u> <u>اس کے بعد ایک اور دلیل یوں دیتے ہیں:</u>

اور سنئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اگر اژدہا بن گیا اور حضرت عیسیٰ کی دعا سے مردہ زندہ ہو گیا یا گارے سے ایک جانور کی شکل بنا کر خدا کی قدرت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اڑا دیا تو رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک کی مس کی برکت سے کبھی کا سوکھا کھجور کی لکڑی کا ستون زندہ ہو کر آپ کے فراق میں اور خدا کے ذکر کی موقوفی کے صدمہ سے چلایا۔

علی ھذا القیاس پتھروں اور سنگریزوں کے سلام اور شہادت اور تسبیحات حاضرین نے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

سنیں اہل فہم کے نزدیک ان اعجازوں کو اس اعجاز سے کیا نسبت؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اگر زندہ ہوا تو اژدہا کی شکل میں آ کر زندہ ہوا اور پھر وہی حرکات اس سے سرزد ہوئیں جو اور سانپوں اور اژدہوں سے ہوتی ہیں۔ علی ھذا القیاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی برکت سے اگر گارے سے حرکات زندوں کی سرزد ہوئیں تو جبھی سرزد ہوئیں جب وہ گارا پرندوں کی شکل میں آلیا۔ آخر زندوں کی شکل کو زندگانی سے کچھ تو علاقہ اور مناسبت ہے جو یہ ملازمت ہے کہ زندگانی زندوں کی شکل سے علیحدہ نہیں پائی جاتی اس صورت میں زندگانی اتنی مستبعد نہیں جتنی اشکال زندگان سے علیحدہ زندگانی مستبعد ہے۔ (قبلہ نما ص ۱۴)

<u>۱۴) مٹی سے پرندے اڑانے کے معجزہ پر فوقیت یوں بتاتے ہیں:</u>

اور پھر آثار زندگانی بھی سرزد ہوئے تو بجز پرواز اور کیا سرزد ہوئے؟ یہ وہ بات ہے جس میں تمام پرندے شریک ہیں مگر سوکھے ستون کی زندگانی اور سنگریزوں کی تسبیح خوانی میں نہ شکل و صورت کا لگاؤ ہے نہ کوئی ایسا برتاؤ ہے جس میں اور ہمجنس شریک ہوں یہ وہ باتیں ہیں کہ جمادات بلکہ نباتات و حیوانات تو کیا بنی آدم میں سے کسی کو یہ شرف میسر آتا ہے۔ سوکھے ستون کا فراقِ نبوی میں رونا یا موقوفی خطبہ خوانی سے جو اس کے قرب و جوار میں ہوا کرتی تھی چلانا اس محبت خدا اور رسول پر دلالت کرتا ہے جو بعد طے مراحل معرفت میسر آتی ہے۔

کیونکہ محبت کیلئے مرتبہ حق الیقین کی ضرورت ہے اگر علم الیقین یعنی اخبار معتبرہ متواترہ سے محبت پیدا ہوا کرتی تو حضرت یوسف علیہ السلام وغیرہ حسینان گذشتہ کے آج لاکھوں عاشق ہوتے کیونکہ جو شہرہ ان کے حسن و جمال کا اب ہے وہ پہلے کا ہے کو تھا۔ علی ھذا القیاس اگر بذریعہ عین الیقین مشاہدہ محبت ہوا کرتی تو شروع رغبت شیرینی وغیرہ ماکولات کے لئے چکھنے اور کھانے کی ضرورت نہ ہوتی فقط مشاہدہ کافی ہوا کرتا۔ انتفاع اور استعمال کی ضرورت خود اس پر شاہد ہے کہ حق الیقین چاہئے۔ حق الیقین اسی انتفاع اور استعمال کو کہتے ہیں۔ باقی حسینوں کی محبت کیلئے فقط دیدار کا کافی ہو جانا جو بظاہر اس دعویٰ کے مخالف نظر آتا ہے بوجہ قلت فہم مخالف نظر آتا ہے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ورنہ یہاں بھی وہی مرتبہ حق الیقین سامان محبت ہے اتنا فرق ہے کہ اور مواقع میں تو آلہ عین الیقین آنکھ ہوتی ہے اور آلہ حق الیقین زیارۃ وغیرہ اور یہاں جو آلہ عین الیقین اور آلہ دیدار ہے وہی آلہ حق الیقین اور ذریعہ استعمال وانتفاع ہے۔ آخر استعمال اور انتفاع میں اس سے زیادہ اور کیا ہوتا ہے کہ جس شے کا استعمال کیا جاوے اس سے لذت حاصل ہو جاوے سو اچھی صورتوں اور اچھی آوازوں کی لذت بھی لذت دیدار اور لذت راگ ہے جو سوائے آنکھ کان کے اور کسی طرح حاصل نہیں ہو سکتی۔ غرض بوجہ اتحاد آلہ عین الیقین اور آلہ حق الیقین یہ شبہہ واقع ہوتا ہے ورنہ یہاں بھی وہی حق الیقین موجب محبت ہے بالجملہ! ستون مذکور کا رونا اس محبت خداوندی اور محبت نبوی پر دلالت کرتا ہے جو بے مرتبہ حق الیقین بہ نسبت ذات و صفات خداوندی و کمالات نبوی متصور نہیں اور ظاہر ہے کہ اس موقعہ خاص میں اس قسم کا یقین بجز کاملان معرفت اور کسی کا میسر نہیں آسکتا۔

[یہ درست ہے کہ حضرت کی یہ عبارات کچھ مشکل ہیں مگر اتنی بھی پیچیدہ نہیں کہ سمجھ ہی نہ آئیں ان کی تسہیل اگر اللہ نے چاہا تو دوسری طبع میں ہو جائیگی یا کتاب ''نبی الانبیاء ﷺ'' میں ان شاء اللہ کردی جائے گی مگر مدارس دینیہ کے طلبہ کو اس سے گھبرانا نہ چاہئے دیکھیں سکول و کالج کا نصاب روز بروز مشکل ہوتا جاتا ہے نئی نئی چیزیں ڈالتے جاتے ہیں اس پر کوئی احتجاج نہیں ہوتا بلکہ نصاب جتنا مشکل ہوتا ہے اس کے پڑھنے پڑھانے والوں کی اتنی قدر بڑھ جاتی ہے۔ اے طلبہ کرام اگر آپ لوگ اپنے نصاب کی قدر نہ کریں گے تو اور کون کرے گا۔ سچی بات یہ ہے کہ اگر اسی طرح نصاب کی تخفیف اور اس کو برا کہنے کا سلسلہ جاری رہا تو ہمارے فضلاء تفسیر عثانی کو سمجھنے سے بھی قاصر ہو جائیں گے۔]

<u>۱۶)</u> <u>ایک اور جگہ فرمایا:</u>

علی ھذا القیاس سنگریزوں کی تسبیح و تہلیل میں بھی اسی معرفت عـلیـّہ کی طرف اشارہ ہے جو سوائے خاصان خدا بے تعلیم و ارشاد و تلقین ممکن الحصول نہیں اور ظاہر ہے کہ اس تسبیح و تقدیس

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کوکسی کی تعلیم کا نتیجہ نہ کہہ سکتے۔ رہا مردوں کا زندہ ہو جانا وہ بھی اعجاز میں گریہ وزاری ستون مذکور اور تسبیح سنگریزہائے مشارالیہا کے برابر نہیں ہوسکتا وجہ اس کی یہ ہے کہ روح علوی اور اس جسم سفلی میں باوجود اس تفاوت زمین وآسمان کے وہ رابطہ ہے جو آہن کو مقناطیس کے ساتھ ہوتا ہے یہی سبب ہے کہ آنے کے وقت بے تکان آجاتی ہے اور جانے کے وقت بہ دشواری اور بہ مجبوری جاتی ہے اس لئے اگر جبرِ خارجی ہٹ جائے تو بالضرور پھر وہ اپنی جگہ آجائے اور اس وجہ سے اس کا آجانا چنداں مستبعد نہیں معلوم ہوتا جتنا سوکھے درخت اور سنگریزوں میں روح کا آجانا۔ یہاں پہلے سے روح ہی نہ تھی جو رابطہ مذکور کا احتمال ہوتا اور پھر آجانا سہل نظر آتا۔ (قبلہ نما ص ۱۵،۱۶)

۱۷) <u>معجزۂ شق قمر کی فوقیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:</u>

اور سنئے انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے آفتاب تھوڑی دیر ٹھہر گیا یا بعد غروب پھر ہٹ آیا تو کیا ہوا؟ تعجب تو یہ ہے کہ اشارۂ محمدی سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حرکت سکون ہی کیلئے ہوتی ہے ہر سفر کی انتہاء پر سکون اور حرکت کی تمامی پر قرار عالم میں موجود ہے۔ غرض حرکت بذات خود مطلوب نہیں ہوتی اس لئے دشوار معلوم ہوتی ہے اگر مثل ملاقات احباب وغیرہ مقاصد جس کے لئے حرکات کا اتفاق ہوتا ہے حرکت بھی محبوب ومطلوب ہوا کرتی تو یہ دشواری نہ ہوا کرتی سو حرکت کا مبدل بہ سکون ہو جانا کوئی نئی بات نہیں جو اتنا تعجب ہو ۔خاص کر جب یہ لحاظ کیا جائے کہ آفتاب ساکن ہے اور زمین متحرک جیسے فیثا غورث یونانی اور اس کے معتقدین کی رائے ہے کیونکہ اس صورت میں وہ سکون آفتاب جو بظاہر آفتاب کا سکون معلوم ہوتا تھا درحقیقت زمین کا سکون تھا پھر اس سکون کو اگر کسی نبی کی تاثیر کا نتیجہ کہئے تو اس صورت میں بوجہ قرب بلکہ بوجہ زیرِ قدم ہونے کے زمین کے جو وقوع تاثیر کیلئے عمدہ ہیئت ہے یہ سکون چنداں لائق استعجاب نہیں جتنا چاند کا پھٹ جانا اول تو چاند وہ بھی اوپر کی طرف پھر مثل حرکت ہیئت اصلیہ کا رہنا دشوار نہیں بلکہ اس زوال حرکت سے بھی زیادہ دشوار۔ بالخصوص جب کہ زوال ہیئت بھی بطور انشقاق ہو۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

یہ وہ بات کہ بہت سے حکماء اس کے محال ہونے کے قائل ہوگئے اور بہ نسبت زوال حرکت کوئی شخص آج تک استحالہ کا قائل نہیں ہوا۔ سو کچھ تو دشواری اور دقت ہوگی جوان کو یہ خیال پیش آیا مگر چونکہ ان کے مطلب کا خلاصہ یہ ہے کہ ہیئت کروی سے بوجہ بساطت بجز حرکت مستدیرہ بطور اقتضاءِ طبیعت صادر نہیں ہوسکتی اور انشقاق کیلئے حرکت مستقیم کا اجزاء کے لئے ہونا ضرور ہے تو اگر بوجہ قسرِ قاسر یعنی زورِ خارجی انشقاق واقع ہوجائے تو ان کے قول کے مخالف نہ ہوگا۔

سو اہل اسلام بھی اگر قائل ہیں تو انشقاق قسری کے قائل ہیں انشقاق طبعی کے قائل نہیں ورنہ اعجاز ہی کیا ہوتا؟ اعجاز خود خرقِ عادت کو کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ مخالفت طبیعت میں اول درجہ کی خرق عادت ہے اور پھر مخالفت طبیعت بھی ایسی کہ کسی طرح کسی سبب طبعی پر انطباق کا احتمال ہی نہیں۔

اگر انشقاقِ آفتاب ہوتا تو یہ بھی احتمال تھا کہ بوجہ شدت حرارت ایسی طرح دو ٹکڑے ہوگئے ہیں جیسے برتن آگ پر تڑق جایا کرتا ہے بلکہ چاندنے میں رطوبات بدنی کی ترقی اور دریائے شور کا دور دور تک بڑھ جانا اِس طرف مشیر ہے کہ چاندنی کا مزاج اگر بالفرض حار ہے تو رطب ہے جسے اس تڑاق جانے کا احتمال باوجود حرارت بھی عقل سے کوسوں دور چلا جاتا ہے ان تینوں اعجاز کے دیکھنے کے بعد باوجود حقیقت شناسی اس بات کا یقین ہوجائے گا کہ معجزات عملی میں بھی رسول اللہ ﷺ کا نمبر اول تھا (قبلہ نما ص ۱۶ سطر ۲۴،۲۵)

۱۸) <u>اس کے بطور خلاصہ کے فرمایا:</u>

کیونکہ اعجاز عملی کی دو قسمیں ہیں ایک ایجاد دوسرا افساد۔ سو افساد اس سے بڑھ کر نہیں کہ فلکیات میں انشقاق واقع ہو اور وہ بھی قمر میں اور ایجاد میں ایجاد روحانی ہو تو اس سے بڑھ کر نہیں کہ جمادات میں معرفت اور محبت خدا اور رسول خدا آئے اور ایجاد جسمانی ہو تو اس سے بڑھ کر نہیں کہ گوشت پوست سے پانی کے چشمے بہ جائیں۔ (قبلہ نما ص ۱۶،۱۷)

۱۹) <u>ہنود کی کتابوں سے معجزات کے ساتھ تقابل نہ کرنے کی وجہ یوں بیان فرمائی:</u>

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہماری اس تحریر میں فقط انبیاءِ یہود و نصاری کے ایجادوں پر تو اعجاز ہائے محمدی کی فضیلت ثابت ہوئی پر اعجاز ہائے بزرگان ہنود پر ان کی فضیلت ثابت نہیں کی گئی وجہ اس کی یہ نہیں کہ ان کی نسبت فضیلت حاصل نہیں بلکہ دو وجہ سے انکا ذکر کرنا مناسب نہیں اول تو تواریخ ہنود کسی مؤرخ کے نزدیک قابل اعتبار نہیں۔ سارے جہان کے مؤرخ تو اس طرف کہ بنی آدم کے ظہور کو چند ہزار برس ہوئے اور علماءِ ہنود لاکھوں برس کا حساب و کتاب بتلائیں بلکہ اس بات میں اس قدر اختلاف کہ کیا کہیئے۔ کہیں سے یہ ثابت کہ عالم حادث ہے اور کہیں یہ مذکور کہ عالم قدیم ہے اس لئے مشتے نمونہ از خروارے سمجھ کر ان کا ذکر بحث علمی کے لائق نہ نظر آیا۔ دوسرے اکثر خوارق جن کے ذکر کرنے کی اس موقع میں ضرورت تھی ایسی فحش آمیز کہ ان کے ذکر کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ (قبلہ نما ص ۱۷)

﴾ردقانیت پر کام کرنے والوں کیلئے لمحہ فکر﴿

[ردقادیانیت پر کام کرنے والے اس نکتے پر غور کریں قادیانی کے کام بہت سے ایسے ہیں جن کے فحش ہونے کی وجہ سے ان کو تقریر و تحریر میں نہ لانا چاہئے خاص طور پر اس کی خدمت کرنے والیوں کے نام زینب یا عائشہ کا سوچ سمجھ کر ذکر کیا جائے۔ شواہد ختم نبوت اور آیات ختم نبوت وغیرہ کتابوں میں ان شاء اللہ ایسا مواد نہ دیا جائے گا۔ ایسی باتوں کا ذکر عورتوں بچوں میں فتنے کے باعث ہے نیز ان کو بیان کرنے کیلئے بڑے حوصلے کی ضرورت ہے]

۱۹) بزرگان ہنود کے قابل ذکر معجزات سے تقابل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

البتہ بعض وقائع کے ذکرِ اجمالی میں کچھ حرج نہیں معلوم ہوتا۔ نزول آفتاب و قمر و امتداد شب میں تو تبدل حرکت ہے یا موقوفی حرکت، سوان دونوں پر انشقاق کی فوقیت تو پہلے ہی ثابت ہو چکی ہے۔ باایں ہمہ انشقاق میں تبدل حرکت بھی موجود۔ اگر دونوں ٹکڑوں کو متحرک مانئے تب تو کیا کہنے ورنہ ایک ٹکڑے کی حرکت میں بھی یہ بات ظاہر ہے البتہ بروایت مہا بھارت

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بسوامتر کے زمانہ میں انشقاق قمر کا پتہ چلتا ہے مگر نہ مؤلف مہابھارت وغیرہ علماء تاریخ ہنود جو اانشقاق کو بسوامتر کی طرف منسوب کرتے ہیں معاصر بسوامتر جوان کا مشاہدہ سمجھا جائے اور نہ مؤلف مہابھارت سے لیکر بسوامتر تک قطعاً سلسلہ روایت معدوم ہے (یہاں عبارت واضح نہیں ہے شاید عبارت یوں ہو: اور نہ مؤلف مہابھارت سے لیکر بسوامتر تک کہ سلسلہ روایت متصل بلکہ سلسلہ روایت قطعاً معدوم ہے۔ راقم) اس لئے وہ تو کسی طرح اہل عقل کے لئے لائق اعتبار نہیں۔

اور دعوی اہل اسلام بوجہ اتصال سند و تواتر بروایت کسی طرح قابل انکار نہیں بلکہ روایت ہنود کے بے سروپا ہونے سے جس پر قصہ نزول آفتاب اور نزول قمر اور گنگا کا آسمان سے آنا اور چنبل کا رنجہ انگ پوست کی دیگ کے دھوون کے پانی سے جاری ہونا اور سوا اس کے اور قصے واجب الانکار دلالت کرتے ہیں یوں سمجھ میں آتا ہے کہ مؤرخان ہنود نے اس اعجاز احمدی کو بسوامتر کی طرف منسوب کردیا ہے اور چونکہ مؤرخان بے اعتبار صدہا وقائع میں ایسا کر چکے ہیں کہ تھوڑے دنوں کی بات ہوتی ہے اور زمانہ دراز کی بتلاتے ہیں چنانچہ آفرینش کا سلسلہ لاکھوں برس کا قصہ بلکہ بعض تو قدیم بتلاتے ہیں تو اگر واقعہ زمانہ محمدی کو بھی پیچھے ہٹا کر بسوامتر تک پہنچادیں تو ان سے بعید نہیں اعجاز کا معاملہ ہے اگر ان سے یہ اعجاز ہوجائے کہ پہلے زمانہ کی بات پچھلے زمانہ میں چلی جائے تو کیا بیجا ہے۔ علاوہ بریں کسی روایت متواترہ سے یہ ثابت نہیں کہ مہابھارت کس زمانہ میں تالیف ہوئی ہاں جب یہ لحاظ کیا جائے کہ باتفاق ہنود بید اور اپنکہد سب کتابوں کی نسبت پرانی ہے اور اپنکہدوں میں شنکراچارج کا قصہ اوران کا تفسیر کرنا اقوال بید کو مذکور ہے اور شنکراچارج کو کل پانسو چھ برس گذرے ہیں تو یوں یقین ہوجاتا ہے کہ مہابھارت رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے پہلے کی کتاب نہیں جو یوں یقین ہوجائے کہ مہابھارت میں جس انشقاق کا ذکر ہے وہ اور انشقاق ہے یہ انشقاق نہیں جو زمانہ محمدی میں واقع ہوا ، کیونکہ اس صورت میں بید اور اپنکہدوں کی عمر بھی پانسو چھ سو سے کم ہی ہوگی۔ مہابھارت جو باتفاق ہنود ان کے بھی بعد ہے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ سے پیشتر کی کیونکر ہوسکتی ہے۔ علاہ بریں ہم نے مانا وہ انشقاق غیر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

انشقاق زمانہ محمدی تھا لیکن کتب ہنود میں اس کی تصریح نہیں کہ انشقاق میں بسوامتر کی تاثیر کو کچھ دخل تھا اس صورت میں یہ بھی احتمال ہے کہ بعد انشقاق دونوں ٹکڑوں کا مل جانا بسوامتر کی دعا سے ہوا ہو۔ سو مل جانا اتنا مستبعد نہیں جتنا پھٹ جانا کیونکہ اجزاء کا ارتباط سابق اگر باعث انجذاب ہو جائے تو چنداں بعید نہیں پر پھٹ جانے کے لئے سوائے تاثیر خارجی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ باقی کسی کے بدن پر بکثرت فرجوں کا پیدا ہو جانا اگر ہے تو از قسم تغیر و تبدل ہیئت جسم ہے تبدیل حقیقت ہوتا تب بھی اس تبدیل حقیقت کے برابر نہیں ہوسکتا کہ جمادات اعلیٰ درجہ کے بنی آدم اور فرشتوں کے برابر ہو جائیں۔ (قبلہ نما ص ۱۷، ۱۸)

[مقصد یہ ہے کہ ہندوؤں کے بزرگوں کے معجزات کا اول تو ثبوت قطعی نہیں اور اگر ثابت ہو ہی جائیں تو بھی کسی طرح نبی کریم ﷺ کے معجزات کے برابر نہیں ہو سکتے وللہ الحمد علیٰ ذلک]

۲۰) پنڈت دیانند سرتی کے اعتراضات کے جوابات:

معجزات میں افضلیت محمدی ثابت کرنے کے بعد حضرت فرماتے ہیں:

اب دو باتیں قابل لحاظ باقی ہیں اول تو جیسا کہ سنا ہے پنڈت دیانند صاحب فرماتے ہیں کہ وقوع خرق عادت ہی بروئے عقل قابل قبول نہیں۔ دوسرے اور واقعہ بھی نہیں تو درصورت انشقاق قمر تو ضرور ہی تواریخ عالم میں مرقوم ہوتا (پنڈت کا مقصد یہ کہ اول تو معجزات ممکن نہیں دوسرے اگر ممکن ہوں تو معجزۂ شق قمر واقع نہیں کیونکہ اگر واقع ہوتا تو دنیا کی تاریخ میں اس کا ذکر ہوتا۔ حضرت نانوتویؒ پنڈت کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں) سو اول کا جواب تو یہ ہے کہ تمام عالم وقوع خوارق پر متفق، ہر مذہب والے اپنے بزرگوں سے خوارق نقل کرتے ہیں اگر بالفرض کوئی خاص واقعہ غلط بھی ہو تو قدر مشترک تو واجب التسلیم ہی ہوگی ورنہ ایسی اتفاقی خبریں بھی غلط ہوا کریں تو خبروں کے ذریعہ سے کوئی بات تصدیق نہیں ہو سکتی اور نہ کوئی مذہب قابل تسلیم ہو سکتا ہے (قبلہ نما ص ۸)

۲۱) پنڈت کے اعتراض کا دوسرا جواب:

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

علاوہ بریں اگر خوارق کا ہونا ممکن نہیں تو سب میں بڑھ کر خرق عادت یہ ہے کہ خدا کسی سے کلام کرے یا کسی کے پاس پیام بھیجے اس لئے پنڈت صاحب کا مذہب تو ان کے طور بھی غلط ہوگا اور اِسے بھی جانے دیجئے جب گفتگو عقل کے قبول کرنے میں ہے تو عقل ہی سے پوچھ دیکھئے۔ عقل سلیم اس پر شاہد ہے کہ جیسے مخلوقات میں باہم فرق کی بیشی علم وقدرت وطاقت ہے خالق و مخلوق میں بھی یہ فرق ہونا چاہئے بلکہ جب باوجود اشتراک مخلوقیت یہ فرق ہے تو فرق خالقیت اور مخلوقیت پر تو یہ فرق بدرجہ اولیٰ ہونا چاہئے۔(قبلہ نما ص ۱۸،۱۹)

۲۲) خرق عادت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

سو جو بات خدا سے ہو سکے اور بندوں سے نہ ہو سکے(۱) ہم اسی کو خرق عادت کہتے ہیں بشرطیکہ کسی مخلوق کا اس میں واسطہ ہو۔ باقی رہی صورت واسطہ وہ یہ ہے کہ جیسے ذخیرۂ علم تدبیر بادشاہوں کے ہاں وزرا نامدار ہوتے ہیں ایسے ہی سامانِ قدرت تسخیر لشکر جرار مگر چونکہ نفاذ تدبیر کیلئے سامان تسخیر کی ضرورت ہوتی ہے تو وزراء اور گورنروں اور لفٹنٹوں کی اردلی میں لشکر کا رہنا ضرور ہوا۔ سو خدا تعالیٰ کے دین کی ترقی کے مخزنِ علوم تدبیر تو انبیاء اور اولیاء ہوتے ہیں ان کی اردلی میں کسی قدر امداد قدرت ضرور چاہئے تا کہ ایک دو واقعہ قدرت نما سے سب سرکشوں کی آنکھیں کھل جائیں۔(قبلہ نما ص ۱۹)

۲۳ صحت روایت میں اسلام کی فوقیت:

اس کے بعد نقل روایت میں اسلام کی فوقیت ثابت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اب گذارش یہ ہے کہ جو شخص اتنی بات سمجھ جائے گا وہ بشرطِ صحتِ روایت زمانہ گذشتہ کے خوارق کا

---

(۱) معلوم ہوا کہ معجزہ ،کرامت اللہ کا کام ہوتا ہے نبی اور ولی کے ہاتھ صادر ہوتا ہے مزید بحث کیلئے دیکھئے شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی کتاب راہِ ہدایت اور اس عاجز کی کتاب اساس المنطق ج ۲ ص ۱۸۲ تا ۱۸۴۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

انکار نہیں کرسکتا ہاں جو شخص فہم ہی سے عاری ہو وہ جو چاہے سو کہے مگر یہ بھی اہل انصاف کو معلوم ہوگا اور نہ ہوگا تو بعد تجسس و تفقد معلوم ہو جائے گا کہ صحتِ روایت دینیات میں کوئی شخص دعوی ہمسری اہل اسلام نہیں کرسکتا بالخصوص واقعہ انشقاق قمر تو کسی طرح قابل انکار ہی نہیں۔ علاوہ احادیث صحیحہ قرآن میں اس اعجاز کا ذکر ہے [اس معجزے کا ذکر قرآن پاک سورۃ القمر نیز بخاری ج ۲ ص ۷۲۱ میں موجود ہے] اور سب جانتے ہیں کہ کوئی خبر اور کوئی کتاب اعتبار میں قرآن کے ہم پلہ نہیں اور کیونکر ہو ابتداءِ اسلام سے آج تک ہر قرن میں قرآن کے لاکھوں حافظ موجود رہے ہیں ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف اس کا اول سے آخر تک آج تک محفوظ چلا آتا ہے واؤ اور فا اور یاء اور تاء وغیرہ حروف متحد المعانی اور قریب المعانی میں بھی آج تک اتفاق خلط ملط نہیں ہوا۔ نماز میں اگر بوجہ سبقت لسانی کسی کے منہ سے اس قسم کی تغییر و تبدیلی ہو جاتی ہے تو اول تو پڑھنے والا خود لوٹاتا ہے اور اگر کسی دھیان میں اس کو دھیان نہ آیا تو سننے والے متنبہ کر کے پھر ہٹوا دیتے ہیں۔ یہ اہتمام کوئی بتلائے تو سہی کس کے یہاں کس کتاب میں ہے اس کے بعد اس وجہ سے اس کے وقوع میں متامل ہونا کہ تواریخ میں اس کا ذکر نہیں اور ملک والے اس کے شاہد نہیں اہل عقل و انصاف سے بعید ہے باوجود صحت و تواتر روایت خارجی شبہات کی وجہ سے متامل ہونا ایسا ہے جیسے باوجود مشاہدۂ طلوع و غروب گھڑی گھنٹوں کی وجہ سے طلوع و غروب میں تامل کرنا۔ (قبلہ نما ص ۱۹)

۲۴) <u>بزرگان ہنود کے معجزات بھی تاریخ میں مذکور نہیں چنانچہ فرماتے ہیں:</u>

باینہمہ موافق کتب ہنود اول تو انشقاق قمر کے لئے ان کو بھی یہ نشان بتلانا چاہئے بسوامتر کے زمانہ کا انشقاق کونسی تاریخ میں مرقوم ہے نزول آفتاب و ماہ و امتداد شب تا مقدار ششماہ زیادہ تر شہرت اور کتابت کے قابل ہے وہ کونسی تاریخ میں مرقوم ہیں؟ (قبلہ نما ص ۱۹)

۲۵) <u>انشقاق قمر کے عام کتب تاریخ میں مذکور نہ ہونے کی وجہ یوں بیان کرتے ہیں:</u>

انشقاق قمر زمانہ نبوی ﷺ ایسے وقت میں ہوا کہ وہاں سے چاند افق سے کچھ تھوڑا ہی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اٹھا تھا کوہ حرا جو چنداں بلند نہیں وقت انشقاق دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں معلوم ہوتا تھا اس وقت ملک ہند میں تو، رات قریب نصف کے آئی ہوگی اور ممالک مغرب میں اس وقت طلوع کی نوبت ہی نہ آئی ہوگی با ایں ہمہ شب کا واقعہ تھوڑی دیر کا قصہ اور ممالک مشرقی میں سونے کا وقت اور جاڑے کا موسم فرض کیجئے تو ہر کوئی اپنے گھر کے کونے میں رضائی اور لحاف میں ہاتھ منہ لپیٹے ہوئے ایسا مست خواب کہ اپنی بھی خبر نہیں اور اگر کوئی کسی وجہ سے جاگتا بھی ہو تو آسمان اور چاند سے کیا مطلب جو خواہ مخواہ ادھر کو نظر لڑانے بیٹھے پھر گرد و غبار اور ابر و کہسار اور دخان و بخار کا بیچ میں ہونا اس سے علاوہ رہا۔ (قبلہ نما ص ۱۹، ۲۰)

<u>۲۶) تاریخ فرشتہ میں اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:</u>

با ایں ہمہ تاریخ فرشتہ (۱) میں رانا اودھے پور کا اس واقعہ کو مشاہدہ کرنا مرقوم ہے۔ رہا ممالک جنوبی و شمالی میں اس واقعہ کی اطلاع کا ہونا نہ ہونا اس کی یہ کیفیت کہ اگر جاڑے کے موسم اور گرد و غبار اور ابر و کہسار وغیرہ امور سے قطع نظر بھی کیجئے تو وہاں حالت انشقاق میں بھی قمر اتنا ہی نظر آیا ہوگا جتنا حالت اصلی میں یعنی جیسا اور شبوں میں بایں وجہ کہ کرہ ہمیشہ نصف سے کم نظر آیا کرتا ہے اس شب میں بھی نصف سے کم نظر آیا ہوگا ورنہ مخروط نگاہ کو نصف یا نصف سے زائد متصل مانا جائے تو یہ قاعدہ مسلمہ غلط ہو جائے گا کہ خط ضلع زاویہ مخروط کرہ کے نصف سے ورے مماس ہوا کرتا ہے اور جب یہ ٹھہری تو پھر اکثر ممالک جنوبی و شمالی میں ایک نصف دوسرے نصف کی آڑ میں آ گیا ہوگا اور اس وجہ سے ان لوگوں کو انشقاق قمری کی اطلاع نہ ہوئی ہوگی۔ رہا ملک عرب و دیگر ممالک قریبہ ان میں اول تو تاریخ نویسی کا اہتمام نہ تھا اور کسی کو خیال ہوتا بھی ہو تو عداوت مذہبی مانع تحریر تھی۔ علاوہ بریں ایک واقعہ کیلئے تو کوئی شخص تاریخ لکھا بھی نہیں کرتا موضوع تحریر اکثر معاملات سلاطین و دیگر اکابر ہوا کرتے ہیں اس کے ساتھ اس زمانہ کے وقائع عجیبہ بھی تبعاً مرقوم

---

(۱) دیکھئے تاریخ فرشتہ طبع نول کشور لکھنو ج ۲ ص ۴۸۹

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ھوجاتے ہیں مگر چونکہ مؤرخ اول اکثر خیر اندیش سلاطین وا کابر زمانہ کا ھوا کرتا ہے اس لئے ایسے وقائع کی تحریر کی امید بجز موافقین ومعتقدین زیبا نہیں۔ (قبلہ نما ص ۲۰)

۲۷) رسول اللہ ﷺ کی افضیلت کا اعلان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس تحقیق کے بعد اہل فہم کو تو ان شاء اللہ مجال دم زدن باقی نہ رہے گی اور رسول اللہ ﷺ کی سروری وافضلیت (۱) میں کچھ تامل نہ رہے گا کیونکہ کوئی حجت عقلی ونقلی اس مقام میں پیش کرنے کے قابل نہیں ہاں ناحق کی حجتوں کا کچھ جواب نہیں موافق مصرعہ مشہور (جواب جاہلاں باشد خموشی) جاہلان کم فہم کے مقابلہ میں ہمیں چپ ہونا پڑے گا بالجملہ بشرط فہم رسول اللہ ﷺ کی رسالت واجب التسلیم اور اس لئے استقبال کعبہ جس کی نسبت اس قرآن میں حکم ہے جو ان کے واسطے سے خدا کی طرف سے آیا ہے قابل اعتراض نہیں اور بت پرستی جس کی نسبت کسی آسمانی کتاب میں حکم نہیں اس کے برابر بروئے عقل ہرگز نہیں ہوسکتی ہاں عقل ہی نہ ہو تو خدا پرستی اور بت پرستی دونوں برابر ہیں۔ (قبلہ نما از ص ۲۰)

۲۸) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

القصہ اُس در دولت [خانہ کعبہ] تک سوائے حبیب رب العالمین خاتم النبیین ﷺ بالاصالت کسی اور کو اجازت نہ ہوئی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ وعلی نبینا الصلوۃ والسلام جو بنی آدم میں سے بانی اول کعبہ ہیں اگر اول باریاب ہوئے تو وہ باریاب ہونا ایسا تھا کہ وقت تعمیر عشرت کدہ جو ملاقات یارانِ خاص وھمدمان بااختصاص کے لئے بنایا جاتا ہے یاران خاص سے پہلے معمار اور مہتممان تعمیر اس میں آتے جاتے ہیں اور سوا اُن کے اور کوئی آیا تو کیا ہو؟ کوچہ دلآرام عالم فریب میں کون نہیں آتا مگر بلایا وہی جاتا ہے جس کیلئے عشرت کدۂ خاص بنایا جاتا ہے (قبلہ نما ص ۴۷)

---

(۱) اس عبارت میں حضرت نانوتویؒ نے نبی کریم ﷺ کی افضلیت کو ذکر کیا ہے اور اسی کو دوسری جگہ خاتمیت رتبی سے تعبیر کیا ہے اور اس سے خاتمیت زمانی پر استدلال کیا ہے]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۲۹) پہلے دعویٰ کیا کہ خانہ کعبہ آخری نبی کے ساتھ خاص ہے اب اس کی دلیل دیتے ہیں؛

اب رہی یہ بات کہ یہ کیونکر کہئے کہ یہ گھر بالاصالت حضرت خاتم النبیین ﷺ کی حاضری کیلئے ہی بنایا گیا ہے(۱) ان کی امت بمنزلہ خدام امراء اُن کے طفیل میں وہاں پہنچے اور اُن سے پہلے جو آیا سو اپنے شوق میں آیا حسب الطلب نہیں آیا اِس کا جواب یہ ہے کہ معبود کو عابد چاہئے مگر جتنا کمال اُدھر ہوگا اُتنا ہی اِدھر کا کمال مطلوب ہوگا مگر عبودیت کیلئے کمال علمی اور کمال عملی کی ایسی طرح ضرورت ہے جیسے طائر کو دونوں پروں کی ضرورت ہوتی ہے اور وجہ اس کی ظاہر ہے یعنی عبودیت خشوع وخضوع دلی کے ساتھ انقیاد ظاہر و باطن کا نام ہے سو اول تو اُس علم جلال وجمال ذوالجلال کی حاجت بے علم مذکور انقیاد مذکور محال، دوسرے مبادی انقیاد یعنی اخلاق حمیدہ کی ضرورت جو مبدأ اعمال اطاعت ہوتی ہیں ورنہ درصوورت فقدان اخلاق حمیدہ انقیاد مذکور ایک خواب وخیال ہے کیونکہ اطاعت وانقیاد قوت عملی کا کام ہے اور اخلاق مذکورہ اس کی شاخیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو فعل اختیاری صادر ہوتا ہے وہ کسی نہ کسی خُلق سے تعلق رکھتا ہے داد ودہش سخاوت سے متعلق ہے اور معرکہ آرائی شجاعت سے مربوط علی ھذا القیاس کسی عمل کو حیا کا ثمرہ کہئے کسی کو حلم کا نتیجہ، کہیں بخل وجبن کا ظہور ہے اور کہیں بے حیائی اور غضب کا اثر ہے۔

---

(۱) حضرت کی ان عبارت سے پتہ چلا کہ استقبال کعبہ بھی ختم نبوت کی ایک دلیل ہے اور یہ حقیقت ہے علماء تفسیر لکھتے ہیں کہ پہلی کتابوں میں تھا کہ آخری نبی دو قبلوں والے ہوں گے ان کا دوسرا قبلہ خانہ کعبہ ہوگا (تفسیر عثمانی ص ۲۹ ف ۱۰) اس لئے جو شخص حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتا وہ اہل قبلہ سے نہیں اور اس کو اس کعبہ کی طرف رخ کرنے کا کوئی حق نہیں۔ نہ اس کا عبادت خانہ ہمارے کعبہ کی طرف ہو اور نہ اس کی قبر۔ بلکہ قبر میں اس کے رخ کو قبلہ کی جانب سے پھیر دیا جائے۔ مزید تفصیلات کیلئے دیکھئے راقم کی کتابیں شواھد ختم النبوۃ من سیرۃ صاحب النبوۃ ص ۱۱، آیات ختم نبوت ص ۴۰ نیز ص ۹۹ تا ص ۱۱۲.

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بالجملہ کوئی عمل اختیاری بے توسط اخلاق صادر نہیں ہوتا اس لئے جیسے عبودیت کو علم مذکور کی ضرورت ہے ایسے ہی کمال اخلاق حمیدہ کی حاجت۔ سو علم تو اس سے زیادہ متصور نہیں (۱) کہ خاتم صفات حاکمہ سے مستفید ہو یعنی درگاہ علمی خداوندی کا تربیت یافتہ اور دست گرفتہ ہو سواسی کو ہم خاتم النبیین کہتے ہیں۔ (قبلہ نما ص ۷۲)

۳۰) اب خاتمیت کی عقلی وجہ بیان کرتے ہیں:

اور وجہ خاتمیت کی یہ ہے کہ وہ علم خداوندی سے بے واسطہ مستفید ہے اور علم پر صفات حاکمہ کا اختتام ہے اور کیوں نہ ہو ارادہ وقدرت کسی چیز کے ساتھ جب تک متعلق نہیں ہو سکتی جبتک علم اس سے متعلق نہ ہو چکے اور علم کے لئے کسی اور کے تعلق کی ضرورت نہیں علم سے اوپر کوئی ایسی صفت نہیں جس کو اپنے تعلق کیلئے سوائے موصوف کوئی اور یعنی مفعول درکار ہو اور اُس کے نیچے جس قدر صفات مثل محبت مشیت ارادہ قدرت ہیں وہ بسا اوقات کسی مفعول سے متعلق ہونے نہیں پاتے اور علم ان سے متعلق ہوتا ہے سو جو شخص بذات خود صفت علمی خداوندی سے مستفید ہو اور سوا اُس کے اور سب علم میں اُس کے سامنے ایسے ہوں جیسے آفتاب کے سامنے قمر وکواکب وآئینہ و ذرات جیسے یہ سب نور میں آفتاب سے مستفید ہیں گو مُنَوَّرات سب کے جدا جدا ہوں ایسے ہی اور سب علم میں اس سے مستفید ہوں گو معلومات میں اس سے علاقہ نہ ہو (۲) وہ شخص خاتم النبیین

---

(۱) اس عبارت میں حضرت نے آپ کی افضلیت اور ختم نبوت کا واضح الفاظ میں ذکر کیا ہے اور یہ بھی بتادیا کہ اللہ نے آپ کو ایسا علم دیا جس سے اوپر بندے کیلئے ممکن نہیں وہ یہ کہ بے واسطہ علم خداوندی سے مستفید ہو جیسا کہ اگلی عبارت میں تصریح ہے یاد رہے کہ تحذیر الناس میں بھی ایک مقام پر ہے جب علم ممکن للبشر ہی ختم ہو لیا تو پھر سلسلہ علم وعمل کیا چلے؟ تحذیر الناس طبع گوجرانوالہ ص ۶۵) اس کے سمجھنے میں اس عبارت سے مدد ملے ملتی ہے۔

(۲) تحذیر الناس میں ہے کہ عالم حقیقی رسول اللہ ﷺ ہیں اور انبیاء باقی (باقی اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہوگا اور سوا اس کے اور انبیاء اُس کے تابع اور رتبہ میں اُس سے کم۔ (قبلہ نما ص ۴۲، ۷۳)

(۳۱) انبیاء کرام علیہم السلام کو نائب خداوند ثابت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کیونکہ جیسے حاکم کا کام اجراء احکام ہوتا ہے بنی آدم کا کام تعلیم احکام خداوند ملک علام ۔اور ظاہر ہے کہ تعلیم بے علم متصور نہیں سو جیسے حاکم بالا دست مرتبہ حکومت میں اول ہوتا ہے گو اس کے حکم کی نوبت وقت مرافعہ آخر میں آئے ایسے ہی مبدأ علوم اور مصدر کمالات علمیہ رتبہ میں اور سب سے اول ہوگا گو وقت تعلیم اُس کے علوم دقیقہ کی نوبت بعد میں آئے پھر جب یہ لحاظ کیا جائے کہ حکومت بے علم احکام متصور ہی نہیں اور اس لئے حکومت علماء ہی کا کام ہے تو انبیاء کو حکام اور نائب خداوند ملک علام کہنا پڑے گا (قبلہ نما ص ۷۳)

(۳۲) اعلیٰ نبی ﷺ کو آخر میں لانے کی وجہ یوں بتاتے ہیں:

چونکہ خدا تک بے واسطہ کسی کو رسائی نہیں جو نبی مرتبہ میں سب سے اول ہوگا اس کا دین یعنی احکام اعتبار زمانہ سب سے آخر رہیں گے کیونکہ ہنگام مرافعہ جو موقع نسخ حکم حاکم ماتحت ہوتا ہے حاکم بالا دست کے حکم کی نوبت آخر میں آتی ہے غرض اس وجہ سے مصدر علوم کے احکام اور علوم تک نوبت بعد میں آئے گی اور اس طور اس کے دین کا بہ نسبت اور ادیان ناسخ ہونا ظہور میں آئے گا (قبلہ نما ص ۷۳)

[اس عبارت میں حضرت نے نبی کریم ﷺ کو ایک تو مرتبہ میں سب سے اول کہا دوسرے اول ہونے کی وجہ سے آپ کو سب سے آخری مانا تیسرے آپ کے دین کو پہلے ادیان کا ناسخ بتایا]

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اور اولیاء اور علماء گذشتہ و مستقبل اگر عالم ہین تو بالعرض ہیں (دیکھیئے ص ۴۶ طبع گوجرانوالہ) قبلہ نما کی اس عبارت سے وضاحت ہوگئی کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ دیگر انبیاء یا اولیاء یا علماء کو جو کچھ معلوم ہوگا رسول اللہ ﷺ کو ضرور معلوم ہوگا جس سے نبی ﷺ کیلئے علم غیب کا عقیدہ مانا جائے بلکہ علمی قابلت اور صلاحیت کا فرق ہے۔ رہا علم غیب تو وہ صرف اللہ کی صفت ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

[یادرکھیں اللہ کے حکموں کو جاننے کے لئے واسطوں کی ضرورت ہے صحابہ کرام کے لئے نبی کریم ﷺ واسطہ تھے تابعین کو نبی ﷺ کے بعد صحابہ کے واسطے کی بھی ضرورت پیش آئی ہمیں قرآن و حدیث کو جاننے کے لئے اپنے سے لے کر نبی ﷺ تک تمام واسطوں کی بھی ضرورت ہے اللہ سے مانگنے اور اس کی عبادت کرنے میں کسی واسطے کی ضرورت نہیں ہے اللہ تعالیٰ جیسے انبیاء اولیاء کی دعائیں سنتا ہے گناہ گاروں کی بھی سنتا ہے ہاں نیک بندوں سے دعا کی درخواست جائز ہے مگر یہ عقیدہ ہرگز نہ ہو کہ ان کے بغیر اللہ تعالیٰ میری فریاد سنے گا ہی نہیں]

۳۳) نسخ کے شبہ کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

باقی شبہ امتناع نسخ جو احکام خداوندی میں اس وجہ سے پیش آتا ہے کہ اس صورت میں خدا کی طرف غلط فہمی کا وہم ہوگا تو یہ شبہ مشاہدہ کیفیت اختلاف منضج و مسہل سے دفع ہو سکتا ہے۔ غرض اختلاف احکام سابقہ و لاحقہ کو یہی ضرور نہیں کہ اول حکم میں غلطی ہی ہو۔ بالجملہ جیسے تجلی گاہ محبوبیت رتبہ میں تجلی گاہ حکومت سے اول ہے ایسے ہی قبلہ اول کے استقبال [یعنی ادھر رخ کرنے] کے لئے بھی اول ہی درجہ کا نبی اور اول ہی درجہ کی امت چاہئے مگر ایسا نبی سوائے خاتم النبیین اور ایسی امت سوائے امت خاتم النبیین ﷺ اور کوئی نہیں (قبلہ نما ص ۴۳)

[دیکھئے اس عبارت میں حضرت نے کتنے واضح الفاظ میں نبی کریم ﷺ کو سب انبیاء سے افضل اور آخری نبی اور امت محمدیہ کو سب امت سے اعلیٰ اور آخری امت مانا ہے]

۳۴) آپ کی خاتمیت کی ایک اور دلیلیں دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

وجہ اس کی یہ ہے کہ قافلہ انبیاء ایک قافلہ سفارت ہے یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو پیغامبر اور رسول کہتے ہیں اور وجہ اس کہنے کی یہی ہوتی ہے کہ وہ پیغام خداوندی پہنچاتے ہیں اور احکام خداوندی ہی لاتے ہیں مگر جب قافلہ انبیاء کو قافلہ سفارت کہا تو لاجرم اُن میں سے ایک کوئی قافلہ سالار ہوگا اول تو ایسے قافلوں میں ایک کا قافلہ سالار رہونا ہی ظاہر ہے۔

دوسرے سفارت اور نبوت ایک وصف ہے اور اوصاف کی کل دو قسمیں ہیں ایک تو وہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جو مخلوق کے حق میں خانہ زاد ہو [یعنی اپنی ہو چنانچہ آگے وضاحت کرتے ہیں کہ] عطاء غیر نہ ہو دوسرے وہ جو موصوف کے حق میں عطاء غیر ہو مگر ظاہر ہے کہ عطاء غیر کیلئے اول اس غیر کی ضرورت ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ وہ غیر اس وصف کا موصوف ہی ہوگا ورنہ تحقق اوصاف بے تحقق موصوف لازم آئے گا لیکن جب اُس کو موصوف مانا اور اس کا وصف اس کے حق میں عطاء غیر نہیں تو یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ غیر [جو ہے وہ] مصدرِ وصف ہے اور وہ وصف اِس سے صادر نہیں [اس غیر سے صادر ہوا ہے] چنانچہ مشاہدۂ کیفیت نور زمین سے جیسے یہ روشن ہے کہ اُس کا نور عطائے آفتاب ہے مشاہدۂ کیفیت آفتاب سے یہ ظاہر ہے کہ اُس کا نور اُسی کا خانہ زاد [یعنی اپنا ہے] اور اُسی [آفتاب] سے صادر ہوا ہے ورنہ بالبداہہ کسی اور ہی کا فیض کہنا پڑے گا مگر یہ تقسیم [ہے یعنی ایک وصف کسی میں بالذات ہوتا ہے کسی میں عطا غیر] تو پھر درصورت تعدد موصوفات ووصف واحد [یعنی ایک وصف کے ساتھ کئی موصوف ہوں جیسے روشنی ایک وصف ہے اس کے ساتھ سورج بھی موصوف ہے اور دن کے وقت زمین بھی] یہ تو ممکن نہیں کہ سب میں عطاءِ غیر ہو [یعنی کوئی ایسی چیز نہ ہو جس کو اللہ نے اس وصف کو مصدر بنایا ہو] کیونکہ اس صورت میں عطاء غیر کا تحقق بے تحقق غیر لازم آئے گا [یعنی جب کوئی مخلوق اس کے ساتھ بالذات موصوف نہیں تو دوسروں میں یہ وصف کہاں سے آگیا] اور نہ یہ کہ ممکن ہے کہ سب میں یا چند افراد میں وہ وصف خانہ زاد ہو ورنہ باوجود تعدد موصوفات وحدت موصوف لازم آئے گی کیونکہ تعدد حقیقی یہ ہے کہ کسی بات میں اشتراک اور وحدت نہ ہو اس صورت میں وصف واحد سب سے صادر ہو تو کسی درجہ میں وحدت ہوگی اور وہی درجہ موصوف بالوصف ہوگا اس لئے درصورت تعدد موصوفات یہ ممکن نہیں کہ وصف واحد سب کے حق میں خانہ زاد ہو۔ لیکن جب دونوں احتمال باطل ہیں تو پھر یہی ہوگا کہ ایک موصوف مصدر وصف ہو اور باقی موصوفات اس کے دست نگر یعنی ان کا وصف اس کی عطا ہو اور اس وجہ سے وہ سب میں افضل بھی ہو اور سب کا سردار بھی ہو اور سب کا خاتم بھی ہو (قبلہ نما ص ۴۷)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

[خاتم سے مراد یہاں بھی خاتم زمانی ہے کیونکہ افضلیت کا ذکر پہلے کر دیا ہے۔ یاد رہے عبارت کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ دیگر انبیاء کو نبی کریم ﷺ نے نبی بنایا بلکہ اللہ نے آپ کو اس وصف میں اصل بنایا اور آپ کے واسطے سے اللہ ہی نے دوسرے انبیاء کو نبوت عطا فرمائی۔ آپ کے ارادے کو اس میں کوئی دخل نہیں بلکہ ہوسکتا ہے کہ آپ کو اس کا علم بھی نہ ہو کیونکہ بہت سے انبیاء کا اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم نہیں دیا۔ رہا یہ کہ اللہ نے آپ کو کیسے واسطہ بنایا تو اس کی کیفیت کو ہم نہیں جانتے]

۳۵) <u>پہلی دلیلوں کو پورا کرتے ہوئے فرمایا:</u>

کیونکہ جب اُس کو مصدرِ وصف مانا تو وصف مذکور اس میں اول اور بدرجہ اتم ہوگا چنانچہ مشاہدہ حال آفتاب و زمین وغیرہ فیض یافتگان آفتاب سے ظاہر ہے اور جب وصف کسی موصوف میں اول اور اتم ہوگا تو لاجرم اس وصف میں وہ موصوف افضل ہوگا اور چونکہ موصوفات میں وہ موصوف مؤثر ہے کیونکہ اوروں کا وصف اسی کا فیض اور اثر ہے <u>تو لاجرم اس کو سردار بھی کہنا پڑے گا</u> کیونکہ سردار اسی کو کہتے ہیں جو اپنے ماتحتوں پر حکومت کرے۔ اور سرداری ٹھہرے تو وہ وصف اگر از قسم احکام ہے یا احکام کیلئے شرط ہے جیسے علم احکام پر۔ <u>تو پھر اسی کا حکم سب کے احکام سے آخر اور سب کے احکام کا ناسخ ہوگا</u> مگر چونکہ نبوت اور سفارت از قسم اوصاف ہیں اور پھر وصف بھی کیسا منجملہ احکام کیونکہ خدا کی طرف سے سفارت اور رسالت ہے اور ظاہر ہے کہ اس میں یا احکام ہوتے ہیں یا ثواب و عذاب کے پیام <u>تو لاجرم دین خاتم الانبیاء ناسخ ادیان باقیہ اور خود خاتم الانبیاء سردار انبیاء اور افضل الانبیاء ہوگا</u> (قبلہ نما ص ۴۷)

[دیکھئے اس عبارت میں جابجا نبی کریم ﷺ کی خاتمیت اور افضلیت کا اعلان ہے یاد رہے کہ یہاں بھی خاتم سے مراد خاتم زمانی ہے کیونکہ افضلیت کا ذکر پہلے کر دیا ہے]

۳۶) <u>آگے پھر خانہ کعبہ کی نبی کریم ﷺ کے ساتھ خصوصیت بتاتے ہیں:</u>

اور اس لئے اول نمبر کے دربار کی آمد و شد اس کے اور اس کے تابعین کے ساتھ مخصوص

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہوگی یوں کوئی اپنے آپ اس کوچہ میں جائے اور آئے تو محبوبوں کے کوچہ میں کون نہیں آتا جاتا مگر خواص کی آمد و شد کچھ اور ہی چیز ہے۔ محبوبوں کی انجمن تک سوائے محبوب محبوباں اور کوئی نہیں پہنچ سکتا سو مرتبہ محبوبیت درگاہ وجوب کا محبوب وہی ہوگا جو عالم امکان میں ایسی طرح مرجع و مآب ہو جیسے عالم وجوب میں یعنی تجلیات ربانی اور صفات یزدانی میں وہ تجلی اول جو مسمی بہ جمیل اور مصدرِ وجود ہے یعنی جیسے وجود اور صفاتِ وجود اور تجلیات کی اصل اور مصدر وہ تجلی اول ہے چنانچہ پہلے عرض کر چکا ہوں ایسے ہی عالم امکان میں عالم امکان کے کمالات کیلئے وہ اصل اور مصدر ہو سو ایسا بجز ذات جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوات والتسلیمات اور کون ہے؟

علم میں اس کا سب میں اول ہونا اور انبیاء کے علوم کا مرجع و مآب ہونا تو ابھی واضح ہو چکا اور باقی تمام صفات ماتحت کے حق میں علم کا مرجع و مآب ہونا پہلے آشکارا ہو چکا ہے اس لئے تمام کمالات انبیاء کا نشو و نما حضرت خاتم ﷺ کی ذات سے واجب التسلیم ہے (قبلہ نما ص ۴۷) [خاتم سے مراد یہاں بھی خاتم زمانی ہے کیونکہ افضلیت کا ذکر الگ کر دیا ہے دیکھئے اتنی زیادہ واضح تصریحات کے باوجود لوگوں نے حضرت نانوتویؒ نے ختم نبوت کے انکار کا الزام لگا رکھا ہے۔ شاید ان لوگوں کی چال یہ ہو کہ اتنا جھوٹ بولو اتنا جھوٹ بولو کہ لوگ جھوٹ کو سچ سمجھنے لگیں]

۳۷) آگے اس مضمون کو پورا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اور جب انبیاء کے کمالات کی یہ کیفیت ہے تو اوروں کے کمالات کس حساب میں ہیں اور اگر ہنوز اُن کی نسبت کچھ شک ہو تو وہی تقریر جس سے خاتم الانبیاء کا مصدر العلوم ہونا اور انبیاء باقی کا اس سے مستفید ہونا ثابت ہوا ہے اوروں کے علوم کے مقابلہ میں جاری ہو سکتی ہے (قبلہ نما ص ۴۷) [دیکھیں یہاں بھی حضرت نے نبی کریم ﷺ کو خاتم الانبیاء کہہ کر اپنے عقیدے کا اظہار کیا ہے]

۳۸) ایک اعتراض کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

باقی علم معقولات میں اگر خاتم الانبیاء ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو بظاہر مداخلت

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نہیں معلوم ہوتی تو اول معلوم نہ ہونے سے کسی شے کا نہ ہونا ثابت نہیں ہوتا ہم بہت سی باتیں جانتے ہیں اور بہت سے علوم میں دخل رکھتے ہیں مگر غیر ضروری سمجھ کر اس میں نہیں بولتے اور اس لئے اوروں کو اطلاع نہیں ہوتی علاوہ بریں گفتگو علم میں [ہے] معلومات میں نہیں۔، دخل کا ہونا نہ ہونا، معلومات کا ہونا نہ ہونا علم کا ہونا نہ ہونا نہیں

۔اگر کوئی شخص قوی البصر خانہ نشین ہو اور دوسرا شخص ضعیف البصر اور سیاح اور اسلئے اس کو بہ نسبت شخص اول زیادہ تر عجائب وغرائب کے مشاہدہ کا اتفاق ہوا ہو تو اس زیادتی معلومات سے اس کی بصارت قوی نہ ہو جائے گی اور کمال بصارت میں شخص اول سے نہ بڑھ جائے گا سو اگر کسی شخص کم فہم اور غبی کو بوجہ محنت وطلب کسی فن میں کچھ دخل حاصل بھی ہو تو کیا ہوا ان چند معلومات سے مرتبہ فہم میں اہل فہم سے نہ بڑھ جائے گا۔

علاوہ بریں جیسے سوئی دیکھو یا پھالی قوت باصرہ دونوں صورتوں میں ایک ہے۔فرق ہے تو اتنا ہے کہ سوئی باریک ہے اور پھالی موٹی ایسے ہی ذات وصفات خداوندی اور اسرار احکام خداوندی کا علم ہو یا زمین وآسمان اور ادویہ اور خواص اجسام اور قضایا اور تصورات کا علم ہو قوت علمیہ یعنی ذہن اور فہم ایک ہے فرق ہے تو اتنا ہے کہ اول صورت میں معلومات دقیقہ اور خفیفہ ہیں اور دوسری صورت میں معلومات جلیہ واضحہ ۔سو جیسا بمقابلہ سوئی وہلال بست وفہم کے دیکھنے کے پھالی اور سوا اس کے اور موٹی چیزوں کا دیکھنا کمال نہیں سمجھا جاتا ایسا ہی بمقابلہ علم ذات وصفات و اسرار واحکام خداوندی علم زمین وآسمان وادویہ وخواص اجسام وقضایا وتصورات منجملہ کمالات نہ شمار کیا جائے گا(۱)۔ہاں شمار کرنے والا کم عقل ہو تو خیر۔

---

(۱) یاد رہے کہ حضرت نانوتویؒ نبی کریم ﷺ کیلئے علم شریعت میں فوقیت مانتے ہیں آپ کیلئے علم غیب کا عقیدہ ہرگز نہ رکھتے تھے۔اگر آپ کیلئے علم غیب کے قائل ہوتے تو ان جوابات کی کوئی ضرورت نہ تھی صاف کہہ دیتے کہ آپ کو ہر ہر چیز کو علم قطعی حاصل ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بالجملہ بوجہ خیال معلوم کمال علمی سرورانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام میں متامل ہونا اسی کا کام ہے جس کو سراور دُم کی تمیز نہ ہو۔ بعد استماع فرق علم ومعلوم واطلاع مصدریت خاتم الانبیاء یہ خیالات اہل عقل کے نزدیک قابل التفات نہیں اور اس لئے بعد لحاظ امر کے کہ علم اور کمالات کے حق میں منشا اور اصل ہے علم اور نیز جملہ کمالات میں خاتم الانبیاء کو اصل اور مصدر ماننا لازم ہے جس سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ عالم امکان کمالات علمی ہوں یا کمالات عملی دونوں میں خاتم الانبیاء ﷺ اصل اور مصدر ہے۔ اور سوا اس کے جو کچھ کمال رکھتا ہے وہ دریوزہ گر درِ خاتم الانبیاء ﷺ ہے اس سے زیادہ وضوح کی ہوس ہو تو تتمہ کا انتظار لازم ہے مگر جو شخص ان دونوں کمالوں میں اوروں سے کامل ہوگا وہ لاریب عبدیت وعبودیت میں بھی اوروں سے بڑھا ہوا ہوگا

وجہ اس کی یہ ہے کہ جیسے آگ اور پھونس کے اقتران کا نتیجہ احتراق ہوتا ہے اور آفتاب اور آئینہ کے تقابل کا ثمرہ آئینہ کی استنارت ہوتی ہے ایسے ہی کمال علمی اور کمال عملی کے اقتران کا نتیجہ بھی عبودیت اور عبدیت ہے (۱) وجہ اس کی یہ ہے کہ کمال علمی کو یہ لازم ہے کہ اعلیٰ درجہ کی معلومات تک ذہن پہنچے سو جو شخص تمام افراد بشری سے اس کمال میں ممتاز ہوگا لاجرم عمدہ سے عمدہ معلومات تک اس کا ذہن پہنچے گا اور وہ میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ذات وصفات وتجلیات واسرار احکام خداوندی ہیں اور کمال عملی کو یہ لازم ہے کہ علم سے معاً متاثر ہو اور موافق ہدایت علمی اس سے اعمال سنجیدہ صادر ہوں۔ یہ اس لئے عرض کرتا ہوں کہ علم کو بشرط صحت طبیعت عملی عمل لازم ہے ورنہ نقصان طبیعت مذکور ہو تو علم رکھا رہا۔ کرد خاک بھی نہیں ہوتا [یعنی اگر طبیعت کا نقصان ہو تو علم کے باوجود عمل خاک نہ ہوگا یعنی عمل سے محروم رہے گا۔ کرد کا معنی یہاں عمل ہے۔ واللہ اعلم راقم]

---

(۱) حضرت کی اس تحقیق سے پتہ چلا کہ علم وہی معتبر ہے جو بندے میں عبدیت پیدا کرے محض انگریزی دان یا سائنس کی کسی شعبے کی مہارت حاصل کرنے والے اور بجائے دیندار بننے کے دین سے بیزار رہنے والے کو ہرگز وہ علم حاصل نہیں جو شرعی طور پر مطلوب ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بخیل کو کتنے بھی فضائل سخاوت کیوں نہ معلوم ہوں ہاتھ سے کوڑی نہیں چھوٹ سکتی مگر یہ فرق کہ علم ہو اور عمل نہ ہو قابل ہی کی جانب متصور ہے فاعل یعنی اصل اور مصدر کمال علمی وعملی کی جانب متصور نہیں۔ وجہ عقلی تو یہی ہے کہ مصدر کے حق میں تو وصف صادر خانہ زاد ہوتا ہے سو جو شخص مصدر کمال علمی ہو اور پھر بایں وجہ کہ کمال علمی کمال عملی کے لئے اصل اور منشأ ہے وہ شخص مصدر کمال عملی بھی ہو تو لاجرم موافق اُس قاعدہ ممہدہ مذکورہ کے کہ اصل اور مصدو وصف اُس وصف میں اکمل اور افضل ہوا کرتا ہے مصدر مذکور یعنی خاتم کا دونوں کمالوں میں کامل ہونا بلکہ اکمل اور افضل اور اعلیٰ اور اشرف ہونا واجب التسلیم ہوگا۔ (قبلہ نما ص ۷۵،۷۶)

[اس عبارت میں آپ دیکھیں کہیں ختم نبوت کا ذکر ہے تو کہیں آپ کے اعلیٰ ہونے آسانی کیلئے ایسے الفاظ پر خط لگا دیئے ہیں]

جابجا ختم نبوت کا ذکر ہے

(۳۹) <u>آگے اس مضمون کو مزید واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:</u>

ہاں قابل کی جانب کئی احتمال ہیں دونوں کا قبول بدرجہ کمال ہو یا دونوں کے قبول میں نقصان ہو یا ایک قبول اچھا ہو اور دوسرے کمال کے قبول میں نقصان ہو مگر ہر چہ بادا باد قابل مصدر کے برابر نہیں ہو سکتا چنانچہ اوپر عرض کر چکا ہوں اور تمثیل مطلوب ہو تو لیجئے آفتاب مصدر نور بھی ہے اور مصدر حرارت بھی ہے اس کا دونوں کمالوں میں کامل ہونا تو مثل آفتاب نیمروز روشن ہے رہی قابلات ان میں آتشین شیشہ تو دونوں کے حق میں بدرجہ اتم قابل ہے مگر قبول کتنا ہی کیوں نہ ہو مصدر کی برابری ممکن نہیں یہی وجہ ہے کہ باوجود کمال قبول آتشیں شیشہ آفتاب کا ہم سنگ تو کیا پاسنگ بھی نہیں اور آئینوں میں قبول نور تو بدرجہ اتم ہے پر قبول حرارت نہیں اور پتھر لوہے وغیرہ میں قبول حرارت زیادہ ہے پر قبول نور نہیں۔ بالجملہ خاتم میں چونکہ دونوں کمال بدرجہ کمال ہوتے ہیں اور وجہ اس کی یہی ہے کہ مصدر ہوتا ہے تو بالضرور بمقتضائے کمال علمی اول خدا کے جمال وجلال سے بدرجہ کمال اس کو واقفیت ہو یہاں تک کہ اور کوئی ہمسنگ تو کیا اس کے پاسنگ بھی نہ ہو سکے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اور پھر بمقتضائے کمال عملی علم جمال وجلال سے بدرجہ کمال ہی متاثر ہو اس کے بعد بمقتضائے کمال علمی اسرار احکام خداوندی سے آگاہ ہو اور پھر بمقتضائے کمال علمی اس کے موافق بجالائے۔ مگر علم جمال کی تاثیر محبت اور علم جلال کا اثر خوف ہے اور ظاہر ہے کہ یہی دو سامان تذلل ہیں۔ لیکن جب کمال تاثیر علمی اور کمال تاثیر عملی ہے تو پھر کمال ہی درجہ کی محبت اور کمال ہی درجہ کا خوف بھی ہوگا اس لئے کمال ہی درجہ کا عجز و نیاز اور تذلل خدا کے حضور میں پیدا ہوگا سو یہی کمال عبدیت ہے اور اس کے بعد بوجہ کمال علم اسرار احکام وکمال انقیاد کمال ہی درجہ کی اطاعت ہوگی سو یہی کمال عبودیت ہے مگر ظاہر یہ ہے کہ یہ کمال مقابل کمال معبودیت ہے مگر کمال معبودیت محبوبیت میں ہے چنانچہ پہلے معروض ہو چکا ہے وہاں اگر جمال ہے تو یہاں محبت ہے وہاں اگر استغناء ہے تو یہاں خوف ہے باقی رہی حکومت اگر چہ وہ بھی ایک قسم معبودیت ہے وہاں بھی یہی دو صورتیں ہیں ایک محبت، پر محبت احسانی دوسرے خوف، پر خوف قہر لیکن محبوبیت میں جو بات ہے وہ حکومت میں کہاں اس لئے محبت جمالی میں جو بات ہوگی محبت احسانی میں کہاں وہ بات ہوگی؟ اور خوف استغناء میں جو بات ہے وہ خوف قہر میں کہاں؟ (قبلہ نما ص ۷۶-۷۷)

[اس عبارت میں بھی نبی کریم ﷺ کیلئے خاتم کا لفظ استعمال کیا ہے ہاں اتنی بات ہے کہ حضرت نے نبی ﷺ کی عظمت کو یوں بیان کیا ہے کہ آپ کے دل میں اللہ کی محبت بھی سب سے زیادہ اور اس کا خوف بھی سب سے بڑھ کر۔ یہ نہیں کہ کائنات کے اختیار بھی آپ کو دے دیئے گئے نہیں بلکہ اللہ کی بندگی میں آپ سب سے بڑھ ہوئے تھے۔ ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

اولیاء تیرے محتاج اے رب کل تیرے بندے ہیں سب انبیاء اور رسل

ان کی عزت کا باعث ہے نسبت تیری ان کی پہچان تیرے سوا کون ہے؟]

۴۰) <u>چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں</u>۔

معبود میں علم و قدرت و جمال و کمال تو سب کچھ ہونا چاہئے پر منت سماجت خوشامد و درآمد حاجت و بیقراری اور ذلت اور خواری نہیں ہوتی اور ظاہر ہے کہ مطلوب وہی چیز ہوتی ہے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جو اپنے پاس نہیں ہوتی اس لئے محبوبیت کو محبت اور معبودیت کو عبدیت اور عزت کو ذلت مطلوب ہوگی اور اس وجہ سے خدا کے یہاں سے بالاصالت اور بالذات اگر مطلوب ہوں گی تو یہی باتیں ہوں گی یہی اس کے خزانہ میں نہیں اور سب کچھ ہے مگر مطلوب وہی چیز ہوتی ہے جو محبوب ہوتی ہے اس لئے یہ ضرور ہے کہ حضرت خاتم ﷺ مرتبہ محبوبیت کے مطلوب ہوں اور اس لئے ضرور ہے کہ مرتبہ محبوبیت کے محبوب ہوں اور اس لئے یہ ضرور ہے کہ دربار خاص اُن کے لئے مخصوص ہو سو وہ دربار تو خانہ کعبہ ہے اور وہ خاتم حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ (قبلہ نما ص ۷۷)

[دیکھئے اس عبارت میں بار بار نبی کریم ﷺ کی محبوبیت اور آپ کی خاتمیت کا ذکر ہے ضمنی طور پر خانہ کعبہ سے بھی ختم نبوت پر استدلال موجود ہے وللہ الحمد علیٰ ذلک]

(۴۱) نبی کریم ﷺ کے کمال علمی ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کمال علمی پر تو اُن کا اعجاز قرآنی کافی ہے اگرچہ ماہرانِ احادیث کو اور بھی یقین بڑھ جاتا ہے القصہ کمال علمی کو یہ ضرور ہے کہ معلومات کاملہ تک بوجہ احسن پہنچے اور ان کا نشان عرض کر چکا ہوں کہ وہ کیا چیز ہیں؟ اور اب یہ عرض کرتا ہوں کہ قرآن اس باب میں لاجواب ہے اگر کوئی نہ مانے تو کوئی کتاب اس سے بہتر یا اس کے مثل دکھائے تو جانیں یہ تو علم حقائق کا حال تھا

اب علم وقائع کی سنئے علم وقائع میں سب سے بڑھ کر علم مبدأ و معاد ہے اور علم زمانہ گذشتہ اور زمانہ آئندہ ہے علم واقعات زمانہ گذشتہ میں تو اس سے بڑھ کر کوئی واقعہ نہیں کہ اچھوں اور بروں کے افعال اور احوال معلوم ہوں جس سے عبرت ہو اور ثمرۂ شجرۂ زندگانی سے شیریں کام ہو اور علم واقعات مستقبلہ میں وہ پیشگوئیاں ہیں جن سے اچھوں اور بُروں کی آمد اور اُن کے افعال واحوال کی برآمد کی خبر ہو اور اُس سے امید اور اندیشہ دل میں پیدا ہو اور متاع عمر عزیز بیکار نہ جائے سو ان دونوں میں بھی جس کسی کا دل چاہے قرآن وحدیث سے مقابلہ کر لے۔ (قبلہ نما ص ۷۷)

[اس عبارت میں پیشگوئیوں میں بھی نبی کریم ﷺ کی سب پر فوقیت بتائی گئی ہے اس مضمون کی مزید وضاحت کیلئے دیکھیں آیات ختم نبوت ص ۷۸۷، ۷۸۹]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۴۲) **کمالات عملی میں آپ کی فوقیت ثابت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:**

رہے کمالات عملی اُن پر اول تو اہل عقل کیلئے سوانح عمری محمدی ﷺ دلالت کرنے کو کافی ہے۔ اور بزرگوں کی سوانح عمری کو آپ ﷺ کی سوانح عمری سے ملا کر دیکھئے جیسے دیدۂ اہل نظر بے اس کے کہ پہلے سے کوئی پیمانہ دیا جائے جمال یوسفی کو اوروں کے جمال سے دیکھتے ہی بتلائے گا ایسے ہی دیدۂ اہل بصیرت آئینہ جہاں نما سوانح عمری کو دیکھتے ہی کمال عملی محمدی کو اوروں کے کمالات عملی سے ان شاء اللہ بڑھ کر بتلائے گا دوسرے کمال علمی کی بہت سی شاخیں ہیں پر جیسے درخت کی چوٹی ایک ہی ہوتی ہے ایسے ہی یہاں بھی اوپر کی شاخ ایک ہی ہے وہ شاخیں تو یہ اخلاق حمیدہ ہیں اور وہ اوپر کی شاخ محبت ہے اوروں کا شاخ کمال علمی ہونا اس سے ظاہر ہے کہ تمام اخلاق مبادی اعمال متنوعہ ہیں سخاوت سے کچھ اور کام ہوتے ہیں اور شجاعت سے کچھ اور افعال۔ اور محبت کی شاخ عالی ہونے کی یہ دلیل ہے کہ تمام اخلاق اس کے خدمتگار اور تابعدار ہیں جس سے محبت ہوتی ہے اسی طرف سخاوت وشجاعت وعلم وحیا وغضب وفا وغیرہ کا میلان ہوتا ہے۔ یہ معنی کہ محبوب کے لئے نہ مال سے درگذر نہ جان سے دریغ اس کی میٹھی کڑوی سب سہی جاتی ہیں اور اس کی قدر ومنزلت کے آگے اپنی جان و مال کو حقیر سمجھ کر بوجہ حیا اس کے سامنے آنکھ نہیں کی جاتی اس کا دشمن نظر آئے تو آنکھوں میں خون اتر آئے اور اس کا عہد و پیمان یاد آئے تو جان پر کھیل جائے غرض جدھر کو محبت کا رخ ہوتا ہے اُدھر ہی کو تمام اخلاق کی توجہ ہوتی ہے اور کمال محبت کی نشانی یہ ہے کہ اپنے محبوب کی بات ہلکی ہوتی نظر آئی تو مال واسباب پر پشت پا مار، زن وفرزند خویش واقرباء گھربار چھوڑ کر مقابل میں ایک ہو یا ہزار سر بکف تنہا میدان کارزار میں دشمنان محبوب سے دست وگریباں اور دو چار ہوئے۔

اس کے بعد حضرت رسول عربی ﷺ کے زمانہ کے شرک و بدعت اور ابناء روزگار کی شوکت اور ثروت اور پھر اس پر آپ کی تنہائی اور افلاس اور پھر جوش اور اخلاص کو دیکھئے تو یوں یقین ہو جاتا ہے کہ ایسی جان نثاری اور وفاداری کسی سے نہیں بن پڑی اُس زمانے کے کفر وشرک کی یہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کیفیت تھی کہ شرق سے غرب تک اور جنوب سے شمال تک توحید اور اصل دین کا پتہ نہ تھا ہندوستان میں تو قدیم سے شرک رہا ہے اور کیوں نہ ہو خود اُن کے اُن بیدوں میں جو اُن کے اعتقاد کے موافق صحیفہ آسمانی اور قانون یزدانی ہے شرک کی تعلیم موجود ہے۔

علی ھذا القیاس چین کی بھی یہی کیفیت تھی ادھر ترکستان کا یہی حال تھا ان ممالک میں ایک ہی قسم کے خیالات اعتقادی اور عبادات اجتہادی تھے رہا ایران وہاں آتش پرستی کی گرما گرمی۔عرب میں خود بت پرستی تھی یورپ میں علاوہ تحریف دین جس پر ان کی کتب کی کیفیت اور ان کے علماء کا اقرار شاہد ہے اور جس کے باعث بجائے دین خداوندی ایجاد بندہ یعنی بدعت رائج ہوگئی تھی بوجہ غلبہ تثلیث وصلیب پرستی توحید کا پتہ نہ تھا مصر وحبش کی یہی کیفیت تھی۔غرض تمام ممالک میں بجائے توحید شرک اور بجائے دین خداوندی ایجاد بندہ یعنی بدعت کا رواج تھا اُس زمانہ میں جو شخص توحید کا نام لے اور تجدید دین کا کام کرے یوں کہو سارے زمانے کو اس نے اپنا دشمن بنالیا یہ بھی امید نہیں کہ یہاں سے بھاگے تو وہاں پناہ مل جائے گی بلکہ موافق مصرعہ

بہر کجا کہ رسیدیم آسمان پیداست

اُس زمانہ میں عرب وعجم برابر نظر آتا تھا (قبلہ نما ص ۷۷، ۷۸)

(۴۳) نبی کریم ﷺ اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی محبت میں ڈوب کر لکھتے ہیں:

آفرین ہمت محمدی ﷺ کو کہ سارا زمانہ ایک طرف تھا اور وہ تنہا ایک طرف تھے بوجہ تعصب مذہبی جس کے باعث اپنے بیگانے سب خون کے پیاسے بن جاتے ہیں جو جو جفائیں اُن پر اُن کی قوم نے کیں اُن کو کون نہیں جانتا مگر جب اہل وطن سے اُمید روبراہی نہ رہی تو گھر بار زن وفرزند خویش واقرباء کو چھوڑ کر بحالت تنہائی وہ اور ان کے یار غار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سر بکف ہو کر مدینہ میں آئے اور اپنے چند خستہ حال رفیقوں سے اس بیکسی اور فقر وفاقہ میں مخالفان خدا سے اس استقلال سے مقابل ہوئے کہ اُس کی نظیر صفحہ ہستی میں صورت پذیر نہ ہوئی مگر نقل مشہور ہے ہمت کا حامی خدا ہے اُن کے استقلال اور اُن کی صدق نیت اور حسن احوال اور اُن کی اس راست بازی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اور صدق مقالی اور ان کی حقانیت اور کمال کا یہ نتیجہ ہوا کہ جو مقابل ہوا اسی نے منہ کی کھائی اور جس نے سر ابھارا وہی سر کے بل گرا۔ ہجرت اوروں نے بھی کی پر یہ جان نثاری کہاں؟ محبت کیش [شاید اس کا معنی یہ ہو کہ محبت کے دعویدار اور بھی تھے یا کوئی لفظ ہو واللہ اعلم۔ راقم] اور بھی تھے پر یہ وفاداری کہاں؟ اگر کسی نے راہ خدا میں داد شجاعت دی بھی تو نہ ایسا خوفناک زمانہ تھا نہ پھر ایسا نتیجہ اس پر متفرع ہوا۔ وہ کون ہے جس کی ہمت کی بدولت توحید کا بول بالا ہوا اور شرق سے غرب تک ایک خدا کی پرستش کا شور پڑ گیا ہو۔ یہ کرشمہ محبت خداوندی اور اعجاز کمال عملی نہ تھا تو اور کیا تھا؟ اگر آپ مسند آرائے حکومت یا کارفرمائے مال و دولت ہوتے تو یہ بھی احتمال تھا کہ خوف شوکت یا طمع دولت میں ایک لشکر ظفر پیکر ساتھ ہو گیا ہو مگر اس بیکسی اور افلاس پر کارنمایاں جس کی نظیر تواریخ سلاطین میں بھی نہیں اور وہ بھی اس کیفیت کے ساتھ کہ اپنے لئے کچھ نہیں اِدھر ہر بات میں خدا کی عظمت اور توحید پر نظر ہے اسی اخلاص اور محبت کا ثمرہ ہو سکتا تھا یا تسخیر اخلاق کا نتیجہ۔ سو ایسا اخلاص اور محبت اور ایسے اخلاق اور الفت کوئی کسی میں دکھلائے تو سہی شری رامچندر اور شری کرشن نے یہ کام کئے تھے یا حضرت موسیٰ علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ بات بن پڑی تھی (قبلہ نما ص ۷۸، ۷۹)

[حضرت نے نبی کریم ﷺ کی عظمت یوں بیان کی کہ آپ نے انتہائی مشکلات کے باوجود ہر طرف توحید کا اعلان کر دیا اب جو لوگ غیر اللہ ہی سے ہر قسم کی امیدیں لگاتے ہیں ان کو ہر مشکل میں پکارنے کے عادی ہوں ان کو حضرت کی ان باتوں سے خدا جانے اتفاق بھی ہو گا یا نہیں]

(۴۴) <u>اس کے بعد فتح مکہ سے نبی کریم ﷺ کی عظمت ثابت کرتے ہیں:</u>

اور یہ تو ظاہر بینوں کے انداز فہم کے موافق گفتگو تھی کاملان فہم کے لئے تو اور بھی ترقی محبت اور اعتقاد محمدی کی گنجائش ہے۔ غرض یہ ہے کہ ایک قسم کے دو کاموں میں تفاوت دو طرح ہوتا ہے ایک تو یہ کہ ایک ہی قسم کا نتیجہ دونوں پر متفرع ہو پر ایک پر زیادہ اور ایک پر کم دوسرا یہ ہے کہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

باہم دونوں کے نتیجے میں فرق نوئی ہو۔ دو سپہ سالار اگر حفاظت حدود ملک میں جانبازی کریں پر ایک زیادہ کامیاب ہو تو یہ پہلی صورت ہے اور اگر ایک سردار فقط سرحد کی حفاظت میں دادِ شجاعت دے اور ایک بادشاہ کے خانماں کو بچائے یا دارالخلافت سے غنیم کے لشکر کو نکال دے تو گو بظاہر باعتبار شجاعت دونوں برابر ہیں پر اول تو واقفان حقیقت کے نزدیک اِس شجاعت اور اُس شجاعت میں بھی فرق ہے کیونکہ جس قدر غنیم کو بادشاہ کی گرفتاری میں اہتمام ہوتا ہے اُتنا اوروں کی گرفتاری میں نہیں ہوتا اور جس قدر دارالخلافت کے تسلط کے وقت خیال استحکام ہوتا ہے اس قدر اور مواقع میں نہیں ہوتا اور اس لئے ایسے وقت میں ایسے ویسے شجاعوں سے کام نہیں چلتا۔ دوسرے یہ امداد ایسی ہے جیسے شکار کے پیچھے دوا دو [اس کا معنی ہر طرف دوڑنا۔ سراج اللغات ص ۱۷۶] کے باعث کوئی بادشاہ لشکر سے علیحدہ شدت تشنگی سے جان بلب تھا اور اس لئے ایک پیالہ پانی کا آدھی سلطنت کے بدلے خرید لیا تھا اور حدود پر جان نثاری ایسی ہے جیسے حالت امن واطمینان میں روزمرہ معمولی تنخواہوں پر بہشتی پانی بھرا کرتے ہیں جیسے بوجہ ضرورت اسی پانی کے دام کہاں سے کہاں پہنچے؟ ایسے ہی بوجہ ضرورت فتح مکہ کے ثواب کو بھی اوروں کی جان نثاری کی نسبت اتنے ہی تفاوت پر سمجھئے کیونکہ حاصل فتح مذکور یہ ہوا کہ تجلی گاہ محبوبیت یعنی خانہ کعبہ کو دشمنانِ خدا کے پنجے سے نکالا اور پھر ان میں سے بتوں کو نکال باہر کیا اور یہ بعینہ ایسا ہے جیسا کوئی دارالخلافت سے غنیم کو باہر نکال دے ایسا سردار بے شک اس کا مستحق ہوتا ہے کہ اس کے اگلے پچھلے قصوروں سے اس کو بری کر دیں (۱) اور عمدہ سے عمدہ عہدہ اور عمدہ سے عمدہ انعام اسکو عطا کریں اور ہمیشہ تفقد

---

(۱) اس سے یہ ہرگز نہ سمجھ لیا جائے کہ حضرت نانوتوی نبی کریم ﷺ کو معصوم نہ مانتے تھے آپ نے مباحثوں کے اندر بھی انبیاء کرام کی عصمت کا اعلان کیا ہے قاسم العلوم میں اس موضوع پر مستقل مکتوب موجود ہے۔ دراصل حضرت نانوتویؒ سورۃ الفتح کی ابتدائی آیات سمجھانا چاہتے ہیں۔

تنبیہ: یاد رکھیں کہ مغفرت کا اظہار ہمیشہ کوتاہی کی وجہ سے نہیں ہوتا بلکہ (باقی اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مربیانہ اس کے ساتھ کرتے رہیں یعنی علاوہ خبر گیری ضروری اس کے برے بھلے سے آگاہ کرتے رہیں اور کوئی شخص اس سے برسر پیکار ہو تو خود اس کی مدد کریں اور حاصل ان سب باتوں کا اور خلاصہ ان سب عنایتوں کا وہی محبوبیت ہے۔

یہ بات تو عقلی تھی پھر اُدھر خدا کے کلام کو دیکھا تو آیت اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا میں ان چاروں باتوں کا وعدہ پایا اور اس لئے اُس کلام کی حقانیت کا اور اپنے خیال کی راستی کا اور بھی یقین ہو گیا۔ باقی رہی فضیلت غزوۂ بدر وہ بایں نظر ہے کہ اس قلت اور ذلت کے وقت ایسی جان نثاری دشوار اور بہت دشوار تھی ورنہ باعتبار نتیجہ اس کو فتح مکہ سے کیا نسبت؟

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) کبھی محض محبت کا تقاضا ہوتا ہے جیسے کسی شاگرد نے اپنے استاد کی دعوت کی اپنی ہمت کے مطابق اچھے کھانے تیار کئے لیکن آخر میں کہتا ہے کہ ہم سے جو کوتاہی ہوگئی معاف کر دیں۔ اگر استاد کہے کوئی کوتاہی نہیں تو شاگرد کی تسلی نہیں ہوتی اور اگر استاد کہہ دے کہ جو کمی کوتاہی تجھ سے ہوگئی میں نے اسے معاف کر دیا اب شاگرد کو خوشی ہوگی۔

پہلے انبیاء کرام قیامت کے دن اپنی کچھ باتوں کو یاد کر کے شفاعت کیلئے آگے نہ بڑھیں گے ہمارے نبی ﷺ سے کہا جائے گا کہ اللہ نے آپ کی بخشش کا اعلان کیا ہوا ہے اس لئے آپ شفاعت کریں تو آپ شفاعت کیلئے آگے بڑھیں گے چنانچہ: بخاری شریف میں ہے ﴿فَیَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ فَیَقُوْلُوْنَ یَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ﴾ (بخاری ج ۲ ص ۶۸۵) مسلم شریف میں ہے عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے ﴿نَفْسِیْ نَفْسِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ اِذْهَبُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ فَیَاْتُوْنِیْ فَیَقُوْلُوْنَ یَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ اشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ﴾ (مسلم طبع بیروت ج ۱ ص ۱۸۵) جناب احمد رضا خان نے سورۃ الفتح کی آیت کریمہ کا ترجمہ یوں کیا ہے" تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے" بتائیں کہ بخاری مسلم کی ان احادیث کا ترجمہ کیا کرے گا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

القصہ کمال عملی کمال محمدی ایسالا ثانی ہے کہ بجز اہل تعصب اور سوائے جاہلان کم فہم اور کوئی اس کا منکر نہیں ہوسکتا جب کمال علمی اور کمال عملی دونوں میں آپ یکتا نکلے تو پھر آپ خاتم نہ ہوں گے تو اور کون ہوگا۔ یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ نہ کسی اور کے لئے یہ خطاب آیا اور نہ کسی اور نے یہ دعوی کیا مگر جب خاتمیت ہے تو جیسے خاتم مراتب معبودیت مرتبہ محبوبیت ہے ایسے ہی اس کے لئے عبد بھی خاتم مراتب عبدیت وعبودیت چاہئے اس لئے تجلی گاہ محبوبیت آپ ہی کے لئے مخصوص رہا اور آپ ہی کو اس کے استقبال کا حکم ہوا تا کہ یہ تاخر استقبال دونوں کی خاتمیت پر دلالت کرے۔ (قبلہ نما ص ۷۹، ۸۰)

[دیکھئے فتح مکہ کے واقعہ کے ضمن میں بھی حضرت نانوتویؒ نبی کریم ﷺ کے یکتا ہونے کو اور آپ کے خاتم ہونے ہی کو ثابت کیا ہے۔ لگتا ہے کہ آپ کو اس عقیدہ سے عشق کی حد تک لگاؤ تھا بہانے بہانے سے اس کا اظہار کرتے رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی دین اسلام پر کامل شرح صدر عطا کرے۔ آمین]

۴۵) اس کے بعد فرماتے ہیں:

بالجملہ تجلی گاہ محبوبیت کے یہ چند خواص ہیں اول تو وہ وجود اور تعمیر میں اول ہو دوسرے ویرانی اور بربادی عالم کا اس سے ابتداء ہو تیسرے یہ کہ ارکان حج اس کے ساتھ متعلق ہوں چوتھے یہ کہ خاتم الانبیاء ﷺ کے لئے مخصوص رہے سو بحمد اللہ یہ چاروں باتیں خانہ کعبہ میں موجود ہیں اور وجہ اصلی ان سب کی انعکاس اور رونق افروزی تجلی مذکور ہے وہی مسجود اور معبود ہے اور دیوار کعبہ فقط مسجود الیہ اور مثل تخت شاہی اور درِ دولت شاہی جہت اور سمت اور قبلہ آداب و نیاز ہے مثل بتان ہندو چین و عرب و آتش ایران خود معبود اور مسجود نہیں یہی وجہ ہے کہ اُس طرف کو رکوع وسجود کرتے ہیں تو اُس کو استقبال کعبہ کہتے ہیں مثل بت پرستی کعبہ پرستی نہیں کہتے اور یہی وجہ ہے کہ وقت استقبال عظمت کعبہ کا خیال تک بھی شرط نہیں چہ جائیکہ مثل بت پرستی نیت پرستش کعبہ ہو اگر کسی کو دھیان بھی نہ آئے تو عبادت میں قصور تو کیا ہوتا اور کمال سمجھئے کہ غیر خدا کا خیال بھی نہ آیا اور یہی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

وجہ ہے کہ اول سے آخر تک نماز اور حج میں کوئی کلمہ مشعر تعظیم کعبہ نہیں آتا۔ جو ہوتا ہے وہ خدا ہی کی تعظیم کا کلمہ ہوتا ہے جیسے بت پرستی میں من اولہ الی آخرہ غیر خدا کی تعظیم ہوتی ہے استقبال کعبہ میں ایک لفظ بھی کعبہ کی تعظیم کا نہیں ہوتا اور یہی وجہ ہے کہ اداءِ نماز و حج کے لئے دیواروں کا ہونا شرط نہیں اگر ان عبادتوں میں کعبہ پرستی ہوتی تو جیسے وقت بت پرستی بتوں کا سامنے ہونا ضرور ہے دیوار کعبہ کا سامنے ہونا بھی ضرور ہوتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ اہل اسلام خانہ کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہیں خود اللہ یا شریک اللہ نہیں سمجھتے جو مثل بت پرستی وقت عبادت اہل اسلام کعبہ پرستی کا احتمال ہو اور یہی وجہ ہے کہ اہل اسلام کعبہ کو اپنے حق میں مختار نفع و ضرر نہیں سمجھتے بلکہ حضرت محمد ﷺ کو جو اُدھر کو عبادت کرتے تھے اُس سے افضل سمجھتے ہیں اگر اہل اسلام خانہ کعبہ کو اپنا معبود سمجھتے تو لاجرم جیسے بت پرست اپنے معبودوں کو مختار نفع و ضرر اور عابدوں سے افضل سمجھتے ہیں وہ بھی خانہ کعبہ کو مختار نفع و ضرر اور رسول اللہ ﷺ سے افضل سمجھتے اور یہی وجہ ہے کہ خانہ کعبہ کے استقبال میں اول خدا کے حکم کا انتظار رہا اگر اہل اسلام خانہ کعبہ کو مثل بتان ہند و عرب مستحق عبادت سمجھتے تو جیسے خدا کی عبادت میں ان کو اور بتوں کی عبادت میں آرزوؤں کو [یعنی بت پرستوں کو جو صرف آرزو یا امید کی بنا پر بتوں کی عبادت کرتے ہیں ان کو۔ راقم] کسی کے حکم کا انتظار نہیں ایسے ہی خانہ کعبہ کے استقبال میں بھی ان کو خدا کے حکم کا انتظار نہ ہوتا (قبلہ نما ص ۸۰، ۸۱)

[دیانند سرستی نے جو اعتراض کیا تھا کہ مسلمان کعبہ کی عبادت کرتے ہیں اس کا جواب یہ بھی تھا کہ ہمیں اس گھر کی عبادت کا نہیں اس کے رب کی عبادت کا حکم ہے سورۃ قریش میں فرمایا فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ترجمہ ”وہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں“۔ حضرت نانوتویؒ نے متعدد جوابات دیئے مگر حیرت یہ ہے کہ سائل نے نہ نبوت کی بابت سوال کیا تھا نہ ختم نبوت کا پوچھا تھا مگر حضرت نانوتویؒ یہاں بھی ختم نبوت کو مبرہن کر گئے۔ عقیدۂ ختم نبوت پر کام تو بہت سوں نے کیا مگر کم از کم اس عاجز کے ناقص مطالعہ میں ختم نبوت کا اس قسم کا کوئی مبلغ نہیں گزرا اگر کسی اور کے علم میں ہو تو با حوالہ اطلاع دے کر شکریہ کا موقع مرحمت فرمائے]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۴۶) حضرت ایک جگہ فرماتے ہیں:

موافق اعتقاد اہل اسلام حقیقت محمدی حقیقت کعبہ سے افضل ہے (قبلہ نما ص ۸۱)

۴۷) ایک جگہ حضرت لکھتے ہیں:

حسب روایت قرآنی حضرت آدم علیہ السلام مسجود ملائکہ اور یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں اور ماں باپ کے مسجود مگر موافق اعتقاد اہل اسلام اور بمقتضائے دعویٰ خاتمیت حضرت محمد ﷺ ان دونوں سے افضل (قبلہ نما ص ۸۱)

۴۸) ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

اب باوجود افضلیت رسول اللہ ﷺ بہ نسبت خانہ کعبہ اس کی طرف اُن کے سجدہ کی وجہ بھی بیان کر ہی دیتا ہوں سنئے وزیر اعظم سے بڑھ کر کسی کا رتبہ نہیں ہوتا۔ بعد رتبہ شاہی اگر اس کے رتبہ کو کہئے تو بجا ہے مگر بایں ہمہ اس کی آستانہ بوسی سے کوئی یوں نہیں سمجھتا کہ بعد رتبہ شاہی رتبہ آستانہ ہے رتبہ وزیر اس سے کم ہے سو جو بات آستانہ بوسی وزیر میں ہوتی ہے وہی بات سجدۂ محمدی میں ہے۔ حضرت محمد عربی ﷺ بمنزلہ وزیر اعظم ہیں اور خانہ کعبہ بمنزلہ آستانہ شاہی اور کیوں نہ ہوں یہ بیت اللہ ہے تو وہ حبیب اللہ اور حبیب اللہ اور بیت اللہ میں جسقدر فرق ہونا چاہئے وہ خود ظاہر ہے بلکہ بعد غور یہ معلوم ہوتا ہے کہ مَا بِهِ الْاِفْتِخَار کعبہ جس کو اپنی اصطلاح میں حقیقت کعبہ کہیے مَا بِهِ الْاِفْتِخَار محمدی کا ظل اور پرتو ہے الخ (قبلہ نما ص ۹۰)

[یہ عبارتیں بھی نبی ﷺ کے افضل واعلیٰ اور آخری نبی ہونے کے عقیدہ میں صریح ہیں کوئی ابہام نہیں ہے حقیقت کعبہ اور حقیقت محمدی کا مزید بیان قبلہ نما ص ۹۱ میں حضرت نے ذکر کیا ہے]

۴۹) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

مصداق عبد کامل پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ وہ ذات حمیدہ صفات حضرت خاتم النبیین ﷺ ہے اور اس لئے اس بات کا تسلیم کرنا لابدی [ضروری] ہے کہ حقیقت کعبہ پرتو حقیقت محمدی ہے اور اس وجہ سے اعتقاد افضلیت حقیقت محمدی ﷺ بہ نسبت حقیقت کعبہ ضروری ہے (قبلہ نما

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ص ۹۱ سطر آخر وص ۹۲)

[یہ عبارتیں بھی نبی ﷺ کے افضل واعلی ہونے میں صریح ہیں کوئی ابہام نہیں ہے]

۵۰) ایک جگہ فرمایا:

اب یہ بات باقی رہی کہ حضرت خاتم النبیین ﷺ باوجودیکہ سب کے علوم کے منبع اور خطاب علمك ما لم تكن تعلم و كان فضل الله عليك عظيما کے مخاطب ہیں مسجود کیوں نہ ہوئے جیسے تحقیق متعلق خاتمیت سے یہ معلوم ہوا تھا کہ علم میں کوئی ہم پایہ خاتم نہیں ایسے ہی آیت وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس دولت میں کوئی شخص آپ کا ہم پلہ نہیں الخ (قبلہ نما ص ۱۰۰)

[حضرت آدم مسجود ملائکہ بنے نبی کریم ﷺ مسجود نہ بنے اس کا جواب تو آپ قبلہ نما میں دیکھیں اس عبارت میں بھی حضرت نانوتویؒ نے رسول اللہ ﷺ کی عظمت اور خاتمیت کا اعلان کیا ہے]

۵۱) ایک جگہ فرمایا:

حضرت محمد عربی ﷺ اور سوا اُن کے اور اکابر میں اگر فرق ہے تو ایسا ہے جیسے محبوب شاہی اور خدام بادشاہی میں ہوا کرتا ہے یہاں جیسے خدام کو خیال ہمسری محبوب نہیں ہوا کرتا ایسے ہی بمقابلہ رسول اللہ ﷺ اگر انبیاء گذشتہ بھی ہوتے تو ان کو ہوس مساوات نہ ہوتی چہ جائیکہ مطیعان امتیان مطیعان کم مرتبہ۔ اور ہو تو کیونکر ہو قمر وکواکب کو بھی کہیں خیال ہمسری آفتاب عالمتاب ہوسکتا ہے؟ سوائے حضرت خاتم جو کوئی ہے ملائکہ ہو یا جنات یا بنی آدم ہو یا سوا ان کے اور مخلوقات سب کے سب کمالات علمی وعملی میں دریوزہ گر در دولت احمدی ﷺ ہیں چنانچہ پہلے عرض کر چکا ہوں۔ (قبلہ نما ص ۱۰۱)

۵۲) ایک جگہ فرمایا:

تجلی اول منبع جملہ صفات کمال اور مبدأ مبادی جمال وجلال ہے اور حضرت خاتم علیہ السلام اس تجلی کے حق میں بمنزلہ قالب سراپا مطابق ہیں ۔۔۔۔ اس لئے ملائکہ ہوں یا جنات، بنی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

آدم ہوں یا حیوانات کمال علمی وعملی میں ایسی طرح حضرت خاتم ﷺ کے دست نگر ہوں گے(۱) جیسے قمر وکواکب دست نگر آفتاب۔اوراس لئے قمر وکواکب میں بوجہ اشتراک دست نگری اگر باہم نزاع وخلاف ہوتو ہو مگر آفتاب کے ساتھ کسی کو خیال مجال ہمسری نہیں مگر یہ ہے تو پھر ایسے ہی سوائے خاتم اوروں میں اگر بوجہ خیال خواجہ تاشی (۲) نزاع وخلاف ہوتو ہو مگر حضرت خاتم ﷺ کے ساتھ کسی کو مجال ہمسری نہیں ہوسکتا اوراس لئے نہ کسی کو زیر کرنے کی حاجت جو ارشاد سجدہ کی نوبت آئے اور نہ وہم خفائی جو اظہار واعلان کیلئے امر اداء آداب خلافت کی ضرورت ہو۔ الغرض اُدھر تو ایجاب آداب خلافت کی ضرورت نہ تھی اور اِدھر کمال عبودیت کی وجہ سے یہ تشابہ ظاہری عبد ومعبود حضرت خاتم علیہ السلام کو پسند نہ آیا اس لئے نہ ادھر سے امت کے نام پروانہ اداء سجدہ خلافت آیا اور نہ ادھر سے آپ نے سجدۂ خلافت کو پسند فرمایا (قبلہ نما ص ۱۰۱، ۱۰۲)

[واقعی آپ کو سجدۂ خلافت کی ضرورت نہیں آپ کی رسالت کا اعلان اذان کے ذریعے ہی دیکھ لیں پوری دنیا میں ہر وقت ہو رہا ہے کوئی شخص اپنے لئے اذان نہ لا سکا۔اگر مرزائی صرف اذان پر ہی غور کر لیں تو کبھی مرزا قادیانی کو نبی نہ کہیں۔غرض ان دونوں عبارتوں میں بھی رسول اللہ ﷺ کی خاتمیت کا اعلان موجود ہے]

---

(۱) اللہ تعالیٰ نے انسان کو اللہ کی عبادت کیلئے پیدا کیا اور عبادت کا طریقہ حضرات انبیاء کرام نے بتایا اور نبی کریم ﷺ نبی الانبیاء ہیں اگر آپ کو پیدا نہ کرنا ہوتا تو دیگر انبیاء بھی پیدا نہ کئے جاتے انبیاء نہ ہوتے تو انسان کو پیدا کرنا بیفائدہ تھا۔باقی کائنات کو اللہ نے انسان کیلئے پیدا کیا۔حاصل یہ کہ اگر نبی کریم ﷺ نہ ہوتے تو نہ انسانوں کو پیدا کیا جاتا نہ دیگر مخلوقات کو۔تو مخلوقات اس معنی میں نبی کریم ﷺ کی محتاج ہیں۔ورنہ ان کا خالق مالک رازق حاجت روا مشکل کشا فریادرس اللہ ہی ہے۔

(۲) [خواجہ تاش کا معنی: ایک مالک کے کئی غلام۔سراج اللغات ص ۱۵۸۔تو خواجہ تاشی کا معنی ہوا۔ایک دوسرے سے سبقت کرنا]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۵۳) ایک جگہ فرماتے ہیں:

جہاں کہیں اس قسم کے سجدہ کی نوبت آئی وہ فقط اِسی بناء پر تھا کہ سجدۂ خلافت سجدۂ عبادت نہیں جو شرک حقیقی ہو اور اُدھر اتنی دوراندیشی نہ تھی جتنی نصیب حضرت خاتم ﷺ ہوئی اور نہ وہ کمال عبودیت تھا جو حضرت خاتم ﷺ میں تھا (قبلہ نما ص ۱۰۲)

[اس عبارت میں بھی حضرت نانوتویؒ نے برملا عقیدۂ ختم نبوت کا اظہار کیا ہے]

۵۴) قبلہ نما کے آخر میں فرماتے ہیں:

اب میں شکر خداوندی دل و جان سے ادا کرتا ہوں کہ مجھ سے روسیاہ سراپا گناہ نا ہنجار بداطوار پر خداوند عالم نے یہ فضل فرمایا کہ میری عقل نارسا ان مضامین بلند تک پہنچی یہ طفیل حضرت خاتم النبیین ﷺ ہے ورنہ میں کہاں اور یہ باتیں کہاں؟ وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَآلِهٖ وَأَزْوَاجِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ (قبلہ نما ص ۱۰۴)

[یہ عبارتیں بھی نبی ﷺ کے افضل واعلیٰ اور آخری نبی ہونے میں صریح ہیں کوئی ابہام نہیں ہے۔ اس عبارت میں حضرت یہ فرما رہے ہیں کہ ان عالیشان مضامین کا سبب عقیدۂ ختم نبوت ہی ہے۔ کیونکہ اگر بعد میں کسی نئے نبی کے آنے کا عقیدہ ہوتا تو اس کا توسل مناسب تھا جیسا کہ یہودی نبی کریم ﷺ کی آمد سے پہلے آپ کے توسل سے دعا کیا کرتے تھے (دیکھئے سورۃ البقرۃ آیت ۸۹ کے تحت تفسیر الجلالین ص ۱۹، تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۲۱۷) الغرض توسل میں آپ ﷺ کا ذکر اس کی دلیل ہے حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کی کے قائل نہ تھے]

☆☆☆☆☆

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿قبلہ نما کے متروکہ اوراق سے حوالہ جات﴾

مولانا نورالحسن راشد کاندھلوی لکھتے ہیں۔

مشہور یہ ہے کہ حضرت مولانا نانوتویؒ نے آب حیات کے کچھ اوراق نکلو دیئے تھے جو کبھی شائع نہیں کئے گئے............مگر راقم سطور کا خیال یہ ہے کہ یہ روایت وشہرت درست نہیں دراصل قبلہ نما کے اوراق نکلوائے گئے تھے............پھلاودہ میں جو نسخہ محفوظ تھا وہ آب حیات کے زائداوراق کا نہیں بلکہ قبلہ نما کے اوراق کا ہے اس کے پہلے صفحہ پر تحریر ہے:

''اوراق زائد قبلہ نما مصنفہ جناب مولانا محمد قاسم صاحب کہ از رسالہ مذکورہ جدا فرمودہ اند''

اور اس رسالہ میں جو بحث ہے وہ بیت اللہ کے قبلہ ہونے اور متعلقہ موضوع پر ہے جس کو ان صفحات میں درج الفاظ بھی پوری طرح واضح کر رہے ہیں لکھا ہے کہ:

''سجدہ کے مقابل میں ایک تو مسجود لہ ہوتا ہے اور ایک مسجود الیہ۔ مسجود لہ تو سوائے خداوند عالم اور کوئی نہیں اور مسجود الیہ سوائے فضائے خانہ کعبہ اور دیوار کعبہ بالفعل اور کوئی چیز نہیں البتہ قبل ظہور خاتم ﷺ بیت المقدس بھی مسجود الیہ سجدہ عبادت تھا۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ تَمَّتْ بِالْخَیْرِ (قاسم العلوم ص ۶۲۴، ۶۲۵)

[اس عبارت میں دو جگہ نبی کریم ﷺ کو خاتم لکھا ہے خط کشیدہ عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ خاتم سے مراد آخری نبی ہی ہے دیکھئے حضرات کے خطوط میں، بیانات میں کتب ورسائل میں مطبوعہ اور غیر مطبوعہ ہی نہیں جو تحریرات متروکہ میں ان میں بھی نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا ذکر جس قدر صراحت سے پایا پایا جاتا ہے شاید ہی کسی اور عالم کی تحریروں میں اس طرح ہو۔]

☆☆☆☆☆

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۷۸۶

الحمد للہ والمنۃ کہ یہ رسالہ مولفہ جناب مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم نانوتوی مزیل التباس در موضع اثر ابن عباس

مسمیٰ بہ

تحذیر الناس

۱۳۴۴

باہتمام

مولوی محمد طیب و مولوی محمد طاہر صاحبان مالکان

قاسمی پریس دیوبند میں طبع ہوا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿تحذیر الناس کا سبب تالیف﴾

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ط یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ

﴿سورۃ الطلاق آیت نمبر۱۲﴾ ترجمہ: اللہ وہی ہے جس نے سات آسمان پیدا کئے اور زمینیں بھی اتنی ہی، ان میں حکم نازل ہوا کرتا ہے ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر یوں مروی ہے: سَبْعَ اَرَضِیْنَ فِیْ کُلِّ اَرْضٍ اٰدَمُ کَاٰدَمِکُمْ وَنُوْحٌ کَنُوْحِکُمْ وَاِبْرَاهِیْمُ کَاِبْرَاهِیْمِکُمْ وَعِیْسٰی کَعِیْسٰی وَنَبِیٌّ کَنَبِیِّکُمْ (فتح الباری ج۶ ص۲۹۳)

ترجمہ: اللہ نے سات زمینیں پیدا کیں ہر زمین میں تمہارے آدم کی طرح ، دم، تمہارے نوح کی طرح نوح تمہارے ابراہیم کی طرح ابراہیم اور عیسیٰ کی طرح عیسیٰ اور تمہارے نبی کی طرح نبی ہیں صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ ۔اس حدیث کا مفہوم ظاہری نظر میں عقیدۂ ختم نبوت کے معارض ہے جبکہ سند کے اعتبار سے یہ حدیث صحیح ہے (فتح الباری ج۶ ص۲۹۳)

اب اگر اس حدیث کو لیا جائے تو ختم نبوت کا انکار نظر آتا ہے اور اگر اس روایت کا انکار کیا جائے تو اس زمانے میں جو منکرین حدیث پیدا ہوئے تھے ان کو تقویت ملتی ہے وہ کہیں گے نہ احایث کا اعتبار ہے نہ محدثین کی تصحیح و تضعیف کا۔اس روایت کے بارے میں حضرت نانوتویؒ سے پوچھا گیا حضرت نے ایسا جواب دیا کہ محدثین پر بھی اعتماد بحال رہے اور عقیدۂ ختم نبوت کے بھی معارض نہ ہو۔ حضرت کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ خاتمیت کی تین قسمیں ہیں رتبی ، زمانی اور مکانی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے تین طرح کی خاتمیت عطا فرمائی۔ خاتمیت رتبی تو اس طرح کہ آپ کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے نہ کوئی آپ سے اعلیٰ ہے اور نہ کوئی آپ کے برابر۔ خاتمیت زمانی اس طرح کہ آپ کا زمانہ سب انبیاء کے بعد ہے آپ کے بعد تو کجا آپ کے زمانے میں بھی کوئی اور نبی نہیں۔ اور مکانی اس طرح کہ آنحضرت ﷺ کو جس زمین پر بھیجا گیا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

وہ زمین باقی زمینوں سے اعلیٰ ہے۔

مولانا نانوتویؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ کے اس اثر کے مطابق دوسری زمینوں میں اگر انبیاء ہوں اور ہر زمین میں ان کا کوئی خاتم ہو تو نہ وہ ہمارے نبی ﷺ کے مرتبہ کو پا سکیں اور نہ آپ کے ہمعصر یا آپ کے بعد ہوئے۔ انبیاء کرام کے خاتم مطلق ہمارے نبی ﷺ ہی ہیں حضرتؒ کی اس تحقیق کے مطابق سورۃ الطلاق کی یہ آیت کریمہ بھی ختم نبوت کی دلیل بنتی ہے۔ اس آیت کی مزید بحث ان شاء اللہ کتاب ''نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء علیہ السلام'' میں کی جائے گی۔

مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب سواتی رحمہ اللہ تعالیٰ تحذیر الناس کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتے ہیں۔

یہ مختصر سا رسالہ حضرت نانوتویؒ کا ایک معرکۃ الآراء اور علمی رسالہ ہے ایک استفتاء کے جواب میں حضرت نے تحریر فرمایا ہے رسالہ اپنے استدلال اور علمی نکات کی دقت کی وجہ سے مشکل ہے بعض لوگوں نے کم فہمی یا اپنی شقاوت کی وجہ سے عبارتوں میں قطع و برید و تقدیم و تاخیر کر کے کچھ کا کچھ بنا کر حضرت نانوتویؒ پر تکفیر بازی بھی کی ہے دراصل رسالہ میں حضرت نے آیت ختم نبوت (خاتم النبیین) کی ایسی عالی تحقیق فرمائی ہے جس کی مثال علمی لٹریچر میں نہیں مل سکتی ختم نبوت زمانی، مکانی اور رتبی ہر طرح حضور نبی کریم ﷺ پر ختم ہے آخر میں استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالحی لکھنویؒ اور دیگر علماء کرام کی تصویب و تصدیق بھی شامل ہے۔ (مقدمہ اجوبہ اربعین ص ۴۶)

﴿تحذیر الناس پر کچھ اور ابحاث﴾

راقم الحروف نے آیات ختم نبوت میں تحذیر الناس کی عبارات پر بھی لکھا ہے ذیل میں اس کتاب سے ضروری باتوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ واللہ الموفق

اعتراض:

مرزائی کہتے ہیں کہ بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نبی ﷺ کے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بعد نئے نبی کے آنے کا جائز مانتے تھے مولانا نے تحذیر الناس ص ۲۸ میں لکھا ہے۔

"بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا" (بحوالہ احمدیت پر اعتراضات کے جوابات ص ۱۰)

جواب: حضرت نانوتویؒ کی عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں خدمات آپ کے سامنے ہیں ان حقائق کے ہوتے ہوئے حضرت کو منکر ختم نبوت کہنا کیا کسی عاقل کا کام ہوسکتا ہے؟

مرزائیوں نے نامکمل عبارت کو پیش کر دیا ہے مکمل عبارت اس لئے پیش نہ کی کہ اس میں مرزائیوں کا رد پایا جاتا ہے۔ جن لوگوں نے بھی تحذیر الناس کو غور سے پڑھا انہیں مجبوراً یہ کہنا پڑا کہ حضرت نانوتویؒ نبی علیہ السلام کو آخری نبی مانتے ہیں اور جو آپ ﷺ کو آخری نبی نہ مانے اس کو کافر کہتے ہیں چنانچہ بریلوی مکتب فکر کے ممتاز عالم دین مولانا احمد سعید کاظمی لکھ گئے کہ

ہمیں نانوتوی صاحب سے یہ شکوہ نہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کیلئے تاخر زمانی کو تسلیم نہیں کیا یا یہ کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد مدعی نبوت کی تکذیب و تکفیر نہیں کی انہوں نے یہ سب کچھ کیا۔ (مقالات کاظمی ج ۲ ص ۲۵۱)

اس لئے جس نے حضرت نانوتویؒ کو منکر ختم نبوت کہا یا تو عدم تحقیق کی بنا پر اس نے یہ بات کہہ دی اور یا عوام کو دھوکہ دینے کیلئے یا ان سے مالی مفادات حاصل کرنے کیلئے ایسا کیا۔

سوال: اس کی کیا دلیل ہے کہ حضرت نانوتویؒ نے تحذیر الناس میں بھی نبی کریم ﷺ کو آخری نبی ہی لکھا ہے۔

جواب: جب تحذیر الناس کی بابت سوالات ہوئے تو ایک موقع پر حضرت نے فرمایا:

قضیہ (مراد جملہ) " مُحَمَّدٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ " میں میرے نزدیک بھی خاتم کا مفہوم تو وہی ہے جو اوروں کے نزدیک ہے [کہ محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔ راقم] بر بناء خاتمیت موصوفیہ بالذات پر [یعنی اصل نبی ہونے پر۔ راقم] ہے جس کا مصداق ذات محمدی ﷺ (مناظرہ عجیبہ ص ۱۳۳)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

معلوم ہوا کہ ﴿مُحَمَّدٌ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ﴾ کا معنی حضرت نانوتویؒ بھی یہی بتاتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں ہاں انہوں نے اس کی علت بیان کردی کہ آپ کو آخر میں اس لئے بھیجا گیا کہ آپ سب سے اعلیٰ نبی ہیں۔ تو عام لوگ ختم نبوت سے صرف یہ سمجھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں جبکہ حضرت نانوتویؒ فرماتے ہیں کہ ختم نبوت سے نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کا اعلیٰ وافضل نبی ہونا بھی سمجھ آتا ہے۔

علاوہ ازیں تحذیر الناس سے حضرت نانوتویؒ کی ایک عبارت ''آیات ختم نبوت'' صفحہ ۸۸ تا ۹۰ میں سورۃ البقرۃ کی دلیل نمبر ۲۱ کے تحت ہم ذکر کر چکے ہیں جس میں حضرت نانوتویؒ نے نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کو عقلی ونقلی دلائل سے مدلل کیا ہے آپ فرماتے ہیں۔

اگر رسول اللہ ﷺ کو اول یا اوسط میں رکھئے تو انبیاء متاخرین کا دین اگر مخالف دین محمدی ہوتا تو اعلیٰ کا ادنیٰ سے منسوخ ہونا لازم آتا۔ حالانکہ خود فرماتے ہیں ﴿مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا﴾ اور کیوں نہ ہو؟ یوں نہ ہو تو اعطاء دین منجملہ رحمت نہ رہے آثار غضب میں سے ہو جاوے ہاں اگر یہ بات متصور ہوتی کہ اعلیٰ درجہ کے علماء کے علوم ادنیٰ درجہ کے علوم سے کم تر ہیں اور اَدْوَن ہوتے ہیں تو مضائقہ بھی نہ تھا پر سب جانتے ہیں کہ کسی عالم کا عالی مرتبہ ہونا مراتب علوم پر موقوف ہے یہ نہیں تو وہ بھی نہیں۔

اور انبیاء متاخرین کا دین اگر مخالف نہ ہوتا تو یہ بات ضرور ہے کہ انبیاء متاخرین پر وحی آتی اور افاضہ علوم کیا جاتا ورنہ نبوت کے پھر کیا معنی؟ سو اس صورت میں اگر وہی علوم محمدی ہوتے تو بعد وعدہ محکم ﴿اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ﴾ کے جو بہ نسبت اس کتاب کے جس کو قرآن کہئے اور بشہادت آیہ ﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾ جامع العلوم ہے کیا ضرورت تھی؟ اور اگر علوم انبیاء متاخرین علوم محمدی کے علاوہ ہوتے تو اس کتاب کا تبیانا لِّكُلِّ شَيْءٍ ہونا غلط ہو جاتا۔ بالجملہ ایسے نبی جامع العلوم کو ایسی ہی کتاب جامع چاہئے تھی تا کہ علو مراتب نبوت جولا جرم علو مراتب علمی ہے چنانچہ معروض ہو چکا میسر آئے ورنہ یہ علو مراتب نبوت

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بے شک ایک قول دروغ اور حکایت غلط ہوتی ایسے ہی ختم نبوت بمعنی معروض کو تاخر زمانی لازم ہے (تحذیر الناس طبع جدید ص۵۲ تا ۵۳ سطر ۳)

خط کشیدہ عبارت میں ختم نبوت بمعنی معروض کا مطلب ہے وہ ختم نبوت جو میں نے عرض کی اس سے مراد خاتمیت رتبی ہے جس کو حضرت نانوتویؒ نے پچھلی عبارت میں ذکر کیا ہے حضرتؒ کی اس عبارت کا مطلب یہ ہے جو سب سے اعلیٰ نبی ہوگا عقلی طور پر بھی اس کو سب انبیاء کے بعد ہی آنا ہوگا۔ عقلی دلیل وہی جو مذکورہ بالا عبارت میں ذکر کی ہے اور یہ دلیل جیسا کہ آپ نے دیکھا محض عقلی نہیں بلکہ قرآن پاک کی نصوص قطعیہ سے ماخوذ ہے۔ حضرت نانوتویؒ کے اس استدلال کی آسان لفظوں میں وضاحت "آیات ختم نبوت" ص ۸۸ میں ملاحظہ کریں اس جگہ آپ اب حضرت کے استدلال کو جدول میں ملاحظہ فرمائیں۔

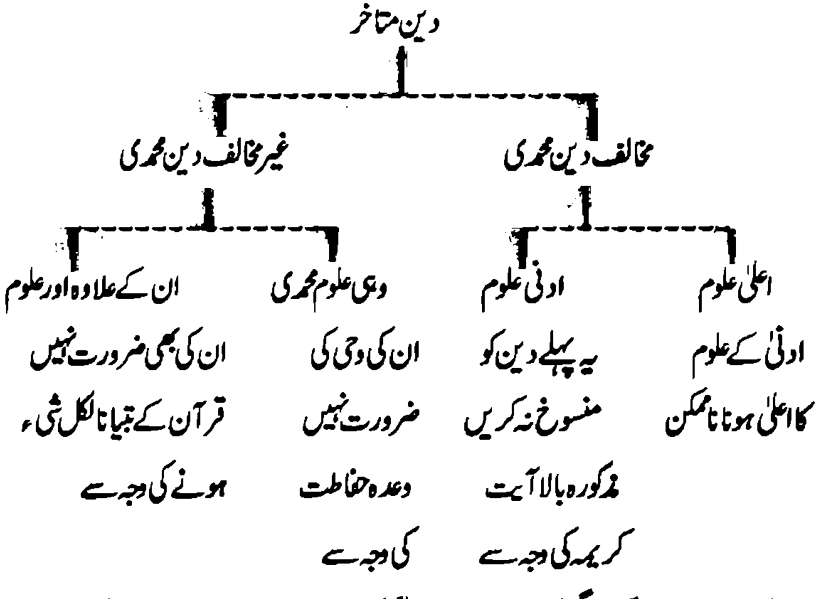

سوال: یہ بات تو سمجھ آگئی کہ حضرت نانوتویؒ کے نہ اسلام میں شبہ اور نہ اس میں کہ وہ حضرت نبی کریم ﷺ کو اللہ کا آخری نبی مانتے تھے تو پھر مرزائی مبلغ نے جو عبارت پیش کی وہ مکمل عبارت کیسے ہے؟

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جواب: تحذیر الناس ص ۲۸ کی عبارت یوں ہے۔

''ہاں اگر خاتمیت بہ معنی اتصاف ذاتی بوصفِ نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا تو پھر سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افرادِ مقصود بالخلق میں سے مماثل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کے افرادِ خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی افرادِ مقدرہ پر آپ کی فضیلت ثابت ہو جائے گی۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اس زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے (تحذیر الناس ص ۲۸) مولانا کی ایک ایسی عبارت ص ۱۴ میں اس طرح ہے۔

غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ کی نسبت خاص نہیں ہوگا بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے (تحذیر الناس ص ۱۴)۔

مرزائی گور یلے کی کاروائی دیکھیں کہ اس نے صرف خط کشیدہ الفاظ کو پیش کر کے مولانا کو ختم نبوت کا منکر کہہ دیا۔

سوال: اس میں کیا حرج ہے آخر جو الفاظ دیئے ہیں وہ بھی تو مولانا ہی کے ہیں؟

جواب: بسا اوقات صرف ایک لفظ کے کم کرنے سے سچی بات جھوٹی ہو جاتی ہے اور ان عبارتوں میں نصف سے کہیں زائد الفاظ گرائے ہوئے ہیں۔ اس لئے معنی بالکل بدل گیا۔

مثال: اس مرزائی گور یلے نے نامکمل عبارت پیش کر کے دھوکہ دیا ہے یہ تو ایسے ہے جیسے کوئی پڑھے ''وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا اور '' لَاعِبِیْنَ'' کو چھوڑ دے اور کہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں زمین آسمان کا خالق نہیں ہوں (سورۃ الدخان آیت نمبر ۲۷) جبکہ پوری آیت کا ترجمہ یہ ہے

''اور ہم نے آسمانوں کو اور زمین کو اور جو ان کے درمیان ہے کھیل کیلئے پیدا نہیں کیا''

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دیکھا آپ نے ایک لفظ کے حذف کرنے سے دونوں عبارتوں میں زمین آسمان کا فرق ہو گیا۔

پوری عبارت صدق اور نامکمل کذب۔

پوری عبارت عین ایمان اور نامکمل عین کفر

ایسے ہی مولانا کی پوری عبارت عین صدق و ایمان ہے جبکہ یہ نامکمل عبارت خالص کذب و کفر ہے۔ مولانا کی عبارتوں پر غور کریں۔

تحذیر الناس ص ۲۸ کی عبارت کے کئی حصے ہیں

۱) "ہاں اگر خاتمیت بہ معنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا کہ اس ہیچمدان نے عرض کیا۔

۲) تو پھر سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے۔

۳) بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کے افراد خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی افراد مقدرہ پر آپ کی افضلیت ثابت ہو جائے گی۔

۴) بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اس زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے (تحذیر الناس ص ۲۸)

پہلا حصہ شرط ہے دوسرا حصہ جزا ہے تیسرے اور چوتھے حصہ جزا پر معطوف ہے۔

مرزائی نے ص ۲۸ کی عبارت سے شرط بھی غائب کر دی اور جزا بھی بلکہ اس کے بعد ایک معطوف کو بھی غائب کر دیا اور صرف دوسرے معطوف کے کچھ حصے کو ذکر کر کے شور کر دیا کہ مولانا ختم نبوت کے قائل نہیں۔

تحذیر الناس ص ۱۴ کی عبارت کے درج ذیل حصے ہیں۔

۱) غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جائے جو میں نے عرض کیا۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۲) تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گزشتہ کی نسبت خاص نہیں ہوگا۔

۳) بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔

پہلا حصہ شرط ہے دوسرا حصہ جزا ہے تیسرا حصہ جزا پر معطوف ہے۔ اس عبارت سے شرط و جزا کو غائب کر کے صرف معطوف کو ذکر کر کے مولانا کی طرف نسبت کر دیتے ہیں کہ آپ نبی ﷺ کے بعد کسی اور نبی کے آنے کے قائل ہیں حالانکہ جملہ شرطیہ سے شرط یا جزا کو حذف کر دیں تو باقی الفاظ جملہ نہیں بنا کرتے (قطبی ص ۶۸ شرح ابن عقیل ج ۱ ص ۱۶، التصریح علی التوضیح ج ۱ ص ۲۶) جس عبارت سے جملہ ہی نہیں بنے اس کو کسی کا عقیدہ کیسے کہا جائے؟ ایسی عبارت کی وجہ سے کسی پر کیا فتویٰ لگاؤ گے؟

سوال: انبیاء کے افرادِ خارجی اور افرادِ مقدرہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: افراد خارجی سے مراد وہ حضرات جن کو اللہ تعالیٰ نے شرف نبوت عطا فرمایا جن کو نبی ماننا ہم پر ضروری ہے اور افراد مقدرہ سے مراد وہ جن کو نبی فرض کیا جائے جیسے ایک روایت میں ہے "لَوْ كَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ "" اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب نبی ہوتے" حضرت ملا علی قاریؒ اس کے بارے میں فرماتے ہیں "لَوْ صَارَ عُمَرُ نَبِیًّا لَكَانَ مِنْ اَتْبَاعِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ" (موضوعات کبیر ص ۵۸) "اگر حضرت عمر نبی ہوتے تو نبی کریم ﷺ کے پیروکاروں سے ہوتے"۔ دیکھئے حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نبی فرض کر کے نبی کریم ﷺ کے پیروکاروں میں سے مانا اور یہی کچھ حضرت نانوتویؒ فرماتے ہیں۔

خلاصہ بحث:

مولانا کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اگر نبی کریم ﷺ کو نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء مانا جائے تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ اگر بالفرض نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی آئے تو وہ آپ کے مرتبے کو نہ پا سکے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

گا۔ مولانا کی پوری عبارت کے صحیح ہونے کی ایک دلیل تو یہی کافی ہے کہ مرزائی نے اس کو پورا پیش نہ کیا کوئی تو وجہ ہے کہ مرزائی نے شرط کو ذکر نہ کیا اسے پتہ تھا کہ اگر میں پوری عبارت لکھ دوں تو میرا مقصد حاصل نہ ہوگا۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ صفحہ ۲۸ کی عبارت کے تیسرے جز میں دو مرتبہ افضلیت کا لفظ موجود ہے اور جو حصہ یہ مرزائی ذکر کرتے ہیں اس میں خاتمیت سے یہی افضلیت یعنی سب سے اعلیٰ ہونا ہی مراد ہے۔

عبارت کا تیسرا جز درج ذیل ہے

> بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کے افرادِ خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی افرادِ مقدرہ پر آپ کی افضلیت ثابت ہو جائے گی۔

سوال: جب مرزائی اس عبارت کو پیش کریں تو ہم ان کو کیسے پکڑیں؟

جواب: اگر مرزائی اس عبارت کو پیش کریں تو اس سے یہ سوالات کرو۔

۱۔ کیا تو نے تحذیر الناس کو دیکھا ہے؟

۲۔ کیا تو نے اس کو پورا پڑھا ہے؟

۳۔ کیا تحذیر الناس پر مصنف کی زندگی میں یہ اعتراض ہوا اگر ہوا تو انہوں نے کیا جواب دیا؟

۴۔ مصنفؒ نے اس کتاب کے اندر نیز اس کتاب سے پہلے یا بعد اپنی تقریروں، تحریروں میں نبی ﷺ کو آخری نبی کہا یا آپ کے بعد کسی اور کو نبی مانا۔

۵، مولانا نے یا ان کے شاگردوں نے اپنی زندگی میں کوئی ایسا دعویٰ کیا یا نبوت کے کسی دعویدار کی تصدیق کی؟

۶۔ جس عبارت کو تو پیش کر رہا ہے وہ پوری ہے یا نامکمل؟

۷۔ مولانا نے جو معنیٰ ذکر کیا وہ کیا ہے؟ نیز اس سے نبی کریم ﷺ کا آخری نبی ہونا ثابت ہوتا ہے یا نہیں؟

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۸۔مولانا کی صفحہ ۲۸ کی عبارت میں دو جگہ افضلیت کا لفظ ہے اور ایک جگہ اگر خاتمیت سے افضلیت مراد لی جائے تو تجھے کیا اعتراض ہے؟

۹۔ خاتمیت سے افضلیت مراد لے کر صفحہ ۲۸ کی عبارت درست ہو جاتی ہے تو یہی معنی صفحہ ۱۴ کی عبارت میں لینے سے کونسی چیز مانع ہے؟

۱۰۔کیا مولانا کے ذکر کردہ معنی سے افرادِ مقدرہ پر افضلیت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟ اور کیا افرادِ مقدرہ پر فضیلت مان لینا کفر ہے؟ اگر ہے تو کس دلیل ہے؟

۱۱۔اگر معنی درست ہے اور افرادِ مقدرہ پر افضلیت ثابت ہوتی ہے اور حضرت کے نزدیک قادیانی اپنے دعویٰ نبوت کی وجہ سے کافر ہی ٹھہرتا ہے تو اعتراض کس پر؟

﴿شانِ رسالت پر مشتمل تحذیر الناس کی مختصر اور جامع عبارت﴾

نبی کریم ﷺ کی فضیلت کو بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یوں بیان کیا ہے: ''غرض جیسے آپ ﷺ نبی الامۃ ہیں ایسے ہی نبی الانبیاء بھی ہیں''۔ (تحذیر الناس ص ۴ مطبع قاسمی دیوبند)۔حضرت نانوتویؒ نے اس مضمون کو اسی کتاب میں یوں بھی ادا کیا ہے کہ آپ ﷺ کی نبوت سورج کی طرح اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی نبوت چاند ستاروں کی طرح ہے۔

اور حضرت نانوتویؒ کا یہ جملہ

﴿جیسے آپ نبی الامۃ ہیں ویسے نبی الانبیاء بھی ہیں﴾

پوری تحذیر الناس کا خلاصہ اور مرکزی نکتہ ہے ساری تحذیر الناس اسی جملے کے گرد گھومتی ہے کتاب کو غور سے پڑھیں تو ہماری اس بات کی تائید ہو جائے گی کتاب ''نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ﷺ'' میں اس کو مزید مبرہن کیا جائے گا تو جو شخص تحذیر الناس پر اعتراض کرتا ہے وہ اس مرکزی نکتے سے اختلاف رکھتا ہے اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْ سُوْءِ الْاِعْتِقَادِ۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿حضرت نانوتویؒ کی اس عبارت کی وضاحت﴾

حضرتؒ کی اس عبارت سے چند باتیں معلوم ہوئیں

ا) دیگر انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں کے نبی تھے مگر نبی ﷺ کی نسبت امتی جبکہ نبی ﷺ اپنی امت کے بھی نبی اور دیگر انبیاء علیہم السلام کے بھی نبی تھے۔

۲) دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں کے مطاع مگر نبی ﷺ کے مطیع جبکہ آپ ﷺ امت کے لئے بھی مطاع اور انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے بھی مطاع تھے چنانچہ نبی کریم ﷺ جیسے امت کو نمازیں پڑھاتے تھے معراج کی رات سب انبیاء علیہم السلام کو آپ ﷺ نے نماز پڑھائی چونکہ مقتدی کو امام کی اطاعت کرنی ہوتی ہے اس لئے انبیاء کرام علیہم السلام نے اس رات آپ کی اطاعت کر کے امتی ہونے کا اظہار کر دیا۔

۳) دیگر انبیاء کرام علیہم السلام ایک وقت میں ایک سے زیادہ بھی ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں حضرت لوط علیہ السلام تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں حضرت ہارون علیہ السلام تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں حضرت یحییٰ علیہ السلام تھے مگر نبی کریم ﷺ تنہا نبی تھے آپ کے ہوتے ہوئے تو کیا بعد میں بھی کوئی اور نبی نہ ہوا۔

۴) اگر بالفرض آپ ﷺ پہلے انبیاء کے زمانے میں ہوتے تو وہ آپ کی اطاعت کرتے کیونکہ آپ ان کے نبی ہوتے اور نبی کی اطاعت ضروری ہوتی ہے۔ ارشاد باری ہے: وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (سورۃ النساء:۶۴) ''اور ہم نے جو رسول بھی بھیجا اس لئے بھیجا کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے''۔

۵) یہ کہ اگر بالفرض آپ ﷺ کے زمانے میں کوئی اور نبی آتا تو اس کو آپ ﷺ کی فرمانبرداری کرنا پڑتی وہ آپ کی اتباع کرتا آپ کا امتی ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم السلام سے عہد لیا تھا کہ اگر تمہاری موجودگی میں محمد ﷺ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تشریف لائیں تو تم کو ان کی پیروی کرنی ہوگی (تفسیر در منثور ج ۳ ص ۲۵۲ تا ۲۵۴)۔تائید میں حضرت نانوتویؒ کا کلام بھی ملاحظہ فرماتے جایئے آپ فرماتے ہیں۔

غرض جیسے آپ ﷺ نبی الامۃ ہیں ویسے نبی الانبیاء بھی ہیں اور یہ ہی وجہ ہوئی کہ بشہات وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ الخ اور انبیاء کرام علیہ وعلیہم السلام سے آپ پر ایمان لانے اور آپ کے اتباع اور اقتداء کا عہد لیا گیا ادھر آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو میرا ہی اتباع کرتے علاوہ بریں بعد نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آپ کی شریعت پر عمل کرنا اسی بات پر مبنی ہے (تحذیر الناس طبع قدیم ص ۴ طبع جدید ص ۴۴)

غور کیا آپ نے حضرت نانوتویؒ نے نبی کریم ﷺ کے بعد عیسیٰ علیہ السلام ہی کی آمد کا ذکر کیا جو انبیاء سابقین میں سے ہیں۔اب ان لوگوں کو کیا کہا جائے جو اپنی دنیا چمکانے کیلئے مسلمانوں کے اتنے عظیم رہنما پر ختم نبوت کے انکار کا الزام لگائے جاتے ہیں۔ان کا فیصلہ قیامت کے دن ہی ہوگا فَاِلَى اللّٰهِ الْمُشْتَكٰى ۔حضرت ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نبی الانبیاء ہیں چنانچہ آیہ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ الخ اس پر اول دلیل ہے (آب حیات ص ۱۵۱ سطر ۱۷)

سوال: کیا کسی اور عالمِ دین نے بھی نبی کریم ﷺ کو نبی الانبیاء کہا ہے؟

جواب: جی ہاں! اور بھی بہت سے اہل علم نے نبی کریم ﷺ کو نبی الانبیاء لکھا ہے علامہ سیوطیؒ نے نبی ﷺ کی نبوۃ کی فوقیت کو یوں بیان کیا ہے۔

فَالنَّبِیُّ ﷺ هُوَ نَبِیُّ الْاَنْبِیَاءِ............ فَنُبُوَّتُهٗ وَ رِسَالَتُهٗ اَعَمُّ وَ اَعْظَمُ وَ اَشْمَلُ (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۳۲۵) ’’تو نبی کریم ﷺ وہ نبی الانبیاء ہیں۔آپ کی نبوت و

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

رسالت زیادہ عام ہے اور زیادہ عظیم اور زیادہ وسیع ہے"۔

علامہ سیوطیؒ نے الخصائص الکبریٰ ج ۱ ص ۵ سطر نمبر ۲۱ میں بھی علامہ سبکی کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کے نبی الانبیاء ہونے کا ذکر ہے۔ مزید تفصیل کیلئے الحاوی ج ۲ ص ۳۱۶ تا ص ۳۵۵ کا مطالعہ کریں۔

علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں: " وَاَنَّ النَّبِيَّ الْمُصَدِّقَ لِمَا مَعَ الْاَنْبِيَاءِ هُوَ نَبِيُّ الْاَنْبِيَاءِ" (عقیدة الاسلام فی حیاة عیسیٰ علیہ السلام ص ۴) "اور وہ نبی جو اس کی تصدیق کرنے والا ہے جو تمام انبیاء علیہم السلام کے پاس ہے ہو نبی الانبیاء ہے"۔

کتاب التصریح بما تواتر فی نزول المسیح علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک اہم علمی کتاب ہے جس کے مرتب مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ اور اس کے محقق شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں اس کتاب میں ایک مقام پر ہے "وَسَائِرُ الْاَنْبِيَاءِ كَالْاُمَّةِ لَدَيْهِ "التصریح ص ۳۵ "سب انبیاء نبی کریم ﷺ کی امت کی طرح ہیں" دوسرے مقام پر ہے "وَاَرْاَفُ الْاَنْبِيَاءِ بِالْاُمَمِ نَبِيُّنَا الْاَكْرَمُ نَبِيُّ الْاَنْبِيَاءِ ﷺ" التصریح ص ۶۵ "انبیاء میں سب سے زیادہ مہربان امتوں کے ساتھ ہمارے نبی اکرم ﷺ ہیں جو نبی الانبیاء ہیں ﷺ"۔

امام اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں "اس لحاظ سے آپ نبی الانبیاء ہیں (عَلَيْهِ وَعَلٰى جَمِيْعِهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ) کہ اُن تمام سے اور اُن کی وساطت سے اُن کی امتوں سے اللہ تعالیٰ نے یہ عہد و میثاق لیا ہے کہ تم سب کے بعد ایک نبی دنیا میں تشریف لانے والے ہیں اُن کے پاس آتشین شریعت ہوگی تم اُن پر ایمان لانے کے پابند ہو اور اُن کی تصدیق کا اقرار کرو سو یہ اقرار سب نے کیا اور قرآن کریم کے تیسرے پارے کے آخری رکوع "وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ" الآیۃ میں اسی کا تذکرہ ہے (تفریح الخواطر صفحہ ۲۹۹)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مولانا احمد علی سہارنپوریؒ بخاری شریف کے حاشیہ میں لمعات کے حوالہ سے لکھتے ہیں اور لمعات مولانا عبدالحق محدث دہلویؒ کی کتاب ہے:

قَالَ فِی اللَّمْعَاتِ اِعْلَمْ اَنَّ الشَّفَاعَاتِ الْاُخْرَوِیَّةَ اَنْوَاعٌ وَکُلُّهَا ثَابِتَةٌ لِسَیِّدِالْمُرْسِلِیْنَ ﷺ بَعْضُهَا عَلَی الْخُصُوْصِ وَبَعْضُهَا بِالْمُشَارَکَةِ وَیَکُوْنُ هُوَ الْمُتَقَدِّمُ فِیْهَا وَهُوَ الَّذِیْ یَفْتَحُ بَابَ الشَّفَاعَةِ اَوَّلًا ﷺ فَالشَّفَاعَاتُ کُلُّهَا رَاجِعَةٌ اِلٰی شَفَاعَتِهٖ وَهُوَ صَاحِبُ الشَّفَاعَاتِ بِالْاِطْلَاقِ (بخاری ج۱ص۴۷۰ حاشیہ۱۱)

ترجمہ: [مولانا عبدالحق محدث دہلویؒ] نے لمعات میں کہا جان لے کہ آخرت کی شفاعت کئی قسم پر ہیں اور یہ سب کی سب پیغمبروں کے سردار حضرت محمد ﷺ کیلئے ثابت ہیں کچھ قسمیں آپ کے ساتھ خاص ہیں اور کچھ اقسام میں آپ کے ساتھ اور بھی شریک ہیں اور آپ ہی ان میں پہل کریں گے اور شفاعت کا دروازہ پہلے آپ ہی کھولیں گے تو شفاعتیں سب کی سب آپ کی شفاعت کی طرف لوٹتی ہیں اور آپ شفیع مطلق ہیں۔

[شفاعت میں پہل آپ کریں گے کیونکہ نبوت میں آپ پہلے ہیں۔ آپ کی شفاعت باقی انبیاء کی شفاعتوں کی اصل ہوگی اس لئے کہ آپ کی نبوت باقی انبیاء علیہم السلام کی نبوت کی اصل ہے]

ملا علی قاری لکھتے ہیں:

وَاَمَّا هُوَ ﷺ فَخُوْطِبَ بِیَآ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَیَآ اَیُّهَا الرَّسُوْلُ لِکَوْنِهٖ <u>مَوْصُوْفًا بِجَمِیْعِ اَوْصَافِ الْمُرْسَلِیْنَ</u> وَفِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اِیْمَاءٌ اِلٰی مَا وَرَدَ فِیْ بَعْضِ اَحَادِیْثِ الْاِسْرَاءِ جَعَلْتُكَ اَوَّلَ النَّبِیّٖنَ خَلْقًا وَاٰخِرَهُمْ بَعْثًا رَوَاهُ الْبَزَّارُ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ۔

قَالَ الْاِمَامُ فَخْرُ الدِّیْنَ الرَّازِیُّ بِالْحَقِّ اِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَبْلَ الرِّسَالَةِ مَا کَانَ عَلٰی شَرْعِ نَبِیٍّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَهُوَ الْمُخْتَارُ عِنْدَ الْمُحَقِّقِیْنَ مِنَ الْحَنَفِیَّةِ لِاَنَّهٗ <u>لَمْ یَکُنْ اُمَّةَ نَبِیٍّ</u> قَطُّ لٰکِنَّهٗ کَانَ فِیْ مَقَامِ النُّبُوَّةِ قَبْلَ الرِّسَالَةِ وَکَانَ یَعْمَلُ بِمَا هُوَ الْحَقُّ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الَّذِیْ ظَهَرَ عَلَیْهِ فِیْ مَقَامِ نُبُوَّتِهٖ بِالْوَحْیِ الْخَفِیِّ وَالْکُشُوْفِ الصَّادِقَةِ مِنْ شَرِیْعَةِ اِبْرَاهِیْمَ وَغَیْرِهَا کَذَا نَقَلَهُ الْقُوْنَوِیُّ فِیْ شَرْحِ عُمْدَةِ النَّسَفِیِّ

وَفِیْهِ دَلَالَةٌ عَلٰی اَنَّ نُبُوَّتَهٗ لَمْ تَکُنْ مُنْحَصِرَةً فِیْمَا بَعْدَ الْاَرْبَعِیْنَ کَمَا قَالَ جَمَاعَةٌ بَلْ اِشَارَةٌ اِلٰی اَنَّهٗ مِنْ یَوْمِ وِلَادَتِهٖ مُتَّصِفٌ بِنَعْتِ نُبُوَّتِهٖ بَلْ یَدُلُّ حَدِیْثُ کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ عَلٰی اَنَّهٗ مَوْصُوْفٌ بِوَصْفِ النُّبُوَّةِ فِیْ عَالَمِ الْاَرْوَاحِ قَبْلَ خَلْقِ الْاَشْبَاحِ وَهٰذَا وَصْفٌ خَاصٌّ لَهٗ ، لَا اَنَّهٗ مَحْمُوْلٌ عَلٰی خَلْقِهٖ لِلنُّبُوَّةِ وَاسْتِعْدَادِهٖ لِلرِّسَالَةِ کَمَا یُفْهَمُ مِنْ کَلَامِ الْاِمَامِ حُجَّةِ الْاِسْلَامِ فَاِنَّهٗ حِیْنَئِذٍ لَا یَتَمَیَّزُ عَنْ غَیْرِهٖ حَتّٰی یَصْلُحُ اَنْ یَکُوْنَ مُمَدَّحًا بِهٰذَا النَّعْتِ بَیْنَ الْاَنَامِ۔(شرح الفقه الاکبر ص۷۲ طبع کراچی)

ترجمہ: اور آپ ﷺ کو خطاب کیا گیا یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اور یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ کے ساتھ کیونکہ آپ تمام پیغمبروں کے اوصاف کے ساتھ موصوف ہیں اور اللہ کے قول: وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ میں اشارہ ہے اس کی طرف جو وارد ہوا معراج کی بعض احادیث میں کہ [اللہ نے فرمایا] میں نے تجھے پیدا کرنے میں سب انبیاء سے اول اور بھیجنے میں سب سے آخری بنایا روایت کیا اس کو بزار نے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے۔

کہا امام فخر الدینؒ نے کہ آنحضرت ﷺ رسالت سے پہلے کسی نبی کی شریعت پر نہ تھے محققین حنفیہ کے نزدیک بھی یہ مختار ہے کیونکہ آپ کسی نبی کی امت نہ تھے لیکن آپ رسالت سے پہلے نبوت کے مقام پر تھے [یعنی نبی تو تھے مگر دوسروں کو تبلیغ کرنے کا حکم نہ ہوا تھا] اور عمل کرتے تھے اس حق پر جو آپ کو ظاہر ہوتا تھا اپنے مقام نبوت میں وحی خفی اور کشوف صادقہ کے ساتھ ۔ابراہیم علیہ السلام یا ان کے علاوہ کی شریعت سے۔اسی طرح قونویؒ نے شرح عمدہ میں نقل کیا۔

اور یہ اس کی دلیل ہے اِس بات کی کہ آپ کی نبوت چالیس سال کے بعد میں منحصر نہیں جیسا کہ ایک جماعت نے کہا ہے بلکہ اشارہ ہے اس طرف کہ آپ اپنی پیدائش کے دن سے ہی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نبوت کے ساتھ موصوف ہیں، بلکہ حدیث: کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ اس پر دلالت کرتی ہے کہ آپ عالم ارواح میں صورتوں کے پیدا ہونے سے پہلے نبوت کے ساتھ موصوف تھے اور یہ وصف آپ کے ساتھ خاص ہے۔ (حدیث پاک کا) یہ معنی نہیں کہ آپ کو نبوت کیلئے پیدا کیا گیا تھا یا آپ کو رسالۃ کیلئے تیار کیا ہوا تھا جیسا کہ سمجھا گیا ہے امام حجۃ الاسلام کے کلام سے۔ اس لئے کہ اس وقت آپ دوسروں سے ممتاز نہ ہوں گے حتی کہ درست ہو کہ مخلوق کے درمیان اس وصف کے ساتھ آپ ہی کی تعریف کی جائے۔

[اس عبارت میں ایک تو یہ بتایا کہ آنحضرت ﷺ میں تمام انبیاء اور رسولوں کے کمالات پائے جاتے ہیں دوسرا یہ کہ سورۃ الاحزاب کی اس آیت سے سمجھ آیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیدا پہلے کیا اور بھیجا بعد میں۔ اس آیت سے یہ مضمون کیسے سمجھ آیا یہ اس لئے سمجھ آیا کہ آپ کی نبوت اصل ہے اور اصل کو پہلے ہونا چاہئے معلوم ہوا کہ حضرت ملا علی قاری اس بارے میں حضرت نانوتویؒ کے ساتھ متفق ہیں۔ پھر یہ بھی فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رسالت سے پہلے بھی کسی نبی کی امت سے نہ تھے، اور یہ بھی فرمایا کہ اجسام کے پیدا ہونے سے قبل عالم ارواح میں بھی آپ نبوت کے ساتھ موصوف تھے اور یہی کچھ حضرت نانوتویؒ کہتے رہے]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿بریلوی مکتب فکر کے علماء کی تائیدات﴾

اس مقام پر بریلوی مکتب فکر کے مولانا احمد رضا خان بریلوی کی کتاب تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین ،اور مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی کی کتاب شان حبیب الرحمٰن ﷺ من آیات القرآن سے کچھ عبارتیں تائیداً پیش کی جائیں گی یہ دونوں حضرات مولانا محمد قاسم نانوتویؒ سے متاخر ہیں حضرت نانوتویؒ کی وفات ۱۲۹۷ھ کو ہوئی اور احمد رضا خان کی ۱۳۴۰ھ کو مفتی احمد یار خان تو بہت دیر بعد ہوئے۔احمد رضا خان صاحب نے یہ کتاب ''تَجَلِّی الْیَقِیْنِ بِاَنَّ نَبِیَّنَا ﷺ سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ'' ۱۳۰۵ھ میں تصنیف کی (دیکھئے تجلی الیقین ص۲)اور مفتی صاحب موصوف اپنی اس کتاب کی تصنیف سے محرم ۱۳۶۵ھ میں فارغ ہوئے۔پھر مفتی احمد یار خان صاحب نے تو اس کتاب کے صفحہ ۱۶ پھر صفحہ ۲۹ میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور تحذیر الناس کا ذکر بھی کیا ہے۔اس لئے کچھ بعید نہیں کہ تحذیر الناس کے ایسے مضامین کو انہوں نے اپنے الفاظ میں لکھ کر کتاب کی زینت بنایا ہو۔واللہ اعلم۔تحذیر الناس کا مرکزی نکتہ یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ جس طرح نبی الامۃ ہیں نبی الانبیاء بھی ہیں اس مضمون کو ان دونوں حضرات نے مان کر اصولی طور پر تحذیر الناس کی تصدیق کر دی ہے وللہ الحمد علیٰ ذلک۔

﴿عبارات جناب مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی﴾

حضور سید المرسلین ﷺ نے فرمایا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّ مُوْسٰی کَانَ حَیًّا اَلْیَوْمَ مَا وَسِعَہٗ اِلَّا اَنْ یَّتَّبِعَنِیْ قسم ان ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے آج اگر موسیٰ دنیا میں ہوتے تو میری پیروی کے سوا ان کو گنجائش نہ ہوتی......الی ان قال......اور یہ باعث ہے کہ جب آخر الزمان میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نزول فرمائیں گے باآنکہ بدستور منصب رفیع نبوت ورسالت پر ہوں گے حضور پر نور سید المرسلین ﷺ کے امتی بن کر رہیں گے حضور ہی کی شریعت پر عمل کریں گے حضور کے ایک امتی ونائب یعنی امام مہدی کے پیچھے نماز

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پڑھیں گے ....امام علامہ تقی الملۃ والدین ابوالحسن علی بن عبدالکافی سبکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں ایک نفیس رسالہ التعظیم والمنۃ فی لتؤمنن بہ ولتنصرنہ لکھا اور اس میں آیت مذکورہ سے ثابت فرمایا کہ ہمارے حضور صلوات اللہ تعالی وسلامہ علیہ سب انبیاء کے نبی ہیں اور تمام انبیاء ومرسلین اوران کی امتیں سب حضور ﷺ کے امتی۔ حضور کی نبوت ورسالت زمانہ سیدنا ابوالبشر علیہ الصلوۃ والسلام سے روز قیامت تک جمیع خلق اللہ کو عام شامل ہے اور حضور کا ارشاد وَكُنْتُ نَبِيًّا وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَد اپنے معنی حقیقی پر ہے اگر ہمارے حضور حضرت آدم ونوح وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم کے زمانہ میں ظہور فرماتے ان پر فرض ہوتا کہ حضور پر ایمان لاتے اور حضور کے مددگار ہوتے اسی کا اللہ تعالیٰ نے ان سے عہد لیا تھا اور حضور کے نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونے ہی کا باعث ہے کہ شب اسراء تمام انبیاء ومرسلین نے حضور کی اقتداء کی اور اس کا پورا ظہور روز نشور ہوگا جب حضور کے زیر لواء آدم وَ مَنْ سِوَاهُ کافہ رسل وانبیاء ہوں گے صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔

یہ رسالہ نہایت نفیس کلام پر مشتمل جسے امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبری اور امام شہاب الدین قسطلانی نے مواہب لدنیہ اور ائمہ مابعد نے اپنی تصانیف منیعہ میں نقل کیا اور اسے نعمت عظمی ومواہب کبری سمجھا من شاء التفصیل فلیرجع الی کلماتھم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین بالجملہ مسلمان بہ نگاہ ایمان اس آیہ کریمہ کے مفادات عظیمہ پر غور کرے صاف صریح ارشاد فرما رہی ہے کہ محمد ﷺ اصل الاصول ہیں محمد ﷺ رسولوں کے رسول ہیں امتیوں کو جو نسبت انبیاء ورسل سے ہے وہ نسبت انبیاء ورسل کو اس سید الکل سے ہے امتیوں پر فرض کرتے ہیں رسولوں پر ایمان لاؤ اور رسولوں سے عہد وپیان لیتے ہیں محمد ﷺ سے گرویدگی فرماؤ۔ غرض صاف صاف جتا رہے ہیں کہ مقصود اصلی ایک وہی ہیں باقی تم سب تابع وطفیلی۔

ع مقصود ذات اوست دگر جملگی طفیل (تجلی الیقین ص ۷ تا ۹)

ایک جگہ لکھتے ہیں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جب انبیاء اوران کی امتیں اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ سنیں گی سب بول اٹھیں گے کہ ہم بھی اس پر گواہی دیتے ہیں سبحان اللہ جب تمام مخلوق الٰہی اولین وآخرین یکجا ہوں گے اُس وقت بھی ہمارے آقا نامدار والا سرکار کے نام پاک کی دہائی پھرے گی الحمد للہ اُس وقت کھل جائے کہ ہمارے حضور نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہیں (تجلی الیقین ص ۵۴)

اس عبارت میں نبی کریم ﷺ کے نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونے کی صراحت ہے۔

﴿عبارات مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی بدایونی﴾

ایک جگہ کہتے ہیں۔

یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ حضور علیہ السلام کی موجودگی میں تمام پیغمبروں کے دین کیوں منسوخ کردیئے گئے؟ دنیا کا قاعدہ ہے کہ ہر چیز اپنی اصل پر پہنچ کر ٹھہر جاتی ہے بلکہ اپنے آپ کو اس اصل میں گم کردیتی ہے رات بھر ستارے جگمگاتے ہیں مگر جہاں سورج چمکا سب چھپ گئے کیونکہ سب تاروں میں سورج ہی کا تو نور تھا تمام دریا سمندر کی طرف بھاگے جاتے ہیں کیونکہ ہر دریا سمندر سے بنا ہے سمندر سے بادل آیا پہاڑوں پر بارش بن کر یا برف بن کر گرا اس سے دریا بنا دریا اپنی اصل کی طرف بھاگا ایسا بھاگا کہ جس پل نے، درخت، کسی عمارت نے اس کو روکنا چاہا اس کو بھی گرادیا مگر جہاں سمندر کے قریب پہنچا شور بھی جاتا رہا، روانی میں کمی ہوگئی اور جب سمندر سے ملا تو اس طرح فنا اور گم ہوگیا کہ گویا تھا ہی نہیں اور زبان حال سے کہا کہ

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اسی طرح تمام انبیاء کرام تارے ہیں حضور آفتاب حضور کو قرآن میں فرمایا گیا سِرَاجًا مُّنِيْرًا یا تمام انبیاء کرام دریا ہیں حضور علیہ السلام ان دریاؤں کے سمندر تمام نبوتیں ادھر ہی چلی آرہی ہیں فرعونی ہامانی نمرودی ہزارہا طاقتیں سامنے آئیں ان کو پاش پاش کردیا مگر سمندر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نبوت کو پا کر سب نے اپنے آپ کو اس میں گم کر دیا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم

یہ انبیاء و مرسلین تارے ہیں تم مہر مبیں　　سب جگمگائے رات بھر، چمکے جو تم کوئی نہیں

(شان حبیب الرحمٰن ص ۳۲،۳۳)

غور سے دیکھیں تحذیر الناس کے مضمون کو ہی مفتی صاحب نے آسان الفاظ میں ادا کیا ہے۔ تحذیر الناس میں نبی کریم ﷺ کی نبوت کو بالذات کہا یہاں اصل کے لفظ سے تعبیر کیا۔ پھر حضرت نانوتویؒ نے سورج کی مثال دی سمندر کی مثال نہ دی کیونکہ سمندر سے پانی نکالا جائے تو کچھ نہ کچھ کمی آتی ہے جو پانی سمندر سے لیا جائے وہ سمندر میں نہ رہے گا لیکن زمین پر جو دھوپ ہوتی وہ سورج کی روشنی سے ہے مگر اس وقت سورج میں کوئی کمی نہیں بلکہ زمین کی یہ روشنی اس وقت بھی سورج کے ساتھ ہے سورج کے غروب ہونے سے یہ دھوپ ختم ہو جاتی ہے معلوم ہوا کہ حضرت نانوتویؒ کا ذہن جہاں تک گیا مفتی احمد یار خان کے ذہن کی رسائی وہاں تک نہ ہوئی۔

مفتی صاحب ہی لکھتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ سارے پیغمبر علیہم السلام حضور علیہ السلام کے امتی ہیں اور حضور علیہ السلام نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء (شان حبیب الرحمٰن ص ۳۳)

قارئین کرام حضرت نانوتویؒ اگر لفظ خاتم النبیین سے آخری نبی کا معنی لینے کے ساتھ ساتھ نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء کا مفہوم اخذ کریں تو ان کی تعریف کیوں نہ کی جائے، ان کو برا کس لئے کہا جائے؟ رہا یہ کہ ان کی عبارات کے ظاہر سے مرزائیوں کی تائید ہوتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ علمی عبارات ہیں ان کا سیاق وسباق سے مطلب، بیان کرنا چاہیے نہ کہ ان پر فتوی کفر لگا دیا جائے۔ کیا مرزائی اجراء نبوت پر آیات پیش نہیں کرتے کیا حضرت عائشہؓ کا قول پیش نہیں کرتے؟ کیا حضرت ملا علی قاریؒ اور شاہ ولی اللہؒ اور شیخ اکبرؒ کی عبارات پیش نہیں کرتے اگر ان کا صحیح معنی بیان کر کے جواب دیا جاتا ہے؟ تو حضرت نانوتویؒ کے ساتھ ایسا کیوں معاملہ کیوں نہیں کیا جاتا جبکہ انہوں نے اس مسئلہ پر اتنا لکھا اور اتنا کام کیا کہ شاید ہی امت میں کسی عالم نے اس

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مسئلہ پر اتنا کام نہ کیا کیا ایسے مجاھد ختم نبوت کو منکر ختم نبوت کہنا عقیدہ ختم نبوت کی خدمت ہے؟ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ ۔

ایک جگہ لکھا ہے:

سورج سے سب روشن ہوتے ہیں وہ کسی سے روشن نہیں تو آپ بھی آسمان ہدایت کے سورج ہیں کہ سورج سے سب روشن ہوتے ہیں وہ کسی سے روشن نہیں اسی طرح حضور علیہ السلام سے سے منور مگر حضور کسی سے مُسْتَنِیر نہیں ﷺ (شان حبیب الرحمٰن ص ۱۵۶)

مفتی صاحب نے اس مقام پر حضرت نانوتویؒ کی موافقت کی ہے حضرت نانوتویؒ نے اس مضمون کو یوں ادا کیا ہے۔

اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی کا فیض نہیں (تحذیر الناس ص ۴)

الفاظ کے پیچوں میں الجھتے نہیں دانا غواص کو مطلب ہے صَدف سے کہ گوہر سے

﴿آنحضرت ﷺ کے نبی الانبیاء ہونے کے دلائل﴾

سوال: نبی کریم ﷺ کے نَبِیُّ الْاَنْبِیَاءِ ہونے کے کچھ دلائل درج ذیل ہیں۔

۱) اللہ تعالیٰ نے آدم، نوح، ابرہیم، موسیٰ، داود، عیسیٰ، زکریا اور یحییٰ علی نبینا وعلیہم السلام کو نام کے ساتھ خطاب کیا فرمایا یَـا اٰدَمُ اسْـکُنْ اَنْـتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ (سورۃ البقرۃ:۳۵) یَـانُوْحُ اهْبِـطْ بِسَلَامٍ مِّنَّا (سورۃ ھود:۴۸) یَـا اِبْـرَاهِیْـمُ قَـدْ صَـدَّقْتَ الرُّؤْیَا (سورۃ الصافات :۱۰۴،۱۰۵) وَمَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ یَا مُوسیٰ (سورۃ طہٰ:۱۷) یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ (سورۃ ص:۲۶) یَـا زَکَـرِیَّـا اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهٗ یَحْیٰی (سورۃ مریم :۷) یَـا یَـحْیـٰی خُذِ الْکِتَابَ بِقُوَّةٍ (سورۃ مریم : ۱۲) یَـا عِیْسَـی بْنَ مَرْیَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَاُمِّیَ اِلٰـهَیْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (سورۃ المائدۃ : ۱۰۶)

جبکہ حضرت نبی کریم ﷺ کو یَـا اَیُّهَـا الرَّسُوْلُ (سورۃ المائدۃ: ۶۷) یَـا اَیُّهَـا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

النَّبِیّ (سورۃ التحریم:۱) سے خطاب کیا اور معراج کی رات اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیّ کے ساتھ خطاب کیا (دیکھئے مرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۲ ص ۳۳۱، البحر الرائق ج ۱ ص ۳۲۴، رد المحتار ج ۱ ص ۵۱۰، اعانۃ الطالبین ج ۱ ص ۱۶۹)

اور نام لے کر بھی خطاب کرنا ثابت ہے احادیث شفاعت میں ہے یَا مُحَمَّدُ! اِرْفَعْ رَاْسَکَ وَقُلْ یُسْمَعْ لَکَ وَسَلْ تُعْطَہْ، واشْفَعْ تُشَفَّعْ ﴿ (اے محمد اپنا سر اٹھایئے اور آپ کہیں آپ کی بات کو سنا جائے گا اور آپ سوال کریں آپ کو دیا جائے گا اور شفاعت کریں آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی) (مسلم ج ۱ ص ۱۸۳ طبع بیروت مسلم ج ۱ ص ۱۱۰ طبع ہند) صرف آپ ہی کو وصف رسالت یا وصف نبوت کے ساتھ خطاب کرنا کیا اس کی دلیل نہیں کہ آپ ﷺ ہی اصل نبی ہیں نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہیں۔

۲) اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے عہد لیا تھا کہ میرے نبی آئیں تو ان پر ایمان لانا اور ان کی مدد کرنا معراج کی رات انبیاء کو آپ سے ملاقات کا شرف ملا تو اس وقت انہوں نے اس عہد کو پورا کیا اور آپ پر ایمان لے آئے۔ تحذیر الناس ص ۴، اور آب حیات ص ۱۵۱ کے حوالے سے حضرت نانوتویؒ کے کلام سے اور کے حوالے سے حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر دامت برکاتہم کے کلام سے بھی یہ دلیل گزری ہے۔

۳) پہلے انبیاء کو اذان اقامت نہ ملی جب اصل نبی تشریف لائے تو ان کی نبوت کا اعلان منفرد طریقے سے کیا گیا۔ اور ان کے کلمہ پر مشتمل نماز دی گئی۔ پھر ہم مقدمہ میں بتا چکے ہیں کہ قادیانی کے پاس اپنے نام کی نہ اذان نہ نماز خالی دعوی نبوت سے کیا حاصل؟

اشکال: باقی انبیاء کے نام کی بھی اذان واقامت نہ تھی وہ کیسے نبی تھے؟

جواب: ان کی تعلیمات کا ہمیں علم نہیں ہے کیونکہ وہ ہمیں قطعی ذرائع سے نہیں پہنچیں دوسری بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو اذان واقامت ان کے بعد ملی ہے۔ جب آپ کی نبوت کا اعلان ہر طرف ہوا اس کے بعد بتلاؤ کونسا نبی ہوا۔ پہلے انبیاء کو تو نبی ﷺ کے کہنے سے مان لیا بعد والے کا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تو آپ نے نہ بتایا اس کو کیسے مان لیں۔؟

۴) مسلم شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی کبھی صحابہ کرام کو ظہر اور عصر کی کچھ قراءت بھی سنا دیا کرتے تھے (دیکھئے مسلم تحقیق فؤاد عبدالباقی ج ۱ ص ۳۳۴ حدیث نمبر ۴۵۱) اور یہ سنانا تعلیم کیلئے ہوتا تھا اسی طرح عین ممکن ہے کہ نبی کریم ﷺ نے معراج کی رات تعلیم کے لئے ساری نماز بلند آواز سے پڑھائی ہو آپ نے نماز میں پڑھا ﴿أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ﴾ حضرات انبیاء کرام نے بھی ایسے ہی پڑھا ہوگا کیونکہ امام کے خلاف نہیں کرنا جائز نہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ﴾ (بخاری ج ۱ ص ۱۰۰ واللفظ لہ، شرح السنۃ ج ۳ ص ۴۲۱) ''امام کو اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے اس لئے اس پر اختلاف نہ کرو''۔

اس لئے یہ بات سمجھ نہیں آتی کہ انہوں نے اس کلمہ کی جگہ کوئی اور کلمہ پڑھا ہو۔ لامحالہ انہوں نے اس کلمہ کو پڑھ کر آپ کی رسالت کی گواہی دے دی جب انبیاء علیہم السلام نے آپ کی نبوت کی گواہی دے دی آپ پر ایمان لائے اور آپ کی اطاعت کر لی تو آپ ﷺ کے نَبِيُّ الْأَنْبِيَاء ہونے میں کیا شک رہا صلی اللہ علیہ وسلم۔

۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ﴿اَلْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ﴾ (مسند ابی یعلی موصلی ج ۳ ص ۳۷۹) ''انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں''۔ معراج کی رات جو نماز انبیاء نے آپ سے سیکھی اپنی قبور مبارکہ میں وہ اسی کو پڑھتے ہوں گے اور اس کلمہ کو پڑھ کر نبی ﷺ کی نبوت و رسالت کی گواہی دیتے ہوں گے۔ جب سب انبیاء کرام آپ کی رسالت کی شہادت دینے والے ہوئے تو آپ کا نَبِيُّ الْأَنْبِيَاء ہونا ثابت ہو گیا۔

۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب نازل ہوں گے تو مسلمانوں کے امام کے پیچھے نماز ادا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کریں گے (مسلم ج۱ص۱۳۶، ۱۳۷)(۱) اور ابھی گزرا ہے کہ امام کے خلاف نہیں کرنا چاہئے اس سے ثابت ہو کہ جب مسلمانوں کا امام نماز میں کہے گا ﴿أَشْهَدُ أَن لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ﴾ تو عیسی علیہ السلام بھی اسی طرح کہیں گے وہ اس کے خلاف نہ کریں گے پھر جب وہ خود نماز پڑھائیں گے تو بھی اسی طرح پڑھیں گے یہ تو نہیں کہ بعد میں ان کی نماز تبدیل ہو جائے گی۔ عیسی علیہ السلام کا نبی ﷺ کی نبوت کی گواہی دینا اس کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہیں۔

۷) حضرت عیسٰی علیہ السلام شفاعت سے عذر کریں گے اور فرمائیں گے اَرَاَیْتُمْ لَوْ کَانَ مَتَاعٌ فِیْ وِعَاءٍ مَخْتُوْمٍ اَکَانَ یُقْدَرُ عَلٰی مَافِیْهِ حَتّٰی یُفَضَّ الْخَاتَمُ ؟ فَیَقُوْلُوْنَ :لَا، فَیَقُوْلُ فَاِنَّ مُحَمَّدًا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَقَدْ حَضَرَ (مسند ابی یعلی موصلی ج۳ص۶، مسند احمد ج۱

---

(۱) علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں فائدہ :اخرج مسلم فی نزول عیسی علیه السلام عن جابر یقول سمعت النبی ﷺ یقول لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الیٰ یوم القیامة قال فینزل عیسی علیه السلام فیقول امیرهم تعال ، صل لنا فیقول لا ، ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة الله هذه الأمة ۔ المراد أنه لایؤم فی تلك الصلوة حتی لا یتوهم أن الأمة المحمدیة سلبت الولایة فبعد تقریر ذلك فی اول مرة یکون الامام هو عیسیٰ علیه السلام لکونه افضل من المهدی فالجواب الأصلی لامیر المؤمنین هو قوله لا ، فانها لك اقیمت کما عند ابن ماجه و غیره عن ابی امامة وبعد أن کانت اقیمت له لو تقدم عیسی علیه السلام أوهم عزل الأمیر بخلاف ما بعد ذلك وهذا کاشارة نبینا ﷺ لأبی بکر رضی الله عنه بعد ما شرع فی الصلوة أن لا یتاخر یعنی الاؤم فی هذه الصلوة لأنها لك اقیمت الخ (عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسی علیہ السلام ص۲۹)۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ص۲۸۱، ۲۹۵ کتاب الایمان لابن مندہ ص ۸۳۷، ۸۳۸ مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۳۷۲ کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۳۴) "کیا رائے ہے تمہاری اگر کسی مہر شدہ برتن میں کھانا ہو کیا برتن کے اندر پڑے ہوئے کھانے کو حاصل کرنا بغیر مہر کھولے ممکن ہے؟ لوگ کہیں گے نہیں. تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تو محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں اور وہ تشریف فرما ہیں"

اس حدیث پر غور کریں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارشاد سے اور شفاعت اور شہادت کی احادیث متواترہ سے حضرت نانوتویؒ کی اس تحقیق کی تائید ملتی ہے کہ نبی ﷺ کی نبوت مثل سورج کے نور کے اور دیگر انبیاء کی نبوت مثل چاند کی روشنی کے ہے (از تحذیر الناس ص ۳، ۴) کہ جیسے سورج کی روشنی کے بغیر چاند روشنی نہیں دیتا اسی طرح دیگر انبیاء علیہم کی شفاعت اس وقت تک نہ ہوگی جب تک کہ نبی کریم ﷺ شفاعت نہ کریں گے۔ جیسے نبی کریم ﷺ کی شفاعت دوسرے حضرات کی شفاعت کا دروازہ کھولے گی اسی طرح عالم ارواح میں نبی علیہ السلام کو نبوت پہلے ملی اللہ تعالیٰ نے اس نبوت کو دیگر انبیاء علیہم السلام کی نبوت کیلئے واسطہ بنا دیا مگر اس واسطہ بنانے کی کیفیت ہم نہیں جانتے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ نبی کریم ﷺ کو اس کا علم اور اختیار بھی تھا دیگر انبیاء کو نبوت دینے والا بھی اللہ ہی ہے۔

۸) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں۔

وَشَفَاعَتَهٗ ﷺ اُمُّ الشَّفَاعَاتِ وَمِنَ الْمُتَحَقِّقِ لَدَیَّ اَنَّهٗ وَاِنْ کَانَ هٰذَا الْعَالَمُ اَیْضًا مِنْ بَرَکَاتِ سُبُوْغِهٖ ﷺ لٰکِنْ فِیْ ذٰلِكَ الْعَالَمِ سَیَظْهَرُ هٰذِهِ الْکَرَامَاتُ لَهٗ ﷺ ظُهُوْرًا لَیْسَ هٰذَا الظُّهُوْرُ عُشْرَ عَشِیْرِهٖ کَمَا قَالَ ﷺ اٰدَمُ وَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ لِوَائِیْ وَلَا فَخْرَ (الخیر الکثیر مترجم ص ۲۰۱)

ترجمہ: اور آنحضرت ﷺ کی شفاعت ام الشفاعات ہے اور میرے نزدیک یہ بات محقق ہے کہ اگرچہ اس عالم مادی میں بھی آپ کے سبوغ کی برکتیں کچھ کم ظہور میں نہیں آئیں لیکن عالم آخرت میں آنحضرت ﷺ کی یہ کرامت ایسی ظاہر ہوگی کہ دنیاوی کرامتیں اس کا عشر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

عشیر بھی نہ ہوں گی اسی واسطے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدم علیہ السلام وغیرہ سب میرے ہی جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں۔

نیز فرماتے ہیں۔

وَاَرٰی اَنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوْضًا غَیْرَ اَنَّ حَوْضَ النَّبِیِّ ﷺ اُمُّ الْحِیَاضِ (الخیر الکثیر مترجم ص۲۰۲) ترجمہ: اور میرے نزدیک ہر نبی کیلئے حوض ہوگا مگر حوض رسول اکرم ﷺ کا اُمُّ الْحِیَاض یعنی سب سے مرکزی حوض ہوگا۔

انبیاء کرام کو جو حوض ملیں گے وہ ان کی نبوت کی وجہ سے ملیں گے مگر وہ سب حوض نبی کریم ﷺ کے حوض سے نکلے ہوں گے تبھی تو اس کو اُمُّ الْحِیَاض کہا۔ اس طرح انبیاء کرام کو شفاعت کا شرف ان کی نبوت کی وجہ سے ہوگا مگر نبی کریم ﷺ کی شفاعت کے بعد ہی ان کو اجازت ہوگی اس کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی نبوت باقی انبیاء کرام کی نبوتوں کی اصل ہے (اگر چہ ہم اس کی کیفیت نہیں سمجھتے) اور آپ نبی الانبیاء ہیں صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم۔

۹) شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں محشر میں شفاعت کبریٰ کے لئے پیش قدمی کرنا اور تمام بنی آدم کا آپ کے جھنڈے تلے جمع ہونا اور شب معراج میں بیت المقدس کے اندر تمام انبیاء کی امامت کرانا حضور ﷺ کی اسی سیادت عامہ اور امامت عظمیٰ کے آثار میں سے ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ (تفسیر عثمانی ص۷۸) (مزید دیکھئے آیات ختم نبوت ص۱۶۰ سورۃ آل عمران کی دلیل نمبر۱۴)

تحذیر الناس کی ایک اور اہم عبارت

تحذیر الناس صفحہ ۳ کی ایک نامکمل عبارت پر بھی اعتراض کیا جاتا ہے پہلے تحذیر الناس صفحہ ۳،۴ کی مکمل وہ عبارت اور اس سے متعلقہ کچھ جملے صفحہ ۷ اور صفحہ ۱۰ سے دیئے جائیں گے اس کے بعد اس عبارت کی شرح دی جائے گی۔ قارئین سے التماس ہے کہ ان عبارات کو مکمل پڑھیں

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کوئی اشکال ہوتو اس کیلئے شرح کو دیکھ لیں اور زائغین کی طرح صرف خط کشیدہ عبارت کو پڑھ کر بدگمانی کا شکار نہ ہوں۔ایک درخواست ہے کہ کتاب کی اہمیت سمجھنے کیلئے ایک مثال پڑھ لیں۔

تحذیرالناس کی مثال:

کہتے ہیں کہ کسی بادشاہ کا ایک باز تھا بادشاہ اس کے ساتھ شکار کرتا تھا اور اس کو بہت کھلاتا پلاتا تھا ایک مرتبہ وہ باز اڑ کر کہیں گیا ایک جاہل بڑھیا نے اس کو پکڑ لیا اس کے پنجوں کو دیکھا تو ناخن ٹیڑھے اور بڑے بڑے بڑھیا کہنے لگی اس کا کسی نے خیال نہیں کیا اس کے قینچی لے کر اس کے سب ناخن کاٹ دیئے ان ناخنوں کے ساتھ ہی تو وہ شکار کرتا تھا ناخنوں کے کٹنے سے وہ باز بیکار ہو گیا۔تحذیرالناس اسی طرح بڑی زبردست کتاب ہے اس میں منکرین ختم نبوت کو لاجواب کرنے کیلئے باز کے تیز ناخنوں کی طرح بڑے مضبوط دلائل ہیں اس کو لکھا گیا تھا بڑے ذی استعداد علم والوں کیلئے ہمیں علماء سے شکوہ ہے کہ وہ تو اس کو پڑھتے نہیں تحریک ختم نبوت میں کام کرنے والے بھی عموماً اس کتاب سے استفادہ نہیں کرتے ناواقف لوگ کیا کرتے ہیں جیسے اس بڑھیا نے باز کے ناخنوں کو کاٹ کر باز کو بیکار کر دیا تھا یہ لوگ اس کتاب کی عبارات سے اہم اجزا کو کاٹ کر بیکار کر دیتے ہیں۔اور جیسے ناخنوں کے کٹنے کے بعد باز قابل قدر نہ رہا اسی طرح عبارتوں میں کانٹ چھانٹ کے بعد اس کتاب کو بھی عوام کی نظر میں بے قدر بنا دیتے ہیں۔اے کاش ہمارے مفتی حضرات ہی اس کتاب سے استفادہ کرتے ،کاش تحریک ختم نبوت والے کسی شخص کو اس وقت تک مبلغ نہ بناتے جب تک کہ اس میں تحذیرالناس کا درس دینے کی اہلیت نہ ہو۔

﴿حضرت نانوتویؒ کی عبارت کا متن﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بعد حمد وصلوۃ کے قبل عرض جواب یہ گذارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تا کہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو سو عوام کے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقامِ مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہلِ اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی کہ اس میں ایک تو خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے آخر اس وصف میں اور قد و قامت و شکل و رنگ و حسب و نسب و سکونت وغیرہ اوصاف میں جن کو نبوت یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے جو اس کو ذکر کیا اوروں کو ذکر نہ کیا دوسرے رسول اللہ ﷺ کی جانب نقصانِ قدر کا احتمال کیونکہ اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کرتے ہیں اعتبار نہ ہو تو تاریخوں کو دیکھ لیجئے باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا اس لئے سدِ بابِ اتباعِ مدعیانِ نبوت کیا ہے جو کل جھوٹے دعوے کر کے خلائق کو گمراہ کریں گے البتہ فی حدِ ذاتہ قابلِ لحاظ ہے پر جملہ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ اور جملہ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ میں کیا تناسب تھا جو ایک کو دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو مستدرک منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے ربطی اور بے ارتباطی خدا کے کلام معجز نظام میں متصور نہیں اگر سدِ بابِ مذکور منظور ہی تھا تو اس کے لئے اور بیسیوں موقع تھے بلکہ بناءِ خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سدِ بابِ مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلتِ نبوی دوبالا ہو جاتی ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے جیسے موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف جس کا ذاتی ہونا اور غیر مکتسب من الغیر ہونا لفظ بالذات ہی سے مفہوم ہے کسی غیر سے مکتسب اور مستعار نہیں ہوتا مثال درکار ہو تو لیجئے زمین و کہسار اور در و دیوار کا نور اگر آفتاب کا فیض ہے تو آفتاب کا نور کسی اور کا فیض نہیں اور ہماری غرض

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

وصفِ ذاتی ہونے سے اتنی ہی تھی بایں ہمہ یہ وصف اگر آفتاب کا ذاتی نہیں تو جس کا تم کہو وہی موصوف بالذات ہوگا اور اس کا نور ذاتی ہوگا کسی اور سے مکتسب اور کسی کا فیض نہ ہوگا الغرض یہ بات بدیہی ہے کہ موصوف بالذات سے آگے سلسلہ ختم ہو جاتا ہے چنانچہ خدا کے لئے کسی اور خدا کے نہ ہونے کی وجہ اگر ہے تو یہی ہے یعنی ممکنات کا وجود اور کمالاتِ وجود سب عرضی بمعنی بالعرض ہیں اور یہی وجہ ہے کہ کبھی موجود کبھی معدوم کبھی صاحبِ کمال کبھی بے کمال رہتے ہیں اگر یہ امورِ مذکورہ ممکنات کے حق میں ذاتی ہوتے تو یہ انفصال و اتصال نہ ہوا کرتا علی الدوام وجود اور کمالاتِ وجود ذاتِ ممکنات کو لازم ملازم رہتے سو اسی طور رسول اللہ ﷺ کی خاتمیت کو تصور فرمایئے یعنی آپ موصوف بوصفِ نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصفِ نبوت بالعرض۔ اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہو جاتا ہے۔

غرض جیسے آپ نَبِیُّ الْاُمَّۃ ہیں ویسے نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء بھی ہیں

اور یہ ہی وجہ ہوئی کہ بہ شہادت وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ اور انبیاءِ کرام علیہ وعلیہم السلام سے آپ پر ایمان لانے اور آپ کی اتباع اور اقتداء کا عہد لیا گیا ادھر آپ نے یہ ارشاد فرمایا اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو وہ میرا ہی اتباع کرتے علاوہ بریں بعد نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آپ کی شریعت پر عمل کرنا اس بات پر مبنی ہے (تحذیر الناس ص ۳،۴)

اور (انبیاء کرام علیہم السلام سے) عہد کا لینا جس سے آپ کا نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونا ثابت ہوتا ہے پہلے ہی معروض ہو چکا (تحذیر الناس ص ۷) ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نبی الانبیاء ہیں چنانچہ آیہ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ الخ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اس پر اول دلیل ہے (آب حیات ص ۱۵۱ سطر ۱۷)

اب دیکھیے کہ عطف بین الجملتین اور استدراک اور استثناء مذکور بھی بغایت درجہ چسپاں نظر آتا ہے اور خاتمیت بھی بوجہ احسن ثابت ہوتی ہے اور خاتمیت زمانی بھی ہاتھ سے نہیں جاتی۔ (تحذیر الناس ص ۱۰)

حاصل مطلب آیۃ کریمہ اس صورت میں یہ ہوگا کہ ابوۃ معروفہ تو رسول اللہ ﷺ کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں پر ابوۃ معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے اور انبیاء کی نسبت بھی حاصل ہے۔ (تحذیر الناس ص ۱۰)

اس عبارت کی شرح

اس عبارت کے حصے مع عنوانات وشرح درج ذیل ہیں۔

۱) خطبہ:

" اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ " (تحذیر ص ۳)

حضرت پر ختم نبوت کے انکار کا الزام لگانے والے کچھ تو سوچیں حضرت نے تو خطبے میں بھی ختم نبوت کا ذکر کر دیا۔

۲) تمہید:

" بعد حمد وصلوۃ کے قبل عرض جواب یہ گذارش ہے کہ اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو" (تحذیر ص ۳)

۳) ختم نبوت کی وجہ عند الجمہور:

''سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

انبیاءِ سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں'' (تحذیر ص ۳)

ہم بتا چکے ہیں کہ راجح یہ کہ معنی سے مراد یہاں وجہ اور سبب لیا جائے مطلب یہ ہوگا کہ نبی کریم ﷺ کے خاتم ہونے کا سبب عند الجمہور آپ کا سب انبیاء کے بعد مبعوث ہونا ہے اور اگر معنی سے مراد مقصد و مفہوم مراد ہو تب بھی درست ہے۔ پھر فرق یہ ہوگا کہ حضرت کے نزدیک خاتم ہونے میں افضل و آخر دونوں مراد ہوں گے۔ یاد رہے کہ عوام سے مراد یا تو جمہور یعنی صحیح العقیدہ مسلمانوں کی اکثریت مراد ہے۔ عوام سے مراد جہلاء کی جماعت نہیں جس کے بارے میں کہہ دیتے ہیں عوام کالانعام ۔

۴) اس وجہ پر تنقید:

'' مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟'' (تحذیر الناس ص ۳)

حضرت کا منشا یہ ہے کہ صرف بعد میں آنا کسی کے افضل ہونے کا سبب نہیں ہاں اعلیٰ ہونے کی وجہ سے بعد میں آنا فضیلت کا باعث ہے، اس لئے صرف آخر میں آنے کا معنی بغیر افضلیت کے آیت کریمہ میں نہ لیا جائے۔

۵) اس تنقید پر پہلا اعتراض:

''ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہئے اور اس مقام کو مقامِ مدح قرار نہ دیجئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے''۔ (تحذیر الناس ص ۳)

مولانا نے اوپر فرمایا تھا کہ چونکہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات فضیلت نہیں اس لئے محض آخر میں آنے کو خاتمیت کی علت نہ بنایا جائے اس پر ایک اعتراض کرتے ہیں کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات فضیلت نہ سہی لیکن ہم اس کو مقام مدح نہیں مانتے جو فضیلت کی ضرورت ہو بلکہ اس حقیقت کی اطلاع مقصد ہے کہ آپ کی بعثت سب انبیاء کے بعد ہوئی ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۶) اس اعتراض کا جواب:

"مگر میں جانتا ہوں کہ اہلِ اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی کہ اس میں ایک تو خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے آخر اس وصف میں اور قد و قامت وشکل ورنگ وحسب ونسب وسکونت وغیرہ اوصاف میں جن کو نبوت یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے جو اس کو ذکر کیا اوروں کو ذکر نہ کیا۔

دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نقصانِ قدر کا احتمال کیونکہ اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کرتے ہیں اعتبار نہ ہو تو تاریخوں کو دیکھ لیجئے" (تحذیر الناس ص ۳)

مولانا فرماتے ہیں کہ ہم اس کو مقام مدح ہی مانیں گے اس لئے کہ مقام مدح نہ ماننے کی صورت میں ایک اشکال تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف آخر میں آنے کو ذکر کیوں کیا قد وقامت وغیرہ کو ذکر کیوں نہ کیا دوسرے یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبے کی کمی کا احتمال جیسا کہ حضرت نے واضح فرمایا تو جب یہ مقام مدح ہی ہے تو پھر خاتم النبیین کا ایسا معنی ہی لینا چاہئے جس میں بالذات فضیلت ہو

۷) اس جواب پر اعتراض:

"باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا اس لئے سدِ بابِ اتباعِ مدعیانِ نبوت کیا ہے جو کل جھوٹے دعوے کرکے خلائق کو گمراہ کریں گے البتہ فی حدِ ذاتہ قابلِ لحاظ ہے"۔ (تحذیر الناس ص ۳)

اگر کوئی کہے کہ ٹھیک ہے تاخر زمانی میں بالذات کوئی فضیلت نہیں لیکن اللہ نے خاص اس وصف کو اس لئے ذکر کیا کہ دین اسلام آخری دین ہے اللہ نے اس کا اعلان کر دیا تا کہ مستقبل میں آنے والے جھوٹے مدعیان نبوت کی اتباع سے لوگ ہوشیار رہیں۔ حضرت فرماتے ہیں کہ ہاں یہ قابل لحاظ ہے یعنی اس کی ضرورت ہے۔ اگر حضرت معاذ اللہ کسی نئے نبی کے آنے کو جائز مانتے تو اسلام کے آخری دین ہونے کو یا تو ذکر ہی نہ کرتے یا اس کی تردید کر دیتے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۸) اعتراض کا رد:

"یہ جملہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ اور جملہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں کیا تناسب تھا جو ایک کو دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو مستدرک منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے ربطی اور بے ارتباطی خدا کے کلام معجز نظام میں متصور نہیں اگر سدِ باب مذکور منظور ہی تھا تو اس کے لئے اور بیسیوں موقع تھے"۔ (تحذیر الناس ص ۳)

حضرت نے یہ نہ فرمایا کہ یہ دین آخری دین نہیں ہے اور نہ یہ فرمایا کہ اعلان کی ضرورت نہیں بلکہ اس کو آخری دین مانا اور ختم نبوت کے اعلان کی ضرورت کا اقرار اور پر اس الفاظ سے کیا "البتہ فی حدِ ذاتہ قابلِ لحاظ ہے" یہاں بتاتے ہیں کہ ایک اور وجہ سے محض تاخر زمانی کا معنی لینا بہتر نہیں وہ یہ کہ اس مقام پر مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ معطوف علیہ اور وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ معطوف ہے پھر لٰكِنْ استدراک کیلئے ہوتا ہے یعنی پہلے کلام سے کوئی شبہ پیش آئے اس کو زائل کرنے کیلئے ہوتا ہے اور یہاں اگر محض آخر میں آنا مراد لیا جائے تو دونوں جزوں میں ایسی مناسبت نظر نہیں آتی۔

۹) خاتمیت رتبی اور اس کی وجوہ ترجیح:

"بلکہ بناءِ خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سدِ باب مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی دوبالا ہو جاتی ہے"۔ (تحذیر الناس ص ۳)

بناءِ خاتمیت سے خاتم ہونے کا سبب مراد ہے حضرت فرماتے ہیں کہ خاتمیت کی بنیاد یا اس کا سبب ایک ایسا وصف ہے جس سے یہ تینوں مسائل حل ہوتے ہیں وہ ہے نبی کریم ﷺ کا سب سے اعلیٰ نبی ہونا اور یہ بات بارہا گزری ہے کہ اعلیٰ ہونے کی وجہ سے آپ سب سے آخر میں تشریف لائے اس طرح جو نہی تاخر زمانی کا اعلان ہوا جھوٹے مدعیان نبوت کی اتباع کا دروازہ بند ہوا۔ اعلیٰ ہونا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

بذات خود فضیلت ہے لہٰذا بالذات فضیلت نہ ہونے کا جو اعتراض تھا وہ بھی جاتا رہا ہے۔ والحمد للہ

۱۰) خاتمیت رتبی کی تحقیق:

" تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف جس کا ذاتی ہونا اور غیر مکتسب من الغیر ہونا لفظِ بالذات ہی سے مفہوم ہے کسی غیر سے مکتسب اور مستعار نہیں ہوتا۔ مثال درکار ہو تو لیجئے زمین و کہسار اور در و دیوار کا نور اگر آفتاب کا فیض ہے تو آفتاب کا نور کسی اور کا فیض نہیں اور ہماری غرض وصفِ ذاتی ہونے سے اتنی ہی تھی بایں ہمہ یہ وصف اگر آفتاب کا ذاتی نہیں تو جس کا تم کہو وہی موصوف بالذات ہوگا اور اس کا نور ذاتی ہوگا کسی اور سے مکتسب اور کسی کا فیض نہ ہوگا۔

الغرض یہ بات بدیہی ہے کہ موصوف بالذات سے آگے سلسلہ ختم ہو جاتا ہے چنانچہ خدا کے لئے کسی اور خدا کے نہ ہونے کی وجہ اگر ہے تو یہی ہے یعنی ممکنات کا وجود اور کمالاتِ وجود سب عرضی بمعنی بالعرض ہیں اور یہی وجہ ہے کہ کبھی موجود کبھی معدوم کبھی صاحب کمال کبھی بے کمال رہتے ہیں اگر یہ امور مذکورہ ممکنات کے حق میں ذاتی ہوتے تو یہ انفصال و اتصال نہ ہوا کرتا علی الدوام وجود اور کمالاتِ وجود ذاتِ ممکنات کو لازم ملازم رہتے"۔ (تحذیر الناس ص ۳،۴)

اس عبارت میں حضرت نے ایک تو یہ بیان کیا کہ کسی صفت کے ساتھ موصوف ہونے کی دو صورتیں ہیں ایک اتصاف بالذات دوسرے اتصاف بالعرض پھر جو صفات موصوف کو بالذات حاصل ہوں وہ صفاتِ ذاتیہ کہلاتی ہیں اور جو صفات بالعرض حاصل ہوں وہ صفات عرضیہ کہلاتی ہیں دوسرے اس کو بیان کیا کہ موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب یعنی حاصل شدہ ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف ذاتی کہلاتا ہے وہ اس کا اپنا ہوتا ہے کسی غیر سے حاصل

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کردہ نہیں ہوتا۔

دلیل: دن کے وقت سورج بھی روشن ہوتا ہے اور در و دیوار بھی۔ در و دیوار کی روشنی سورج سے حاصل شدہ ہے جبکہ سورج کی روشنی کسی اور سے حاصل شدہ نہیں وہ اس کی ذاتی ہے سورج روشنی سے موصوف بالذات ہے اور در و دیوار موصوف بالعرض ان کی روشنی عرضی ہے۔

حضرت نے یہ بات جو ارشاد فرمائی کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ موصوف بالذات ہمیشہ آخر میں آتا ہے بلکہ جب ہم موصوف بالعرض کے بارے میں سوچیں کہ یہ وصف کہاں سے آیا تو ہماری سوچ کی وہاں انتہا ہو جاتی ہے۔

مثالیں: حدیث شریف میں اصحاب الاخدود کا واقعہ آتا ہے کہ بادشاہ کا ایک ہمنشین اس بچے کے پاس ایمان لے آیا اللہ نے اس کی بینائی لوٹا دی بادشاہ نے کہا یہ کس نے لوٹائی کہنے لگا میرے رب نے بادشاہ نے کہا کیا تیرا کوئی اور رب ہے اس نے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے بادشاہ نے اس کو پکڑوایا اس نے بتا دیا کہ مجھے یہ تعلیم فلاں بچے سے ملی بادشاہ نے اس بچے کو بھی گرفتار کیا اس سے پوچھا اس نے بالآخر اس راہب کا نام لیا جس سے یہ تعلیم ملی تھی۔ اب بادشاہ کی تفتیش مکمل ہوگئی بادشاہ نے ان کو سزا دینی شروع کی (مسلم ج ۸ طبع ص ۲۳۰ بیروت) کسی بھی سازش کو ختم کرنے کیلئے اصل کردار کو پکڑنا ضروری ہوتا ہے اگر اصل کردار باقی رہے تو اس کی طرف سے کسی نہ کسی طرح سازش ہوتی رہے گی۔ وہ اصل کردار سازش کے وصف سے موصوف بالذات ہوتا ہے جن لوگوں کو پیسے وغیرہ دے کر وہ کام لیتا ہے وہ موصوف بالعرض ہیں۔

دوسری مثال:

ایک شخص نے اپنی زمین بیچنے کیلئے کسی کو وکیل بنایا وکیل کا اختیار مالک کا دیا ہوا ہے وکیل مالک کی اجازت کے بغیر قیمت کم نہیں کرسکتا لیکن اگر مشتری اصل مالک کے پاس آجائے تو وہ جیسے چاہے کمی کردے یا یوں سمجھو کہ اصل آجائے تو وکالت ختم۔

تیسری مثال:

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

نکاح میں جب دولہا موجود ہو تو وکیل کو کون پوچھتا ہے؟ عقد نکاح میں خاوند موصوف بالذات اور وکیل موصوف بالعرض کی طرح ہے۔

چوتھی مثال:

کائنات موجود ہے کائنات میں بہت سی صفات وجود پائی جاتی ہیں مثلاً انسان سنتا ہے دیکھتا ہے مگر یہ صفات اس کی فانی ہیں اس لئے کبھی پائی جاتی ہیں کبھی نہیں انسان کی قوت ساعت ختم بھی ہو جاتی ہے بلکہ خود انسان بھی فانی ہے۔ جب یہ فانی ہے تو اس کا وجود اپنا نہیں ذاتی نہیں بلکہ عرضی ہے کائنات وجود کے ساتھ موصوف بالعرض ہے۔ اس کا وجود کسی ایسی ہستی سے آیا ہے جس کا وجود اپنا ہے اور وہ اللہ ہے۔ چونکہ اس کو وجود اپنا ہے اس لئے یہ سوچنا بالکل بیکار ہے کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا۔ اس کو حضرت نے یوں تعبیر کیا:

"موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے"۔ (تحذیر الناس ص ۳)

۱۱) نبی کریم ﷺ خاتمیت رتبی کو بیان کرنے کا پہلا انداز:

"سو اسی طور رسول اللہ ﷺ کی خاتمیت کو تصور فرمایئے یعنی آپ موصوف بوصفِ نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصفِ نبوت بالعرض (تحذیر الناس ص ۴)

حضرت نے خاتمیت رتبی کو ایک تو یوں سمجھایا کہ جیسے سورج روشنی سے موصوف بالذات ہے اور در و دیوار موصوف بالعرض اسی طرح نبی کریم ﷺ نبوت کے ساتھ موصوف بالذات ہیں۔ آپ ہر وقت ہر جگہ نبی ہیں سب کے مطاع ہیں۔ دیگر انبیاء کرام اپنی امتوں کے لئے مطاع مگر آپ کے مطیع معراج کی رات آپ کے مقتدی۔ مگر آپ امت کے بھی امام، انبیاء کے بھی امام۔

۱۲) نبی کریم ﷺ خاتمیت رتبی کو بیان کرنے کا دوسرا انداز:

اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں آپ پر سلسلہ نبوت مختتم ہو جاتا ہے۔ (تحذیر الناس ص ۴)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہم گذشتہ ابحاث میں شاہ ولی اللہؒ کے حوالے سے لکھ آئے ہیں کہ قیامت کے دن دیگر انبیاء کرام کو بھی حوض ملیں گے مگر نبی ﷺ کا حوض کوثر ام الحیاض ہوگا۔ دیگر انبیاء کرام بھی شفاعت کریں گے مگر نبی ﷺ کی شفاعت ام الشفاعات ہوگی۔ اس کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ عالم ارواح میں دیگر انبیاء کی نبوت نبی ﷺ کی نبوت کا فیض تھی۔

۱۳) نبی کریم ﷺ خاتمیت رتبی کو بیان کرنے کا تیسرا انداز:

غرض جیسے آپ نَبِیُّ الْاُمَّة ہیں ویسے نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء بھی ہیں (تحذیر الناس ص ۴)

اور عہد کا لینا جس سے آپ کا نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونا ثابت ہوتا ہے پہلے ہی معروض ہو چکا ہے (تحذیر الناس ص ۷)

ان دونوں عبارتوں میں حضرت نے نبی کریم ﷺ کو نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء فرمایا گذشتہ صفحات میں اس کی وضاحت مع دلائل کے ہم مفصل لکھ چکے ہیں۔ ضرورت ہو تو مراجعہ کرلیں۔ ذیل میں حضرت نانوتویؒ کے ذکر کردہ کچھ دلائل ملاحظہ فرمائیں۔

۱۴) نبی کریم ﷺ کے نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونے کے کچھ دلائل:

اور یہی وجہ ہوئی کہ یہ شہادت وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ اور انبیاء علیہ وعلیہم السلام سے آپ پر ایمان لانے اور آپ کی اتباع اور اقتداء کا عہد لیا گیا ادھر آپ نے یہ ارشاد فرمایا اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو وہ میرا ہی اتباع کرتے علاوہ بریں بعد نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آپ کی شریعت پر عمل کرنا اس بات پر مبنی ہے۔ (تحذیر الناس ص ۴)

اس عبارت میں حضرت نانوتویؒ نے نبی کریم ﷺ کے نبوت کے ساتھ موصوف بالذات ہونے، بالفاظ دیگر آپ کے نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونے کے تین دلائل ذکر کیے ہیں۔

دلیل نمبر ۱: اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام سے عہد لیا تھا کہ حضرت محمد ﷺ تشریف لائیں تو ان پر

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ایمان لانا ہوگا اور ان کی اتباع واقتدا کرنی ہوگی۔ آگے چل کر انبیاء کرام سے لئے ہوئے اس عہد کے بارے میں حضرتؒ فرماتے ہیں

اور عہد کا لینا جس سے آپ کا نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہونا ثابت ہوتا ہے پہلے ہی معروض ہو چکا۔

(تحذیر الناس ص ۷) ایک جگہ فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نبی الانبیاء ہیں چنانچہ آیہ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَا اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتَابٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ الخ اس پر اول دلیل ہے (آب حیات ص ۱۵۱ سطر ۱۷)

دلیل نمبر ۲: ارشاد نبوی ہے کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو وہ میری ہی اتباع کرتے یہ حدیث سنن دارمی ص ۱۱۵، ۱۱۶، مشکوۃ المصابیح ص ۳۲ میں موجود ہے۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ موسیٰ علیہ السلام قبر مبارک میں زندہ نہیں اس لئے کہ حیاۃ النبی کی حدیث کا صحیح ہونا پہلے گزر چکا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر موسیٰ علیہ السلام اس زمین پر زندہ ہوتے (دیکھئے تفسیر عثمانی ص ۵۶۳)

دلیل نمبر ۳: نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی کریم ﷺ کی شریعت پر عمل کریں گے۔

غور کریں اگر حضرت نانوتویؒ نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نبی کی آمد کے قائل ہوتے تو صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کی آمد کا ذکر نہ کرتے؟

۱۵) خاتمیت رتبی کو ماننے سے آیت کریمہ کا مفہوم:

حاصل مطلب آیۂ کریمہ اس صورت میں یہ ہوگا کہ ابوۃ معروفہ تو رسول اللہ ﷺ کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں پر ابوۃ معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے اور انبیاء کی نسبت بھی حاصل ہے۔ (تحذیر الناس ص ۱۰)

اس عبارت میں تین دعوے ہیں ایک " ابوۃ معروفہ تو رسول اللہ ﷺ کو کسی مرد کی نسبت حاصل نہیں" یہ مفہوم ہے "مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ" دوسرا دعویٰ "ابوۃ معنوی امتیوں کی نسبت بھی حاصل ہے" یہ مفہوم ہے " وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ " کا تیسرا دعویٰ "ابوۃ معنوی انبیاء

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کی نسبت بھی ہے۔" یہ مفہوم ہے "وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ" کا ، اوراس کوتاخرزمانی لازم ہے۔

۱۶) خاتمیت رتبی کو ماننے کے فوائد:

اب دیکھئے کہ عطف بین الجملتین اوراستدراک اوراستثناء مذکوربھی بغایت درجہ چسپاں نظرآتا ہےاور خاتمیت بھی بوجہ احسن ثابت ہوتی ہےاور خاتمیت زمانی بھی ہاتھ سے نہیں جاتی۔ (تحذیرالناس ص۱۰)

حضرت نانوتویؒ نے ان عبارتوں میں نبی کریم ﷺ کو نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ماننے یاوصف نبوت سے موصوف بالذات ماننے کا گویا نتیجہ یافائدہ حسب ذیل امورکوبتایا ہے۔

۱) اس معنی کو لینے سے عطف درست ہوگیا کیونکہ واؤ کے ساتھ عطف کرنے کیلئے کچھ مناسبت دونوں جزوں میں ضروری ہے(مختصر المعانی بحث الفصل والوصل عقود الجمان للسیوطی مع الشرح ج۱ص۲۱۳)اوروہ پائی گئی۔اس طرح کہ ایک طرف ابوۃ معروفہ کاذکر ہے دوسری طرف ابوۃ معنویہ کادونوں جگہ ابوۃ مذکورہوئی۔

۲) لٰکِنْ کے ساتھ استدراک کامعنی چاہئے وہ بھی پایا گیا۔وہ اس طرح کہ جب ابوۃ معروفہ کی نفی کی تو ابوۃ معنویہ کی نفی کا وہم ہوا لٰکِن کے ساتھ اس وہم کاازالہ کیا۔

۳) استثناء کامعنی بھی پایا گیا استثناء سے مراد استثناء منقطع ہےاستثناء منقطع میں اِلَّا، لٰکِنْ کے معنی دیتا ہے(اس لئے جس قیاس میں لٰکِنْ آئے منطقی اس کوقیاس استثنائی کہتے ہیں)لٰکِنْ کامعنی پورے طور پر پایا گیا تو گویا استثناء کامعنی بھی پایا گیا۔

۴) خاتمیت بوجہ احسن پائی گئی اس طرح کہ نبی ﷺ وصف نبوت کے ساتھ موصوف بالذات ہیں آپ نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء ہیں۔

۵) خاتمیت زمانی بھی ہاتھ سے نہ چھوٹی اور یہ بات باربارہوچکی ہے کہ نبی ﷺ کو اعلیٰ نبی ہونے کی وجہ سے سب سے آخر میں بھیجا گیا۔خاتمیت رتبی خاتمیت زمانی کولازم ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿اس عبارت پر گفتگو کرنے کا طریقہ﴾

پہلے آپ تحذیر الناس کی ان عبارتوں کو اچھی طرح سمجھ لیں پھر دوسروں کو سمجھائیں اور اگر کوئی ضدی ان عبارات پر الجھانے کی کوشش کرے تو ایسے شخص پر درج ذیل سوالات ڈالیں۔ اول تو جواب نہ دے گا اگر دے گا تو اس کتاب میں دی ہوئی تشریحات کے مطابق اس کی اصلاح کریں ان شاء اللہ یا تو سمجھ جائے گا یا پھر پیچھا چھوڑ جائے گا۔ سوالات یہ ہیں:

۱) اس عبارت میں لفظ معنی سے کیا مراد ہے؟ نیز جمہور کے نزدیک ختم نبوت کا مفہوم کیا بنا اور حضرت کے نزدیک کیا؟ حضرت نے جمہور کی موافقت کی یا مخالفت اور کس طرح؟۔

۲) عوام سے کون مراد ہیں؟

۳) ''بالذات فضیلت نہیں'' کا کیا مطلب ہے؟ نیز کیا فضیلت کی کوئی اور قسم بھی ہے؟

۴) نبی ﷺ کا آخری نبی ہونا باعث فضیلت ہے یا نہیں؟ نیز یہ فضیلت بالذات ہے یا بالعرض اور کیوں؟

۵) حضرت کی اس عبارت سے مطلقاً فضیلت کی نفی ہوتی ہے یا کسی خاص قسم کی اور کیسے؟

۶) خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ میں اگر تاخر زمانی بدوں افضلیت کے لی جائے تو اس میں کیا اشکالات ہیں ہیں؟

۷) حضرت کی اس عبارت کا مطلب لکھیں۔

''اس میں ایک تو خدا کی جانب نعوذ باللہ زیادہ گوئی کا وہم ہے...... دوسرے رسول اللہ ﷺ کی جانب نقصانِ قدر کا احتمال''۔

۸) عبارت کا مطلب تحریر کریں اور یہ بتائیں کہ اس میں حضرت نے رسول اللہ ﷺ کیلئے تاخر زمانی کو مانا ہے یا نہیں۔

باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا اس لئے سدِ بابِ اتباعِ مدعیانِ نبوت کیا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے جو کل جھوٹے دعوے کر کے خلائق کو گمراہ کریں گے البتہ فی حد ذاتہ قابل لحاظ ہے۔ (تحذیر الناس ص ۳)

۹) آیت کریمہ: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ جملہ کیسے بنتا ہے؟ نیز اس کے دو جملوں میں بے ربطی کب متصور ہے اور کیوں؟

۱۰) اس کے مقام مدح ہونے کی کیا دلیل ہے؟

۱۱) حضرت فرماتے ہیں

بلکہ بناءِ خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخرِ زمانی اور سدِ بابِ مذکور خود بخود لازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی دوبالا ہو جاتی ہے۔

اس عبارت میں بناء خاتمیت کا کیا مطلب ہے؟ سد باب مذکور سے کیا مراد ہے؟ حضرت نے جو بات ارشاد فرمائی اس سے فضیلت نبوی دوبالا کسی طرح ہوتی ہے؟

۱۲) حضرت نے بناء خاتمیت کسی چیز کو قرار دیا اور اس کو کس کس انداز میں بیان کیا؟

۱۳) مولانا نے آنحضرت ﷺ کے نَبِيُّ الْاَنْبِيَاء ہونے کے بارے میں کون کونسے دلائل ذکر کیے ہیں؟

☆☆☆☆☆☆☆

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مناظرہ عجیبہ

حجۃ الاسلام حضرت مولینا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ قاسم العلوم ۱۴۰ بے ون کورنگی کراچی ۳۱

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿تعارف کتاب مناظرہ عجیبہ﴾

مولانا حسین احمد نجیب رفیق دار التصنیف دار العلوم کراچی فرماتے ہیں:

حجۃ الاسلام مجدد الملۃ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ العزیز کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں علم وعمل کا وہ بحر ناپیدا کنار جس کی نظیر ان آخری دوصدیوں میں ملنا مشکل ہے آپ کی تصنیفات بظاہر مختصر رسالوں کی صورت میں ہیں مگر ان صفحات میں جو علوم ومعارف سموئے ہیں اگر کوئی آدمی ان کو صحیح معنی میں پڑھ لے تو بلاتردید اسے بحر العلوم کا غواص عالم قرار دیا جاسکتا ہے۔

''مناظرہ عجیبہ'' اگرچہ ''تحذیر الناس'' کی بعض عبارتوں پر علمی اعتراضات کے جواب اور اسی سلسلہ کے چند مکاتیب پر مشتمل ہے مگر چونکہ حضرت حجۃ الاسلام قدس سرہ العزیز کے سامنے یہ اعتراضات واشکالات پیش کرنے والے حضرت مولانا عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ صاحب علم شخصیت تھے اس لئے اس سوال وجواب کے نتیجے میں تحذیر الناس کی ایک لاجواب شرح وجود میں آگئی............ تحذیر الناس کی مناظرہ عجیبہ کے نام سے یہ شرح حقیقۃ تحذیر الناس کو سمجھنے کے لئے ایک لازمی حیثیت رکھتی ہے اس کی افادیت کا اندازہ تو مطالعہ کے بعد ہی معلوم ہوگا

(مناظرہ عجیبہ ۶،۷)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿عبارات کتاب مناظرہ عجیبہ﴾

۱) مناظرہ عجیبہ کے بالکل شروع میں پہلے اعتراض کے جواب میں فرماتے ہیں:

مولانا حضرت خاتم المرسلین ﷺ کی خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مسلم ہے (مناظرہ عجیبہ ص۹)

[اس عبارت میں خاتمیت زمانی کو اجماعی عقیدہ قرار دیا ہے۔سب کے لفظ میں حضرت خود بھی تو شامل ہیں اس کا مطلب یہ ہے جیسے اور مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے حضرت کا بھی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس عقیدہ پر پختگی نصیب فرمائے آمین]

۲) ایک جگہ فرماتے ہیں۔

وجود روحانی میں تو حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موقوف علیہ اور ارواح جملہ انبیاء باقیہ علیہم السلام موقوف اور وجود جسمانی میں حضرت آدم حضرت ادریس حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت اسماعیل علیہم السلام آباء کرام محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موقوف علیہ اور جسم اطہر حضرت ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موقوف (مناظرہ عجیبہ ص۱۱)

[اس عبارت سے پتہ چلا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے آپ ﷺ سے فیض لینے کا تعلق عالم ارواح سے ہے دنیا میں تشریف لانے سے نہیں ہے رہی اس کی کیفیت تو وہ اللہ ہی جانتا ہے اور اللہ ہی وہ فیض پہنچانے والا ہے]

۳) ایک جگہ فرماتے ہیں:

جیسے بشریت میں انبیاء علیہم السلام مماثل امت ہوتے ہیں ایسے ہی مرتبہ حقیقت روحانی میں نوع علیحدہ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔یہی وجہ ہے کہ جیسے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ آیا ہے ایسے ہی قَالُوْٓا اِنْ ھٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا بھی آیا ہے جس سے بشرط ذوق سلیم یہ بات عیاں ہے کہ کفار کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اور انبیاء علیہم السلام کو مثل اپنی سمجھنا بھی غلط

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے (مناظرہ عجیبہ ص ۱۶)

[یہ عبارت بھی انبیاء کرام کی فضیلت میں صریح ہے]

۴) ایک جگہ فرماتے ہیں:

الغرض انبیاء علیہم السلام کو اپنا سا تصور نہ فرمائیے (مناظرہ عجیبہ ص ۱۶)

[دیکھا آپ نے حضرت نانوتویؒ انبیاء علیہم السلام کو بشر ماننے کے باوجود ان کو اپنے جیسا نہیں مانتے اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت تمام نصوص پر ایمان رکھتے تھے، عقیدۂ توحید کی طرح شان رسالت کا بھی ادب کرتے تھے۔

عقیدۂ بشریت کی مختصر تحقیق یہ ہے کہ بشریت کئی قسم کی ہے (۱) بشریت محضہ (۲) بشریت + کفر۔ ابوجہل ایسا ہی بشر تھا اس میں بشریت کے ساتھ کفر بھی پایا جاتا تھا (۳) بشریت + ایمان۔ سب مسلمان بشر ہونے کے ساتھ ساتھ مؤمن ہوتے ہیں۔ (۴) بشریت + ایمان + نبوت۔ مؤمن اور کافر کے درمیان جو بشریت مشترک ہے وہ پہلی قسم یعنی بشریت محضہ ہے جس کے بارے میں علامہ اقبالؒ نے یوں فرمایا۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی

یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

انبیاء کرام محض بشر ہی نہیں ہوتے بلکہ ان کی بشریت اس چوتھی قسم کی ہوتی ہے۔ قرآن پاک میں بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کے ساتھ ہی يُوحٰى إِلَيَّ بھی موجود ہے۔ مزید تفصیل کیلئے دیکھئے آیات ختم نبوت حاشیہ صفحہ ۲۳۲ تا ۲۳۴]

۵) ایک جگہ فرماتے ہیں:

اے حضرت! منکرین اثر اور مقرین اثر دونوں اثر مذکور سے مساوات کلی سمجھ بیٹھے جو لوگ مساوات کلی شش امثال کے مدعی ہوئے وہ بھی اس بھروسے مدعی ہوئے اور سید الخلق وغیرہ الفاظ منصوصہ جو افضلیت کلی محمدی ﷺ پر دلالت کرتے ہیں خیال نہ فرمایا اور جو لوگ منکر ہوئے وہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

لوگ بھی اسی بناء پر منکر ہوئے اور تغلیط ائمہ حدیث اور تکذیب عبداللہ بن عباس بلکہ تکذیب سید الناس ﷺ کا خوف نہ کیا (مناظرہ عجیبہ ص ۲۸)

تحذیر الناس کے سبب تالیف میں گزرا کہ حضرت ابن عباس کے ایک قول میں ہے کہ ہر زمین میں نبی کریم ﷺ کی طرح نبی موجود ہے اور قولِ صحابی سند کے اعتبار سے صحیح ہے اب کچھ لوگوں نے اس کو مان کر کہا کہ باقی زمینوں میں بھی نبی کریم ﷺ جیسے نبی ہیں اور کچھ لوگوں نے اس قول کا انکار کر دیا کیونکہ یہ بظاہر عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف ہے۔ ان دونوں کا منفی پہلو یہ ہے کہ اس اثر کے ماننے والوں نے نبی ﷺ کی عظمت کا لحاظ نہ کیا حالانکہ آپ ساری کائنات سے افضل ہیں اور انکار کرنے والوں کے قول سے منکرین حدیث کو تقویت ملی حضرت نے ایسی توجیہ پیش کی جس سے اثر کو بھی مانا گیا اور نبی کریم ﷺ کو سب سے افضل اور آخری نبی بھی۔ حضرت اس چیز کو یہاں بیان کر رہے ہیں چنانچہ تصفیۃ العقائد سے پتہ چلتا ہے کہ انکار حدیث کے فتنہ سے بچانے کے لئے بھی یہ توجیہ کی ہے۔ مرزائیوں کو اس تعارض کے رفع کرنے سے کیا غرض وہ تو صریح آیات کی تکذیب کر دیتے ہیں]

۶) <u>ایک جگہ فرمایا:</u>

جہاں جہاں مادہ ایمانی ہے۔۔ وہاں وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض ہے (مناظرہ عجیبہ ص ۳۰)

[لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کے علم یا ارادے سے ایمان ملتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا ذریعہ بنا دیا جیسے آدم علیہ السلام کو تمام انسانوں کے پھیلاؤ کا ذریعہ بنا دیا]

۷) مولانا عبد العزیز صاحب محذور سادس میں لکھتے ہیں کہ اثر ابن عباس اگر مولانا [نانوتوی۔ راقم] کے نزدیک صحیح ہے مگر منقطع بانقطاع معنوی بھی ضرور ہے بسبب مخالفت آیت خاتم النبیین سے۔ پس لازم کہ اگر حنفی ہوں تو اس پر عمل نہ فرمائیں جیسے حدیث لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ پر باوجود صحیح ہونے کے بوجہ مخالفت عموم فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ کے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حنفی عمل نہیں کرتے اور منقطع بانقطاع معنوی سمجھتے ہیں (مناظرہ عجیبہ ص ۳۹)

اس کے جواب میں حضرت فرماتے ہیں:

مولانا! میں کیا چیز؟ اور میرا نزدیک کیا؟ دربارۂ مرتبہ شناسی حدیث محدثان والا مقام کا نام لینے میں آپ کو کیا دشواری ہے؟ ہم لوگ تو دربارۂ مرتبہ شناسی حدیث محدثان والا مقام کے اس سے زیادہ مقلد ہیں کہ دربارۂ مسائل فقہیہ ائمہ مجتہدین کے (مناظرہ عجیبہ ص ۳۹)

[غور کیا آپ نے حضرت کے نزدیک محدثین کا جو حدیث نبوی کے خدام ہیں کتنا مقام ہے؟ جب ان خدام کی اتنی عزت کرتے ہیں تو اصل مخدوم جناب نبی کریم ﷺ کا حضرت کے دل میں کتنا مقام ہوگا]

۸) <u>ایک جگہ فرماتے ہیں:</u>

سو جس طریق کی تصحیح و تحسین بیہقی اور حاکم اور ذہبی اور ابن جریر اور ابن حجر فرماتے ہیں ہم کو ایسا ہی سمجھنا چاہیے (مناظرہ عجیبہ ص ۴۰)

[معلوم ہوا کہ حضرت نے اثر ابن عباسؓ کی تصحیح میں ان کبار محدثین پر اعتماد کر کے توجیہات کی ہیں اس کے بارے میں کچھ حوالہ جات آپ کو آیات ختم نبوت ص ۶۰ ۷،۶۱ ۷ میں مل جائیں گے]

۹) <u>ایک جگہ فرماتے ہیں:</u>

اور آپ جو یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر حنفی ہوں تو اس حدیث پر عمل نہ فرماویں جیسے حدیث لَا صَلَاةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، باوجود صحیح ہونے کے باوجود مخالفت فَاقْرَءُوْا مَاتَيَسَّرَ حنفی عمل نہیں کرتے فقط۔ قطع نظر اس سے کہ یہاں عمل کی کوئی بات نہیں فقط اس وجہ سے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ کے نزدیک دونوں جا کلام اللہ اور حدیث صحیح مخالف یکدیگر مگر کمترین کو نہ اثر معلوم مخالف خاتم النبیین معلوم ہوتا ہے خواہ خاتمیت زمانی ہو چنانچہ آپ کو معلوم ہی ہوگا خواہ مرتبی۔ اور نہ حدیث لَا صَلٰوةَ مخالف فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ اور حدیث مذکور مخالف وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا (مناظرہ عجیبہ ص ۴۰)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

[بہت سی نصوص جن کو عام علماء متعارض مانتے تھے حضرت نانوتوی اللہ کے فضل سے ان کو متعارض نہیں سمجھتے بلکہ ان میں تطبیق دے کر سب پر عمل کرتے تھے اور یہ نشانی ہے اس بات کی آپ کے دل میں اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کی شدید محبت تھی ان کے ہر ہر فرمان کو عمل میں لانے کی فکر کرتے تھے۔

مذکورہ بالا نصوص میں تطبیق یوں ہوتی ہے کہ حدیث لَا صَلَاۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ (سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی) منفرد اور امام کے لئے ہے اور آیت کریمہ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا (جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگاؤ اور خاموش رہو) مقتدی کے حق میں ہے اس لئے امام اور منفرد نماز میں سورۃ الفاتحہ کی قراءۃ کریں گے جبکہ مقتدی خاموش رہے گا اس طرح دونوں نصوص پر عمل ہو جائے گا۔

پھر آیت کریمہ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ (قرآن سے جو آسان ہو پڑھ لو) سے فرضیت ثابت ہوتی ہے اور حدیث پاک لَا صَلَاۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ (سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی) وجوب کیلئے ہے اس طرح تمام نصوص پر عمل ہو جاتا ہے اس لئے قرآن پاک سے کچھ نہ کچھ پڑھنا تو نماز میں فرض ہوگا بالکل قرآن نہ پڑھے تو نماز دوبارہ پڑھے اور خاص سورۃ الفاتحہ کا پڑھنا واجب ہے اگر سورۃ الفاتحہ کا پڑھنا بھول گیا تو سجدۂ سہو کرے]

۱۰) سائل نے کہا تھا اگر آپ حنفی ہوں تو اس پر عمل نہ کریں مولانا نانوتویؒ نے فرمایا اس کے جواب کے آخر میں فرمایا: عام اہل اسلام کے ایمان میں بھی کچھ تردد نہیں ہوتا جو یوں کہوں کہ آپ اگر مومن ہوں تو ضرور ہے کہ اس اثر کو تسلیم فرمائیں آپ نے اگر یہ کہہ لیا کہ اگر حنفی ہوں الخ تو بلا سے۔ (مناظرہ عجیبہ ص ۱۴۱ سطر ۱ تا ۷)

[اس سے پتہ چلا کہ حضرت نانوتویؒ مقلد تو بے شک تھے مگر تقلید میں اعتدال رکھتے تھے غلو نہ کرتے تھے اور اعتدال ہی صراط مستقیم ہے جس طرح تقلید نہ کرنے سے انسان گمراہ ہوتا ہے اس طرح تقلید میں غلو کرنے والا بھی راہِ راست پر نہیں رہتا۔ تقلید غیر منصوص مسائل میں ہوتی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے عقائد قطعیہ میں تقلید نہیں۔ حضرت نانوتویؒ کو زیادہ فکر اسلام کے دفاع اور مسلمانوں کے بچانے کی ہوتی تھی اس لئے آپ کی کتابوں سے اور آپ کے بیانات سے یہ بات عیاں ہے فقہاء کے مابین اختلافی مسائل پر آپ نے بہت کم لکھا اور بہت احتیاط سے لکھا چنانچہ اپنی کتاب توثیق الکلام میں ترک قراءۃ خلف الامام کے دلائل ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

اس پر بھی امام ابوحنیفہ پر طعن کئے جائیں اور تارکان قراءۃ پر عدم جواز صلوۃ کا الزام ہوا کرے تو کیا کیجئے زبان قلم کے آگے کوئی آڑ نہیں دیوار نہیں پہاڑ نہیں ہم کو دیکھئے باوجود توجیہات مذکورہ اور استماع تشنیعات معلومہ فاتحہ پڑھنے والوں سے دست گریبان نہیں ہوتے بلکہ یوں سمجھ کر کہ ہم تو کس حساب میں ہیں امام اعظم بھی باوجود عظمت شان امکان خطاء سے منزہ نہیں کیا ہی عجب ہے کہ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ ہی صحیح فرماتے ہوں اور ہم ہنوز ان کے قول کی وجہ کو نہ سمجھے ہوں اس امر میں زیادہ تعصب کو پسند نہیں کرتے پر جس وقت امام علیہ الرحمۃ کی توہین سنی جاتی ہے دل جل کر خاک ہو جاتا ہے اور یوں جی میں آتا ہے کہ ان زبان درازیوں کے مقابلہ میں لن ترانیوں پر آجائیں اور دو چار ہم بھی سنائیں پر حدیث(۱) وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا اور حدیث منع نزاع مانع ہے (توثیق الکلام ص ۱۶)

سر سید احمد خان کے نام ایک خط کے اندر لکھتے ہیں: بہرحال نہ اپنے خیال کا وہ اعتبار ہے نہ کسی تاریخ کا وہ اعتبار ہے جس قدر حدیث ضعیف کا اعتبار ہونا چاہئے اور اگر کسی امام نے قیاس کو حدیث ضعیف سے بڑھ کر بھی سمجھا ہے تو اس کی یہ وجہ ہے کہ قیاس ماخوذ حدیث صحیح یا متواترات سے ہوتا ہے اس صورت میں حدیث ضعیف سے قیاس بڑھ کر نہ رہا وہ حدیث صحیح یا متواترات اس سے بڑھ کر رہے (تصفیۃ العقائد ص ۴۱،۴۲)

---

(۱) کاتب کی غلطی سے آیت کی جگہ حدیث لکھا گیا یا اس لئے کہ لفظ حدیث بسا اوقات آیت پر بول دیا جاتا ہے ارشاد باری ہے فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ (المرسلات:۵۰)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

واضح رہے کہ ہم تمام ائمہ مجتہدین کا احترام کرتے ہیں غیر مقلدین نہ مجتہد ہیں نہ ائمہ مجتہدین کا احترام کرتے ہیں پھر اختلافی مسائل کی وجہ سے بڑے بڑے ائمہ پر تنقید کردیتے ہیں۔ اگر یہ لوگ بھی کسی امام کی مان کر چلتے اور دوسرے ائمہ کی توہین نہ کرتے تو ہمیں ان کے خلاف لکھنے کی حاجت نہ تھی۔

پھر انہوں نے اپنا نام اہل حدیث رکھ کر دوسروں کو انکار حدیث کا طعنہ دے کر بدنام کیا۔ اس لئے ہمیں یہ کہنے کا حق ہے کہ اگر یہ لوگ اہل حدیث ہیں تو ہم اللہ کے فضل سے اہل قرآن وحدیث ہیں۔ الحمدللہ ہم پورے مسلمان ہیں آدھے مسلمان نہیں ہیں۔ یہ جن مسائل میں اختلاف کرتے ہیں ان کی تحقیق لکھتے وقت ہمیں یہ نہ کہنا چاہئے کہ اس میں فلاں فلاں امام کا اختلاف ہے بلکہ قرآن وحدیث کے دلائل دے کر اپنے مفتی بہ قول کو ثابت کریں۔ ایمانی انداز اختیار کریں ان شاء اللہ کامیابی ہوگی]

۱۱) حضرت ایک جگہ فرماتے ہیں:

اگر مخالفت جمہور اس کا نام ہے کہ مسلمات جمہور باطل اور غلط اور غیر صحیح اور خلاف [یعنی خلاف حق۔ راقم] سمجھے جائیں تو آپ ہی فرمائیں تاخر زمانی اور خاتمیت عصر نبوۃ کو میں نے کب باطل کہا اور کہاں باطل کیا۔ (مناظرہ عجیبہ ص ۵۲)

[اس سے ایک تو یہ پتہ چلا کہ تحذیر الناس کے شروع میں جو عوام کا لفظ آیا اس سے مراد جمہور ہیں اور یہ بھی پتہ چلا کہ حضرت نے ہرگز جمہور کی مخالفت نہیں کی بلکہ تائید ہی کی ہے]

۱۲) ایک جگہ فرماتے ہیں:

مولانا خاتمیت زمانی کی میں نے تو توجیہ اور تائید کی ہے تغلیط نہیں کی مگر آپ گوشہ عنایت اور توجہ سے دیکھتے ہی نہیں تو میں کیا کروں؟ اخبار بالعلة مكذب اخبار بالمعلول نہیں ہوتا بلکہ اس کا مؤید اور مصدق ہوتا ہے اوروں نے فقط خاتمیت زمانی اگر بیان کی تھی تو میں نے اس کی علت یعنی خاتمیت مرتبی کو ذکر کیا (مناظرہ عجیبہ ص ۵۳)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

[مریض ڈاکٹر کے پاس جا کر اپنی تکلیف بتاتا ہے ماہر ڈاکٹر اس کی وجہ بتا دیتا ہے اس کی وجہ بتانے کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ اس نے مریض کی بات کا انکار کر دیا۔ اس طرح حضرت نانوتوی نے خاتمیت زمانی کو ماننے کے ساتھ ساتھ خاتمیت رتبی یعنی آپ کے سب اعلیٰ ہونے یا دوسرے لفظوں میں آپ کے نبی الانبیاء ہونے کو اس کی علت بتایا ہے آپ نے جمہور کی تصدیق وتائید ہی کی انکار و تکذیب تو نہیں اور یہی بات حضرت یہاں سمجھا رہے ہیں]

۱۳) <u>حضرت ایک مقام پر جگہ فرماتے ہیں:</u>

مولانا! خاتمیت زمانی اپنا دین و ایمان ہے ناحق کی تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں (مناظرہ عجیبہ ص ۵۶)

[حضرت کی زندگی میں تحذیر الناس سے جس نے ختم زمانی کا انکار سمجھا حضرت نے اپنی زندگی میں اس کو یہ جواب دیا مخالفین کو اس سے اوپر اور کیا صراحت چاہئے]

۱۴) <u>ایک جگہ فرماتے ہیں:</u>

غرض خاتمیت زمانی سے یہ ہے کہ دین محمدی ﷺ بعد ظہور منسوخ نہ ہو علوم نبوت اپنی انتہاء کو پہنچ جائیں کسی اور نبی کے دین یا علم کی طرف پھر بنی آدم کو یہ احتیاج باقی نہ رہے (مناظرہ عجیبہ ص ۵۸)

[اور مولانا نے اپنی تصنیفات اور اپنی تقریروں میں اس غرض کو بڑی تفصیلات کیساتھ کھولا ہے۔ مخالفین اگر اس مضمون نہیں مانتے تو ان کی قسمت۔ اور اگر اس کو مانتے ہیں تو حضرت نانوتویؒ پر لگایا ہوا الزام واپس لیں]

۱۵ <u>ایک اور جگہ فرماتے ہیں:</u>

اگر محض تاخر زمانی بالذات موجب افضیلت ہوتو البتہ ایک بات بھی تھی مگر آپ ہی نہیں بلکہ اور سب جانتے ہیں کہ محض تاخر زمانی موجبات افضلیت میں سے نہیں ۔۔۔مولانا! ہماری عرض کے قبول کرنے سے ساری باتیں ٹھکانے لگ جاتی ہیں اور آپ کے طور پر ایک مدعا بھی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ثابت نہیں ہوتا (مناظرہ عجیبہ ص ۵۸،۵۹)

[حضرت نے خاتم النبیین سے نبی الانبیاء کا معنی لینے سے تاخر زمانی بھی ثابت ہو جاتی ہے اور لکن کا معنی بھی پایا جاتا ہے اور جھوٹے نبیوں کا دروازہ بھی بند ہو جاتا ہے۔ الغرض اس عبارت کے اندر بھی مولانا نے آنحضرت ﷺ کے اعلیٰ اور آخری نبی ہونے کا عقیدہ ظاہر کیا ہے۔ اس کی مزید تفصیل کیلئے تحذیر الناس کے صفحہ ۳،۴ کی عبارت کی شرح دیکھیں]

۱۶) ایک جگہ فرماتے ہیں:

ہماری غرض اس کہنے سے کہ "خاتمیت زمانی یوں بن سکتی ہے کہ ان چھ طبقہ والوں کو سابق خاتم مطلق سے سمجھا جاوے" ان لوگوں کا اسکات تھا جو خاتمیت زمانی مراد لیں پھر اثر مذکور کو مخالف آیۃ سمجھیں۔ ظاہر ہے کہ موافق بعض تقریرات گذشتہ نَبِیٌّ کَنَبِیِّکُم بھی مثل جملہ آدَمُ کَآدَمِکُمْ بیان واقعہ گذشتہ ہوسکتا ہے پھر اس اثر کو معارض خاتم المرسلین کہنا کیونکر روا ہے (مناظرہ عجیبہ ۵۹)

[اس میں ایک تو حضرت نے نبی کریم ﷺ کا خاتم المرسلین کہا، پھر دوسری زمینوں میں جو خاتم ہوں ان کو رسول اللہ ﷺ سے زمانے میں پہلے مانا۔ مطلب یہ ہوا کہ سب سے آخری نبی جناب نبی کریم ﷺ ہی ہیں نیز اس عبارت سے یہ بھی پتہ چلا کہ ان توجیہات سے حضرت کا منشا لوگوں کے ایمان کو بچانا ہے تاکہ انکار حدیث کی طرف یا انکار ختم نبوت کی طرف نہ چلے جائیں۔]

۱۷) ایک جگہ فرماتے ہیں:

پر کیا کیجئے گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل ایسے اختلافات کے زمانہ میں جس میں ایک طرف تو رسول اللہ ﷺ کی افضلیت ہاتھ سے جاتی ہے اور ایک طرف خدا کی اعجوبہ کاری کے سوا صحابہ کرامؓ اور محدثین عظامؒ بلکہ خود حضرت خاتم عالی مقام ﷺ کی تکذیب نظر آتی ہے اگر ایسے فیصلہ کی نہ کہیے تو دین میں رخنہ اہل دین کا نقصان اور اگر کہیے تو آپ سے عنایت فرمایوں سیدھی الٹی سنانے کا تیار (مناظرہ عجیبہ ص ۴۷)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

[اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ حضرت کا مقصد فتنہ انکار حدیث اور انکار ختم نبوت دونوں کا سد باب ہے۔ مگر مخالفین کو اس سے کیا ؟ عقیدۂ علم غیب وغیرہ میں یہ لوگ صریح اور قطعی آیات کو بھی تاویلات باطلہ کے ساتھ رد کر ڈالتے ہیں اگر اثر ابن عباسؓ کی خود تردید کردیں یا لوگ منکر حدیث بن جائیں تو ان کو کیا فرق تو خود اس سے بڑے منکر ہیں]

۱۸) ایک جگہ فرماتے ہیں:

مخالفت تو جب ہوتی جب کہ معارض معنی آخریت زمانی ہوتی۔ معنی مختار احقر تو مثبت خاتمیت زمانی ہے معارض ہوناتو کجا اگر امر مجمع علیہ کو تسلیم کرکے کوئی نکتہ زائد بیان کرنا بدعت ہے تو میں کیا تمام مفسرین اور حضرات صوفیہ کرام مبتدع ہوں گے۔ (مناظرہ عجیبہ ص ۹۵)

[اس عبارت میں اس کی وضاحت ہے کہ حضرت خاتمیت زمانی کو ثابت ہی کرتے ہیں خدا نخواستہ اس کا انکار تو نہیں کرتے]

۱۹) ایک جگہ فرماتے ہیں:

یہ مسلم کہ خاتمیت زمانی اجماعی عقیدہ ہے (مناظرہ عجیبہ ص ۹۶)

[اس میں بھی ختم نبوت کا اجماعی عقیدہ قرار دیا]

۲۰) ایک جگہ فرماتے ہیں:

مطلق ہمیشہ کامل ہوتا ہے مقید ناقص ۔۔۔ بالجملہ نبوت مطلقہ وصف ذاتی ہوگی تو کسی ایک کی ہوگی ۔۔۔ وہی افضل وہی خاتم زمانی۔۔ کیونکہ عمدہ نعمت آخر میں دیا کرتے ہیں (مناظرہ عجیبہ ص ۱۳۰)

[دیکھیں اس میں نبی کریم ﷺ کی خاتمیت زمانی کو کیسے حکیمانہ انداز میں واضح کیا ہے]

۲۱) ایک جگہ فرماتے ہیں:

جیسے آفتاب پر سلسلہ فیض نور ختم ہے ہمارے رسول اللہ ﷺ پر فیض نبوت ختم ہے اس بات کے سمجھ لینے کے لئے کافی تھا کہ خاتم بمعنی آخر و متاخر ہے (مناظرہ عجیبہ ص ۱۳۲)

۲۲ ایک جگہ فرماتے ہیں:

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مگر جب انصاف ہی ٹھہرا تو سچی بات ہی کیوں نہ کہیے قضیہ محمد خاتم النبیین میں میرے نزدیک بھی خاتم کا مفہوم تو وہی ہے جو اوروں کے نزدیک ہے پر بناء خاتمیت موصوفیہ بالذات پر ہے جس کا مصداق ذات محمدی ﷺ۔ (مناظرہ عجیبہ ص ۱۳۲)

[لیجئے اس سے اس کی وضاحت ہوگئی کہ لفظ معنی جو تحذیر الناس ص ۳ کے شروع میں ہے اس سے مراد علت ہے]

<u>۲۳ ایک جگہ فرماتے ہیں:</u>

مجھ کو دعوی نہیں امکان غلطی کا انکار نہیں اور درباره تحذیر مجھ کو اب تک کوئی غلطی اپنی معلوم نہیں ہوئی (مناظرہ عجیبہ ص ۱۴۳)

<u>۲۴ ایک جگہ فرماتے ہیں:</u>

اپنا دین وایمان ہے بعد رسول اللہ ﷺ کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں (مناظرہ عجیبہ ص ۱۴۴)

[اس سے زیادہ عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت اور کیا کی جاسکتی ہے؟]

<u>۲۵ ایک جگہ فرماتے ہیں:</u>

اولیت زمانی و آخریت زمانی بحیثیت جہات مختلفہ خاتمیت مرتبی ہی کے اجزاء ہیں ۔۔۔میرے نزدیک اولیت شفاعت اولیت مخلوقیت اور خاتمیت کی بناء پر اولیت ذاتی اور خاتمیت مرتبی ہونا آنحضرت سرور علیہ السلام وعلی آلہ الکرام کے کمال ذاتی کی وجہ سے ہے اولیت و آخریت اس کے مقتضیات میں سے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔آنمخدوم کو اختیار ہے کہ کمال ذاتی کو علت قرار دیں یا تاخر زمانی کو کمال کی علت کہیں (مناظرہ عجیبہ ص ۱۵۱)

[ہم نے تحذیر الناس کی عبارات میں نبی کریم ﷺ کے نبی الانبیاء ہونے کے جو دلائل دیئے ہیں ان کو یہاں ملاحظہ کرلیا جائے]

<u>۲۶ ایک جگہ فرماتے ہیں:</u>

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حاصل مطلب یہ ہے کہ خاتمیت زمانی سے مجھ کوانکار نہیں بلکہ یوں کہیے منکروں کیلئے گنجائش انکار نہ چھوڑی افضلیت کا اقرار ہے بلکہ اقرار کرنے والوں کے پاؤں جما دیئے۔ اور نبیوں کی نبوت پر ایمان ہے پر رسول اللہ ﷺ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتا (مناظرہ عجیبہ ص ۱۷)

۲۷) ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

اپنا دین وایمان ہے بعد رسول اللہ ﷺ کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں (مناظرہ عجیبہ ص ۱۴۴)

[مناظرہ عجیبہ کی یہ سب عبارات تحذیر الناس کے بعد کی ہیں قارئین کرام اگر حضرت نے تحذیر الناس میں عقیدۂ ختم نبوت کی خدانخواستہ انکار کیا ہوتا تو بعد میں اتنی جرات کے ساتھ اس عقیدہ کا اظہار نہیں کر سکتے تھے یہ بھی یاد رکھیں کہ حضرت نے تحذیر الناس کے مضامین کا نہ انکار کیا ہے نہ ان کو غلط سمجھ کر اس کے کسی مضمون سے رجوع کیا بلکہ مناظرہ عجیبہ تحذیر الناس کی تائید میں لکھی ہے چنانچہ ایک مقام پر لکھتے ہیں:

امکان غلطی کا انکار نہیں اور در بارۂ تحذیر مجھ کو اب تک کوئی غلطی اپنی معلوم نہیں ہوئی جتنے اعتراض اطراف وجوانب سے میرے پاس آئے ان میں کوئی ایسا معلوم نہیں ہوا جو بروئے انصاف مطلب احقر میں قادح ہو۔ باقی میں یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ مجھ سے غلطی ہو ہی نہیں سکتی (مناظرہ عجیبہ ص ۱۴۳]

☆☆☆☆☆

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی ایک اہم تالیف

تنویر النبراس

علی من انکر تحذیر الناس

یعنی

ردقول فصیح

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿تعارف تَنْوِیْرُ النِّبْرَاسِ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ تَحْذِیْرَ النَّاسِ﴾

مولانا نورالحسن راشد کاندھلوی اس سلسلہ میں رقم طراز ہیں

مولانا عبدالقادر بدایونی اوران کے رفقاء نے تحذیرالناس کی تردید میں فتاوی رسائل اور کتابیں چھپوائیں اسی سلسلہ کی ایک تالیف قول فصیح تھی یہ کتاب مولوی فصیح الدین میرٹھی کے نام سے چھپی تھی لیکن حضرت مولانا نانوتویؒ کا خیال تھا کہ یہ دراصل مولوی عبدالقادر کی تالیف ہے کسی مصلحت سے بدایونی صاحب نے اس کو شاگرد (مولوی فصیح الدین) کے نام سے چھپوایا ہے۔

بہرحال مولانا نانوتویؒ میرٹھ گئے تو کسی نے یہ رسالہ آپ کو دکھایا مولانا نے اسے پڑھا اور جس صفحہ پر تحذیرالناس کے حوالہ سے ختم نبوت کی بحث چھیڑی گئی تھی اسی صفحہ (۵۵) کے حاشیہ پر اس کا جواب لکھنا شروع کردیا اور اسی دن تمام شبہات واعتراضات کے جوابات لکھ دیئے

............اسی دور میں مولانا محمد علی چاندپوری نے چند سوالات واعتراضات لکھ کر مولانا نانوتویؒ کو بھیجے آپ نے ان کا تفصیلی جواب دیا قول فصیح کے مندرجات کی تردید اور مولانا کے اعتراضات کا جواب دونوں گویا دوعلیحدہ اور مستقل تالیفات ہیں لیکن مولانا نے اس وقت ان دونوں کا کوئی نام تجویز نہیں کیا تھا مولانا فصیح الدین میرٹھی کے رسالہ کا نام صرف

"ردقول فصیح"

لکھا ہے مگر مولانا نانوتویؒ نے بعد میں خود ہی یا آپ کے شاگردوں نے اس تالیف کا نام

"تنویر النبراس علی من انکر تحذیر الناس"

تجویز کیا تھا اس طرح اس تالیف کے دو نام ہیں اور دونوں صحیح ہیں (از قاسم العلوم ص ۵۵۰،۵۵۱ مختصرا)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿عبارات "تَنْوِیْرُ النِّبْرَاسِ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ تَحْذِیْرَ النَّاسِ"﴾

یہ کتاب اب تک طبع نہ ہوئی اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے حضرت مولانا نورالحسن راشد صاحب کو جنہوں نے بڑی محنت کے ساتھ اس کے مخطوطوں کو حاصل کر کے ان کے عکس شائع کیا ہم ان کی کتاب "قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ" کے حوالے سے حضرت کی کچھ عبارات نقل کریں گے۔ مخالفین نے تحذیر الناس کی عبارتوں کے جو معنی بیان کیے ہیں حضرت مصنفؒ نے ان سے براءت کا صاف اظہار کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

۱) مفتیان دہلی وغیرہ جو کچھ میری نسبت بوجہ تحذیر الناس فرماتے ہیں تہمت ہی لگاتے ہیں یہ عالمگیر شور جس میں بجز تکفیر و تضلیل قاسم گنہگار اور کچھ نہیں فقط اس بنا پر ہے کہ مجھ کو مدعی ومعتقد مساوات شش امثال سمجھتے ہیں سو اس بات کو آپ کیا جو کچھ ہی فہم رکھتا ہوگا سب ہی جانتے ہوں گے کہ سراسر غلط ہے اور تہمت بے اصل۔ بلکہ میرے کلام سے وہ افضلیت نکلتی ہے کہ کسی مفسر نے لکھی نہ کسی محدث نے۔ موضوع رسالہ کہوں یا مقصود اعظم اس کا نام رکھوں (۱)۔

بہر حال جو کچھ ہے وہ یہی ہے کہ کسی کا درجات میں آپ کا مساوی ہونا تو درکنار سب آپ سے مستفید ہیں اس لئے اپنے رسالہ کی تردید کا اتنا رنج نہیں جتنا اس بات کا افسوس ہے کہ

---

(۱) تحذیر الناس مطبع قاسمی دیوبند ص ۴ میں حضرت فرماتے ہیں:

"غرض جیسے آپ نبی الامۃ ہیں ویسے نبی الانبیاء بھی ہیں"

یہ جملہ پوری تحذیر الناس کا خلاصہ اور مرکزی نکتہ ہے ساری تحذیر الناس اسی جملے کے گرد گھومتی ہے کتاب کو غور سے پڑھیں تو ہماری اس بات کی تائید ہو جائے گی کتاب "نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء" میں اس کو مزید مبرہن کیا جائے گا تو جو شخص تحذیر الناس پر اعتراض کرتا ہے وہ اس مرکزی نکتے سے اختلاف رکھتا ہے اَعَاذَنَا اللّٰہُ مِنْ سُوْءِ الْاِعْتِقَادِ۔ حضرت کی اس عبارت سے کہ رسالہ کا یہ موضوع ہے یا مقصود اعظم ہے ہماری اس بات کی تائید ہو رہی ہے وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عَلٰی ذٰلِکَ۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دہلی میں مکتوب تحذیر الناس کا سمجھنے والا کوئی نہ رہا(۱) مگر جتنا مفتیان زمانہ کے حال پہ یہ افسوس

---

(۱) حضرتؒ کا حوصلہ دیکھئے کہ آپ نے اپنی وجہ سے ان مخالفین پر کوئی ایسا فتوی نہ لگایا بلکہ ان کو مسلمان ہی کہتے رہے چنانچہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے نام اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

''دہلی کے اکثر علماء نے (مولانا نذیر حسین محدث کے علاوہ) اس ناکارہ کے کفر کا فتوی دیا ہے اور فتوی پر مہریں کرا کر علاقے میں ادھر ادھر مزید مہریں لگوانے کیلئے بھیج دیا ہے''...... پھر اپنی طرف سے جواب نہ دینے کو ذکر یوں کرتے ہیں کہ...... ''خاموشی کے سوا کوئی جواب نہ دیا اور میں نے کہہ دیا کہ اس کا جواب انہیں (جواب لکھنے والوں) کی تکفیر ہوگی' مگر یہ مجھ سے نہ ہوگا کیونکہ میں ان (لوگوں) کو اس زمانے کے اہل ایمان کا رہنما جانتا ہوں (قاسم العلوم ص ۳۰۸، ۳۰۹) حضرت کے صبر کا اللہ نے یہ صلہ دیا کہ سوائے چند ضدی مطلب پرست لوگوں کے باقی سب نے ان میں اکثر نے اپنی غلطی کو تسلیم کیا چنانچہ شاہجہانپور اور رڑکی میں آپ کے بیانات کے وقت کوئی آپ کا مخالف وہاں نہ تھا۔

ایسا ہی کردار شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسنؒ کا تھا آپ کی کتاب ''ادلہ کاملہ'' کے جواب میں محمد احسن امروہی غیر مقلد نے آپ کو بہت برا بھلا کہا مگر آپ فرماتے ہیں:

''ہمارے حوصلہ اور انصاف دیکھئے کہ آپ کی ان تشددات وتعصب وجہالت پر بھی یہی کہنے کو دل چاہتا ہے کہ مجتہد صاحب ان شاء اللہ مسلم ہیں گو بدفہم ومتعصب وکج طبع ہیں اور ہر چند عباد صالحین وعلماء دین کی شان میں گستاخ اور مقلد طریقہ رُفاض ہیں اور اگرچہ تکفیر مومنین میں معتزلہ وخوارج کے شاگرد ہیں اور یہ امور گو یقیناً سخت خوفناک ہیں اور سبب خذلان وہلاک ہیں مگر ہم اب تلک بھی مجتہد صاحب کی ہدایت سے بحمد اللہ مایوس نہیں گو مجتہد صاحب جمہور مسلمین وعباد صالحین کی ہدایت سے بھی امید قطع کر بیٹھے ہیں مجتہد صاحب تو ان شاء اللہ مسلم ہیں الخ (ایضاح الادلہ ص ۲۶۸،۲۶۷)

یاد رہے کہ یہاں دو آدمیوں کے نام ملتے جلتے ہیں ایک مولانا احمد حسن امروہیؒ جو حضرت نانوتویؒ کے شاگرد، میلہ خدا شناسی میں ساتھ تھے (مکتوبات قاسم العلوم مع انوار النجوم ص ۳۱۴، میلہ خدا شناسی ص ۳۴) دوسرا محمد احسن امروہی جو غیر مقلد تھا پھر قادیانی ہوگیا تھا۔ رئیس قادیان ج ۲ ص ۸۷]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہے کہ ایسی موٹی بات کو نہیں سمجھتے اتنا ہی آپ سے تعجب ہے الخ...... (بحوالہ قاسم العلوم ص ۵۵۴)

۲) ایک اور جگہ اپنے عقائد کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ کو وحدہ لاشریک سمجھتا ہوں نہ اس کی ذات میں کوئی شریک نہ اس کی صفات میں لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ وہ ایک قدیم ہے سوائے اس کی ذات وصفات کے سب حادث ہیں كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهٗ ساری خوبیاں اس میں موجود ہیں اور عیب ونقصان ایک نہیں نہ وہ مرکب ہے نہ حادث نہ اس کی ذات وصفات میں تغیر آئے نہ تبدل راہ پائے۔ اَلْاٰنَ كَمَا كَانَ۔

ملائکہ اور کتب منزلہ اور رسل مرسلہ پر ایمان رکھتا ہوں پر زمین وزمان کون ومکان میں عرش سے لے کر فرش تک اور تحت الثریٰ سے لے کر فوق السموات تک کسی کو رسول اللہ ﷺ کے برابر نہیں سمجھتا نہ پہلے کوئی ہوا نہ بعد میں ایسا کوئی ہوگا بلکہ سلسلہ نبوت آپ کے زمانہ پر ختم ہوگیا، جو بعد آپ کے کوئی شخص کسی کی نسبت نبوۃ کا خیال کرے اس کو کافر سمجھتا ہوں۔ (قاسم العلوم ص ۵۵۵)

[اس عبارت میں جیسے توحید کا ذکر ہے نبی ﷺ کے اعلیٰ اور آخری نبی ہونے کا بھی بیان ہے پھر یہ بھی کہہ دیا کہ جو آنحضرت ﷺ کو آخری نبی نہ مانے میں اس کو کافر کہتا ہوں]

۳) ہماری سنئے! ہمارا ایمان ہے کہ عالم شہادت میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کے بعد نہ کوئی نبی ہوا نہ ہو۔ نہ اس زمین پر نہ اور کسی زمین پر اور نہ آپ سے افضل ہوا نہ ہو، نہ یہاں نہ کہیں اور۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کیلئے مثل خاتمیت زمانی خاتمیت مرتبی کے بھی اسی لفظ خاتم النبیین کی دلالت کے باعث قائل ہیں سو بایں نظر کہ خاتم المراتب موصوف بالذات ہوا کرتا ہے چنانچہ تحذیر میں وضاحت سے مرقوم ہے اور موصوف بالذات ہر صفت میں ایک ہی ہوا کرتا ہے سوائے اس کے اور سب اس صفت میں اسی سے مستفید ہوتے ہیں خواہ مخواہ اس بات کا قائل ہونا پڑے گا کہ اور سب انبیاء وصف نبوت میں آپ ہی سے مستفید ہیں سلسلہ مراتب نبوت عروج

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

میں آپ پر ختم ہوگیا اور اس لئے آپ کو خاتم نبی بکسر التاء کہنا لازم ہے اور بایں نظر کہ موصوف بالذات کا اثر معروضات میں مثل نقش خاتم مختوم علیہ میں ہوا کرتا ہے آپ کو خاتَم بفتح التاء کہنا ضرور ہے اور اسی اعتبار سے آپ کو سید الانبیاء کہنا ضرور ہے کیونکہ سید حاکم کو کہتے ہیں اور حاکم اس کو کہتے ہیں جو دوسروں میں تصرف رکھتا ہو اور ظاہر ہے کہ معروضات میں موصوف بالذات کا تصرف ہوتا ہے وہ اثر یہ تصرف نہیں تو اور کیا ہے اور پھر بایں نظر کہ ہر صفت اپنے موصوف بالذات میں بوجہ اتم ہوتی ہے اور اوروں میں اسی کا فیض اور اس سے کم۔ تو آپ کو علی الاطلاق افضل کہنا لازم ہوگا اور پھر بایں خیال کہ پھل پھول جو شاخ و برگ سے افضل ہوتا ہے بعد میں نکلتا ہے حاکم اعلیٰ تک مقدمہ کی نوبت بعد میں پہنچتی ہے متعدد کھانے ہوں تو عمدہ کھانا بعد میں کھاتے ہیں اس لئے متعدد دینوں میں سے بھی بایں وجہ کہ دین ایک غذاء روحانی ہے عمدہ دین یعنی دین محمدی ﷺ بعد میں دیا جائے گا۔ حکام دین یعنی انبیاء علیہم السلام میں حاکم اعلیٰ یعنی رسول اللہ ﷺ تک نوبت بعد میں پہنچے گی۔ گل شجر نبوت یعنی محمد رسول اللہ ﷺ بعد میں ظہور کرے گا۔ غرض اعتقادِ خاتمیت مرتبی خود خاتمیتِ زمانی کیلئے علی الاطلاق ہمارے ایمان کیلئے شاہد کامل ہے اور یہ وہ خاتمیتِ مرتبی ہے جس کی طرف صاحب قصیدہ بردہ اس شعر میں ارشاد فرماتے ہیں شعر:

فَاِنَّكَ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

[ترجمہ: آپ فضل کے سورج ہیں دیگر انبیاء کرام اس کے ستارے ہیں وہ اس سورج ہی کے نور کو لوگوں کیلئے ظاہر کرتے ہیں] اور سوا ان کے اور اولیاء کبار مثل شیخ اکبر قدس اللہ سرہ اور حضرت شیخ مجدد الف ثانی وغیرہم قدس اسرارھم بتصریح اس کو لکھ گئے ہیں اور یہ وہ خاتمیت مرتبی ہے جس کے آپ منکر ہیں اور اس کے باعث صاحب تحذیر کو ملحد اور کافر فرماتے ہیں اَعَاذَهُ اللّٰهُ وَاِيَّانَا مِنْهُ اور یہ وہ خاتمیتِ مرتبی ہے جس کے انکار سے رسول اللہ ﷺ کی افضلیت مطلقہ اور سیادت مطلقہ اور خاتمیت زمانی کا انکار لازم آتا ہے (قاسم العلوم ص ۵۵۶)

[آیت کریمہ: وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں دو قراءتیں ہیں خاتِم اور خاتَم

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

حضرت نانوتویؒ نے اس عبارت میں دونوں کی توجیہ کی ہے اور ساتھ ہی کئی دلیلیں آپ کے اعلیٰ اور آخری نبی ہونے کی ذکر کی ہیں۔ خط کشیدہ عبارت سے سمجھ آتا ہے کہ عام لوگوں کے نزدیک

خاتم النبیین = آخری نبی

اور حضرت نانوتویؒ کے نزدیک

خاتم النبیین = آخری نبی + اعلیٰ نبی]

۴) صاحب تحذیر کو منکر ختم نبوت کہنا ایسا ہے جیسا آفتاب کو بے نور کہنا سوائے نابینا اور کسی سے کا ہے کو ہو سکتا ہے البتہ آپ کو منکر ختم نبوت کہیں تو بجا ہے۔ آپ اگر ختم زمانی کو مانتے ہیں تو کیا ہوا؟ ختم مرتبی اور ختم مکانی کو تو نہیں مانتے جس میں سے انکار ختم مرتبی بدلائل تحقیقی جو بمقابلہ بعض علماء وقت صاحب تحذیر نے لکھی ہے لَا رَیْبَ موجب انکار افضلیت ہے جس سے بالآخر بدلالۃ دلائل صادقہ انکار ختم بنوۃ زمانی بھی عائد ہوتا ہے (قاسم العلوم ص ۵۵۷)

[حضرتؒ نے تحذیر الناس میں سورۃ الاحزاب کی اس آیت سے نبی کریم ﷺ کیلئے تین قسم کی خاتمیت کو ثابت کیا ہے خاتمیت مرتبی کہ آپ کا مرتبہ سب سے اعلیٰ ہے، خاتمیت زمانی کہ آپ سب انبیاء کے بعد ہیں اور خاتمیت مکانی کہ ساتوں زمینوں میں جو اعلیٰ زمین ہے اس میں آپ کو بھیجا گیا ہے۔ مخالفین صرف خاتمیت زمانی پر اصرار کرتے تھے اس لئے حضرت نے جواب میں فرمایا کہ میں تو تین قسم کی خاتمیت مانتا ہوں اور تم ایک قسم کی۔ منکر خاتمیت تم ہوئے نہ کہ میں ۔ ایسے ضدی لوگوں کے بارے میں حضرت نے تحذیر الناس ص ۳۶ میں لکھا کہ یہ وہی مثل ہوئی کہ نکٹوں نے۔ یعنی جن کا ناک کٹا تھا۔ ناک والوں کو نا کو کہا تھا]

۵) کیا صاحب تحذیر کی وہ تصریحات آپ کی نظر میں نہیں پڑیں جن میں منکر زمانی کا کافر ہونا ظاہر ہے اور کیا ان کی وہ تقریر نہیں دیکھی کہ جن سے آپ کا بہ نسبت انبیاء ماتحت بھی خاتم زمانی ہونا ثابت ہوتا ہے ہم نے پہلے بتصریح یہ مضمون لکھ دیا ہے اس لئے اس مقام میں معذور ہیں مگر ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ آپ تحذیر کے مطلب کو بوجہ ناآشنائی مضامین دقیقہ نہ سمجھے یا بوجہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تعصب وہی مرغی کی ایک ٹانگ کہے جاتے ہیں اور میں جانتا ہوں کہ دونوں باتیں ہیں (قاسم العلوم ص ۵۵۷)

[اس عبارت میں ایک تو حضرت یہ فرماتے ہیں کہ میں نے تحذیر الناس میں واضح طور پر یہ لکھا ہے کہ نبی ﷺ کو زمانہ کے اعتبار سے آخری نبی نہ ماننے والا کافر ہے (دیکھئے تحذیر ص ۱۰ مطبع قاسمی) دوسرے یہ بھی لکھا تھا کہ اگر دیگر زمینوں میں انبیاء ہوں تو نبی کریم ﷺ کا زمانہ ان کے بھی بعد ہی ہے (چنانچہ تحذیر ص ۳۵ میں ہے ہر زمین میں اُس زمین کے انبیاء کا خاتم ہے پر ہمارے رسول مقبول عالم ان سب کے خاتم) اس لئے حضرت کو منکر ختم نبوت کہنا حقیقت سے آنکھیں بند کر لینا ہے یہ ناروا بات کہنے والے تحذیر الناس کی عبارتوں کا مطلب نہیں سمجھتے یا کسی ذاتی وجہ سے مؤلف تحذیر الناس سے پرخاش رکھتے ہیں]

۶) صاحب تحذیر نے خاتمیت مرتبی کو بہ نسبت ابنیاء زمین ہذا ہی مخصوص نہیں رکھا، درصورت فرض صدق اثر حضرت عبداللہ بن عباس انبیاء ماتحت کی نسبت بھی آپ کو خاتم مرتبی قرار دیا ہے بلکہ یوں کہو اسی غرض سے رسالہ تحذیر لکھا ہے اس صورت میں خاتمیت زمانی محمدی ﷺ بطور صاحب تحذیر انہیں انبیاء کی نسبت خاص نہ ہوگی انبیاء ماتحت کے بھی آپ خاتم زمانی ہوں گے جس سے اوروں کا تقدم زمانی لازم آئے گا (قاسم العلوم ص ۵۵۸)

[تحذیر الناس میں ایک مقام پر ہے:

بعد اس تفصیل کے بطور خلاصہ تقریر و فذلکہ دلائل یہ عرض ہے کہ ہر زمین میں اُس زمین کے انبیاء کا خاتم ہے پر ہمارے رسول مقبول عالم اُن سب کے خاتم آپ کو اُن کے ساتھ وہ نسبت ہے جو بادشاہ ہفت اقلیم کو بادشاہان اقالیم خاصہ کے ساتھ نسبت ہوتی ہے جیسے ہر اقلیم کی حکومت اُس اقلیم کے بادشاہ پر اختتام پاتی ہے چنانچہ اسی وجہ سے اُس کو بادشاہ کہا آخر بادشاہ وہی ہوتا ہے جو سب کا حاکم ہوتا ہے ایسے ہی ہر زمین کی حکومت نبوت اُس زمین کے خاتم پر ختم ہو جاتی ہے جیسے ہر اقلیم کا بادشاہ باوجودیکہ بادشاہ ہے پر بادشاہ ہفت اقلیم کا محکوم ہے ایسے ہی ہر زمین کا خاتم اگرچہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

خاتم ہے پر ہمارے خاتم النبیین کا تابع (تحذیر ص ۳۵]

۷)　　اور تقریر ثانی کا خلاصہ یہ ہے کہ خاتم فی حد ذاتہ ایک مفہوم عام ہے جیسے حیوان کے تلے انواع مختلفہ داخل ہیں ایسے ہی اس مفہوم کے تلے انواع ثلاثہ مذکورہ داخل ہیں اور جملہ خاتم النبیین میں وہ تینوں کی تینوں مراد ہیں اور حاصل مطلب یہ ہے کہ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ مَرْتَبَةً وَّزَمَانًا وَّمَكَانًا [خاتم کے مفہوم میں تینوں قسم کی خاتمیت کیلئے دیکھئے تحذیر الناس ص ۹، ۱۰ طبع قاسمی] اور یہ ایسی بات ہے جیسے صاحب جلالین آیت وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ [آل عمران: ۱۰۹] کی تفسیر میں لکھا کرتے ہیں خَلْقًا وَّمِلْكًا وَّعَبِيْدًا (قاسم العلوم ص ۵۵۸)

۸)　　صاحب تحذیر کا مطلب یہ نہیں کہ خاتمیت زمانی پر جملہ خاتم النبیین کسی طرح دلالت نہیں کرتا لفظ خاتم سے خاتمیت زمانی مراد نہیں ہو سکتی وہ خود خاتمیت زمانی کے مراد و مدلول ہونے کی بھی دو تقریریں رقم کرتے ہیں اول تو وہ تقریر جس میں خاتمیت مرتبی کو مدلول مطابقی ٹھہرایا اور خاتمیت زمانی کو مدلول التزامی رکھا اور دوسری وہ تقریر جس میں خاتم کا مدلول مطابقی عام رکھا اور خاتمیت مرتبی اور خاتمیت زمانی اور خاتمیت مکانی کو اس کے تحت داخل کیا مگر دیکھنے والوں کو فہم نہ ہو تو صاحب تحذیر کیا کریں؟ (قاسم العلوم ص ۵۶۱ نیز ص ۶۱۸)

[دیکھئے اس عبارت میں بھی حضرت نانوتویؒ نے واضح لفظوں میں نبی کریم ﷺ کے خاتم زمانی ہونے کا اعلان کیا ہے]

۱۰)　　تنویر النبراس نسخہ امروہہ مکتوبہ ۱۳۰۹ھ کے آخر میں ہے۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَفْضَلِ الْعَالَمِيْنَ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

[اس عبارت میں حضرتؒ نے نبی کریم ﷺ کے آخری اور اعلیٰ نبی ہونے کا واضح اعلان کیا ہے]

☆☆☆☆☆☆☆

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

قطع بریدسے پاک

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ مسمی بہ

قصائد قاسمی

سنہ ۱۳۶۰ھ

ازافاضات

حضرت مولنا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

حافظ ظہور احمد چشتی

ملنے کا پتہ

مکتبہ قاسمیہ جامع مسجد نور الحنفیہ مسلم پارک

راجگڑھ لاہور

قیمت......

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿تعارف قصائد قاسمی﴾

حضرت مولانا صوفی عبدالحمیدؒ فرماتے ہیں:

اس رسالہ میں حضرت نانوتویؒ کے چند قصائد ہیں جن میں دو زیادہ اہم ہیں ایک قصیدہ بہاریہ اردو میں دوسرا شجرہ منظومہ فارسی میں۔ قصیدہ بہاریہ کے ایک ایک شعر سے حضور ﷺ کے عشق و محبت لگاؤ و تعظیم ظاہر ہوتی ہے (ملخص از مقدمہ اجوبہ اربعین ص ۴۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ الشہاب الثاقب ص ۴۷، ۴۸ میں لکھتے ہیں:

حضرت سرور کائنات علیہ السلام کے احسانات غیر متناہیہ کی تفصیل اگر معلوم کرنی منظور ہو تو رسالہ آب حیات حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا و نیز رسالہ قبلہ نما و اجوبہ اربعین و تحذیر الناس وغیرہ دیکھیے پھر آپ کو معلوم ہوگا کہ کس قدر خلوص و عقیدت، و محبت ذات پاک مصطفوی سے ان حضرات کو ہے اور کیسے اعلیٰ درجہ کی عظمت و فخامت ان کے قلوب میں بھری ہوئی ہے قصیدہ بہاریہ میں جو کہ نعت حضور سرور کائنات علیہ السلام میں حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے اور قصائد قاسمی میں شائع ہو چکا ہے کس تعظیم کے اور خلوص کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔

برکۃ العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''فضائل درود شریف ص ۱۱۷'' میں لکھتے ہیں: اس کے بعد قصائد قاسمی میں سے حضرت اقدس حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم صاحب بانی دار العلوم نور اللہ مرقدہ کے مشہور قصیدہ بہاریہ میں سے چند اشعار پیش کرتا ہوں جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا۔ یہ قصیدہ بہت طویل ہے ڈیڑھ سو سے زائد اشعار اس قصیدہ کے ہیں اس لئے سب کا لکھنا تو موجب طول تھا جو صاحب پورا دیکھنا چاہیں اصل قصیدہ کو ملاحظہ فرمائیں ان میں سے ساٹھ اشعار سے کچھ زائد پر اکتفا کیا جا رہا ہے جس سے حضرت قدس سرہ کی والہانہ محبت اور عشق نبوی کا اندازہ ہوتا ہے۔

[راقم بھی کچھ اشعار پر اکتفا کرے گا اور بوقت ضرورت ان کی وضاحت بھی کرے گا واللہ الموفق]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿عبارات از کتاب قصائد قاسمی﴾

بحق آنکہ او جانِ جہانست　　فدائے روضہ اش ہفت آسمانست
بحق آنکہ محبوبش گرفتی　　برائے خویش مطلوبش گرفتی
پسندیدی زجملہ عالم آنرا　　بما بگذاشتی باقی جہاں را
گزیدی از ہمہ گلہا تو اورا　　نمودی صرف او ہر رنگ و بورا
ہمہ نعمت بنام او نمودی　　دو عالم ا بکام او نمودی
بآن کو رحمت للعالمین ست　　بدرگاہت شفیع المذنبین ست
بحق سرور عالم محمد　　بحق برتر عالم محمد
بذات پاک خود کاں اصل ہستی ست　　ازو قائم بلندی ہا و پستی ست
ثناء او نہ مقدور جہان ست　　کہ کنہش برتر از کون و مکانست
دلم از نقش باطل پاک فرما　　براہِ خود مرا چالاک فرما (قصائد قاسمی ص ۳۵)

[قصائد قاسمی میں حضرت نانوتویؒ کے ایک طویل قصیدے یہ چند اشعار ہیں اس قصیدے کو حضرت تھانویؒ نے مناجات مقبول میں رکھا اسی سے کچھ اشعار لطائف قاسمی ص ۲ میں ہیں حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے الشہاب الثاقب ص ۵۶ میں اس قصیدہ کے چند اشعار نقل کیے ہیں۔ان اشعار میں نبی کریم ﷺ کو اللہ کا محبوب کہا گیا ساری کائنات کا سردار اور سب سے برتر کہا گیا ہے اور یہ بھی کہ آپ کا پوری تعریف کرنا ہمارے بس میں نہیں ہے۔سوچئے ذرا جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو وہ بھلا نبی کریم ﷺ کی مدح میں ایسی باتیں کہہ سکتا ہے۔جیسے یہودی نبی کریم ﷺ کی آمد سے قبل آپ کے توسل سے دعا کیا کرتے تھے ختم نبوت کے منکر بھی جس کی آمد کے قائل ہوں گے اس کی تعریفیں کرتے ہوں گے اس کے گن گاتے ہوں گے۔الغرض اسطرح نبی کریم ﷺ کی تعریف کرنا بھی اس کی دلیل ہے کہ حضرت نانوتویؒ نبی کریم ﷺ کو اللہ کا آخری نبی مانتے تھے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿ابیات از قصیدہ بہاریہ درنعت رسول اللہ ﷺ﴾

یہ قصیدہ ڈیڑھ سو سے زائد اشعار پر مشتمل ہے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ اس قصیدہ کے کچھ ابیات نقل کر کے لکھتے ہیں: حضرات ان اشعار کے مضامین پر غور فرمائیں کہ کس قدر اخلاص ومحبت وعقیدت بات بات سے ٹپکتی ہے گویا کہ محبت خاتم المرسلین ﷺ میں چور چور ہیں۔ اس قدر منہمک ہیں کہ ماسوا کی خبر نہیں رگ وپے میں ان کا اخلاص سرایت کئے ہوئے ہے (الشہاب الثاقب ص ۵۱) راقم الحروف نمونے کے طور پر کچھ اشعار ذکر کرے گا اور حسب ضرورت ان کی شرح بھی کرے گا واللہ المستعان۔

۱) زمین وچرخ میں ہو کیوں نہ فرق چرخ وزمیں

یہ سب کا بار اٹھائے وہ سب کے سر پر بار (قصائد قاسمی ص ۴ شعر ۴۸)

[زمین پر چونکہ حضرت نبی کریم ﷺ کا روضہ مبارکہ ہے اس لئے یہ آسمان سے افضل ہوئی حضرت نانوتویؒ اس افضلیت کی ایک اور وجہ یہ بتاتے ہیں کہ زمین نیچے ہونے کی وجہ سے سب کا بوجھ اٹھاتی ہے اور آسمان اوپر ہونے کی وجہ سے سب کے سروں پر بوجھ کی طرح ہے]

۲) کرے ہے ذرۂ کوئے محمدی سے خجل

فلک کے شمس وقمر کو زمین لیل ونہار (قصائد قاسمی ص ۴ شعر ۴۹)

[یعنی آنحضرت ﷺ کی وجہ سے زمین کو اتنا فخر ہے کہ نبی کریم ﷺ کی گلی کے ایک ذرے کے ساتھ بھی وہ سورج اور چاند کو شرمندہ کر رہی ہے]

۳) فلک پر عیسیٰ وادریس ہیں تو خیر سہی

زمین پر جلوہ نما ہیں محمد مختار (قصائد قاسمی ص ۵ شعر ۵۰)

[مختار کا معنی ہے اللہ کے پسندیدہ، چنے ہوئے بندے۔ اس کا معنی یہ نہیں کہ آپ کو کائنات کے ذرے ذرے کا اختیار دیا گیا۔ حضرت نانوتویؒ نے دوسری جگہ تصریح کی ہے کہ کائنات کا اختیار

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اللہ ہی کے پاس ہے۔ دیکھئے اس کتاب میں قبلہ نما کی عبارت نمبر۲]

۴) فلک پہ سب سہی پر ہے نہ ثانی احمد
زمیں پہ کچھ نہ ہو پر ہے محمدی سرکار (قصائد قاسمی ص ۵ شعر ۵۱)

[اس میں مرزائیوں کے اعتراض کا جواب ملتا ہے۔ مرزائی کہتے ہیں کہ عیسی علیہ السلام اوپر آسمانوں پر اور نبی ﷺ نیچے زمین پر۔ اس سے تو سمجھ آتا ہے کہ عیسی علیہ السلام افضل ہیں ۔حضرت فرماتے ہیں کہ ان کا معیار غلط ہے افضلیت زمین یا آسمان کی وجہ سے نہیں افضلیت تو نبی کریم ﷺ کی وجہ سے ہے آپ کی وجہ سے تو روضہ مبارکہ عرش بریں سے افضل ہے۔ یہ زمین آسمان سے افضل کیوں نہ ہوگی؟ آسمان پر حضرت عیسی علیہ السلام تو ہیں مگر آنحضرت ﷺ جیسا تو وہاں کوئی نہیں]

۵) ثنا کر اس کی فقط قاسم اور سب کو چھوڑ
کہاں کا سبزہ کہاں کا چمن کہاں کی بہار
ثنا کر اُس کی اگر حق سے کچھ لیا چاہے
تو اُس سے کہہ اگر اللہ سے ہے کچھ درکار (قصائد قاسمی ص ۵ شعر ۵۳، ۵۴)

[اِس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ اگر اللہ سے کچھ لینا ہے تو نبی کریم ﷺ کی ثنا کر آپ کو جو اللہ نے فضائل دیئے ہیں ان کو بیان کر مثلاً آپ اللہ کے رسول ہیں آپ سب کے سردار ہیں آپ سب انبیاء سے عقل وفہم میں، اخلاق میں اور معجزات میں بڑھ کر ہیں آپ خاتم النبیین ہیں جیسے حضرت نے مختلف مواقع میں ان کو بیان کیا ساری دنیا میں آپ اذان کے ذریعے آپ کی نبوت ورسالت کا اعلان ہو رہا ہے، قبر میں نَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ ﷺ کہہ کر نجات ہوگی حشر میں پہلے آپ ہی شفاعت کریں گے جنت کا دروازہ پہلے آپ ہی کھلوائیں گے۔ آپ کے فضائل کو نہ ماننا یہ ان کو بیان کرنے سے گریز کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ کرنے کے مترادف ہے کہ جب اللہ نے یہ فضائل دیئے ہیں تو کون ہوتا ہے نہ ماننے والا؟

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دوسرا مطلب یہ ہے کہ دین سمجھنے کیلئے نبی کریم ﷺ کی باتوں کو لینا ہوگا آپ کی اتباع کے بغیر نجات نہیں۔ تیسرا مطلب یہ ہے کہ آپ کے روضہ مبارکہ پر حاضری ہو تو سلام پیش کریں اور شفاعت کی درخواست کردیں۔ آپ کی شفاعت کی قدر نہ کرنا منافقین کا کام ہے اللہ تعالیٰ نے منافقین کے بارے میں فرمایا: وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُم مُّسْتَكْبِرُونَ (سورۃ المنافقون آیت نمبر ۵) ترجمہ: ''اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ آؤ تمہارے لئے اللہ کے رسول استغفار کریں تو اپنے سروں کو مٹکاتیں ہیں اور تو دیکھے گا کہ وہ رکتے ہیں اور غرور کرتے ہیں''۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: بعض دفعہ جب ان منافقین کی کوئی شرارت صاف طور پر کھل جاتی اور کذب وخیانت کا پردہ فاش ہوجاتا تو لوگ کہتے کہ (اب بھی وقت نہیں گیا) آؤ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اللہ سے اپنا قصور معاف کرالو حضور کے استغفار کی برکت سے حق تعالیٰ تمہاری خطا معاف فرمادے گا تو غرور وتکبر سے اس پر آمادہ نہیں ہوتے اور بے پروائی سے گردن ہلا کر اور سر مٹکا کر رہ جاتے بلکہ بعض بدبخت صاف کہہ دیتے کہ ہم کو رسول اللہ کے استغفار کی ضرورت نہیں (تفسیر عثمانی ص ۷۳۶ ف ۱)

اور ایک یہ مطلب ہے کہ توحید اور ناموس رسالت کیلئے ایسی خدمت کرو کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں جب یہ عمل پیش ہو تو آپ خوش ہوکر ہمارے لئے اللہ سے دعا کریں۔

تنبیہ: اس شعر کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم اپنی مشکلات میں نبی کریم ﷺ سے دعائیں کریں۔ دعائیں صرف اللہ سے نہ تو رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ مجھ سے مانگو اور نہ اللہ نے کہا کہ میرے رسول سے دعائیں کرو۔ ارشاد باری ہے: قُلْ إِنَّمَا أَدْعُو رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا (سورۃ الجن آیت نمبر ۲۰) ترجمہ: کہہ دیجئے میں تو صرف اللہ کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔ نیز فرمایا: وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ (سورۃ المؤمن: ۶۰) ترجمہ: اور تمہارا پروردگار کہتا ہے مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۵) الٰہی کس سے بیان ہو سکے ثنا اس کی
کہ جس پہ ایسا تیری ذات خاص کا ہو پیار
جو تو اسے نہ بناتا تو سارے عالم کو
نصیب ہوتی نہ دولت وجود کی زنہار (قصائد قاسمی ص۵ شعر ۵۶،۵۵)

[کائنات کو اللہ نے اپنی عبادت کیلئے بنایا جب تک دنیا میں اللہ کا نام لینے والے ہیں دنیا قائم رہے گی (مسلم ج اص ۱۳۱ حدیث نمبر ۲۳۴ طبع بیروت ترمذی ج ۲ ص ۱۹۱ طبع رحمانیہ لاہور) جب اللہ، اللہ کرنے والا کوئی نہ رہے گا یہ نظام سمیٹ دیا جائیگا۔ اور اللہ کی عبادت کا طریقہ انبیاء کرام ہی سکھاتے تھے اور انبیاء کے امام اور سردار آنحضرت ﷺ ہیں۔ آپ نہ ہوتے تو باقی انبیاء بھی نہ ہوتے، انبیاء نہ ہوتے تو عبادت کا طریقہ پتہ نہ چلتا جب عبادت کا طریقہ پتہ نہ چلتا تو کائنات کو بنانا بے فائدہ ہوتا اس لحاظ سے یہ کہنا بالکل بجا کہ اگر نبی کریم ﷺ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کائنات کو نہ بناتا]

۶) کہاں وہ رتبہ کہاں عقل نارسا اپنی
کہاں وہ نور خدا۔ اور کہاں یہ دیدۂ زار (قصائد قاسمی ص۵ شعر ۵۷)

[نور خدا کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اللہ نے نور ہدایت بنا کر بھیجا تھا نہ تو اس سے بشریت کی نفی ہے اور نہ یہ مراد ہے کہ معاذ اللہ خدا کے نور کا ٹکڑا ہیں حضرتؒ خود فرماتے ہیں: اور جناب سرور کائنات علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات ہر چند بشر تھے پر خیر البشر تھے۔ خدا کے منظور نظر تھے۔ خداوند کریم نے اپنے سب کمالوں سے حصہ کامل ان کو عطا فرمایا تھا (فیوض قاسمیہ ص ۴۳)]

۷) چراغ عقل ہے گل اس کے نور کے آگے
زباں کا منہ نہیں جو مدح میں کرے گفتار
جہاں کہ جلتے ہوں پر عقل کل کے بھی پھر کیا
لگی ہے جان جو پہنچیں وہاں میرے افکار

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مگر کرے مری روح القدس مددگاری

تو اُس کی مدح میں میں بھی کروں رقم اشعار

جو جبریل مدد پر ہو فکر کی میرے

تو آگے بڑھ کے کہوں اے جہاں کے سردار (قصائد ص ۵ فضائل درود شریف ص ۱۱۸)

[حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسانؓ سے فرمایا: یَا حَسَّانُ اَجِبْ عَنِّیْ، اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ (مسلم ص ۳۰۰) ترجمہ: ''اے حسان میری طرف سے جواب دے، اے اللہ روح القدس کے ساتھ اس کی مدد فرما'' حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَا یَزَالُ یُؤَیِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ (مسلم ج ۲ ص ۳۰۰) ترجمہ: ''جب تک تو اللہ اور اس کے رسول کا دفاع کرتا رہے گا روح القدس تیری مدد میں رہے گا''۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو نہ جبریل نظر آتے تھے اور نہ اس فضیلت کے بعد حضرت حسان رضی اللہ عنہ نبی بن گئے۔ اب اس شعر پر غور کریں حضرت نانوتویؒ یہ نہیں کہہ رہے کہ جبریل میرے ساتھ ہیں بلکہ دعا کر رہے ہیں اور تمنا ظاہر کرتے ہیں کہ ان اشعار کے کہنے کے وقت جبریل امین کی تائید حاصل ہو تو میں یوں کہوں]

۸) تو فخر کون و مکاں زبدۂ زمین و زماں

امیر لشکر پیغمبران شہ ابرار (قصائد قاسمی ص ۵ شعر ۶۲)

[حضرت نے ان اشعار میں نبی کریم ﷺ کو خطاب کیا۔ بسا اوقات غائب کو ذہن میں حاضر سمجھ کر اس کو خطاب کیا جاتا ہے۔ حاضر ناظر کا عقیدہ اس میں ہرگز نہیں ہے۔ (مزید تفصیل کیلئے دیکھئے اس عاجز کی کتاب اساس المنطق شرح تیسیر المنطق ج ۲ ص ۴۴۸ تا ص ۴۷۰ بحث قیاس شعری)

پھر ان اشعار میں حضرت نے نبی ﷺ کو سب انبیاء کا سردار مانا ہے اور بارہا یہ بات گزر چکی ہے کہ حضرت کے نزدیک اعلیٰ نبی ہونا آخر میں آنے کو مستلزم ہے تو اس طرح حضرتؒ نے یہاں

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

عقیدۂ ختم نبوت کا بھی اظہار کردیا ہے]

۹) تو بوئے گل اگر گل ہیں اور نبی
تو نور شمس اگر اور انبیاء ہیں شمس نہار
حیات جاں ہے تو، ہیں اگر وہ جان جہاں
تو نورِ دیدہ ہے اگر ہیں وہ دیدۂ بیدار (قصائد قاسمی ص۵ شعر ۶۴، ۶۵)

[حضرت نے ان ابیات میں سب انبیاء کرام علیہم السلام کے ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی افضلیت کو یوں بیان کیا کہ اگر دیگر انبیاء کرام علیہم السلام جہان کی جان ہیں تو آپ اس جان کی زندگی ہیں اگر وہ آنکھ ہیں تو آپ اس آنکھ کا نور ہیں۔ کیا ختم نبوت کا کوئی منکر آنحضرت ﷺ کی ایسی مدح کرسکتا ہے؟]

۱۰) جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
تیرے کمال نہیں کسی میں مگر دو چار

[یعنی آپ کمالات میں تمام انبیاء پر فائق ہیں جیسا کہ حضرت نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریروں میں اور اپنی تحریروں میں اس مضمون کو بہت تفصیل سے بیان کیا ہے۔ زیرِ نظر کتاب ''حضرت نانوتویؒ اور خدمات ختم نبوت'' میں بھی جابجا ایسے مضامین نقل کئے گئے ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حجۃ اللہ البالغہ ج ا ص ۸۴ میں لکھا کہ مُفْهِمِيْن۔ انسانوں کی اصلاح کرنے والی شخصیات۔ کے کمالات نبی ﷺ میں سب کے سب ہیں باقی انبیا میں دو دو تین تین ہیں تفصیل کیلئے دیکھئے کتاب آیات ختم نبوت ص ۷۴۹ تا ص ۷۵۴۔ اور اس کتاب میں تحذیر الناس کی عبارات کے شرح۔ یہاں ایک نئے حوالے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

مولانا محمد عثمان غنی صاحب خطبات مدراس ص ۸۰ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ایک تعلیم یافتہ ہندو نے ایک مسلمان واعظ سے کہا کہ میں تمہارے پیغمبر کو دنیا کا سب سے بڑا کامل انسان تسلیم کرتا ہوں، انہوں نے دریافت کیا تم کیونکر پیغمبر اسلام کو دنیا کا کامل ترین انسان جانتے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہو؟ اُس نے جواب دیا کہ مجھ کو اُن کی زندگی میں بیک وقت اِس قدر متضاد اور متنوع اوصاف نظر آتے ہیں جو کسی ایک انسان میں تاریخ نے کبھی یکجا کر کے نہیں دکھائے۔

وہ بادشاہ ایسا کہ ایک پورا ملک اس کی مٹھی میں ہو، دولتمند ایسا ہو کہ خزانے کے خزانے اونٹوں پر لدے ہوئے اس کے دارالحکومت میں آ رہے ہوں، اور محتاج ایسا کہ مہینوں اس کے گھر چولہا نہ جلتا ہو اور کئی کئی وقت اس پر فاقے گذر جاتے ہوں، سپہ سالار ایسا کہ مٹھی بھر نہتے آدمیوں کو لے کر ہزاروں کی غرق آہن فوجوں سے کامیاب لڑائی لڑا ہو، اور صلح پسند ایسا کہ ہزاروں پر جوش جاں نثاروں کی ہمرکابی کے صلح نامہ پر دستخط کر دیتا ہو، شجاع اور بہادر ایسا کہ ہزاروں کے مقابلہ میں تنہا کھڑا ہو، اور نرم دل ایسا کہ اُس نے انسانی خون کا ایک قطرہ بھی اپنے ہاتھ سے نہ بہایا ہو۔

باتعلق ایسا کہ عرب کے ذرہ ذرہ کی اُس کو فکر، بیوی بچوں کی اُس کو فکر، غریب و مفلس مسلمانوں کی اُس کو فکر، خدا کی بھولی ہوئی دنیا کے سدھار کی اُس کو فکر، غرض سارے سنسار کی اُس کو فکر، اور بے تعلق ایسا کہ خدا کے سوا کسی کی اُس کو یاد نہیں اور اُس کے سوا ہر چیز اس کو فراموش، اُس نے کبھی اپنی ذات کیلئے اپنے برا کہنے والوں سے انتقام نہیں لیا، اور اپنے ذاتی دشمنوں کے حق میں ہمیشہ دعاء خیر کی اور ان کا بھلا چاہا، لیکن خدا کے دشمنوں کو اس نے کبھی معاف نہیں کیا اور حق کا راستہ روکنے والوں کو ہمیشہ جہنم کی دھمکی دیتا رہا اور عذاب الٰہی سے ڈراتا رہا۔

عین اُس وقت جس اُس پر ایک تیغ زن سپاہی کا دھوکہ ہوتا تھا وہ ایک شب زندہ دار زاہد کی صورت میں جلوہ نما ہوتا ہے، عین اُس وقت جب اس پر کشور کشا فاتح کا شبہ ہوتا ہے وہ پیغمبرانہ معصومیت میں ہمارے سامنے آ جاتا ہے، عین اُس وقت جب ہم اس کو شاہِ عرب کہہ کر پکارنا چاہتے ہیں وہ کھجور کا تکیہ لگائے خالی چٹائی پر محو خواب نظر آتا ہے، عین اُس دن جب عرب کے اطراف سے اُس کے صحن مسجد میں مال واسباب کا انبار لگا ہوتا ہے اُس کے اہل بیت میں فاقہ کی تیاری ہو رہی ہو۔ عین اُس عہد میں جب لڑائیوں کے قیدی مسلمانوں کے گھروں میں لونڈی اور غلام بن کر بھیجے جا رہے ہوں فاطمہ بنت رسول اپنے ہاتھوں کا چھالا اور سینہ کا داغ باپ کو

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دکھاتی ہیں جو چکی پیتے پیتے اور مشکیزہ بھرتے بھرتے ہاتھ اور سینہ پر پڑ گیا تھا اور ایک خادمہ کی درخواست کرتی ہیں ارشاد ہوتا ہے اب تک صفہ کے غریبوں کا انتظام نہیں۔ فاطمہ! بدر کے یتیم تم سے پہلے درخواست کر چکے ہیں (نصر الباری شرح اردو بخاری شریف ج ا ص ۲۲۷، ۲۲۸)

۱۱) بجز خدائی نہیں چھوٹا تجھ سے کوئی کمال

بغیر بندگی کیا ہے؟ لگے جو تجھ کو عار (قصائد قاسمی ص ۶ شعر ۷۰)

[اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ نے سوائے خدائی کے کائنات کے سب اختیارات آپ کو دے دیئے اس لئے کہ قبلہ نما اور انتصار الاسلام میں حضرت نے یہ مفصل بیان کر دیا کہ آپ کا اصل کمال عبدیت ہے تو مطلب یہ ہے کہ بندگی میں سب سے اعلیٰ مقام جناب نبی کریم ﷺ کو عطا ہوا۔ اس شعر کے دوسرے مصرعہ میں بھی اس مضمون کو ادا کیا ہے کہ بندگی میں کوئی عار نہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ط وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ○ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ج وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۷۲، ۱۷۳) ترجمہ: مسیح کو اس سے عار نہیں کہ وہ بندہ ہو اللہ کا اور نہ فرشتوں کو جو مقرب ہیں اور جس کو عار آوے اللہ کی بندگی سے اور تکبر کرے سو وہ جمع کرے گا اپنے پاس ان سب کو اکٹھا پھر جو لوگ ایمان لائے اور عمل کئے انہوں نے اچھے تو ان کو پورا دے گا ان کا ثواب اور زیادہ دے گا اپنے فضل سے اور جنہوں نے عار کی اور تکبر کیا سو ان کو عذاب دے گا دردناک اور نہ پاویں گے اپنے واسطے اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور نہ مددگار]

۱۲) یہ اجتماع کمالات کا تجھے اعجاز

دیا تھا تا نہ کریں انبیاء کہیں تکرار (قصائد قاسمی ص ۶ شعر ۷۲)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

[اللہ نے سب کمالات آپ کی ذات میں جمع کردیے تاکہ انبیاء کرام علیہم السلام فوراً آپ کی اتباع کرلیں جیسا کہ معراج کی رات نبی ﷺ نے انبیاء کرام کی موجودگی میں اپنے فضائل بیان کیے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ان کے ساتھ محمد تم سے بڑھ گئے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر ج۴ص۲۶۹) مزید تفصیل کیلئے دیکھئے کتاب ''شواہد ختم نبوت'' ص۷،۸۔ اور کتاب ''آیات ختم نبوت'' ص۳۶،۳۷ نیز ص۴۰۱تا۴۰۹]

۱۳) پہنچ سکا تیرے رتبہ تلک نہ کوئی نبی

ہوئے ہیں معجزہ والے بھی اس جگہ ناچار (قصائد قاسمی ص۶ شعر۷۴)

[آپ عقل وفہم، اخلاق اور معجزات اور پیشگوئیوں میں سب پر فائق تھے اس لئے کوئی نبی آپ کے مرتبے کو نہ پاسکا حجۃ الاسلام، قبلہ نما، میلہ خدا شناسی اور مباحثہ شاہجہانپور میں حضرت نے اس مضمون کو بڑے دلائل کے ساتھ بیان کیا ہے]

۱۴) جو انبیاء ہیں وہ آگے تیری نبوت کے

کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبی اقرار (قصائد قاسمی ص۶ شعر۷۵)

[مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ جیسے نبی الامۃ ہیں نبی الانبیاء بھی ہیں اس کی مدلل بحث تحذیر الناس کی عبارات کے تحت موجود ہے مزید تفصیل کیلئے دیکھئے ''آیات ختم نبوت'' ص۴۰۳، ۴۰۴ نیز ص۵۳۵تا۵۶۲]

۱۵) خدا کے طالب دیدار حضرت موسیٰ

تمہارا لیجئے خدا آپ طالب دیدار

کہاں بلندی طور اور کہاں تیری معراج

کہیں ہوئے ہیں زمین آسمان بھی ہموار (قصائد قاسمی ص۶ شعر۷۷،۷۸)

[موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے کوہ طور پر گئے جبکہ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو بھیج کر نبی کریم ﷺ کو معراج پہ بلایا یہ بھی اس کی دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ کا مرتبہ زیادہ ہے]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۱۶) رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت

نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستار (قصائد قاسمی ص ۶ شعر ۸۲)

[یعنی آپ کو عام لوگ انسان ہی دیکھتے ہیں مگر روحانی کمالات آپ کے اللہ ہی جانتا ہے اس میں عقیدۂ بشریت کی نفی نہیں (۱) اگر ایسا کرنا ہوتا تو عقل وفہم اور اخلاق میں آپ کی بلندی کا ذکر مہمل تھا اتنا کافی تھا کہ آپ انسان نہیں۔ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَمِنْ عَادَةِ الْجَهَلَةِ اَنَّهُمْ اِذَا لَمْ يَرَوْا رَجُلًا زَعَمُوْهُ مُنَزَّهًا ثُمَّ اِذَا رَاَوْهُ يُمَارِسُ الْعَادَاتِ اَنْكَرُوْا عَلَيْهِ فَلِهٰذَا السِّرِّ كَانُوْا يُقِرُّوْنَ بِسَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَيُنْكِرُوْنَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" ترجمہ: جاہلوں کی عادت ہے کہ جس کسی کو انہوں نے دیکھا نہیں ہوتا تو وہ اس کو مقدس اور فوق البشر ہستی خیال کرتے ہیں برخلاف اس کے اگر کوئی صاحب کمال اُن کے سامنے ہو اور وہ یہ دیکھ لیں کہ یہ بھی ہماری طرح زندگی بسر کرتا ہے اور اس کی عادات ہمارے مخالف نہیں تو اس وجہ سے اس کی فضیلت کا انکار کرتا ہے۔ ان لوگوں کے دیگر انبیاء کو تسلیم کرنے اور ہمارے رسول اکرم محمد ﷺ کے انکار کرنے میں یہی راز تھا (الخیر الکثیر مترجم ص ۴۴۷) اولیاء کرام، علماء عظام لوگوں کی نظروں میں عام انسانوں کی طرح ہوتے ہیں۔ مگر علمی وروحانی کمالات میں نرالے ہوتے ہیں جب چلے جاتے ہیں پھر یاد آتے ہیں]

---

(۱) راقم الحروف نے اساس المنطق میں لکھا کہ اس شعر کا مطلب یہ کہ نبی کریم ﷺ اگر چہ بشر ہیں مگر آپ کے روحانی کمالات اور مرتبوں کا ادراک ہم بالکل نہیں کر سکتے بلکہ سوائے خدا تعالیٰ کے آپ کے روحانی کمالات ترقیات کو کوئی نہیں جان سکتا۔ شاہ رفیع الدینؒ خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ سب محققین کا اتفاق ہے: دانستن مراتب معنوی نبی را صلی اللہ علیہ وسلم علی حسب الکمال در وسع ہیچ کس از انبیاء واولیاء نیست (دمغ الباطل ص ۱۳۶) ترجمہ: نبی ﷺ کے مراتب معنوی کو کامل طور پر جاننا انبیاء یا اولیاء میں سے کسی کے بس میں نہیں ہے۔ (اساس المنطق ج ۲ ص ۲۶۳)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۱۷) نہ بن پڑا وہ جمال آپ کا سا ایک شب

بھی قمر نے گو کہ کروڑں کئے چڑھاؤ اتار (قصائد قاسمی ص ۶ شعر ۸۷)

[چاند کروڑوں اتار چڑھاؤ کے باوجود آپ جیسا حسن نہ پا سکا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ چاندنی رات کو میں نے نبی کریم ﷺ سے ملاقات کی تو میں نبی کریم ﷺ کو بھی دیکھنے لگا اور چاند کو بھی تو سچی بات یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ میں نے آپ کو چاند سے زیادہ حسین پایا شمائل ترمذی مع جامع ترمذی ص ۲۲ ۷ طبع مکتبہ رحمانیہ لاہور]

۱۸) خوشا نصیب یہ نسبت کہاں نصیب میرے

تو جس قدر ہے بھلا میں برا اُسی مقدار (قصائد قاسمی ص ۷ شعر ۹۳)

[یعنی آپ جتنے اعلیٰ ہیں میں اتنا ہی پست ہیں۔ آپ جتنے اچھے ہیں میں اتنا ہی برا ہوں۔ قارئین کرام! غور کریں کیا ختم نبوت کا کوئی منکر نبی کریم ﷺ کی تعریف میں ایسے الفاظ کہہ سکتا ہے قادیانی جیسے آدمی تو اپنی تعریف کرواتے تھے وہ کب کہتا تھا کہ میں برا ہوں وہ کہتا تھا میں سب سے اعلیٰ ہوں سچی بات ہے کہ نبی کریم ﷺ کی نعت میں اتنی پستی کا اظہار تو شاید ہی کسی نے کیا ہو]

۱۹) نہ پہنچیں گنتی میں ہرگز تیرے کمالوں کی

مرے بھی عیب شہ دوسرا ، شہ ابرار (قصائد قاسمی ص ۷ شعر ۹۴)

[اے دو جہان کے سردار، اے نیک لوگوں کے سردار! آپ کو اللہ نے اتنے کمالات عطا فرمائے ہیں کہ میرے عیوب کی گنتی آپ کے کمالات کی گنتی سے کم ہے]

۲۰) یہ سن کے آپ شفیع گناہ گاراں ہیں

کئے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار (قصائد قاسمی ص ۷ شعر ۱۰۳)

تو بہترین خلائق میں بدترین جہاں

تو سرور دو جہاں میں کمینہ خدمت گار (قصائد قاسمی ص ۸ شعر ۱۱۴)

[مطلب یہ کہ آپ ساری مخلوق سے اعلیٰ ہیں اور میں سب سے زیادہ بدترین اور گناہ گار ہوں]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۲۱) بہت دنوں سے تمنا ہے کیجئے عرض حال
اگر ہو اپنا کسی طرح تیرے در تک بار
وہ آرزوئیں جو ہیں مدت سے دل میں بھری
کہوں میں کھول کے دل اور نکالوں دل کا بخار (قصائد قاسمی ص ۸ شعر ۱۱۵، ۱۱۶)

[مطلب یہ ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضری کیلئے تڑپتا ہوں تا کہ وہاں حاضر ہو کر سلام پیش کروں اور آپ سے شفاعت کی درخواست کروں جیسا کہ فقہاء لکھا ہے]

۲۲) مگر جہاں ہو فلک آستان سے بھی نیچا
وہاں ہو قاسم بے بال و پر کا کیونکر گذار (قصائد قاسمی ص ۸ شعر ۱۱۷)
مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار (قصائد قاسمی ص ۸ شعر ۱۲۱)

[یہ بات طے شدہ ہے کہ شعر کا مفہوم شاعر کے عقیدہ کے موافق لیا جائے گا۔ ان اشعار میں مولانا اس بات کی تمنا کر رہے ہیں کہ نبی علیہ السلام قیامت کے دن آپ کی شفاعت کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے لئے دعا کریں شعر نمبر ۱۰۳ میں فرماتے ہیں:

یہ سن کے آپ شفیع گناہ گاراں ہیں کئے ہیں میں نے اکٹھے گناہ کے انبار

شعر نمبر ۱۱۷ میں فرماتے ہیں:

مگر جہاں ہو فلک آستاں سے بھی نیچا وہاں ہو قاسم بے بال و پر کا کیونکر گذار

(مزید تفصیل کے لئے دیکھئے اساس المنطق ج ۲ بحث قیاس شعری)

۲۳) دیا ہے حق نے تجھے سب سے مرتبہ عالی
کیا ہے سارے بڑے چھوٹوں کا تجھے سردار (قصائد قاسمی ص ۸ شعر ۱۲۲)

[مطلب یہ کہ آپ ساری کائنات کے سردار ہیں سب سے اعلیٰ ہیں اور جو سب سے اعلیٰ ہو وہی آخری نبی ہے اس طرح اس میں ختم نبوت کا ذکر بھی ہے]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۲۴) امیدیں لاکھوں ہیں مگر بڑی امید ہے یہ

کہ ہو سگان مدینہ میں میرا نام شمار (قصائد قاسمی ص۹ شعر۱۲۹)

[یعنی مدینہ منورہ میں رہنے کی تمنا تو ہے مگر اس پاک دیس میں انسانوں کے ساتھ رہنے کے قابل نہیں اگر میرا نام سگان مدینہ کے ساتھ شمار ہو جائے تو بڑی سعادت ہے یا یہ مطلب ہے کہ ختم نبوت کے ادنیٰ چوکیداروں کے ساتھ میرا حشر ہو جائے تو بڑی سعادت ہے]

(۲۵) جیئوں تو ساتھ سگان حرم کے تیرے پھروں

مروں تو کھائیں مجھے مدینہ کے مرغ و مار (قصائد قاسمی ص۹ شعر۱۳۰)

[یعنی میری تمنا ہے کہ میں زندگی بھر مدینہ منورہ میں ادنی چوکیدار رہوں اور نہ سہی تو سگان مدینہ کے ساتھ ہی حرم مدینہ کے گرد چکر کاٹتا رہوں اور جب مر جاؤں تو میری تمنا ہے کہ میرا بدن مدینہ کے کیڑوں مکوڑوں کی غذا بنے]

(۲۶) اڑا کے باد مری مشت خاک کو پس مرگ

کرے حضور کے روضہ کے گرد نثار (قصائد قاسمی ص۹ شعر۱۳۲)

[حضرت اس شعر میں فرماتے ہیں کہ میری تمنا ہے کہ مرنے کے بعد میرا جسم جب مٹی کے ذرات بن جائے تو ہوا اس کو اڑا کر آپ کے روضہ کے گرد زیارت کیلئے آنے والوں کے قدموں کے نیچے بکھیر دے]

(۲۷) ولے یہ رتبہ کہاں مشت خاک قاسم کا

کہ جائے کوچہ اطہر میں تیرے بن کے غبار

مگر نسیم مدینہ ہے گرد باد بنا

کشاں کشاں مجھے لے جا جہاں ہے تیرا مزار (قصائد قاسمی ص۹ شعر۱۳۳،۱۳۴)

[میں تو اس قابل نہیں کہ میری خاک مدینہ جائے خدا کرے مدینہ جانے والی باد نسیم گرد باد کی شکل میں آئے اور میری خاک کو آپ کے روضہ کے پاس لے جا کر بکھیر دے]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۲۸) رہے نہ منصب شیخ المشائخی کی طلب
نہ جی کو بھائے یہ دنیا کا کچھ بناؤ سنگار
ہوا اشارہ میں دو ٹکڑے جوں قمر کا جگر
کوئی اشارہ ہمارے بھی دل کے ہو جا پار (قصائد قاسمی ص۹ شعر ۱۴۳ تا ۱۴۴)

[اس سے پہلے ابیات میں نبی ﷺ کی محبت کے حصول کی تمنا کی اور اب یہ فرماتے ہیں کہ مجھے نہ پیر بننے کی طلب ہے (ا) اور نہ دنیا کی کسی زینت کی طلب ہے جیسے آپ کے ایک اشارے کے چاند کے دو ٹکڑے ہوئے اسی طرح ہمارے دل پہ ایسا اثر ہو کہ آپ کی محبت سما جائے۔

فائدہ: حضرت مولانا عبدالمالک صدیقیؒ نے اسی مضمون کو پنجابی اشعار میں یوں ادا کیا ہے:

ملے قطرہ عشق محمد دا — دل دنیا دی شاہی دی نہ لوڑ ہمیں
دل مست روے وچ مستی دے — بھی عقل دانائی دی لوڑ ہمیں
میرے قلب سیاہ گنہگار دے وچ — تیری یاد دا دیوا بل دا روے
دل این جگ اوں جگ قبر حشر — کسے ہور رشنائی دی لوڑ ہمیں
کر اپنے حبیب دا عشق عطا — جگ سارے تو بے نیاز چہ کر
سر جھکدا روے در تیرے اتے — در دردی گدائی دی لوڑ ہمیں
این عبد دا عرض قبول تھیوے — دربار الٰہی دے اندر
لوں لوں وچ ہووے عشق نبی — کسے ہور آشنائی دی لوڑ نئی

اردو زبان میں ان اشعار کا مطلب یہ ہے: اگر مجھے حضرت محمد ﷺ کے عشق و محبت کا ایک قطرہ نصیب ہو جائے تو مجھے دنیا کی بادشاہی کی کوئی ضرورت نہیں۔ میرا دل آپ کی محبت میں سرشار رہے اور مجھے اس کے بالمقابل عقل و دانائی کی کوئی ضرورت نہیں ہے، میں آپ کے ہر حکم کو بغیر دلیل کے ماننے کو تیار ہوں۔ میرے گناہ گار سیاہ دل میں اے اللہ اگر تیرے ذکر کا چراغ جلتا رہے تو مجھے دنیا، آخرت میں اور قبر حشر میں کسی اور روشنی کی ضرورت نہیں ہے۔ اے اللہ تو مجھے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اپنے حبیب کا عشق عطا فرما اور اس کے ساتھ سارے جہان سے مجھے مستغنی کردے۔ اے اللہ اگر میرا سر تیرے دربار میں جھکتا رہے تو مجھے در در پر سر جھکانے کی ضرورت نہیں ہے، خدا کرے اس بندے کی یہ دعا اللہ کے دربار میں قبول ہو جائے کہ جسم کے لوں لوں میں رسول اللہ ﷺ کی محبت سما جائے اور مجھے کسی اور سے محبت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔]

(۲۹) بس اب درود پڑھ اس پر اور اس کی آل پہ تو
جو خوش ہو تجھ سے وہ اور اس کی عترت اطہار
الٰہی اس پہ اور اس کی تمام آل پہ بھیج
وہ رحمتیں کہ عدد کر سکے نہ ان کو شمار (قصائد قاسمی ص۹ شعر ۱۵۰، ۱۵۱)

[اے اللہ اپنے پیارے حبیب ﷺ پر، اُن کی آل پر اور اُن کے فرماں برداروں پر اتنی رحمتیں نازل فرما جن کو عدد شمار نہ کر سکے یعنی بے شمار رحمتیں نازل کر دیجئے آمین]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

ہر قسم کے قرآن مجید کتب مذہبی درسی وغیر درسی ادبی و تاریخی کتب خانہ اعزازیہ دیوبند سے طلب فرمائیے

تعز من تشاء وتذل من تشاء

چند مکاتیب

در تفسیر بعض آیات شریفہ جلیلہ کہ مثلک جواہر سلک

راس المحققین زبدۃ المدققین رئیس العلماء افضل الفضلاء خاتم المفسرین حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی

مسمی بہ

اسرار قرآنی

جس کو!

(مولوی) سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند نے

اپنے

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور سے شائع کیا

قیمت

کتبہ زاہد حسن ... دیوبند

مصر، استنبول، بیروت، شام، اور ہندوستان کے ... کی اور تصانیف علمائے دیوبند نہایت ارزاں ملنے کا پتہ (مولوی) سید احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ دیوبند

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿تعارف رسالہ اسرار قرآنی﴾

مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب سواتیؒ لکھتے ہیں:

یہ مختصر سا رسالہ ہے فارسی زبان میں ہے جس میں مختلف آیات قرآنیہ کے بارہ میں مولانا محمد صدیق صاحب مراد آبادی نے سوالات حضرت نانوتویؒ کی خدمت میں لکھ کر بھیجے تھے جن کے جوابات حضرت نے تحریر فرمائے ہیں اور بہت سے اشکالات کو رفع کیا ہے آخر میں معوذتین کی حکیمانہ تفسیر ہے اور مثنوی رومی کے ایک مشکل شعر کی شرح ہے (مقدمہ اجوبہ اربعین ص ۴۸) راقم الحروف کہتا ہے:

یہ رسالہ کل بیس صفحات پر مشتمل ہے مگر اس میں بڑے پیچیدہ اشکالات کو حل کیا گیا ہے مثلاً ایک اشکال یہ ہے کہ لَعَلَّ قرآن پاک میں کس معنی میں آیا ہے؟ (اسرار قرآنی ص ۲) اور ایک اشکال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا علم تو قدیم ہے پھر آیت کریمہ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ [سورۃ الحدید آیت نمبر ۲۵] میں لام کس فائدہ کیلئے آیا؟ (اسرار قرآنی ص ۸)

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے دوسرے پارے کے فوائد کے شروع میں آیت کریمہ ''اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ '' کے تحت اشکال بیان کیا پھر اس کے مختلف جوابات دے کر آخر میں حضرت نانوتویؒ کے جواب کو جو اس رسالہ میں ہے پیش کیا ہے وہاں حضرت شیخ الہندؒ نے اپنے استاذ محترم حضرت نانوتویؒ کا ذکر ان الفاظ سے کیا ہے:

بعض راسخین مُدَقِّقِین نے اس کے متعلق دو باتیں نہایت دقیق وانیق بیان فرمائیں الخ (تفسیر عثمانی ص ۲۷ ف ۴) اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نانوتویؒ کے بیانات اور آپ کی تحریریں مختصر ہی کیوں نہ ہوں علماء کیلئے بڑا قیمتی سرمایہ ہیں اس لئے ان کو حاصل کر کے ان کا مطالعہ کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قدر کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

☆☆☆☆☆☆☆

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿عبارت از کتاب اسرار قرآنی﴾

راقم نے ''آیات ختم نبوت'' میں حضرت نانوتویؒ کی تفسیر کو بنیاد بنا کر معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) سے عقیدۂ ختم نبوت پر استدلال کیا ہے (۱) اور یہ تفسیر فارسی زبان میں حضرت نانوتویؒ کے رسالہ اسرار قرآنی صفحہ ۱۴ تا صفحہ ۱۷ میں موجود ہے شیخ الاسلام حضرت مولانا

---

(۱) کتاب ''آیات ختم نبوت'' میں سورۃ الفاتحہ سے جو پہلی دلیل دی گئی اس کی بنیاد حضرت شاہ عبدالقادر کے کلام کو بنایا بعد میں حضرت نانوتویؒ کا کلام اس سے مفصل ملا اگر اُس وقت ملتا تو اس کو بنیاد بنایا جاتا تلافی مافات کیلئے اِس جگہ اُس استدلال کو مختصر کر کے حضرت کے کلام کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔

حضرت نانوتویؒ فرماتے ہیں:

کلام پاک خداوند کریم میں بھی بعض عبارتیں ایسی ہیں کہ وہ بندوں کی طرف سے علی العموم فقط یا، رسول اللہ ﷺ ہی کی طرف سے ہیں.......... چنانچہ سورۃ فاتحہ اسی قسم کی ہے خاص کر اِیَّاكَ نَعْبُدُ سے لے کر آخر تک جس کا یہ مضمون ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ہمیں سیدھی راہ چلا الخ ظاہر ہے کہ یہ عبارت خداوند کریم نے بندوں کی طرف سے بنا کر ان کے حوالہ کردی ہے کہ وقت حضور دربار خداوندی، یعنی وقت نماز کے، اس طور پر خداوند کریم سے عرض معروض کیا کریں (ھدیۃ الشیعہ ص ۳۴۰، ۳۴۱)

حضرت کی اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ یہ سورت ہمارے لئے ایک درخواست فارم کی طرح ہے۔ اور ظاہر ہے کہ داخلے کا فارم اس وقت تک ملتا ہے جب تک داخلہ جاری ہوتا ہے۔ جب داخلہ بند ہو جائے تو فارم نہیں ملا کرتے اس سورت کا باقی رہنا اس کی دلیل ہے کہ جس ہدایت کو رسول اللہ ﷺ لے کر آئے وہ باقی ہے اگر وہ باقی نہ ہوتی تو اللہ اس سورۃ کو اٹھا لیتے تا کہ نیا نبی آئے تو اپنے ساتھ ہدایت کا فارم بھی لے کر آئے۔ تو جب نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی ہدایت موجود ہے اور اس دعا کے ساتھ مل سکتی ہے تو پھر کسی اور نبی کی کیا ضرورت ہے؟ معلوم ہوا کہ آپ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ مزید تفصیل کیلئے دیکھئے کتاب ''آیات ختم نبوت'' ص ۶۲، ۶۳)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

شبیر احمد عثمانی" نے تفسیر عثمانی ص ۸۰۸ میں اس کو اردو میں پیش کیا ہے حضرت عثمانیؒ کے الفاظ میں ہی مولانا کاندھلویؒ نے معارف القرآن جلد ۸ صفحہ ۵۸۲ میں اس کو نقل کیا ہے۔ جزاھم اللہ خیرا۔

کتاب "آیات ختم نبوت" میں ہے

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس سے ختم نبوت پر استدلال حضرت نانوتویؒ کی تفسیر کو سمجھنے پر موقوف ہے اس لئے حضرت کے کلام کا خلاصہ پیش کرنا ضروری ہوا حضرت پہلے بطور تمہید کے فرماتے ہیں کہ باغ میں جب کوئی نیا پودا زمین کو پھاڑ کر نکلتا ہے تو جب تک وہ حد کمال کو نہ پہنچ جائے باغبان کو اس کی حفاظت کیلئے درج ذیل طریقوں پر محنت کرنی پڑتی ہے [۱] ایسے جانوروں سے بچانا جن کی فطرت وطبیعت سبزہ کھانا ہے [۲] پانی ہوا اور حرارت آفتاب وغیرہ جو زندگی یا ترقی کے اسباب ہیں ان کے پہنچنے کا پورا انتظام ہو [۳] برف اور اولے وغیرہ اوپر گرنے نہ پائیں یہ چیزیں پودے کی نشو ونما اور ترقی کو روکنے والی ہیں [۴] کوئی حاسد یا دشمن اس پودے کو کاٹ نہ دے یا جڑ سے نہ اکھیڑ دے [۵] ان چار کے علاوہ ایک اور چیز پودے کے وجود کے لئے ضروری ہے کہ بیج کو اندر ہی سے گھن نہ لگ جائے، خشک نہ ہو جائے۔

اس تمہید کے بعد فرماتے ہیں کہ ان سورتوں میں ہمیں اپنے شجرِ وجود وایمان کی حفاظت کیلئے اس قسم کی پانچوں مصیبتوں سے پناہ مانگنی سکھائی گئی ہے [۱] مخلوق کے شر سے پناہ مانگی گئی اور مخلوق کی جبلت وطبیعت میں شر رکھا ہوا ہے یہ ایسے جانوروں کے مشابہ ہے جن کی فطرت سبزہ خوری ہے [۲] غَاسِق سے پناہ مانگی گئی اور غَاسِق رات ہے جس کی وجہ سے روشنی نہیں ملتی۔ تو غَاسِق ایسے ہے جیسے پانی ہوا اور حرارت آفتاب کے پہنچنے کا پورا انتظام نہ ہو [۳] نَفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ سے پناہ مانگی گئی اور نَفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ سے ساحرانہ اعمال مراد ہیں سحر سے اصلی آثار مغلوب ہو کر دب جاتے ہیں یہ برف اور اولے وغیرہ کے اوپر گرنے کی طرح ہیں [۴] حاسد سے پناہ مانگی گئی فرمایا مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ حاسد اس دشمن کی طرح جو پودے کو کاٹ دے یا جڑ سے اکھیڑ دے [۵] مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاس کے ساتھ وسوسہ ڈالنے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

والے سے تعوذ کیا گیا جو ظاہر ہو کر نہیں اندرونی طور پر رخنہ ڈالتا ہے یہ اس آفت کی طرح کہ اندر ہی سے بیج کو گھن لگ جائے خشک ہو جائے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان سورتوں میں ہر قسم کے ظاہری و باطنی شرور سے پناہ مانگنے کی دعا سکھائی ہے تو جیسے سورت فاتحہ صراط مستقیم کی دعا ہے یہ سورتیں دنیا آخرت کی نعمتوں کو محفوظ کرانے کی دعا ہیں۔

ان سورتوں سے ختم نبوت کے استدلال کی وضاحت:

ان سورتوں میں ہر قسم کی مصائب و شرور سے پناہ حاصل کرنا سکھایا گیا اور صیغہ بھی واحد متکلم کا دیا گیا (۲) اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کے پڑھنے کے بعد نبی کریم ﷺ کو ہر قسم کے شرور سے پناہ حاصل ہوگئی اور آپ ﷺ کی سلامتی۔ سے دین کی سلامتی ہے کیونکہ ایمان کی بنیاد تو نبی کریم ﷺ کی ذات ہے ایمان کہتے ہی اس کو ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جو کچھ اللہ کی طرف سے پہنچایا اس کی تصدیق کی جائے (شرح عقائد ص ۱۱۹) الغرض جب دین سلامت تو کسی اور نبی کی کیا ضرورت؟ اس طرح یہ سورتیں بھی ختم نبوت کی دلیل بن گئیں۔ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَلٰى ذٰلِكَ

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ آمین

(آیات ختم نبوت ص ۸۳۷،۸۳۸)

---

(۲) حضرت نانوتویؒ کے کلام سے اس کی تائید: آپ فرماتے ہیں قُلْ اَعُوْذُ کے یہ معنی ہیں کہ کہہ اے محمد میں پناہ مانگتا ہوں اس سے معلوم ہوا کہ متکلم جناب سرور کائنات ﷺ ہیں تو قُلْ کے بعد جتنی عبارت ہے اُس سب کو رسول اللہ ﷺ ہی کی طرف سے سمجھنا چاہئے (ہدیۃ الشیعہ ص ۳۴۰)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿نتائج البحث﴾

اس ساری بحث سے یہ باتیں سمجھ آئیں:

کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اپنے دور کے بہت بڑے مناظر اسلام تھے۔آپ کا کمال یہ تھا کہ مسلمان تو مسلمان، ہندؤوں اور عیسائیوں کے سامنے بھی آپ اسلام کے بنیادی عقائد[جن میں آنحضرت ﷺ کا اعلیٰ اور آخری نبی ہونا بھی ہے]ٹھوس عقلی ونقلی دلائل کے ساتھ ثابت کر کے سب کو مطمئن کر دیا کرتے تھے۔

مولاناؒ کا انداز یہ تھا کہ خدا کی وحدانیت ثابت کرنے کے بعد نبوت کی ضرورت وصفات کو بیان کرتے اس کے بعد آنحضرت ﷺ کے اعلی نبی ہونے کے دلائل دیتے پھر بتاتے کہ جب آپ سب سے اعلیٰ نبی ہیں تو سب سے آخری نبی بھی ہیں جیسے بڑی عدالت میں انسان بعد میں جاتا ہے سب سے بڑے رسول کو اللہ نے سب انبیاء کے بعد بھیجا اب نجات آپ پر ایمان لانے میں ہی منحصر ہے۔

﴿کلمات الاختتام﴾

﴿حضرت نانوتویؒ کی مقبولیت کا راز﴾

مسلمانوں کو حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ سے عقیدت ومحبت اس لئے بھی ہے کہ انہوں نے خالص اسلام ہم تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا ہے حضرت کے مسلک کے بنیادی اصول چار ہیں: اللہ تعالیٰ سے محبت، نبی ﷺ سے محبت، قرآن اور حدیث لہذا ہم کہتے ہیں کہ [حضرت نانوتویؒ کا مسلک]=[اللہ تعالیٰ سے محبت+ نبی کریم ﷺ سے محبت+قرآن+ حدیث] اس لئے یہ مسلک فرقہ واریت سے مکمل طور پر پاک ہے۔ان اصولوں کی وضاحت کیلئے دیکھئے اس عاجز کی کتاب ''آیات ختم نبوت ص۲۶۵ تا ۲۸۴''

الغرض حضرتؒ نے پورے دین پر کام کیا ہے دین کے کسی شعبے میں سستی نہیں دکھائی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

جیسے آپ نے عظمتِ صحابہ کیلئے کام کیا اسی طرح حب اہل بیت کیلئے محنت کی ہے ☆ حضرتؒ نے اپنی تقریروں میں اپنی تحریروں میں جس طرح توحید خداوندی پر دلائل پیش کئے اسی طرح شان رسالت پر بھی دلائل مہیا کئے ☆ احترام تو آپ سب انبیاء علیہم السلام کا کرتے تھے مگر نبی کریم ﷺ کے برابر کسی کو نہ جانتے تھے ☆ حضرتؒ نے جس طرح نبی کریم ﷺ کی نبوت کو ثابت کیا اس طرح ختم نبوت کو بھی ثابت کیا اور منکر ختم نبوت کا کافر کہا ☆ کتنے ایسے مواقع ہیں جن کا عقیدۂ ختم نبوت سے بظاہر کوئی ربط نظر نہیں آتا [مثلاً مسائل وضو، استقبال قبلہ، احوال برزخ] مگر حضرتؒ نے وہاں بھی اس عقیدے کو ثابت کر دیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرتؒ نہ صرف اس عقیدے کے قائل اور مبلغ تھے بلکہ وہ اس عقیدے کی اشاعت کے عاشق تھے ☆ حضرتؒ کی کسی بھی تحریر یا تقریر سے اس کا اشارہ تک بھی نہیں ملتا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد وہ کسی اور نبی کی آمد کے قائل ہوں۔

﴿تحفظ ختم نبوت میں حضرت کے منتسبین کی خدمات﴾

حضرتؒ کے تلامذہ اور ان کے عقیدت مند بہت ہوئے مگر کسی نے کوئی ایسا دعوی [مہدیت، مسیحیت یا نبوت وغیرہ] نہ کیا بلکہ جب قادیانی نے نبوت کا دعوی کیا تو حضرتؒ کے شاگردوں نے برملا اس کی تکفیر کی۔ ☆ حضرتؒ کے تلامذہ نے اور ان سے نسبت رکھنے والوں نے اِس زمانے میں ختم نبوت پر جتنا کام کیا اوروں نے نہ کیا۔ تحریک ختم نبوت میں اصل کردار حضرت کے منتسبین ہی کا ہے۔ علمی میدان میں بھی یہ حضرات سب سے آگے رہے نمونہ کیلئے دیکھئے علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور مفتی محمد شفیعؒ اور مولانا ادریس کاندھلویؒ کی کتابیں۔

☆ اس عاجز کی کتب: ''شواہد ختم نبوت'' اور'' آیات ختم نبوت'' اور اس کتاب ''خدمات ختم نبوت'' میں اللہ کے فضل وکرم سے کتنے نت نئے دلائل آ گئے ان شاء اللہ اگلی کتابوں میں اور بھی دلائل آئیں گے اور یہ سب اللہ کے فضل وکرم سے حضرتؒ ہی کی برکت ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔ حضرتؒ کی مخالفت کرنے والے ان شاء اللہ کبھی بھی ایسا کام نہ دکھا سکیں گے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿اہل اسلام سے دردمندانہ اپیل﴾

میرے مسلمان بھائیو! دیکھا آپ نے کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے اپنے خطوط میں، اپنی کتابوں میں، اپنے بیانات اور اپنے مناظروں میں کس کس طرح کھول کھول کر حضرت نبی کریم ﷺ کی افضلیت وفوقیت کو بیان کیا اور ختم نبوت کو عقلی نقلی طور پر مدلل ومبرھن کر دیا کہ مسلمان تو مسلمان غیر مسلم بھی اعتراض کی جرات نہ کر سکے۔ بعض ایسے مواقع جہاں کسی کا ذہن اس کی طرف نہیں جاتا [جیسے مسائل وضوء] وہاں بھی عقیدہ ختم نبوت ثابت کر گئے۔

اے اہل اسلام کسی عالم دین سے تم اور کیا چاہتے ہو؟ حضرت تو اپنی ذمہ داری پوری کر گئے۔ مرزائی حضرت کو منکر ختم نبوت بتاتے ہیں اور کچھ اور لوگ بھی ساتھ مل جاتے ہیں اور ہم خاموش تماشا دیکھتے رہتے ہیں اگر ہم سے اللہ نے پوچھ لیا کہ جب تحفظ ختم نبوت کے اس عظیم مجاہد پر اتنا بڑا ظلم ہو رہا تھا جاہل دنیادار مطلب پرست (۱) اُن کی تحقیقات کا مذاق اڑاتے تھے تو تم نے کیا کیا؟ اس نازک موقعہ پر مظلوم کا ساتھ دیا یا ظالم ہی کے ہاتھوں کو مضبوط کیا بتاؤ جب اللہ کے

---

(۱) مجھے ایک ذمہ دار ساتھی نے بتایا کہ ایک شخص اپنی تقریروں میں حضرت نانوتویؒ وغیرہ پر الزام تراشی کر کے عوام سے داد تحسین وصول کیا کرتا تھا، ایک دن اس کا ایک عقیدت مند کہنے لگا کہ میں لائبریری گیا مجھے اِن حضرات کی کتابوں میں ایسی کوئی بات نہیں ملی تو وہ مقرر کہنے لگا یہ عوام کی ڈیمانڈ ہوتی ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ کیا عوام کی ڈیمانڈ ہے کہ معاذ اللہ عقیدۂ ختم نبوت کا انکار کیا جائے یا یہ کہ آپ کی معاذ اللہ توہین کی جائے؟۔ عوام ایسا ہر ہرگز نہیں چاہتے عوام تو ناموس رسالت پر جان قربان کرنے کو زندگی کا سرمایہ سمجھتے ہیں۔ اس مقرر کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایسا کرتا ہے تو لوگ خوش ہو کر اُسے تقریروں کے لئے بلاتے ہیں اور عاشق رسول سمجھ کر خدمت کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون یہ سن کر اس شخص نے اس مقرر سے کنارہ کشی کر لی۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو دین کا درد نصیب فرمائے آمین۔
معلوم ہوا کہ عوام ایسے الزامات کی وجہ سے کسی سے بدگمان ہوں تو معذور (باقی اگلے صفحہ پر)

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

دربار میں مظلوم نانوتوی دعوی دائر کرے گا تو ہم اپنا کیا عذر پیش کریں گے؟ کیا یہ کہیں گے کہ حضرت کی کتاب مشکل تھی۔ کیا " وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا " "کہ اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑے رکھو" کا یہی معنی ہے کہ ظالم کے ظلم پر خاموش رہیں اور مظلوم کے حق میں آواز بلند نہ کریں۔ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ آج سے تہیہ کرلیں کہ ہماری موجودگی میں کسی شخص کو حضرت نانوتویؒ پر ایسے الزام کی جرات نہ ہو۔ اگر کوئی شخص تحذیرالناس کا نام لے کر حضرت کو منکر ختم نبوت کہے تو اسے یہ کتاب "حضرت نانوتویؒ اور خدمات ختم نبوت" دو اور اسے کہو کہ اس ساری کتاب کا جواب دے ورنہ اپنی زبان بند رکھ۔

پاک وہند پر حضرت نانوتویؒ کے اثرات

مولانا محمد میاں منصور انصاری اپنی ایک تحریر میں لکھتے ہیں:

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اصل مجرم وہ دنیادار مطلب پرست ہے۔

قبیح ترین کمائی:

اِس عاجز کے نزدیک اگر کوئی شخص کفریہ عبارت بنا کر اہل حق علماء کے ذمہ لگا کر عوام سے دادِ تحسین حاصل کرے [جیسے مرزائی حضرت شاہ ولی اللہؒ کو منکر ختم نبوت بتاتے ہیں] اُس کی کمائی ایک سرعام برائی کرانے والی فاحشہ سے زیادہ قبیح ہے کیونکہ اُس فاحشہ نے بے شک برا کام کیا بہت برا کام کیا مگر نبی کریم ﷺ کو تو برائی سے یاد نہ کیا اُس کے برخلاف وہ شخص جو نبی کریم ﷺ کی گستاخی یا اسلام کے کسی عقیدہ کے انکار پر مشتمل کوئی عبارت بنائے پھر اِس خودساختہ گستاخی کو کسی ذمہ دار عالم دین کی طرف منسوب کرکے اُس کو گستاخ رسول بنا کر عوام سے داد تحسین حاصل کرے لوگ اِس شاتم رسول کو عاشق رسول سمجھ کر اس کی خدمت کریں، اِس کی تعریفیں کریں اِس کو تحائف پیش کریں اس کی دعوتیں کریں۔ دیکھئے تو سہی کہ اِس بے ایمان نے گستاخی بھی کی اور پیسہ بھی پایا۔ پھر اپنی جان محفوظ دوسرے کی جان خطرے میں۔ بتایئے کہ اس خبیث منافق کی کمائی کو اس فاحشہ سے زیادہ قبیح کہا جائے یا نہ؟

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

آج ہندوستان [مراد ہندستان، پاکستان، بنگلہ دیش۔راقم] میں اہل اسلام کا موجودہ عروج وو جود زیادہ تر مولانا مرحوم کی سیاست کا مرہون منت ہے ہندوستان میں حقیقی اسلامی روح کی محافظت اسلامی مدارس نے کی ہے اور اسلامی مدارس کا چندہ سے اجراء حضرت مولانا کی دور بین سیاسی (نورانی) دماغ کی ایجاد ہے...... چندہ کے اسلامی مدارس اور اُس کے تعلیم یافتہ اور اثرات ہندوستان میں نہ ہوتے تو اس حالت میں مسلمانانِ ہند کی کیا حالت ہوتی؟

آج ہندوستانی اخبارات علی گڑھ یا سرکاری تعلیم گاہوں کے فرزندوں کے ہاتھ میں ہیں مگر ان میں مذہبی روح کی پرزور روانی علی گڑھ یا سرکار کی پیدا کی ہوئی نہیں ہے بلکہ (کوئی احساس کر سکے یا نہ) یہ دیو بندی اور قاسمی فرزندی کا اثر ہے (بحوالہ قاسم العلوم ص ۶۱۷، ۶۲۷)

﴿حضرت نانوتویؒ کے علوم کی اہمیت اور استفادے کے طریقے﴾

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیو بندیؒ حضرت نانوتویؒ کے خاص شاگرد اور ان کے جانشین تھے دارالعلوم دیو بند کے بڑے شیخ الحدیث تھے فرماتے ہیں:

''اب طالبان حقائق اور حامیان اسلام کی خدمت میں ہماری یہ درخواست ہے کہ تائید احکام اسلام اور مدافعت فلسفہ قدیمہ وجدیدہ کیلئے جو تدبیریں کی جاتی ہیں ان کو بجائے خود رکھ کر حضرت خاتم العلماء کے رسائل کے مطالعہ میں بھی کچھ وقت ضرور صرف فرمادیں اور پورے غور سے کام لیں اور انصاف سے دیکھیں کہ ضروریات موجودہ زمانہ حال کے لئے وہ سب تدابیر سے فائق اور مختصر اور بہتر اور مفید تر ہیں یا نہیں۔

اہل فہم خود اس کا تجربہ کچھ تو کر لیں میرا کچھ عرض کرنا اس وقت غالباً دعوی بلا دلیل سمجھ کر غیر معتبر ہوگا اس لئے زیادہ عرض کرنے سے معذور ہوں اہل فہم وعلم خود موازنہ وتجربہ فرمانے میں کوشش کر کے فیصلہ کر لیں''۔ (حجۃ الاسلام ص ۳)

راقم الحروف حضرت شیخ الہندؒ کے فرمان کی تصدیق کیلئے دو باتیں ذکر کرتا ہے

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

۱) زمانہ طالب علمی میں حضرت کی کتاب انتصار الاسلام کے مطالعہ کا موقعہ ملا اس سے پتہ چلا کہ شریک باری تحت القدرۃ نہیں اور یہ اللہ کے قادر مطلق ہونے کے ہرگز خلاف نہیں۔ اس کے بعد ایک منتہی طالب علم سے جو بڑا ذہین سمجھا جاتا تھا پوچھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے شریک کو پیدا کرسکتا ہے یا نہیں وہ کہنے لگا کرسکتا ہے لیکن کرے گا نہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ اگر اس نے حضرت کی کتابوں کو دیکھا ہوتا یا اس کے اساتذہ نے یہ مضمون سمجھایا ہوتا تو اس غلطی سے بچ جاتا۔

۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چاند سورج کے غروب ہوجانے سے ان کے الٰہ نہ ہونے پر استدلال کیا اس مقام پر ایک اشکال ہے کہ چاند سورج غروب ہوگئے نظروں سے چھپ گئے اس لئے الٰہ نہیں اور اللہ تعالیٰ کو تو ہم زندگی بھر نہیں دیکھتے وہ الٰہ کیسے؟ اس کا جواب مباحثہ شاہجہانپور وغیرہ حضرت نانوتویؒ کی کتابوں سے سمجھ آتا ہے کہ الٰہ وہ ذات ہے جس کا فیض ہر وقت رہے سورج جب غروب ہوجاتا ہے اس کا فیض گرمی اور روشنی ہم سے ختم ہوجاتا ہے جبکہ اللہ کا فیض ہر وقت مخلوق پر رہتا ہے۔

﴿حضرت نانوتویؒ کی کتابوں سے استفادہ دشوار کیوں؟﴾

حضرت نانوتویؒ کی کتابوں کو داخل نصاب کرنے اور ان کی بہتر اشاعت کیلئے بہت سے علماء نے کوشش کی ہے کئی کتابیں تسہیل کے ساتھ شائع بھی ہوئی ہیں مگر مطلوبہ فائدہ حاصل نہ ہوسکا اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ حضرت کی کتب میں منطق فلسفہ اصول فقہ جیسے دقیق فنون کی اصطلاحات کی کثرت ہوتی ہے اور اکثر طلبہ بلکہ علماء کو وہ اصطلاحات اجرا نہ ہونے کی وجہ سے بھول چکی ہوتی ہیں اس لئے حضرت کی کتابوں کے سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے۔ اور عام طور پر یہ کہا گیا کہ منطق کی چھوٹی بڑی کتابوں کو اچھی طرح پڑھو تب حضرت کی کتابوں کو ہاتھ لگاؤ۔ دوسری طرف نصاب کو بدلنے کی تجویزیں دینے والے سب سے زیادہ انہیں فنون کی مخالفت کرنے لگے۔ جس کی وجہ سے طلبہ کی استعداد روز بروز کمزور سے کمزور ہورہی ہے۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿حضرت کے علوم سے استفادہ کیلئے چند تجاویز﴾

[۱] حضرتؒ کی کتابوں کی تسہیل [۲] اُن کی اعلیٰ اشاعت۔ حضرت شیخ الہندؒ کا ارادہ تھا مگر دیگر اہم مصروفیات کی وجہ سے ''حجۃ الاسلام'' کے بعد کسی اور کتاب پر کام نہ کر سکے (دیکھئے حجۃ الاسلام ص ۳، تحفہ لحمیہ ص ۲) [۳] اِن کتابوں کی تدریس [۴] اِن سے مختلف موضوعات منتخب کر کے الگ شائع کئے جائیں جیسے راقم نے ''ختم نبوت'' کے موضوع کو منتخب کر کے حضرت کی عبارات کو جمع کیا [۵] تخصص کے طلبہ سے حضرت کی تحقیقات کے بارے میں علمی مقالے لکھوائیں جائیں [۶] اس بندۂ گناہ گار کے خیال میں حضرت کی کتب سے استفادے کا سب سے بہتر ذریعہ یہ ہے کہ داخلِ نصاب کتابوں کی شروح وحواشی میں حضرتؒ کی کتب کے تمام مضامین کو باحوالہ ڈال دیا جائے [جیسے راقم نے اپنی کتب اساس المنطق ج ۱ ص ۸۳، ج ۲ ص ۱۸، ۲۸، ص ۱۹ تا ۱۹۲، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۳۱ تا ۲۳۸، ۲۶۸، ۲۷۱ تا ۲۸۲، ۲۸۹ تا ۴۶۳، ۴۶۹ میں، تیسیر المنطق مع امثلہ جدیدہ ص ۲۴، ۷۱، ۸۰، رہنمائے تیسیر المنطق ص ۴۱، ۲۳۱، اسلامی عقائد ص ۵۱ تا ۵۵ اور عنایۃ النحو ص ۶۴۳ تا ۶۴۹ میں حضرت کی کچھ عبارات کو رکھا ہے]۔ پڑھانے کے بعد وفاق کے امتحان میں اُن کے بارے میں سوالات دیئے جائیں۔

''تحذیر الناس'' کے مضامین کی بنیاد آیت کریمہ میں لٰکِنْ کا پایا جانا ہے۔ اس مضمون کو آسانی کے ساتھ مختلف علوم میں لایا جا سکتا ہے اصول فقہ میں لٰکِنْ کی بحث میں، نحو میں حروف مشبہ بالفعل کے ضمن میں، منطق میں قیاس استثنائی کے اندر، تفسیر پڑھاتے وقت سورۃ الاحزاب کی اس آیت کو سمجھاتے ہوئے۔ علم کلام اور علم مناظرہ میں مختلف موضوعات کے تحت۔ امتحان کے ڈر سے طلبہ ایسی مشکل ابحاث یاد کرتے ہیں جن کا مدرسہ کی چاردیواری سے باہر کچھ فائدہ نظر نہیں آتا حضرت نانوتویؒ اور دیگر اکابر کی تحقیقات کی بابت امتحان میں پوچھا جائے تو طلبہ کیونکر یاد نہ کریں گے۔ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

فقط

بندہ محمد سیف الرحمٰن قاسم غَفَرَ اللّٰہُ ذُنُوْبَہٗ وَسَتَرَ عُیُوْبَہٗ

۸ ذی الحجہ ۱۴۲۹ھ ۷ دسمبر ۲۰۰۸ء بروز اتوار صبح دس بج کر بیس منٹ گوجرانوالہ

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿سوالات﴾

(۱) حدیث پاک ''اِنَّمَا الْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ'' کا ترجمہ اور تشریح کریں (۲) سکول و کالج کی تعلیم اور دینی مدارس کی تعلیم کے اثرات میں کیا فرق ہے اور کیوں؟ (۳) حضرت نانوتویؒ کے علوم کو پھیلانے میں حضرات شیخین کی کچھ خدمات ذکر کریں (۴) اسلام میں عقیدۂ ختم نبوت کا کیا مقام ہے، غیر مسلموں کے ہاں اس عقیدے کی شہرت کیسی ہے؟ (۵) تحریک ختم نبوت میں حضرت نانوتویؒ کا کیا کردار ہے؟ (۶) حضرت نانوتویؒ کو منکر ختم نبوت کہنا عقیدۂ ختم نبوت کی خدمت ہے یا کیا ہے؟ مثال دے کر واضح کریں؟ (۷) مجاہدین ختم نبوت میں حضرت نانوتویؒ کا امتیاز ذکر کریں (۸) تحریک ختم نبوت کے مظلوم مجاہد کون ہیں؟ اور کس طرح؟ (۹) اس کو ثابت کریں کہ قادیانی کو دعوی نبوت کرتے ہوئے اپنے نام کی حیا بھی نہ آئی (۱۰) امام شافعی کا نام محمدؒ تھا ان کے مقلدین کو محمدی، اور امام احمدؒ کے ماننے والوں کو احمدی کیوں نہ کہا گیا؟ (۱۱) قادیانی کی کچھ ایسی باتیں بتائیں جن سے پتہ چلے کہ وہ نبی ﷺ کا متبع ہرگز نہ تھا (۱۲) حضرت نانوتویؒ کی شخصیت و کردار کے حوالے سے کچھ باتیں ذکر کریں (۱۳) حضرت نانوتویؒ اپنے علوم کو نبی ﷺ کی برکت سمجھتے تھے یا اپنا ذاتی کمال مانتے تھے؟ (۱۴) بہاولپور کے مقدمہ میں علامہ انور شاہ کشمیریؒ کیسے حاضر ہوئے؟ (۱۵) مقدمہ بہاولپور کا فیصلہ کیا ہوا، اور حضرت کشمیریؒ کی وصیت کو کیسے پورا کیا گیا؟ (۱۶) علامہ کشمیریؒ نے وفات سے پہلے فتنہ قادیانیت کے بارے میں کیا فرمایا؟ (۱۷) تحفظ ختم نبوت کے بارے میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا کردار ذکر کریں (۱۸) درج ذیل شعر کس کا ہے نیز اس کا ترجمہ و تشریح ذکر کریں: قہوۂ حمد راسز دانور دار چینی ز نعت مصطفیٰ

(۱۹) خالی جگہ پر کریں: ختم نبوت کا منکر کبھی ...... کا دوست نہیں ہوسکتا۔ اللہ کا کوئی ...... ہی اِس عقیدے کا انکار کرے گا (۲۰) شان رسالت اور ختم نبوت کی بابت حضرت نانوتویؒ کی تحقیق ذکر کریں (۲۱) ختم نبوت کے اعلان سے نبی ﷺ کی سچائی کی دلیل دیں (۲۲) حضرت نانوتویؒ نے ختم نبوت پر کس زمانے میں کام کیا؟ (۲۳) خالی جگہ پر کریں: حضرت کی ان واضح .... کے آنے کے بعد ''تحذیر الناس'' کے ...... لکھی گئی ...... کالعدم سمجھی جائیں جس کو ...... پر کوئی اعتراض کرنا ہو ...... اِس کتاب کا اور آیات ختم نبوت ...... جواب دے پھر اُس کی ...... درج کرے (۲۴) مولانا نانوتویؒ کے حاشیہ بخاری سے ختم نبوت

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کی کچھ تصریحات پیش کریں (۲۵) حاشیہ بخاری کی اس عبارت کی شرح کریں: قُلْتُ جُزْءُ النُّبُوَّةِ لَیْسَ بِنُبُوَّةٍ اِذْ جُزْءُ الشَّیْءِ غَیْرُہٗ اَوْ لَاھُوَ وَلَاغَیْرُہٗ فَلَانُبُوَّةَ لَہٗ (۲۶) "اجوبہ اربعین" کا تعارف اوراس سے ختم نبوت کی چند عبارتیں پیش کریں (۲۷) اجوبہ اربعین کی وہ عبارت پیش کریں جس سے ثابت ہو کہ حضرت کے نزدیک [خاتم النبیین = اعلیٰ نبی + آخری نبی] (۲۸) مکاتیب قاسم العلوم کی وہ عبارت ذکر کریں جس میں شیعہ کے عقیدۂ امامت پر رد کے ساتھ عقیدۂ ختم نبوت کا اظہار ہو (۲۹) حضرتؒ نے نبی کریم ﷺ کی روح پاک، دیگر انبیاء کی اوراح اور ارواح امت کو مثال کے ساتھ کس طرح سمجھایا ہے؟ پھر وہ عبارت ذکر کریں جس میں حضرت نے نبی ﷺ کے دعویٰ ختم نبوت کو متواتر بتایا (۳۰) "فیوض قاسمیہ" کا تعارف کرواکر اس سے ختم نبوت کی عبارت ذکر کریں (۳۱) کچھ ایسی عبارات ذکر کریں جن سے پتہ چلے کہ حضرتؒ شان رسالت کے ساتھ ساتھ عقیدۂ توحید کو بھی کھول کر بیان کرتے تھے (۳۲) "تحفہ لحمیہ" کا تعارف کرائیں اور عقیدۂ ختم نبوت پیش کریں (۳۳) "لطائف قاسمیہ" میں مناجات کے اشعار سے ثابت کریں کہ حضرت نے نبی کریم ﷺ کی زبانی مدح وثنا ہی نہیں کی بلکہ آپ کی پوری تعلیمات کو مانا ہے (۳۴) "فتوی متعلقہ اجرت تعلیم" سے ختم نبوت کی عبارت ذکر کریں (۳۵) "ھدیۃ الشیعہ" کا تعارف کرائیں اوراس کی چند نادر ابحاث ذکر کریں نیز یہ بتائیں کہ مولانا نانوتویؒ کے درس حدیث کی تقریر کیسی ہوتی تھی؟ (۳۶) قادیانی کی وہ عبارت ذکر کریں جس میں اس نے کہا: میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی، پھر حضرت نانوتویؒ کی عبارتوں سے اس پر رد کریں (۳۷) اس کو ثابت کریں کہ علم غیب خاصہ خداوندی ہے (۳۸) حضرت کی طرف سے ابراہیم علیہ السلام کا دفاع ثابت کریں (۳۹) اہل سنت صحابہ اور اہل بیت دونوں سے محبت رکھتے ہیں اس بارے میں حضرت کی کچھ عبارات ذکر کریں (۴۰) اس عبارت کا مطلب لکھیں: ہم کو دونوں فریق بمنزلہ دو آنکھوں کے ہیں (۴۱) "اسرار الطہارۃ" کا تعارف پھر توحید اور ختم نبوت کی کچھ عبارات ذکر کریں (۴۱) عیسائیوں کو اسلام کے مسائل پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں کیوں؟ (۴۲) عقیدۂ تثلیث وکفارہ پر تنقید لکھیں (۴۳) اس کو ثابت کریں کہ حضرت کو اسلام کے بارے میں پورا شرح صدر تھا (۴۴) شرک کی دو قسمیں کیسے ہیں نیز غیر اللہ کیلئے عقیدۂ علم غیب شرک کیوں ہے؟ (۴۵) انبیاء کرام کی نیند ناقض وضو

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

کیوں نہیں؟ (۴۶) گرہن کی مثال سے نیند کے فرق کو کیسے سمجھایا؟ (۴۷) اس کو ثابت کریں کہ قادیانی کا دل جاگنے کی حالت میں بھی سویا رہتا تھا (۴۸) اسرار الطہارۃ سے ختم نبوت کا اثبات کریں اور حضرت نانوتویؒ کا امتیاز ذکر کریں (۴۹) پولس کون تھا اور عیسائیت پر اس کے کیا اثرات ہیں (۵۰) انکار ختم نبوت کے الزام کا حضرت کو جو رنج ہوا یہ ختم نبوت کو ماننے کی وجہ سے تھا یا انکار کی وجہ سے؟ (۵۱) خالی جگہ پر کریں: اب ختم نبوت پر......کی اس قدر......سامنے آگئیں اس لئے مخالفین علی الاعلان اپنے پہلے قول سے......کرلیں اور کہہ دیں کہ......پکے مسلمان ہیں۔ (۵۲) کتاب آب حیات کا تعارف کرائیں اور اس کے مضامین کا خلاصہ ذکر کریں (۵۳) اس کو ثابت کریں کہ شریعت کے احکام علل سے وابستہ ہیں نیز عام شخص کی نیند اور انبیاء کی نیند کا فرق اور حکمت بتائیں (۵۴) ''انبیاء کرام کے ترکہ میں وراثت کے احکام نہیں چلتے نیز ان کی ازواج سے کسی کو نکاح جائز نہیں'' ان احکامات کی دلیل ذکر کریں نیز حضرت تھانویؒ کے نزدیک ان احکام کی علت کیا ہے؟ اور حضرت نانوتویؒ کی اس بارے میں کیا تحقیق ہے؟ (۵۵) اس کو ثابت کریں کہ عام آدمی کی نیند کے وقت اس کی روح کا اخراج ہوتا ہے اور انبیاء کی روح کا نیند میں اخراج نہیں ہوتا پھر اس سے موت کی کیفیت کے فرق پر استدلال کریں (۵۶) ''آب حیات'' سے شان رسالت اور ختم نبوت کی عبارات ذکر کریں نیز اس عبارت کو مدلل کریں ''ارواح امت میں اُس نبی کی روح کے آثار ہوتے ہیں'' (۵۷) ''جمال قاسمی'' کی عبارت سے عقیدۂ ختم نبوت پر استدلال کریں (۵۸) '' تصفية العقائد '' کا تعارف لکھیں اور یہ بتائیں کہ سرسید نے کہا تھا قرآن وحدیث کی کوئی بات عقل کے خلاف نہیں ہونی چاہئے حضرت نے اس کا کیا جواب دیا؟ (۵۹) اثر ابن عباسؓ کیا ہے اس پر سرسید نے کیا اعتراض کیا تھا اور حضرتؒ نے اس کا کیا جواب ارشاد فرمایا (۶۰) سرسید نے حضرت کے بارے میں کیا تاثرات دیئے (۶۱) ''تقریر دلپذیر'' کی ایسی عبارت ذکر کریں جس سے نبی ﷺ کے اعلیٰ اور آخری نبی ہونے کا پتہ چلتا ہے (۶۲) کتاب حجۃ الاسلام کا تعارف لکھیں نیز بتائیں کہ شاہجہانپور کے مسلمانوں نے اسلام کی ترجمانی کیلئے حضرت کو دور سے بلایا جبکہ بریلی اس کے قریب تھا وہاں سے کسی کو کیوں نہ بلایا؟ (۶۳) حضرتؒ کے انداز میں درج ذیل امور کو ثابت کریں: ضرورت رسالت، عصمت انبیاء، آنحضرت ﷺ افضل الانبیاء ہیں، معجزات میں، اخلاق میں، علوم میں، آپ کی

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

پیشینگوئیاں سب سے بڑھ کر ہیں، آپ خاتم النبیین ہیں (۶۴) تورات وانجیل کی پیشگوئیوں سے ختم نبوت کو ثابت کریں (۶۵) آنحضرت ﷺ کے معجزات کی حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے معجزات پر فوقیت ثابت کریں (۶۶) اس عبارت کا مطلب لکھیں: ''اور اگر آفتاب کسی دوسرے کی تحریک سے متحرک ہے تو پھر اس کا سکون محرک کے ہاتھ میں ہوگا اور حضرت یوشع کی استدعا گو بظاہر آفتاب سے ہوگی پر حقیقت میں اسی محرک سے ہوگی'' (۶۷) رسول ﷺ کی صحبت کی کچھ برکات ذکر کریں (۶۸) آپ کے معجزات ثبوت میں تورات وانجیل پر فائق کیسے ہیں؟ (۶۹) تاریخ کی عام کتابوں میں معجزہ شق القمر کا ذکر کیوں نہیں ملتا؟ (۷۰) تاریخ فرشتہ سے معجزۂ شق القمر کے بارے میں معلومات ذکر کریں (۷۱) میلہ خدا شناسی کا سبب انعقاد اور مختصر روئیداد لکھیں (۷۲) انبیاء کی ضرورت کیوں ہے اور مناء نبوت کیا ہے؟ (۷۳) اخلاق محمدی سے نبوت پر استدلال کیسے ہوتا ہے؟ (۷۴) اس کو ثابت کریں کہ حضرت نانوتویؒ کے علاوہ کوئی عالم ختم نبوت کی ایسی خدمت نہ کر سکا (۷۵) مباحثہ شاہجہانپور میں ہندوؤں نے کیا چالاکی کی اس میں کامیاب ہوئے یا نہیں؟ (۷۶) ان مباحثوں کی اہمیت اور حضرتؒ کا چیلنج بالتفصیل ذکر کریں (۷۷) مباحثہ میں دیئے گئے پانچ سوال ذکر کریں نیز یہ کہ حضرت نے ضمنی طور پر ختم نبوت کا اظہار کیسے کیا؟ (۷۸) حضرت کی تقریر کے آٹھ مضامین کونسے ہیں ان میں سے نبوت اور ختم نبوت کے بارے میں کون کونسے ہیں؟ (۷۹) نبوت کا مدار کار بتا کر نبی ﷺ کی نبوت اور ختم نبوت کو ثابت کریں (۸۰) خدا کی صفت علم سے آپ ﷺ کے مستفید ہونے سے ختم نبوت ثابت کریں (۸۱) مباحثہ کی کچھ ایسی عبارتیں لکھیں جن میں افضلیت اور خاتمیت دونوں کا ذکر ہو (۸۲) اسلام کے علاوہ مذاہب کی اور ان کے بانیوں کی طرف منسوب لغویات کی کیا حقیقت ہے؟ (۸۳) نسخ کے شبہ کا جواب لکھیں (۸۴) اسلام کی نمائندگی میں حضرت کا امتیاز اور فکر مندی ذکر کریں (۸۵) مباحثہ کا پانچواں سوال کیا تھا تینوں مذاہب کے نمائندوں نے اس کا کیا جواب دیا؟ (۸۶) اس کو ثابت کریں کہ حضرتؒ عقیدۂ ختم نبوت کی تبلیغ کے عاشق تھے (۸۷) اتباع محمدی کے لازم ہونے کی دلیل ذکر کریں (۸۸) محمد عربی ﷺ کی ختم نبوت کی شہادت ذکر کریں (۸۹) اس کا کیا مطلب ہے کہ سچے عیسائی تو ہم محمدی ہیں (۹۰) اس کی کیا دلیل ہے کہ مسلمان آج بھی عیسائیوں سے بہتر ہیں (۹۱) کتاب انتصار

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

الاسلام کا سبب تالیف بالتفصیل تحریر کریں (۹۲) یہ بتائیں کہ شاہجہانپور کے میلوں میں اور اُن کے بعد رڑکی میں پنڈت دیانند سرستی نے تحذیر الناس کی عبارت کی بابت کوئی بات کی؟ اگر نہیں تو کیوں؟ (۹۳) ''انتصار الاسلام'' سے ختم نبوت کی کچھ عبارات ذکر کریں (۹۴) ''قبلہ نما'' کا سبب تالیف لکھیں (۹۵) حضرت نانوتوی آخر عمر میں رڑکی کیوں تشریف لے گئے اور اس کے کیا اثرات ہوئے (۹۶) حضرت نے رڑکی میں ختم نبوت پر بیان کیا یا نہیں نیز کیا کسی نے وہاں حضرت کو منکر ختم نبوت کہا؟ (۹۷) ختم نبوت کی نئی دلیلیں ذکر کریں اور یہ ثابت کریں کہ حضور ﷺ کی دعوت کی ابتدا میں ختم نبوت کا عقیدہ شامل تھا (۹۸) قبلہ نما ص ۷ سے توحید و رسالت پر مشتمل عبارت ذکر کریں پھر کلمہ شہادت سے ختم نبوت پر استدلال کریں (۹۹) ثابت کریں کہ ہمارے افعال کا خالق بھی اللہ تعالیٰ ہے (۱۰۰) قبلہ نما سے ایسی عبارات ذکر کریں جن میں حضرت نے نبی ﷺ کی خاتمیت کا ذکر کیا ہے (۱۰۱) ثابت کریں کہ اگر کوئی شخص خدانخواستہ اسلام سے پھر جائے تو دیگر انبیاء پر بھی اس کا ایمان ختم ہو جائے گا (۱۰۲) کمالات علمی و عملی میں نبی ﷺ کی فوقیت ذکر کریں (۱۰۳) قرآن پاک کے بے مثال ہونے سے ختم نبوت پر استدلال کریں (۱۰۴) حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے معجزات پر نبی کریم ﷺ کے معجزات کی فوقیت ثابت کریں (۱۰۵) دینی مدارس کے نصاب کی تخفیف کے بارے میں کچھ سطریں سپرد قلم کریں (۱۰۶) حضرت نانوتویؒ نے پیشوایان ہنود کے معجزات کو کیوں ذکر نہ کیا اور اس سے ہمیں کیا سبق ملا (۱۰۷) معجزہ شق القمر کی فوقیت ذکر کریں (۱۰۸) خرق عادت کی تعریف اور معجزہ و کرامت کی حقیقت بیان کریں (۱۰۹) معجزۂ شق القمر کتب تاریخ میں درج نہ ہونے کا حضرتؒ نے کیا جواب دیا؟ (۱۱۰) استقبال کعبہ سے افضلیت و خاتمیت پر استدلال حضرتؒ کے انداز میں ذکر کریں (۱۱۱) اعلیٰ نبی کو آخر میں لانے کی وجہ اور نسخ کے شبہ کا جواب ذکر کریں (۱۱۲) اوصاف کی دو قسمیں کر کے ختم نبوت کو ثابت کریں (۱۱۳) نبی ﷺ کی محبوبیت، مطلوبیت اور خاتمیت پر استدلال کریں (۱۱۴) حضرت نے نبی ﷺ اور صدیق اکبر کی عظمت کے بارے میں کیا لکھا؟ (۱۱۵) ''قبلہ نما'' سے ثابت کریں کہ حضرت کو عقیدۂ ختم نبوت سے عشق کی حد تک لگاؤ تھا (۱۱۶) اس کو ثابت کریں کہ حضرت نانوتویؒ جیسا عقیدۂ ختم نبوت کا مبلغ کوئی نہیں گزرا (۱۱۷) حضرت کی اس عبارت کی شرح کریں ''حضرت محمد عربی ﷺ اور سوا

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اُن کے اور اکابر میں اگر فرق ہے تو ایسا ہے جیسے محبوب شاہی اور خدام بادشاہی میں ہوا کرتا ہے"۔
(۱۱۸)"قبلہ نما" کے آخر سے نیز اس کے متروکہ اوراق سے ختم نبوت کو ثابت کریں (۱۱۹) اثر ابن عباسؓ کیا ہے اس پر کیا اعتراض ہے حضرت نے اس کا کیا جواب دیا؟ (۱۲۰) احمد سعید کاظمی صاحب کی وہ عبارت پیش کریں جس میں انہوں نے لکھا کہ حضرت نانوتویؒ نے نبی کریم ﷺ کو آخری نبی مانا ہے اور آپ کے بعد مدعی نبوت کی تکفیر کی ہے (۱۲۱) "تحذیر الناس" سے ثابت کریں کہ رسول ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں (۱۲۲) تحذیر ص ۲۸، ص ۱۴ کی پوری عبارتیں کس طرح ہیں ان کا مطلب کیا ہے اور مخالفین ان میں کس طرح دھاندلی کرتے ہیں نیز ان عبارتوں پر گفتگو کا کیا طریقہ ہے؟ (۱۲۳) "تحذیر الناس" کی مرکزی عبارت اور اس کی توضیح ذکر کریں (۱۲۴) کچھ علماء کے نام اور ان کی عبارات پیش کریں جن میں نبی ﷺ کو نبی الانبیاء کہا ہو (۱۲۵) بریلوی مکتب فکر کے ذمہ دار علماء کی عبارتیں لکھ کر بتائیں کہ انہوں نے تحذیر الناس کی موافقت کیسے کی ہے؟ (۱۲۶) آنحضرت ﷺ کے نبی الانبیاء ہونے کے دلائل پیش کریں (۱۲۷) تحذیر الناس کے مرتبے کو مثال دے کر واضح کریں نیز تحذیر کے شروع کی عبارت مکمل ذکر کریں، نیز اس کی شرح اور اس پر گفتگو کا طریقہ لکھیں (۱۲۸) حضرت کی تین عبارتیں پیش کریں جن میں آنحضرت ﷺ کو نبی الانبیاء کہا ہے (۱۲۹) حضرت کی اس عبارت کا مطلب مثالوں کے ساتھ واضح کریں: "موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے" (۱۳۰) خاتمیت رتبی کیا ہے اور حضرت نے اس کو کس کس انداز سے ذکر کیا ہے؟ (۱۳۱) "مناظرہ عجیبہ" کا تعارف اور اس سے چند عبارات ختم نبوت اور شان رسالت کی ذکر کریں پھر عقیدۂ بشریت کی علمی تحقیق لکھیں (۱۳۲) اثر ابن عباسؓ کے بارے میں مقرین اور منکرین کس غلطی میں تھے اور حضرت نے اس کی اصلاح کیسے کی؟ (۱۳۳) ثابت کریں کہ حضرت نانوتوی تقلید میں اعتدال رکھتے تھے غلو کے قائل نہ تھے (۱۳۴) کوئی اپنا نام اہل حدیث رکھ کر ہمیں انکار حدیث کا طعنہ دے تو ہم کیا جواب دیں؟ (۱۳۵) مناظرہ عجیبہ کی کچھ عبارات ذکر کریں جن سے پتہ چلے کہ خاتم النبیین کا معنی حضرت کے نزدیک آخری نبی ہے (۱۳۶) "تنویر النبراس" کا تعارف کرائیں نیز بتائیں کہ حضرت کا اپنے مخالفین کے بارے میں کیا رویہ تھا؟ اور اس کا اثر کیا ہوا؟ (۱۳۷) حضرت کی کوئی ایسی عبارت لکھیں جس میں ختم نبوت کے منکر کو کافر کہا ہو

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

(۱۳۸) حضرت کی اس عبارت کی شرح کریں:

ہم رسول اللہ ﷺ کیلئے مثل خاتمیت زمانی خاتمیت مرتبی کے بھی اسی لفظ خاتم النبیین کی دلالت کے باعث قائل ہیں

(۱۳۹) حضرت کی اس عبارت کا مطلب تحریر کریں۔

خاتمیت زمانی محمدی ﷺ بطور صاحب تحذیرانہیں انبیاء کی نسبت خاص نہ ہوگی انبیاء ماتحت کے بھی آپ خاتم زمانی ہوں گے جس سے اوروں کا تقدم زمانی لازم آئے گا۔

(۱۴۰) آیۃ خاتم النبیین سے دوطرح خاتمیت زمانی ثابت کریں دلالت مطابقی سے دلالت التزامی سے

(۱۴۱) قصائد قاسمی کا تعارف کرائیں نیز توسل کے اشعار سے ختم نبوت کو ثابت کریں (۱۴۲) مرزائی کہتے ہیں کہ عیسی علیہ السلام کو آسمان میں مانا جائے تو ان کا نبی ﷺ سے افضل ہونا لازم آتا ہے قصائد قاسمی سے اس کا جواب ذکر کریں (۱۴۳) اس مصرعہ کا مطلب تحریر کریں:

تو اُس سے کہہ اگر اللہ سے کچھ لیا چاہے

(۱۴۴) اس کا کیا مطلب ہے کہ اگر نبی ﷺ نہ ہوتے تو اللہ کائنات کو نہ بناتا (۱۴۵) درج ذیل اشعار کا مطلب لکھیں: جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں تیرے کمال نہیں کسی میں مگر دو چار

بجز خدائی نہیں چھوٹا تجھ سے کوئی کمال بغیر بندگی کیا ہے؟ لگے جو تجھ کو عار

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستار

مدد کراے کرم احمدی کہ تیرے سوا نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار

(۱۴۶) مدینہ منورہ کی محبت میں حضرت نانوتویؒ کے کچھ اشعار ذکر کریں (۱۴۷) رسالہ اسرار قرآنی کا تعارف کرائیں (۱۴۸) نیز حضرت کی تفسیر کی روشنی میں قرآن پاک کی پہلی سورت اور آخری دو سورتوں سے عقیدۂ ختم نبوت پر استدلال پیش کریں (۱۴۹) حضرت نانوتویؒ کی مقبولیت کا راز بتائیں (۱۵۰) حضرت کے منتسبین کی عقیدۂ ختم نبوت کے حوالے سے کچھ خدمات ذکر کریں (۱۵۱) حضرت نانوتویؒ کی کتب سے استفادے کے لئے کچھ مفید مشورے ذکر کریں۔

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

اجمالی فہرست

موضوع	صفحہ	موضوع	صفحہ
انتساب	۹	☆ ھدیۃ الشیعہ	۷۰
پیش لفظ:	۱۱	☆ اسرار الطہارۃ	۸۱
☆ حضرت نانوتویؒ کی		☆ آب حیات	۱۰۰
شخصیت اور دینی کردار	۲۰	☆ جمال قاسمی	۱۱۳
علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی خدمات	۲۷	☆ تصفیۃ العقائد	۱۱۶
سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا کردار	۲۹	☆ تقریر دلپذیر	۱۳۰
باب اول:		☆ حجۃ الاسلام	۱۳۳
خلاصہ تحقیق نانوتویؒ در شان		☆ میلہ خداشناسی	۱۶۷
رسالت وختم نبوت	۳۱	☆ مباحثہ شاہجہانپور	۱۷۶
باب دوم:		☆ انتصار الاسلام	۲۱۰
وہ تحریرات جن سے عبارات لی		☆ قبلہ نما	۲۲۲
گئیں	۳۶	☆ تحذیر الناس	۲۷۳
☆ حاشیہ صحیح بخاری	۳۷	☆ مناظرہ عجیبہ	۳۱۵
☆ اجوبہ اربعین	۴۲	☆ تنویر النبراس	۳۲۹
☆ قاسم العلوم	۴۶	☆ قصائد قاسمی	۳۳۸
☆ فیوض قاسمیہ	۵۴	☆ اسرار قرآنی	۳۵۶
☆ تحفہ لحمیہ	۵۸	☆ نتائج الحث	۳۶۱
☆ لطائف قاسمیہ	۶۱	☆ کلمات الاختتام	۳۶۱
☆ فتاوی متعلقہ اجرت تعلیم	۶۷	☆ اہل اسلام سے دردمندانہ اپیل	۳۶۳

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

﴿تفصیلی فہرست﴾

موضوع	صفحہ نمبر
اظہار مسرت از امام اہل سنت مدظلہ	۳
تقریظات	۵
انتساب	۹
پیش لفظ	۱۱
عقیدۂ ختم نبوت غیر مسلموں کی نظر میں	۱۱
قادیانیوں کی حماقت	۱۲
مرزائیوں کا بانی دار العلوم پر الزام	۱۳
تحریک تحفظ ختم نبوت میں حضرت نانوتویؒ کا کردار	۱۴
بانی تحریک تحفظ ختم نبوت	۱۵
تحریک ختم نبوت کا مظلوم مجاہد	۱۵
چند علمی نکات:	۱۶
احمدی نام پر تبصرہ	۱۸
حضرت نانوتویؒ کی شخصیت اور ان کی دینی خدمات	۲۰
حضرتؒ کی کتب کو سمجھنے کا طریقہ	۲۳
آپ کے مسلک کے چار اصول	۲۶
علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی خدمات	۲۷
دفاع ختم نبوت کی تڑپ	۲۷

موضوع	صفحہ نمبر
سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا کردار	۲۹
حمد ونعت کا تلازم	۳۰
باب اول:	
خلاصہ تحقیق نانوتویؒ در شان رسالت و ختم نبوت	۳۱
نبوت کا تفوق	۳۱
معجزات میں تفوق	۳۲
عقل وفہم میں اعلیٰ وافضل ہونا	۳۲
اخلاق میں بلندی	۳۳
پیشینگوئیوں میں سب سے بڑھ کر	۳۵
باب دوم:	
عبارات ختم نبوت کے بارے میں	۳۶
☆ حاشیہ صحیح بخاری	۳۷
حضرت کے حاشیہ کی مقدار	۳۸
حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا	۳۹
دجال اکبر اور دوسرے جھوٹے نبیوں کا فرق	۴۰
نزول عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر	۴۰
☆ اجوبہ اربعین	۴۲
شان رسالت اور ختم نبوت کا ذکر	۴۳
روح محمدی ﷺ پر سلسلہ نبوت کا اختتام	۴۴

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

موضوع	صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر
ختم نبوت کی عقلی دلیل	۴۵	اس کتاب کی اہمیت	۷۱
خاتم النبیین = اعلیٰ نبی + آخری نبی	۴۵	مولانا کی اصول حدیث پر گہری نظر	۷۲
☆ قاسم العلوم مع ترجمہ انوار النجوم	۴۶	قول امام کو حدیث کے مطابق کرتے	۷۲
قرآن کے وجود سے ختم نبوت	۴۸	حضرت کی عبارت سے رد قادیانیت	۷۳
آپ کی روح پاک ارواح انبیاء		حلال یا حرام کرنا صرف اللہ کا کام ہے	۷۴
اور ارواح امت کے مابین فرق	۴۹	شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ذکر	۷۵
شیعہ کا رد اور اثبات ختم نبوت	۵۰	عظمت خلافت راشدہ	۷۵
نبی کریم ﷺ کے علوم کی وسعت	۵۱	علم غیب خاصہ خداوندی ہے	۷۵
عقیدۂ ختم نبوت کا تواتر	۵۲	حضرت حسینؓ کی تعریف	۷۷
☆ فیوض قاسمیہ	۵۴	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دفاع	۷۸
عقیدۂ علم غیب اور حاضر ناظر	۵۶	حب صحابہ و اہل بیت کا اظہار	۷۸
توحید و شان رسالت ساتھ ساتھ	۵۷	حق جماعت کے چار اصول: اللہ کی محبت	
☆ تحفہ لحمیہ	۵۸	نبی علیہ السلام کی محبت قرآن اور حدیث	۷۹
نبی ﷺ سب سے افضل ہیں	۶۰	عقیدۂ حیاۃ النبی ﷺ کا ذکر	۷۹
☆ لطائف قاسمیہ	۶۱	☆ اسرار الطہارۃ	۸۱
دنیا کی ہوس کا علاج	۶۲	احکام خداوندی کی علت مت پوچھو	۸۴
مناجات کے اشعار سے دلیل	۶۳	عیسائیت پر تنقید	۸۵
نکتہ مہمہ	۶۵	حضرت کا اسلام پر شرح صدر	۸۶
☆ فتوی متعلقہ اجرت تعلیم	۶۷	علوم شرعیہ کی اہمیت	۸۶
حضور ﷺ اعلیٰ اور آخری نبی	۶۹	غیر اللہ کیلئے علم غیب کا	
☆ ہدیۃ الشیعہ	۷۰	عقیدہ دو وجہ سے شرک	۸۷

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

موضوع	صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر
ہم ہر دم اللہ کے محتاج ہیں	۸۹	حضرت تھانویؒ کا ارشاد	۱۰۵
نیند سے وضو کیوں جاتا ہے؟	۸۹	اس کی علت حضرت نانوتویؒ	
نوم انبیاء ناقض وضو کیوں نہیں؟	۹۰	کی نظر میں	۱۰۶
نیند کا فرق کی بہترین مثال	۹۲	حضرت نانوتویؒ کی تحقیق	
آنحضرت ﷺ اعلیٰ و آخری نبی	۹۳	کے شواہد	۱۰۷
انجیل سے ختم نبوت پر استدلال	۹۳	عبارات آب حیات	۱۰۹
پولس حواریین سے نہیں	۹۵	رسول اللہ ﷺ نبی الانبیاء ہیں	۱۱۰
ختم نبوت کی عقلی دلیل	۹۷	ختم نبوت کا اعلان	۱۱۱
مخالفین کا رونہ کرنا بوجہ فکر آخرت	۹۸	☆ جمال قاسمی :	۱۱۳
مخالفین رجوع کریں		عقیدۂ حیاۃ النبی ﷺ کا بیان	۱۱۵
ورنہ حساب کیلئے تیار رہیں	۹۹	☆ تصفیۃ العقائد:	۱۱۶
☆ آب حیات	۱۰۰	عقل کو نصوص کے تابع کرو	۱۱۸
موضوع کتاب حیاۃ النبی ﷺ	۱۰۱	فقہاء و محدثین کا احترام	۱۲۰
کتاب کے مضامین کا خلاصہ	۱۰۱	احکام ظنیہ بھی دین ہیں	۱۲۲
احکام شرع علل سے وابستہ ہیں	۱۰۲	اثر ابن عباسؓ پر سرسید کے اشکالات	۱۲۳
انبیاء کرام علیہم السلام کی نیند		دین اسلام ناسخ الادیان	
ناقض وضو نہ ہونے کے دلائل	۱۰۳	اور آخر الادیان ہے	۱۲۴
نیند کے فرق کی حکمت کیا؟	۱۰۴	حضرت نانوتویؒ سرسید کی نظر میں	۱۲۶
انبیاء کے ترکہ کے وراثت		☆ تقریر دلپذیر:	۱۳۰
نہ بننے کی دلیل	۱۰۵	آپ کی نبوت سورج کی طرح ہے	۱۳۲
آپ ہر وقت اسوۂ حسنہ تھے	۱۰۴	☆ حجۃ الاسلام:	۱۳۳

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

موضوع	صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر
خطبہ بقلم حضرت شیخ الہندؒ	۱۳۴	معجزات عملیہ میں افضلیت	۱۵۳
حضرت کے رسائل کی انفرادیت	۱۳۶	انشقاق قمر کا بیان	۱۵۵
ضرورت رسالت	۱۳۷	صیغہ امر تمنی کیلئے	۱۵۸
عصمت انبیاء	۱۳۸	صحبت رسول اللہ ﷺ کے اثرات	۱۵۹
تمام انبیاء پر ایمان واجب	۱۳۹	معجزات کا ثبوت قطعی ہے	۱۶۱
آنحضرت ﷺ افضل الانبیاء	۱۳۹	تاریخ فرشتہ اور معجزۂ شق قمر	۱۶۴
معجزات میں افضلیت	۱۴۰	☆ میلہ خدا شناسی:	۱۶۷
پیشگوئیوں میں سب سے آگے	۱۴۱	حضرت نانوتویؒ کو شرکت کی دعوت	۱۶۸
آپ خاتم النبیین	۱۴۲	اہل اسلام کا غلبہ	۱۶۹
اخلاق میں اعلیٰ	۱۴۲	شفاعت انبیاء کا ثبوت	۱۷۱
اعجاز قرآنی کا بیان	۱۴۳	نبوت محمدی پر استدلال	۱۷۳
قرآن کی بلاغت ہر کوئی سمجھے	۱۴۳	اسلام کی ترجمانی کا حق ادا کر دیا	۱۷۵
رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں	۱۴۴	☆ مباحثہ شاہجہانپور:	۱۷۶
تمام اہل مذاہب پر آنحضرت		اس مباحثے کا سبب	۱۷۷
ﷺ کی اتباع ضروری ہے	۱۴۵	ان مباحثوں کی اہمیت ایک اور نظر سے	۱۷۸
آنحضرت ﷺ کے متعلق عیسیٰ		حضرت نانوتویؒ کا عام چیلنج	۱۷۹
علیہ السلام کی پیشنگوئی	۱۴۵	سب مذاہب میں ختم نبوت کا اعلان	۱۸۰
عیسائیت کے بارے میں		مدار کار نبوت کی تحقیق	۱۸۲
چند نکتے کی باتیں [حاشیہ]	۱۴۷	حضور ﷺ کی نبوت کی دلیل	۱۸۴
تورات کی پیشگوئیاں		سب کے سردار و افضل اور آخری نبی	۱۸۴
آنحضرت ﷺ کی بابت	۱۴۹	خاتمیت محمدی ﷺ پر استدلال	۱۸۷

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

موضوع	صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر
معجزات میں افضلیت کا ثبوت	۱۸۸	قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں	۲۲۰
قرآن وحدیث صحیح الاسناد ہیں	۱۹۲	☆ قبلہ نما:	۲۲۲
دیگر مذاہب کی اصل حقیقت	۱۹۲	خطبہ حضرت نانوتویؒ	۲۲۳
نجات صرف دین محمدی میں	۱۹۴	پنڈت دیانند کی گفتگو سے پہلوتہی	۲۲۳
اسلام کی نمائندگی کرنے		دلائل ختم نبوت	۲۲۵
میں حضرت نانوتویؒ کا امتیاز	۱۹۶	حضرت نانوتویؒ کا خلوص	۲۲۶
حضرت کا انتہائی انکسار	۱۹۷	دعوت کی ابتدا عقیدۂ ختم نبوت	۲۲۶
ضرورت نبوت کی دلیل	۲۰۱	خطبہ میں عقیدۂ ختم نبوت	۲۲۷
نجات کیلئے آنحضرت ﷺ کی		عقیدۂ توحید کا برملا اظہار	۲۲۷
اتباع کے لازم ہونے کی دلیل	۲۰۲	کلمہ طیبہ سے ختم نبوت	۲۲۸
محمد ﷺ کی ختم نبوت پر شہادت	۲۰۳	بید اور قرآن کا تقابل	۲۲۹
عاقلان فرنگ کو غور وفکر کی دعوت	۲۰۶	خاتمیت زمانی وخاتمیت رتبی کا ذکر	۲۳۰
مسلمان آج بھی عیسائیوں		عظمت صحابہ کرام کا بیان	۲۳۳
سے اچھے ہیں	۲۰۸	حضور ﷺ سب کمالات میں کامل واکمل	۲۳۳
حضرت کی تقریر کے اہم نکات	۲۰۹	خاتم الانبیاء، سردار اولیاء ﷺ	۲۳۵
☆ انتصار الاسلام:	۲۱۰	قرآن کے بے مثال ہونے سے ختم نبوت	۲۳۶
تمہید از مولانا فخر الحسن گنگوہیؒ	۲۱۱	معجزات عملی میں یکتا ہونا	۲۳۶
حضرتؒ کا بیماری میں نکلنا	۲۱۴	کتب ہنود سے معجزات ذکر نہ کرنے کی وجہ	۲۴۲
پنڈت دیانند کا مقابلے سے فرار	۲۱۴	قادیانیت کا رد کرنیوالوں کیلئے لمحہ فکریہ	۲۴۲
اعلان ختم نبوت میں انفرادیت	۲۱۸	خرق عادت کی حقیقت	۲۴۵
عبد کامل سید الکونین وخاتم النبیین	۲۱۸	صحت روایت میں اسلام کی فوقیت	۲۴۵

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

موضوع	صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر
خانہ کعبہ سے ختم نبوت پر دلیل	۲۴۹	دلیل اس کی کہ ان عبارتوں میں	
خاتمیت کی عقلی وجہ	۲۵۰	خاتمیت بمعنی افضلیت ہی ہے	۲۸۰
اعلیٰ نبی کو آخر میں لانے کی وجہ	۲۵۱	شان رسالت پر جامع مختصر عبارت	۲۸۳
خاتمیت کی اور دلیلیں	۲۵۲	اس عبارت کی وضاحت	۲۸۴
خاتم الانبیاء ﷺ کا کمالات علمی و		نبی الانبیاء کا ثبوت [آب حیات سے]	۲۸۵
کمالات عملی میں کامل واکمل ہونا	۲۵۸	نبی الانبیاء کا ثبوت اور علماء سے	۲۸۵
حضرت خاتم الانبیاء ﷺ		شفیع مطلق ﷺ	۲۸۷
مرتبہ محبوبیت کے مطلوب	۲۶۰	تمام انبیاء کے اوصاف سے موصوف	۲۸۷
آفرین ہمت محمدی ﷺ کو	۲۶۲	آپ کبھی کسی نبی کے امتی نہ ہوئے	۲۸۷
فتح مکہ کی عظمت	۲۶۳	آپ عالم ارواح میں بھی نبی تھے	۲۸۸
اعلان مغفرت محبت کا تقاضا	۲۶۵	بریلوی مکتب فکر کے علماء کی تائیدات	۲۹۰
اعلان مغفرت شفاعت کا سبب	۲۶۵	عبارات مولانا احمد رضا خان بریلوی	۲۹۰
عقیدۂ ختم نبوت کے منفرد مبلغ	۲۶۷	عبارات مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی	۲۹۲
توسل سے ختم نبوت پر دلیل	۲۷۱	آنحضرت ﷺ کے نبی الانبیاء	
کتاب ''قبلہ نما'' کے متروکہ		ہونے کے دلائل	۲۹۴
اوراق میں ذکر خاتمیت	۲۷۲	واقعہ معراج سے نبی الانبیاء کا ثبوت	۲۹۶
☆تحذیر الناس:	۲۷۳	حیاۃ الانبیاء علیہم السلام سے دلیل	۲۹۶
سبب تالیف	۲۷۴	شفاعت وشہادت کی نصوص سے دلیل	۲۹۸
ختم نبوت مرتبی وزمانی کا تلازم	۲۷۸	حضرت شاہ ولی اللہؒ سے دلیل	۲۹۸
ص ۱۴، ص ۲۸ کی عبارتوں کا حل	۲۷۹	''تحذیر الناس'' کی مثال	۳۰۰
پوری عبارتیں کس طرح ہیں	۲۷۹	ایک اور اہم عبارت کا پورا متن	۳۰۰

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

موضوع	صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر
اِس عبارت کی شرح	۳۰۳	ختم نبوت رتبی وزمانی کا تلازم	۳۳۳
موصوف بالذات پر قصہ ختم کیسے؟	۳۰۸	خاتمیت کے منکر تو مخالفین تحذیر ہیں	۳۳۵
اس عبارت پر گفتگو کا طریقہ	۳۱۳	مخالفین تحذیر فہم سے کام نہیں لیتے	۳۳۷
☆ مناظرہ عجیبہ	۳۱۵	☆ قصائد قاسمی:	۳۳۸
خاتمیت زمانی سب کے ہاں مسلم	۳۱۷	تعارف قصائد قاسمی	۳۳۹
عقیدۂ بشریت کی تحقیق	۳۱۸	توسل کے اشعار سے دلیل	۳۴۰
منکرین حدیث کا رد	۳۱۹	ابیات قصیدہ بہاریہ	۳۴۱
محدثین کا احترام	۳۲۰	روضہ مبارکہ کی وجہ سے زمین افضل	۳۴۱
تقلید میں غلو کرنیوالوں کی اصلاح	۳۲۱	کائنات کا اختیار صرف اللہ کے پاس	۳۴۱
قیاس حدیث ضعیف سے		مرزائیوں کے اعتراض کا جواب	۳۴۲
بڑھ کر کس معنی میں؟	۳۲۲	اس مصرعہ کا صحیح مطلب:	
ہم اہل قرآن وحدیث ہیں	۳۲۳	تو اُس سے کہہ اگر اللہ سے ہے کچھ درکار	۳۴۲
غیر مقلدین کی تردید کیسے ہو؟	۳۲۳	عرض اعمال کا ذکر	۳۴۳
جمہور کی موافقت	۳۲۳	دعا صرف اللہ سے	۳۴۳
خاتمیت زمانی دین وایمان	۳۲۴	"لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ" کا معنی	۳۴۳
خاتم بمعنی آخر ومتاخر	۳۲۶	نور خدا ہونے کا معنی	۳۴۴
☆ تنویر النبراس علیٰ من انکر تحذیر الناس	۳۲۹	جبریل کی تائید کی تمنا	۳۴۵
حضرتؒ کا صبر وتحمل	۳۳۲	غائب کو مخاطب کرنے کی توجیہ	۳۴۵
احمد حسن امروہیؒ اور محمد احسن امروہی		آپ سب سے بڑے کامل انسان	۳۴۶
میں فرق (حاشیہ)	۳۳۲	اس مصرعہ کا صحیح مفہوم	
ختم نبوت کا منکر کافر	۳۳۳	بجز خدائی نہیں چھوٹا تجھ سے کوئی کمال	۳۴۸

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

موضوع	صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر
انبیاء کرام علیہم السلام کی موجودگی		نتائج البحث:	۳۶۱
میں آپ ﷺ کے فضائل کا ذکر	۳۴۹	حضرت کا مباحثوں میں انداز	۳۶۱
نبی الانبیاء ہونے کا ذکر	۳۴۹	کلمات الاختتام	۳۶۱
روحانی کمالات میں سب سے اوپر	۳۵۰	حضرت نانوتویؒ کی مقبولیت کا راز	۳۶۱
چاند سے زیادہ حسین	۳۵۱	فرقہ واریت سے پاک مسلک	۳۶۱
مدینہ منورہ حاضری کی تڑپ	۳۵۲	حضرتؒ کے متعلقین کی خدمات	۳۶۲
عشق مدینہ کے اشعار	۳۵۳	ختم نبوت کے نت نئے دلائل	۳۶۲
نبی کریم ﷺ کی محبت میں مولانا		اہل اسلام سے دردمندانہ اپیل	۳۶۳
عبدالمالک صدیقیؒ کے اشعار	۳۵۴	قبیح ترین کمائی [حاشیہ]	۳۶۴
☆اسرار قرآنی:	۳۵۶	پاک وہند پر حضرتؒ کے اثرات	۳۶۴
اس تحریر کی علمی منزلت	۳۵۷	علوم قاسمیہ سے استفادے	
سورۃ فاتحہ سے ختم نبوت [حاشیہ]	۳۵۸	کے طریقے	۳۶۵
حضرتؒ کی تفسیر معوذتین کا خلاصہ	۳۵۹	اس بارے میں چند تجاویز	۳۶۷
معوذتین سے ختم نبوت پر استدلال	۳۶۰	سوالات	۳۶۸

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

تقریظ محقق اہل السنۃ حضرت مولانا حافظ مہر محمد صاحب دامت برکاتہم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

ادارہ معارف اسلامیہ اکادمی گکھڑ منڈی میں دورۂ تفسیر کے طلبہ کو "دفاع صحابہ کرامؓ اور تائید اہل سنت" کا مضمون پڑھانے کیلئے سنہ ۱۴۲۸ھ شعبان میں راقم آثم کو بھی آنا ہوا۔ محقق عالم دین عزیزم مولانا سیف الرحمٰن قاسم مدظلہ تفسیر قرآن کے پہلے ۹ پارے پڑھانے کیلئے تشریف روزانہ لاتے تھے مجھے انہوں نے تین کتابیں برائے تقریظ دیں............

گلدستہ ختم نبوت [یعنی شواهد ختم النبوۃ من سیرۃ صاحب النبوۃ ﷺ۔ راقم] مرتبہ مولانا محمد سیف الرحمٰن قاسم کا مطالعہ نصیب ہوا۔ مولانا علوم اسلامیہ کی تحقیق و تفتیش میں نظر کی گہرائی سے عجیب اسرار و نکات استنباط کر کے لاتے ہیں یہ غموض و تعمق ہر عالم دین کو نصیب نہیں ہوتا انہوں نے وضو نماز سے لے کر سیرت کے اعمال غزوات، حج و عمرہ، نظام خلافت اور قبر میں کلمہ شہادت تک سے حضور علیہ السلام کی ختم نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی کی ضلالت ثابت کی ہے۔ استدلال کا انداز دلچسپ ہے اور عاشقان رسول ﷺ کیلئے غیر مترقبہ نعمت ہے اللہ اسے قبول فرمائے اور ہر مسلمان کو خاتم النبیین علیہ الصلوۃ والسلام کی شفاعت منظور فرمائے۔

حَرَّرَہٗ

(محقق اہلسنت) حافظ مہر محمد میانوالوی

فاضل نصرۃ العلوم گوجرانوالہ و متخصص فی علوم الحدیث بنوری ٹاؤن کراچی

حالاً مدیر جامعہ قرآن و سنت بمقام بن حافظ جی ضلع میانوالی

۲۱ شعبان ۱۴۲۸ھ ۴ ستمبر ۲۰۰۷ یوم الثلاثاء

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1

مجاہدین ختم نبوت میں حضرت نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے امتیازات

☆ ہندوؤں اور عیسائیوں کیساتھ مباحثوں کے دوران آپ نے ختم نبوت کو ایسا ثابت کیا کہ ان کا [illegible]
رد کرنے کی ہمت نہ ہوئی ☆ پنڈت دیانند سرسوتی کے جواب میں حضرت نے بارہا آنحضرت ﷺ کے آخری
اور اعلیٰ نبی ہونے کو ثابت کیا ☆ کتاب قبلہ نما میں استقبال کعبہ سے ختم نبوت کو ثابت کیا استقبال قبلہ [illegible]
سبھی بتاتے ہیں مگر اس سے ختم نبوت پر استدلال خاص حضرت نانوتوی کا حصہ [illegible]
کیا کہ نیند سے وضو کیوں ٹوٹتا ہے؟ حضرت اس کے جواب کے ضمن میں آنحضرت ﷺ [illegible]
ہونے کو بھی بیان کرتے گئے، نیند سے وضو کا ٹوٹنا تو سب فقہاء لکھتے ہیں مگر اس سے [illegible]
حضرت نانوتوی کا کمال ہے ☆ حضرت ابن عباس کے ایک اثر کی بابت والی [illegible]
میں نبی کریم ﷺ کے اعلیٰ اور آخری نبی ہونے کو بیان کیا اور ساتھ ہی ایسے [illegible]
اللہ کا آخری نبی نہیں مانتا ☆ اس فتویٰ کفر میں بھی آپ [illegible]
ختم نبوت کا حکم دریافت نہ کیا تھا مگر آپ نے خود ہی یہ حکم لکھا [illegible]
پر فتویٰ لگانے میں پہلے علماء کا حوالہ دیتے ہیں مگر حضرت نے [illegible]
میں پہلے اس عقیدے کی قطعیت ثابت کی پھر اس [illegible]
قادیانی کا فتنہ تھا اور نہ ہی کوئی ختم نبوت کا [illegible]
میں پیدا ہوا، اگر حضرت کے زمانے میں یہ فتنہ پیدا [illegible]
میں کیا یہ کہنا درست نہیں [illegible]
ہیں؟؟؟ آپ عقیدۂ ختم نبوت کے [illegible]
منکر ختم نبوت کہنا ایسے ہی ہے جیسے [illegible]

{ Telegram } >>> https://t.me/pasbanehaq1